برطانوی برصغیر پاک و ہند
1948 تک

اعداد و شمار کی روشنی میں

تصنیف و تالیف
منصور احمد صدیقی

برطانوی برصغیر پاک و ہند 1948 تک
اعداد و شمار کی روشنی میں
تصنیف و تالیف
منصور احمد صدیقی

منصور احمد صدیقی کی یہ تیسری کتاب ہے۔ اس سے پہلے ان کی دو کتابیں "انساب صدیقی" اور "لسانی و مذہبی تنازعات" علمی و ادبی حلقوں میں انتہائی مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

تاریخ پر یہ اعتراض ہوتا رہا ہے کہ یہ حکمرانوں کی تاریخ ہوتی ہے عوام کی نہیں یہ اعتراض بالخصوص برصغیر کی تاریخ پر نہایت آسانی سے صادق آتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں اب تاریخ نویسی کا انداز بدل چکا ہے کہ وہاں تحقیق اور ریکارڈ محفوظ کرنے کا رواج ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں اگر کوئی موجود بھی ہیں تو وہ اس قدر بکھرے ہوئے ہیں کہ ان کا سراغ اور ان کی دستیابی میں سالہا سال لگ جائیں۔

مصنف نے انتہائی محنت سے ایسے اعداد و شمار کو پیش کیا ہے جنکی مدد سے برصغیر کے عوام کی صحیح تصویر سامنے آسکتی ہے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے اور بعد میں (1948ء تک) انگریزوں کے عمل دخل اور معاشرتی و سماجی حالت کے اعداد و شمار' ہندوستان پاکستان میں پیدا ہونے والی دوسری اور اس کے بعد پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے اہم دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مستند تاریخی حوالوں سے برصغیر کے سب صوبوں کی آبادی' مذہب' زرعی و معدنی وسائل کی کیفیت' اقتصادی حالات' تعلیمی اداروں کی صورت حال اور زبان کے علاوہ نئی مملکتوں کے 14 اگست 1947 کے وقت کے حالات' اسمبلیاں' کیبنٹ' بیورو کریسی' سیاسی زعماء کا تعارف' ریاستوں اور ان کے سربراہوں کا تعارف اور خاتمہ شامل ہے۔

برصغیر میں انگریزوں کی آمد اور اس کے بعد حکمرانی کرنے والے انگریز زعماء کی تفصیل' تقسیم کے بعد بھارت کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں مسلمان اراکین کے علاوہ بہت سے ایسے شعبوں کے اعداد و شمار شامل ہیں جو پاک بھارت کی آزاد مملکتوں کو ورثہ میں ملے اور جنکی بنیاد پر ہی دونوں ممالک نے اپنے نئے سفر کا آغاز کیا۔ ان ہی اعداد و شمار کو دیکھ کر آج ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اب ہم کہاں کھڑے ہیں۔

طالب علموں' محققین اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے یہ اعداد و شمار انتہائی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ چھوٹا سا انسائیکلو پیڈیا اور پاک بھارت کی آزادی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر تحفہ بھی ہے۔

ناشر

برطانوی عہد سے برصغیر پاک و ہند 1948 تک

اعداد و شمار کی روشنی میں

برصغیر کی تقسیم سے پہلے انگریزوں کے عہد حکومت اور 1948ء تک ان کے عمل دخل اور معاشرتی و سماجی حالات کی تفصیلات اور اعداد و شمار کے علاوہ پاکستان و بھارت کی نئی مملکتوں کی آبادی' مذہب' زرعی و معدنی وسائل ' اقتصادی حالات ' تعلیمی اداروں کی صورتحال ' زبان اسمبلیوں ' کیبنٹ 'بیوروکریسی اور ریاستوں کے بارے میں مستند تاریخی حوالوں سے مزین منفرد کتاب

تالیف

فرحانہ کے نام

نام کتاب برطانوی برصغیر پاک وہند 1948ء تک (اعدادوشمار کی روشنی میں)

مصنف منصوراحمد صدیقی

ناشر منصوراحمد صدیقی

ڈیزائن سرورق یمانی پرنٹرز

کمپوزنگ ورڈٹیک کمپوزوگرافکس ۔ 14 مال پلازہ، راولپنڈی کینٹ۔

پرنٹر یمانی پرنٹرز، 25 ہجویری پارک، لاہور ۔

طبع اول جون 2000ء

صفحات 576

تعداد 1100

قیمت Rs. 450.00

ملنے کا پتہ :

مکتبہ تنویرالقرآن، 5 حق نواز سٹریٹ،

اردو بازار، لاہور۔ فون نمبر: 7312913

فہرست مضامین

متفرق موضوعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتداء

علم تاریخ اصطلاح میں اس علم کا نام ہے جس کے ذریعے مشہور شخصیتوں کے حالات اور گزرے ہوئے مختلف زمانوں کے عظیم الشان واقعات معلوم ہو سکیں لغت میں تاریخ کے معنی وقت کے نشاندہی کرنا یا وقت بتانا ہیں اصطلاحا" اس کے معنی ہیں وقت بتا کر احوال متعین کرنا ماضی میں ہونے والے واقعات جنہوں نے تاریخ میں کوئی تبدیلی کی ہو یا جن کی سیاسی معاشرتی اور معاشی اہمیت ہو ایسے واقعات کو ترتیب و تدوین کر کے سندوار بیان کرنا تاریخ کے دائرے میں آتا ہے چونکہ ابتداء میں تاریخ محض حکمران طبقوں کی سرگرمیوں تک محدود تھی اس لئے وہ اہم موضوعات جو اس کے دائرے میں آتے ہیں وہ بھی ان کے گرد ہی گھومتے تھے تاریخ کو انسانیت کا حافظہ بھی کہا جاتا ہے جو نہ صرف قوموں اور جماعتوں بلکہ کل نوع انسانی کے پچھلے تجربات کا دفتر محفوظ رکھ کر انسان کے سامنے پیش کرتا ہے۔

برصغیر کی تاریخ مختلف حوالوں سے تفصیل سے پیش کی جاتی رہی ہے انگریز حکمرانوں نے اپنی تاریخ مسلمانوں، ہندوؤں، اور دیگر مذاہب کے افراد نے اپنے نقطہ نظر سے برصغیر کی تاریخ کو تحریر کیا، اس کے علاوہ معاشرتی اور سیاسی حوالے سے بھی بہت کام ہوا لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ برصغیر کی تاریخ کا بیشتر حصہ اب بھی اردو میں منتقل نہیں ہو سکا اور ہمارے ملک کی آبادی کی اکثریت غیر ملکی زبانوں سے نابلد ہے یا پڑھے لکھے افراد کی تعداد اتنی کم ہے کہ وہ اپنی قومی زبان سے بھی مستفید نہیں ہو سکتے جبکہ قومی زبان میں موجود لٹریچر عام آدمی کی پہونچ میں ہوتا ہے اور ہزاروں افراد جو صرف اخباروں کے شوقین ہیں سن کر ہی اپنی معلومات میں اضافہ کر لیتے ہیں لہٰذا برصغیر پاک و ہند کے برطانوی عہد حکومت اور اس کے 1948ء تک اثرات کے اہم اعداد و شمار اسی جذبہ کے تحت اردو میں جمع کئے گئے ہیں اس کتاب میں جو معلومات آئندہ صفحات میں درج کی گئی ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں اور اسی وجہ سے شاید کچھ لوگوں کیلئے بالکل نئی نہ ہوں البتہ

ان بکھرے ہوئے اعداد و شمار کو مختلف کتابوں سے جمع کرنا ایک جوئے شیرلانے کے مترادف تھا اور یہ اعداد و شمار عموماً" انگریزی زبان کی کتابوں میں تھے اور اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے کہ برصغیر کے مذکورہ دور کے بارے میں تمام تفصیلات اردو زبان میں اور دیگر معلومات یکجا پیش کی جائیں تاکہ عام اردو جاننے والے افراد بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

اس کے علاوہ پاکستانی سیاستدانوں بیوروکریسی اور دیگر مختلف شعبوں میں خدمات سرانجام دینے والے عام افراد کے نام بھی درج کئے گئے ہیں بیورو کریٹس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ سیاستدانوں اور عام افراد کے ساتھ تقسیم کے وقت بیوروکریسی نے بھی اسی جذبہ کے ساتھ خدمات انجام دیں جس کا ثبوت ان کے دیگر بھائیوں نے دیا تھا۔ 48 - 1947ء میں پاکستانی دفتروں اور دیگر شعبوں کے حالات کسمپرسی کا شکار تھے۔ دفتری سامان تھا نہ کاغذ عملہ بھی ضرورت کے مطابق نہ تھا مہاجرین کا سیلاب تھا کہ چلا آرہا تھا ان حالات میں نوزائیدہ مملکت کے لئے ان لوگوں نے جو خدمات انجام دیں ان کو بھی تحریک پاکستان کا ایک حصہ ہی سمجھنا چاہئے اور یہ پاکستان کی آزادی اور اس کے بعد حالات کو قابو میں لانے کے لئے براہ راست یا بالواسطہ شریک تھے لہٰذا یہ سب تحریک آزادی کے سپاہیوں میں شامل اور قابل احترام ہیں۔

افواج پاکستان کا نام آج بھی قابل احترام ہے اس کے افسروں اور جوانوں نے جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر نہ صرف افواج پاکستان کو مستحکم کیا بلکہ مہاجرین کی بحالی اور آباد کاری میں بھی اہم کارنامے سرانجام دیئے ہندوستانی فوج کی تقسیم سے جو دگرگوں حالات پیدا ہوئے ان کو نبھانا انتہائی دل گردے کا کام تھا اور آزادی کے فوراً" بعد کشمیر میں جو حالات پیدا کردیئے گئے۔ ان سب پر نظر رکھتے ہوئے 48 - 1947ء میں ان تمام کمانڈروں کے نام درج کردیئے گئے ہیں جو مختلف جگہوں پر تعینات تھے چونکہ موضوع کے لحاظ سے برطانوی کمانڈروں کا تذکرہ ضروری تھا لہٰذا انہیں بھی شامل کیا گیا ہے بہرحال پاکستانی فوج نے جتنی جلدی اپنا کام سنبھالتے ہوئے برطانوی فوج کو رخصت کیا وہ بھی مثالی ہے۔

میں اب ان حالات پر روشنی ڈالتا ہوں جس کے سبب میرے ذہن میں ان معلومات کو جمع کرنے اور کتابی صورت میں پیش کرنے کا خیال آیا اس سے پہلے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان و بھارت کی لسانی و مذہبی تفصیلات جاننے کے لئے میری کتاب لسانی و مذہبی تنازعات کا ضرورت مطالعہ فرمائیں۔

میں نے جب ریلوے کالونی راولپنڈی میں ہوش سنبھالی تو اردگرد کے حالات نے میرے ذہن پر گہرا نقش چھوڑا ریلوے کالونی میں کافی انگریز اور اینگلو انڈین آباد تھے جو ریلوے کی پرانی طرز کی کوٹھیوں میں رہائش پذیر اور ایک پر لطف زندگی گزار رہے تھے شام کو لان پر کرسیاں ڈالے باہر بیٹھا کرتے اور مقامی نوکر چاکر ان کو شاید اب بھی اپنا آقا سمجھتے ہوئے ان کے آگے پیچھے بچھے جاتے تھے۔ صاحب اور میم صاحب کی گردان ہوتی تھی انگریز عملہ جب اپنی ڈیوٹی سے واپس آتا تو ان کا سامان نوکروں نے سر پر اٹھایا ہوتا۔ گلی محلہ کے بچے انہیں جب سلام کرتے تو وہ فخریہ انداز میں سلام بچہ کہہ کر جواب دیتے۔ یہ 1957ء یا 1958ء کی بات ہے جب میری عمر صرف چار پانچ سال کی تھی۔ لیکن بہت سے واقعات آج تک یاد ہیں انگریز اور اینگلو انڈین بچے صبح ٹائیاں لگا کر بسوں میں عمدہ یونیفارم پہن کر سکول جایا کرتے' سب آپس میں انگریزی بولتے تھے ان کی سہولت کے لئے ریلوے کی کوٹھیوں کے ساتھ سرونٹ کوارٹر بنائے گئے تھے جن میں ان کے خدمتگار رہائش پذیر تھے اکثر ڈانس پارٹیاں ہوتی رہتی تھیں۔ کرسمس پر کیک بانٹے جاتے ریلوے کوٹھیوں میں وسیع لان تھے ان میں پھولوں اور پھلوں کے پودے انتہائی قرینے سے لگائے گئے تھے جن کی نگہداشت وہ خود کیا کرتے۔ بعض پھولوں کے بیج شاید وہ اپنے وطن سے لائے تھے ان کوٹھیوں کے درمیان اب تو سرکاری رہائشی کوارٹر تعمیر ہو چکے ہیں اس کے علاوہ انگریز اور اینگلو انڈین دونوں کے ساتھ اور اکثر پھلوں کے درخت بھی ختم ہو چکے ہیں' اور لان بھی نئے مکانوں کی تعمیر کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں۔ ولایتی و دیسی صاحب بہت اچھے رویہ کے حامل تھے جو بھی ان کے پاس جاتا ان کے گن گاتا ہی واپس آتا کوئی ان کے دروازے سے

خالی نہ لوٹتا تھا۔ انکی پر تعیش زندگی اور اطمینان سے لگتا تھا کہ انہیں کوئی غم یا فکر ہے ہی نہیں۔ عموماً" گھریلو نشست و برخاست کا سامان کرایہ پر لیتے تھے اور ان میں دیسی صاحب یعنی اینگلوانڈین مہینہ کے شروع میں یہ سامان کرایہ پر لاتے اور آخر مہینہ میں خالی فرش پر بیٹھے نظر آتے کبھی ان کا ریڈیو بک رہا ہوتا کبھی سائیکل۔ ڈرائی کلیننگ اور گوشت وغیرہ تک کی سہولیات انہیں گھر بیٹھے سائیکلوں پر پھیری والے مہیا کر دیتے تھے۔ ہمارے نزدیک ترین پڑوسیوں میں سے چند گھرانوں کے نام ہی یاد رہ گئے ہیں جن میں لیوٹ انگریز ڈرائیور تھے۔ ان کا ایک بیٹا آبری اور دوسرا بیٹا پاکستان کے ایک میوزک گروپ میں ملازمت کرتا تھا۔ اسی جگہ دو اینگلوانڈین خاندان بھی رہائش پذیر تھے۔ ایک کا نام جیمز تھا جن کی کافی اولاد تھی بڑی بیٹی کا نام ریٹا تھا بیٹوں کے نام ڈنڈی اور جوجی تھے یہ فیملی بعد میں کینیڈا جا کر آباد ہو گئی۔ دوسرے اینگلوانڈین رامزباٹم تھے یہ بھی ریلوے انجن ڈرائیور تھے ان کا ایک بیٹا ٹیری اب بھی راولپنڈی کی سٹیٹ لائف میں آفیسر ہے۔ اسی طرح کئی دیگر انگریز خاندان آباد تھے جن کے نام ذہن سے محو ہو چکے ہیں۔ البتہ ان کی اولادوں میں سے اتفاقاً" کوئی سر راہ مل جاتا ہے تو پاکستان میں ان کی موجودگی کا علم ہو جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر ہوٹلوں اور سفارتخانوں میں ملازم ہیں ریلوے کالونی میں ہمارے گھر سے تھوڑے ہی فاصلہ پر گورا قبرستان تھا جہاں آج بھی قدیم انگریزوں کی قبریں موجود ہیں۔ ریلوے کالونی ویسٹریج اور نئی چھاؤنی کے علاقے سے متصل ہے۔ یہاں کی رونق اور خوبصورتی کی تعریف راولپنڈی ڈسٹرکٹ کے گزیٹر 1871ء میں بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ آہستہ آہستہ انگریز اور اینگلو انڈین ریلوے کالونی سے کم ہوتے چلے گئے ان کی جگہ مسلمان خاندانوں نے لے لی۔ تقسیم کے فوراً" بعد سرکاری مکانوں کی رہائش مانگنے والوں کی تعداد انتہائی کم تھی راولپنڈی شہر اور دیگر علاقوں میں الاٹمنٹ اور کلیم کے چکر چل رہے تھے۔ للذا کون ان سرکاری رہائش گاہوں کا رخ کرتا کچھ عرصے بعد مہاجرین میں سے کئی خاندان آہستہ آہستہ سرکاری مکانوں میں آباد ہوگئے۔ جن میں سے مشرقی پنجاب کے مہاجرین کی تعداد زیادہ تھی۔ ٹی

وی تو اس زمانے میں آیا نہیں تھا۔ شام کو گھروں میں عورتیں اکٹھی ہو جاتیں اور ہم کم عمر ہونے کی وجہ سے اپنی ماؤں کے ساتھ چپک کر بیٹھے جاتے اور موضوع ہوتا پنجاب کی تقسیم۔ مہاجرین پر مظالم۔ شہیدوں کی یادیں اور گم یا اغواء ہونے والے کے لئے آہیں۔ ہر مہاجر گھرانہ اپنی ہی داستان لئے ہوئے ہوتا سنانے والی خواتین کے شاید آنسو خشک ہو چکے تھے۔ للذا اتنی روانی اور تسلسل سے تمام قصے کی منظر کشی کرتیں کرپانوں کے نشانات اور گم شدہ بچوں اور عزیزوں کے قصے بیان ہوتے کہ ایسا محسوس ہوتا کہ سارے واقعات آنکھوں سامنے ہو رہے ہوں اتنی داستانیں اور اتنے المناک قصے سنے کہ خواب میں بھی سکھ کرپانیں لہراتے ہوئے نظر آتے۔ بھرے گھر چھوڑ کر آنے والے مفسی کا شکار تھے۔ لیکن کسی تعصب یا عصبیت کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ پاکستان بنانے والے اور پاکستان کے نام پر لٹنے والے فخر سے قصے بیان کیا کرتے اور آپ بیتیاں سنایا کرتے۔

غرض یہ دو رویہ ماحول جس میں میر بچپن گزر رہا تھا کہ کراچی سے دارالخلافہ منتقل ہو گیا اور سرکاری ملازمین کی کثیر تعداد ریلوے کالونی سے متصل کناٹ لائنز' رابرٹس لائنز' وغیرہ میں آباد کر دی گئی۔ دوسری جماعت میں میرا ہمشیرہ کے ساتھ کناٹ لائن سکول میں داخلہ ہو گیا۔ اور دسویں پامرلائن سکول سے کی۔ طالب علمی کا یہ آٹھ نو سال کا عرصہ کراچی سے آنے والے افراد جن میں زیادہ تعداد یو پی سی پی کے مہاجرین کی تھی کے بچوں کے ساتھ پڑھنے اور اٹھنے بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ غرض کئی ادوار اور تہذیبوں کا مشاہدہ بہت نزدیک سے کرنے کا موقعہ ملا۔

مہاجرین کے حالات اور قربانیوں کی روئداد اور ان کے جذبہ حب الوطنی کو دیکھ کر وطن سے میری محبت بڑھتی گئی اور بھارت سے نفرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ گھر کے نزدیک ریلوے پل کی ڈھلان جہاں دونوں طرف ریلوے لائنیں حفاظت کے لئے لگائی گئی تھیں ہم سکول کے دوست گھنٹوں بیٹھ کر سوچا کرتے کہ مسلمانوں پر جو مظالم کئے گئے ان کا بدلہ کس طرح

لیں۔ مختلف تجاویز پیش کی جاتیں لیکن ہم کبھی اپنے خیالات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے کالج اور اس کے بعد جب عملی زندگی کا آغاز ہوا تو بیرون ملک ملازمت کے مواقع بھی آئے لیکن سرزمین پاکستان سے محبت کبھی کم نہ ہوئی۔

1977ء کا ذکر ہے میں گیبون (مغربی افریقہ) کے دارالحکومت لیبرے ول میں قومی دن کے موقعہ پر سڑک کے کنارے پریڈ دیکھ رہا تھا کہ میرے ساتھ ایک نو عمر لڑکا آکر کھڑا ہو گیا میں سمجھا کہ یہ شاید پاکستانی ہے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اس کے دادا جو ہندوستان میں جج تھے اس ملک میں آکر آباد ہو گئے تھے وہاں کافی تعداد میں بھارتی باشندے آباد ہیں یہ تیسری نسل بھی ہندی زبان سے واقف تھی اور سکھ پنجابی بولتے تھے بعد میں سعودی عرب اور دیگر جگہوں پر بھارتی مسلمانوں اور سکھوں و ہندوؤں سے تبادلہ خیالات کے موقع میسر آئے تو میرے دل میں یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی کہ آزادی کے بعد بھارت اب کیسا ملک ہے وہاں لوگ کیسے رہتے ہیں ان کے ملک کے کیا حالات ہیں۔ بھارت جانے کا موقعہ تو نہ مل سکا البتہ کتابوں پر ہی انحصار کرنا پڑا۔ لٰہذا تفصیل سے برصغیر کے حالات پڑھے۔ ہندوستان کی آزادی اور تحریک پاکستان کو پڑھا جس نے مجھے ایک اور ہی دنیا میں پہنچا دیا۔ اکثر و بیشتر میں بھارت اور پاکستان کی مملکتوں کا موازنہ کرتا رہتا۔ آخر میں نے فیصلہ کیا کہ اہم حالات اور معلومات کو یکجا کیا جائے جو برصغیر کی دونوں آزاد مملکتوں کو آزادی سے پہلے اور آزادی کے فوراً بعد پیش آئے۔ انگریزوں سے چونکہ ہم نے آزادی حاصل کی لٰہذا انکی آمد اور حکمرانی کا تذکرہ بھی ضروری تھا۔ عوام کے حالات اور دیگر معلومات سینکڑوں صفحات پر اکٹھی ہو گئیں۔ لٰہذا انکو مختصر مگر جامع صورت میں پیش کرنے کے لئے زیادہ تر معلومات کو اعداد و شمار کی شکل میں تحریر کیا ہے تاکہ کم جگہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات آجائیں۔ برصغیر اور ہندوستان سے میری مراد تقسیم سے پہلے کی ہے اور بھارت اور پاکستان کا لفظ میں نے تقسیم کے بعد دونوں آزاد مملکتوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ انگریزوں کا جتنا بھی اثر و نفوذ آزادی کے بعد تھا وہ بھی بیان کر دیا ہے۔ تمام صوبوں اور

ریاستوں کی تفصیلات علیحدہ بیان کی گئی ہیں۔ اور ان تمام معلومات کے یکجا ہونے سے یہ ایسی کتاب بن گئی ہے جو محققین اور طالب علموں کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ دونوں آزاد مملکتوں کا آغاز اور یہ موازنہ کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں صحت مند مقابلہ کا رجحان اور محاسبہ کا عمل پیدا کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ انگریزوں کا ذکر شاید کچھ لوگوں کو ناگوار گزرے لیکن برطانوی دور حکومت کی ترقی یا تنزلی کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی پچاس سالہ کارکردگی کا ملاحظہ کریں تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔ انگریزوں کے اصل مقاصد اور برصغیر کو ترقی دینے کی وجوہات علیحدہ تحریر کر رہا ہوں لیکن انگریز جاتے ہوئے اپنے جانشین پاکستانی براؤن صاحب ہم پر مسلط کر گیا ہے۔ ان میں خان صاحبان اور سر کے خطابات یافتہ جاگیریں حاصل کرنے والے اور انگریزوں کے نمک خوار اور خدمتگار شامل ہیں اور آج 50 سال گزرنے کے بعد بھی ان کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ برطانوی تہذیب کے جتنے اثرات ہم نے قبول کئے وہ ہماری معاشرتی زندگی کے ہر پہلو سے نپکتے ہیں۔ بغیر ٹائی کے گلے محلے کے سکولوں میں بھی بچوں کو داخلہ نہیں دیا جاتا۔ انگریزوں کے نام اور کام گلی گلی اور چپہ چپہ بکھرے ہوئے ہیں۔ انگریزوں نے برصغیر میں ایکطرف تو کئی سکول و کالج قائم کئے اور دوسری طرف اسپتال اور سڑکیں قائم کیں ان کے ناموں کو بدل کر تختیاں تو ہم نے اپنی لگا دی ہیں لیکن ویسی رفتار سے ترقیاتی کام سرانجام نہیں دے سکے۔ بزرگ بات بات پر آج بھی انگریزوں کے انصاف کی مثال دیتے ہیں۔ دوسری طرف ہم نے انداز حکمرانی بھی انگریزوں کا دیا ہوا اپنا لیا ہے اور برطانوی طرز جمہوریت کو گلے سے لگا کر اپنے نمائندے بھی وہی چن لئے ہیں جنکی تعلیم و تربیت ایچی سن جیسے اداروں میں ہوئی ہے۔ یا انگریزوں نے جن جاگیرداروں کو گلے سے لگایا تھا ہم نے بھی انہیں قائم رکھا۔ جو شخص جتنی زیادہ بہتر انگریزی بول اور لکھ سکتا ہے وہ معاشرہ میں اتنا ہی عزت دار گردانا جاتا ہے۔ انداز حکمرانی بھی وہی ہیں اور عوام کے اطوار بھی وہی۔ انگریز اپنی دولت اپنے ملک لے جاتا تھا اور ہمارے بڑے بھی ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔ اپنی آزادی کو

ہم نے اب تک انگریزوں کے روحانی اثر کے تابع رکھا ہوا ہے۔ انگریزوں کو برا بھلا کہنا سب دکھاوا ہے۔

یورپ سے جو ایسٹ انڈیا کمپنیوں کا طوفان اٹھا تھا۔ وہ تھمنے کے بعد آج ایک دفعہ پھر ایک نئی شکل میں پر تول رہا ہے۔ امریکہ تنہا یہ دوڑ جیت چکا ہے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی شرائط اور طاقت ایسٹ انڈیا کمپنی کی تاریخ دہرانے کو ہے۔ پرائیویٹائزیشن کی آڑ میں غیر ملکی آہستہ آہستہ اپنی تجارتی منڈیاں قائم کر رہے ہیں۔ ہم اپنے اثاثے بیچ کر انتظامات ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ ان کے ہاتھ ہماری شہ رگ کی طرف بڑھ رہے ہیں اگر ہم آنکھیں بند کئے آہستہ آہستہ سب کچھ ان کے حوالے کرتے رہے تو ایک دن آئے گا کہ خدانخواستہ ہماری حکومت دہلی کے شاہ رنگیلے اور اودھ کے واجد علی شاہ کی طرح ورلڈ بنک یا آئی ایم ایف کے ایک معمولی ڈائریکٹر کے اشاروں پر ناچتی نظر آئے گی۔ ہم نے تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ البتہ تاریخ اپنے آپ کو دہرانے والی ہے۔ آزاد مملکت کے عوام کی بے حسی ناقابل فہم ہے۔ یہ ویسی ہی بے حسی ہے جس نے انگریزوں کو انڈین ایمپائر قائم کرنے اور حکومت پر قابض ہونے کا موقعہ عطاء کیا تھا۔ جو چاپلوس انگریزوں کی تعریف میں رطب اللسان تھے ان کی اولادیں اپنے آباؤ اجداد کی امانت کو سینے سے لگائے عوام کو بے وقوف بنا رہی ہیں انگریزی دور کے قانون' انگریزی دور کے ایکٹ' ان کے فیصلے ٹیکسوں کا نظام' قانون سازی غرض کون سا ایسا شعبہ ہائے زندگی ہے جہاں انگریز دور کا ذکر یا حوالہ موجود نہیں ہے۔ نہ قومی زبان کو پذیرائی حاصل ہے نہ قومی لباس کو سوٹ پر جناح کیپ پہن کر مسلم لیگی کہلانے سے بحیثیت مجموعی قوم کی معاشرتی زندگی میں انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا۔ بھارت اور پاکستان کے قیام کے بنیادی نظریات اتنے اہم ہیں کہ بھارت کی بقاء اسی میں ہے کہ وہ سیکولر پر کاربند رہے اسی طرح پاکستان کی بقاء اس میں ہے کہ وہ اسلام کا دامن نہ چھوڑے۔ یہ بنیاد چھوٹی تو قوم پرستی کے رجحانات نے مشرقی پاکستان کو ہم سے جدا کر دیا۔ بھارت پر مصیبتیں بھی سیکولر ازم سے

دوری کے سبب پیش آرہی ہیں۔ اور وہاں مسلمانوں اور سکھوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے لیکن خوش قسمتی سے بھارت ابھی تک کسی حادثہ کا شکار نہیں ہوا اور ہم ایک زخم کھا چکے ہیں پاکستان کی سیاست اور سیاستدان قابل اصلاح ہیں۔ کرپشن رشوت اقربا پروری کے ایک طوفان نے عوام کے پاکستان پر اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے پاکستان کے حکمرانوں کو اپنی قومی زبان بھی صحیح نہیں آتی۔ انگریزی لہجے میں منہ بگاڑ کر غلط اردو بولتے ہیں۔ وہ قوم کے لئے کیا مثال ثابت ہو سکتے ہیں۔ بیورو کریسی کے وہی انداز ہیں کہ جو عہدے انگریزوں نے اپنی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے بنائے تھے۔ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں نے اپنے مفادات کے تحت یا انگریزوں سے پرانی وفاداری کی یاد میں انہیں اسی حالت میں قائم رکھا ہے۔ حق گوئی کے اظہار پر پابندی، دفعہ 144، ڈیفنس آف پاکستان رولز، پولیس مقابلے پولیس حراست میں ملزموں کی ہلاکت، جہالت، فضول رسوم و رواج، علماء سوء کی اقتدار میں شرکت غرض 1947ء سے 1996ء تک ہم نے کیا پایا ہے کیا یہ وہی انداز حکمرانی نہیں ہے جس کی مثال انگریزوں نے قائم کی تھی۔ نہ عوام کے لئے تفریح کے مواقع ہیں اور نہ تفریح گاہیں۔ ریلوے کالونی راولپنڈی میں چند انگریزوں کے لئے بنائی گئی وہ عمارت آج بھی موجود ہے جسے ناچ گھر کہا جاتا اور اس کے ساتھ سومنگ پول بھی تھا یہ عمارت آج بھی ناچ گھر سکول کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یہاں اب سرکاری سکول قائم ہے۔ وہ انگریزوں کا کلچر تھا۔ لیکن تفریح تو درکنار یہاں انصاف کے حصول کے لئے لوگ دربدر ہیں۔ اور معاشی بدحالی کا شکار ہیں۔

ہمیں ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ مجیب الرحمن نے اپنے چھ نکات کیوں اور کس مجبوری کے تحت پیش کئے تھے۔ اب پاکستان کے گنے چنے دو تین فلاحی ادارے چلانے والے افراد کیوں پریشان حال ہیں۔ عبدالستار ایدھی کیوں بار بار ملک چھوڑنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ عمران خان کے کینسر اسپتال سے دشمنی کس وجہ سے ہے اور وہاں بم دھماکہ کیوں کرایا گیا ہے۔ سیاسی لیڈروں میں الطاف حسین جس کی پشت پر صوبائی اسمبلی کی 29 سے زائد نشستیں ہیں

کیوں اقوام عالم کے سامنے اپنی مظلومیت کی داستان سنا رہے ہیں۔ پاکستانی طارق علی نے Can Pakistan Survive اور ولی خان نے Facts are Sacred منیر احمد نے پاکستان ٹوٹ جائے گا۔ آخر کس مجبوری کے تحت تحریر کی ہیں۔ جی ایم سید قوم پرستی کی تلقین کرتے چلے گئے آخر ان سب باتوں کا کچھ تو مطلب ہو گا کوئی تو حل ہو گا۔ نہ جانے کون ان گتھیوں کو سلجھائے گا۔ شاید سبق سیکھنا ہمیں آتا ہی نہیں۔ اسلام کے نام پر ملک حاصل ہوا اور یہاں محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کو لٹیرے کے خطاب دیئے جا رہے ہیں مسلمان تاریخ نویس اگر اپنا رشتہ مکہ مدینہ سے نہ جوڑیں تو کیا ہردوار اور پنجہ صاحب سے جوڑیں گے اور مسلمان سپہ سالاروں کو برا کہنے والے خود بھی اپنا رشتہ مکہ مدینہ ہی سے جوڑنے پر مجبور ہیں آخر وہ زمین سے اپنا رشتہ استوار کرنے کے لئے اپنے نام کے ساتھ رام اور سنگھ کا اضافہ کیوں نہیں کر لیتے۔ آخر یہ لوگ بھی کیا چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ خود پیش نہیں کر سکتے انصاف کا حصول عام آدمی کے لئے ناممکن ہے سوشلسٹ ہوں یا اسلام پسند سب جاگیرداروں کی مٹھی میں ہیں۔ میں نے ایک خاکہ 1858ء سے پہلے کا آئندہ صفحات میں پیش کیا ہے جب مسلمان بادشاہ اور نواب پستی میں جا گرے تھے جس کے سبب ہی ہندوستان کے عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے۔ اور ایک خاکہ اپنے وطن پاکستان کا پیش کر دیا ہے۔ انگریزوں کے دور حکومت کے اعداد و شمار اور 1947ء میں پاکستان و بھارت کی وراثت اگلے صفحات میں آپ تفصیل سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ کیا ورلڈ بنک کا کوئی نمائندہ پھر اس ملک پر قبضہ کرنے تو نہیں آجائے گا۔

مجھے امید ہے یہ کتاب تاریخ' سیاسیات' شماریات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گی۔ پاکستان کی نئی نسل جنہوں نے پاکستان بنتے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا وہ بھی اس دور کے اعداد و شمار سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ محققین کے لئے یہ کتاب سب سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو گی ان کو سینکڑوں کتابوں سے استفادہ نہیں کرنا

پڑے گا اور اکثر تفصیلات ایک ہی کتاب سے حاصل ہو جائیں گی۔

یہ میری تیسری کتاب ہے اس سے پہلے انساب صدیقی اور لسانی و مذہبی تنازعات چھپ چکی ہیں۔ موضوعات کے اعتبار سے تینوں کتابیں تحقیقی اور علمی مواد سے مزین ہیں۔ پہلی دونوں کتابوں کو اہل علم طبقہ نے کافی پسند کیا اور خطوط لکھ کر اپنی رائے کا اظہار کیا ان تینوں کتابوں کے لکھنے میں میں جس کرب سے گزرا ہوں وہ ناقابل بیان ہے۔ کئی برس گزر گئے ہیں رات کو پوری نیند نہیں سو سکا۔ دن میں نیشنل کنسٹرکشن کمپنی کی ملازمت' راولپنڈی اور اسلام آباد کا روزانہ سفر' کتابوں کا حصول' سرمایہ کی کمی سب سے زیادہ اپنی بیوی بچوں پر توجہ دینے کی بجائے کتابوں میں سر کھپائی کرنا سیرو تفریح نام کی کوئی چیز برس ہا برس سے حصہ میں نہیں آئی۔ اس کتاب میں غلطیوں کی نشاندہی پر مشکور ہوں گا۔

انگریزی کتابوں سے ترجمہ میں نے خود کیا ہے اور قواعد کا کوئی خصوصی اہتمام نہیں کیا۔ لہٰذا اس سلسلہ میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو میری مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لیں گے اور مجھے ضرور مطلع فرمائیں گے۔ یہ سب معلومات صرف اس نیک جذبہ کے تحت پیش کی ہیں کہ اپنی قومی زبان میں شائع ہو جانے سے زیادہ سے زیادہ لوگ ان معلومات سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ آخر میں اللہ تعالٰی کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ تیسری کتاب مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ کتاب 17 اگست 1996
بمطابق یکم ربیع الثانی 1417ھ
کو مکمل ہوئی۔

منصور احمد صدیقی
۹۶۳/بی ، سٹریٹ نمبر ۸ ، افشاں کالونی
کاسب لائنز۔ راولپنڈی کینٹ

انگریزوں کی آمد اور برصغیر کے حالات

میرے سامنے برصغیر کے عروج و زوال کی تاریخ کھلی پڑی ہے۔ ایک ایک منظر سامنے نظروں سے گزر رہا ہے۔ برصغیر جس پر ایک طویل عرصہ تک مسلمانوں نے حکومت کی ان کو زوال آنے والا ہے۔ فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی کسی ایک ریاست کا سہارا بن رہی ہے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کسی دوسری کا کہیں انگریز کرنل ایک ریاست کے نواب کو معزول کر رہا ہے تو کہیں تو نواب ان کے وظیفہ خوار بن رہے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس دوران برصغیر کی عوام اور حکمرانوں کے کیا مشاغل تھے چند کتابوں سے اقتباسات پیش کرتا ہوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آخر اللہ تعالیٰ کو ہم پر ترس کیوں نہ آیا اور ہمیں کیوں دو سو سال تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا۔ ہمارے دانشور' ادیب' شاعر کیا گل کھلا رہے تھے ان کے کیا خیالات تھے۔ ان حالات میں ہمارے مذہبی پیشوا تصوف کی چادر اوڑھے خانقاہوں میں جا سوئے تھے۔ ہمارے علماء فرقہ ورانہ مذاہب بنانے میں مشغول تھے۔ کشف و کرامات اور روحانیت اپنا اثر کھو بیٹھی تھی۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے طرز عمل کو نہیں بدل دیتی۔"

(آیت 53 سورہ الانفال' پارہ 8)

اورنگزیب عالمگیر کا انتقال 1707ء میں ہوا۔ ان کے بیٹوں نے اپنے بھائیوں اور بھتیجوں کا خون بہانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ معظم کو تخت نصیب ہوا اور 5 سال بعد 1712ء میں فوت ہو گیا۔ چار بیٹوں کے ہوتے ہوئے تخت و تاج کے جھگڑے میں اس کی لاش ایک مہینہ تک لاہور میں پڑی رہی۔ معظم کے تین بیٹے مارے گئے اور جہاندار شاہ 1712ء میں حکمران بنا۔ ایک سال بعد ہی جہاندار شاہ کے بھتیجے نے اپنے نام کا خطبہ پڑھوا

کر باپ کے قتل کا انتقام لینے کا اعلان کر دیا۔ جہاندار شاہ لال کنور کی زلف کا اسیر تھا اس کے دربار میں گویوں، ڈوم اور مسخروں کا ہجوم رہتا تھا۔ وہ لال کنور کے ساتھ بھاگا لیکن قتل کیا گیا اور لاش کو دلی دروازے کے سامنے میدان میں پھینک دیا گیا جہاں تین روز تک بے گور و کفن پڑی رہی۔

فرخ سیر نے تیموری خاندان کے ایسے تمام شاہزادوں کو جو تخت کے دعویدار ہو سکتے تھے اندھا کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کا اپنا چھوٹا بھائی ہمایوں بخت بھی اس کے حکم کے تحت اندھا کر دیا گیا۔ ہمایوں جب شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر ایران میں پناہ گزین ہوا تو واپسی پر اپنے ساتھ ایرانی تہذیب، مذہب اور فوج کے نمائندے بھی ساتھ لیتا آیا۔ ان ایرانی اثرات نے اسی دور میں خوب کل پرزے نکالے۔ حکومتیں بنانے اور گرانے میں ان کا بڑا عمل دخل رہا۔ مغلوں کے زوال میں ان ایرانیوں کی محلاتی سازشوں کا بڑا ہاتھ تھا۔

سادات بارہہ جو شروع میں فرخ سیر کے حاشیہ نشین تھے۔ آخر اسی کے زوال کا سبب بنے اور صرف 400 آدمیوں نے شاہی محل سے اسے گرفتار کیا۔ جس کے بعد وہ بڑے عبرتناک انجام سے دو چار ہوا۔ سادات بارہہ نے رفیع الدرجات کو تخت پر بٹھایا جو تین ماہ بعد ہی انتقال کر گیا۔ پھر رفیع الدولہ کو بٹھایا گیا وہ بھی زیادہ عرصہ زندہ نہ رہا۔ 1719ء میں انہوں نے جہاں شاہ کے بیٹے روشن اختر کو تخت پر بٹھایا جسے محمد شاہ رنگیلا کا خطاب دیا گیا 1737ء میں نادر شاہ نے اسی کے دور میں دلی پر حملہ کیا۔ محمد شاہ 1748ء میں فوت ہوا۔ (اس کے بعد 1857ء تک مغلیہ سلطنت کا چراغ دلی میں جھلملاتا رہا) پھر 1757ء کی جنگ پلاسی کے بعد انگریز اس مملکت کے آقا بننے کے اہل قرار پا چکے تھے۔

ادھر دلی اجڑنے کو تھی کہ اودھ میں ایک ایرانی صفوی خاندان سے تعلق رکھنے والے برہان الملک نے نوابان اودھ کے سلسلہ کی بنیاد رکھی اور ایرانی شیعت کے تمام اثرات اس کے جانشین حکمرانوں پر سایہ فگن کئے نظر آئے۔ 1724ء سے 1856ء تک ان

نوابوں کی حکومت رہی۔ دلی کے بعد لکھنؤ جو مسلم حکمرانوں کے گڑھ تھے وہاں کیا حالات پیش آ رہے تھے ملاحظہ فرمائیں کہ ایک طرف انگریز اپنے قدم بڑھا رہے تھے تو دوسری طرف مسلم حکمرانوں اور عوام کے کیا حالات تھے۔

1757ء میں انگریزوں نے نواب سراج الدولہ کو پلاسی کے مقام پر شکست دی اور میر جعفر کو غداری کے انعام کے طور پر حکمران بنا دیا گیا۔ 1799ء میں میسور کے مقام پر ٹیپو سلطان کی شہادت میر صادق کی غداری کی وجہ سے پیش آئی۔ 1803ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی مکمل حکومت قائم کی اور شاہ عالم ثانی کو اپنا وظیفہ خوار بنا لیا۔ 1856ء میں واجد علی شاہ کی حکومت ختم کر کے انگریزوں نے اودھ پر قبضہ کر لیا۔ 1857ء میں بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون بھیج دیا گیا جہاں 1860ء میں فوت ہوئے۔ واجد علی شاہ کی وفات 1887ء میں ہوئی۔

1707ء میں اورنگزیب کا بیٹا معظم جو بہادر شاہ عالم کے نام سے تخت نشین ہوا۔ اپنے باپ کے برعکس جو کٹر سنی تھا۔ شیعہ بن گیا۔ اس کے دربار کا نقشہ یہ تھا کہ "اکثر سلاطین قلعہ میں تعزیہ داری کرتے تھے' بادشاہی خاندان کے افراد بھی اس میں شریک ہوتے تھے۔ محرم کے دنوں میں بادشاہ فقیر پیک بنتے تھے کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا کوئی مرثیہ پڑھتا تھا۔ مرثیہ خوانوں کو اس موقع پر انعام دیئے جاتے۔ علم نکالے جاتے' بادشاہ سلامت حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے فقیر بنتے سبز کپڑے پہنتے گلے میں سبز کفنی جھولی ڈالتے' بادشاہ کے گلے میں زنجیریں ڈال کر سید کھینچتے اور عباس علمدار کے سقے خود بادشاہ بنتے وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد جہاں دار شاہ تخت نشین ہوا بازاری رقاصہ لال کنور سے اسے عشق تھا اور کاروبار سلطنت اس کے چشم آبرو کے اشارے پر تھا۔ ہیرے جواہرات کے علاوہ لال کنور کو سالانہ دو کروڑ روپیہ وظیفہ ملتا۔ لال کنور نے اپنے بھائی کو ملتان کا گورنر بنوا دیا۔

بقول خافی خان مورخ اس بادشاہ کا دور ناچنے والیوں' موسیقاروں' طوائفوں اور مسخروں کا دور تھا جو درباری چاپلوسوں کی سازشوں اور رقابتوں کے پردے میں مسلط کر دیئے گئے تھے۔

جہاں دار کا بھتیجہ فرخ سیر بارہہ کے سید بھائیوں کی کمان میں بنگال سے فوج لے کر آیا۔ جہاندار کی موت اور فرخ سیر کے واقعات پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ یہ سادات بارہہ کی سازشوں کا دور تھا اور انہوں نے عالمگیر کے پوتے اور رفیع الشان کے بیٹے رفیع الدرجات کو تخت پر بٹھایا اس کے بعد رفیع الدرجات کے بھائی رفیع الدولہ کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد تیس سال تک روشن اختر عرف محمد شاہ رنگیلا نے حکومت کی۔ اسی کے دور میں سید بھائی 1722ء میں ہلاک ہو گئے۔ اس کا دور حکومت 1719ء سے 1748ء تک رہا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا احمد شاہ 1749ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے شاہی قلعے کو خوبصورت عورتوں سے بھر دیا اس کی ماں امور سلطنت پر حاوی ہو گئی۔ اسی کے دور میں ایرانی پارٹی کا سربراہ برہان الملک کا داماد صفدر جنگ تھا۔ احمد شاہ 1754ء میں معزول ہوا۔ اس کے بعد جہاندار شاہ عالمگیر ثانی کے لقب سے دہلی میں تخت نشین ہوا۔ اس نے 1759ء تک حکومت کی اسی کے دور میں جنگ پلاسی ہوئی۔ اس کے بعد عالمگیر ثانی کا بیٹا شاہ عالم ثانی بہار میں شاہ عالم ثانی کے کے لقب سے حکمران بن گیا۔ جب یہ دہلی پہنچا تو ایک سردار غلام قادر خان روہیلے نے شاہ عالم ثانی کو دہلی کے تخت سے اتار کر قبضہ کر لیا بادشاہ کی آنکھیں خنجر سے نکال کر اندھا کر دیا اور مغل شہزادیوں کو زبردستی گھنگھرو بندھوا کر اپنے سامنے نچوایا۔ شاہ عالم ثانی کے حرم میں 500 کے قریب عورتیں تھیں اور بہت سی کنیزیں تھیں۔ تصوف کی طرف بھی مائل تھا۔

شاہ عالم ثانی کے بعد اس کا بیٹا معین الدین اکبر شاہ ثانی مغل بادشاہ بنا جو ایک نمائشی بادشاہ اور انگریز حکومت کا وظیفہ خوار تھا۔ اس کا انتقال 1837ء میں ہوا اور بہادر شاہ ظفر

برائے نام بادشاہ بنے۔

دکن کی مسلم سلطنت کے قیام، سلطان ٹیپو کی شہادت اور انگریزوں کو فتح دلانے میں نظام دکن کی حمایت شامل تھی۔ فرانسیسی سلطان ٹیپو کے اتحادی تھے۔ اس کے بعد دکن کی آصف جاہی سلطنت مستقل شکل اختیار کر گئی جو 1742ء میں میر قمرالدین قلیچ خان نظام اول نے قائم کی تھی۔ 11 ستمبر 1948ء کو بھارت کے قبضہ کے بعد 224 سال قائم رہنے کے بعد یہ ریاست ختم ہو گئی۔

دہلی کی معاشرت کا نقشہ محمد شاہ رنگیلے کے عہد میں مرقع دہلی نامی کتاب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق اپنے بادشاہ کی عادتوں کا اثر عوام پر بھی تھا اور وہ بھی اسی طرح میلے ٹھیلوں، مزاروں کو رونق بخشنے، مرثیہ خوانی، فن موسیقی، قوالوں کی مجلسوں اور لہو لعب میں مصروف عمل تھے جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے مذہبی میلوں کے حال کے بیان میں تحریر ہے کہ:

بسنت کے میلے :- بسنت کے مہینے تمام دہلی والے حضرت سرور کائناتؐ کے قدم شریف پر آتے ہیں (ایک زیارت)۔ اہل دلی اپنی ٹولیوں کے ساتھ بیٹھے خوش گپیوں اور تفریح میں مشغول رہتے ہیں۔ صبح ہی صبح بڑا ہجوم ہو جاتا ہے۔ صحن شریف یا اس سے قریب تر جگہ حاصل کرنے کے لئے زبردست مسابقت جاری رہتی ہے۔ قدم شریف کے اندر اور باہر تمام دن قوالوں کی ٹولیاں اور مجراء کرنے والوں کے طائفے مصروف رہتے ہیں۔ لوگ مختلف چیزیں قدم مبارک پر چڑھانے کے لئے لاتے ہیں۔ لیکن جب پری پیکروں کی ٹولیاں چینی ساخت کے حسین گلاب پاش اور پھولوں کے گلدستے ہاتھوں میں لئے نذر نیاز کی مٹھائیوں کے ساتھ قدم مبارک پر آتی ہیں تو مجمع میں ہلچل مچ جاتی ہے اور تماشائیوں کا حوصلہ ان رہزنان عقل و ہوش کو دیکھ کر بے قابو ہو جاتا ہے۔ عقل مصلحت میں اپنا دامن صبر چھوڑ بیٹھتی ہے۔ جب قدم شریف کا میلہ شباب پر ہوتا ہے تو منظر میں

عجیب دل آویزی پیدا ہو جاتی ہے ایک طرف مطربان نوخیز اپنی طرفہ اداؤں سے زمزمہ پیرا ہوتے ہیں تو دوسری طرف ساز و نوا کی آمیزش سے رقص کی ٹولیاں اپنے کمالات دکھا رہی ہوتی ہیں۔ تیسری طرف قوالوں کی ٹولیاں اپنے صوفیانہ کلام سے وجد طاری کر رہی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ہفتہ کے سات دن مختلف مزاروں پر بسنت ہوتی ہے یا میلہ لگتا ہے۔ ہفتہ کے پانچوں دن حضرت شاہ ترکمان کے مزار پر میلہ لگتا ہے یہاں خاص طور پر مہوشوں' زہرہ **جبینوں** اور نظر فریب امردوں کا مجمع ہوتا ہے۔ چونکہ اکثر نامی گرامی قوال اس بارگاہ کرامت کے آثار کے قریب و جوار میں آباد ہیں اس لئے اپنا حق عقیدت بھی خوب ادا کرتے ہیں۔ ساتویں دن رات کو ارباب رقص اجتماعی شکل میں حضرت عزیزی کی قبر پر جاتے ہیں۔ یہاں دہلی کے تمام آوارہ منش مرد اور عشوہ طراز عورتوں کا ایک مخصوص مجمع اکٹھا ہوتا ہے۔ سب سے پہلے ان بزرگ کے مزار کو شراب ناب سے غسل دیا جاتا ہے پھر ساری رات شراب پینے' رقص و سرود کی محفلیں رچانے اور عیاشیاں کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ ان کھلی فواحشات کے متعلق زائرین کا یہ اعتقاد ہے کہ اس سے حضرت عزیزی کی روح خوش ہوتی ہے۔

میرن کی گیارھویں: میرن صاحب دہلی کے مشہور رئیس زادے ہیں ان کے یہاں ہر مہینہ گیارھویں ہوتی ہے۔ میرن صاحب کے اخلاق ملاحظہ فرمایئے۔ میرن کے مقرر کردہ مخصوص لوگ حسینوں کی تلاش میں سرگرم رہتے ہیں۔ اس کی بزم کے شہرت کا یہ عالم ہے کہ ہر حسین صورت اور ہر شوقین مزاج گل رعنا میرن کی مجلس میں خود چلا آتا ہے۔ اس کے عشرت گاہ رنگین میں نو خط امردوں' کلاونت بچوں اور ہندو و مسلمانوں کے خوبصورت معشوقوں کا ایک منتخب گلدستہ فراہم رہتا ہے۔ مہینہ کی گیارہ تاریخ کو اس کی مجلس رقص منعقد ہوتی ہے اور اس کی بزم نشاط جوق در جوق ناچنے والیوں' گانے والیوں اور ارباب رقص و موسیقی کے کمالات کی جلوہ گاہ ہوتی ہے۔ وغیرہ۔

چند بدنام عرس:- عرس خلد منزل:- (فرخ سیر بادشاہ کی قبر) محرم کی 23 تاریخ کو یہاں عرس ہوتا ہے۔ (وہاں کے چراغاں اور روشنی کے مناظر پیش کرنے کے بعد تحریر کیا جاتا ہے کہ) ظاہر بات ہے کہ رات کی ان حسین نورپاشیوں میں اہل دہلی کے لئے خوش باشی کی کتنی امنگیں کروٹیں لینے لگتی ہیں وہ اس عرس کے بہانے شباب کی مستیوں کے سارے کام کر گزرتے ہیں۔ نام عرس کا ہوتا ہے مگر کام ہوس رانی کا۔ ہر درخت کے زیر سایہ ہر باغ میں ہر میدان میں نہایت بے تکلفی اور آزادی کے ساتھ عاشقوں اور معشوقوں کے ہجوم دست در بغل گھومتے ہیں۔ مست شباب حسینوں خوبصورت سبزہ خط امردوں اور ان کے چاہنے والے دل فگاروں میں سیہ مستی اور شہوت رانی کے آزادانہ مراسم قائم ہو جاتے ہیں۔ شراب ناب کے جام بھی بے اندیشہ محتسب چلتے رہتے ہیں۔ وغیرہ۔

عرس میر مشرف: یہ مقام دہلی میں دلکشی اور رعنائی کے لئے مشہور ہے۔ من چلے اور آزاد منش لوگ یہاں ڈیرے ڈال کر رہتے ہیں اور حسن و عشق کا کھیل کھیلتے ہیں۔

میر کلو عرس ساز: میر کلو جو مشرف کی اولاد ہے عجب طمطراق اور آن بان سے عرس کرتا ہے۔ میر کلو ایک آزاد منش نوجوان ہے اس لئے اس کے نواب زادوں اور رنگین مزاج امیروں سے خاصی آشنائی ہے چنانچہ وہ دلجوئی کی خاطر عیش و نشاط کے لوازمات میں کسی چیز کی کوتاہی نہیں کرتا۔ جب امراء اور نوابوں کے لڑکے عرس میں آتے ہیں تو اپنے ساتھ کمسن و طرح دار معشوقہ یا طرح دار امرد نوخط کو ضرور لاتے ہیں۔ عرس کے دنوں میں ہر جگہ خیموں اور باغ کے اندر ناچ و رنگ اور رقص و سرود کی محفلیں گرم رہتی ہیں۔

اسی کتاب میں مشہور حسن پرستوں کی فہرست بھی ہے۔ چند فن کار معشوق بھی ہیں جن کے نام اس طرح ہیں:- امرد ہنگامہ پیرا (رقاص)، سلطانہ امرد (رقاص)، سرس روپ امرد

(رقاص) وغیرہ۔ عشرت گاہوں کی بھی تفصیل دی گئی ہے جن میں کسل پورہ' ناگل کا عرس' طوائفوں اور نقالوں کی بھی فہرست و تفصیلات درج ہیں۔ صرف ایک باکمال طرفہ ادا طوائف کے لچھن تحریر کرتا ہوں نام ادبیگم دہلی کی نامی گرامی طوائف ہے اس کا عجوبہ روزگار کمال یہ ہے کہ یہ اپنے حسن شعلہ آسا کے ساتھ اکثر ننگی رہتی ہے۔ اور مجلسوں میں بالکل برہنہ آتی ہے۔ مگر اس طرح کہ بدن اسفل کے حصے کو بالکل عریاں کر کے اس پر پائجامے کی نقاش کرواتی ہے۔ کم خواب کے تھان اور بوٹے دار کپڑے کی مانند اس کے زریں جسم پر پائجامہ کی تصویر بنی ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چست رنگین پائجامہ پہنے ہوئے ہے۔ نہاں اور عریاں اس مصوری کے کمال کے ساتھ جب وہ امیروں کی مجلس میں جاتی ہے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ننگی ہے۔

اس کے بعد اودھ کے حکمرانوں کے دور معاشرت اور اس وقت کے حالات پر مختصر نظر ڈالتے ہیں۔

نواب سعادت علی خان 1798ء کو نواب ہوئے ایک طوائف جس کا نام پیاز و تھا نکاح کر لیا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کے فن کے ماہر تھے۔ جب لکھنؤ میں طوائفوں کی آبادی زیادہ ہو گئی تو حکم دیا کہ کوئی باہر نہ نکلنے پائے ان سے بھی 5 لاکھ روپیہ سالانہ کا ٹیکس لینا ہے۔ اسی کے بارے میں ریذیڈنٹ انگریز گورنر جنرل کو تحریر کیا کہ نواب کے بہت بیٹے ہیں اور وہ سب بے نکاحی عورتوں سے ہیں' نواب غازی الدین حیدر 1814ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کے حرم خانے میں دھنیاں مہری اور ڈلوی مہری یہ دو کہاریاں مشہور تھیں اور کئی سو شاہی حرم کی عورتوں کی افسر تھیں۔ ڈلوی کہاری پر بادشاہ بری طرح فریفتہ تھے اس عورت نے اپنے دور عروج میں امام باڑے اور عالیشان عمارتیں بنوائیں۔ دھنیاں مہری کی یہ شان تھی کہ چار پانچ سو پری پیکر خوبصورت عورتیں حضور سلطانی میں ملازمت کے لئے موجود رہتی تھیں ان سب کی نگرانی اس کے حوالے تھی۔ یہ سب 20' 25 برس سے

زیادہ نہ ہوتیں۔ اکثر امراء تماشبین ان عورتوں سے عشق بازی بھی کرتے۔ شہر کا طرح دار رنڈی بازار ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ یہ سب عورتیں بادشاہ کی سواری کے ساتھ رہتیں۔ ملکہ زمانیہ (حسینی خانم)' ولائتی محل' تاج محل' پھول محل' سلطان محل' بادشاہ محل' قدسیہ محل' عباسی محل' عیش محل وغیرہ طوائفیں' داشتائیں تھیں جن میں سے کچھ حرم میں داخل تھیں۔

پھر نواب امجد علی شاہ تخت نشین ہوئے شیعہ مذہب میں حد درجہ غلو رکھتے تھے 1842ء میں انگریز سرکار کے خزانے میں 46 لاکھ روپیہ جمع کرائے پوری حکومت میں رشوت ستانی اور بد عنوانی کا دور دورہ تھا۔ ان کے بیٹے واجد علی شاہ کے عہد میں ان کا مقبرہ دس لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنایا گیا۔

نواب واجد علی شاہ 1847ء میں تخت نشین ہوئے اس کے دور کے قصے' حسن پرستی' پری پیکروں کے ہجوم اور مشاغل تاریخ میں تفصیل سے درج ہیں۔ واجد علی شاہ کا پری خانہ مشہور تھا جس کا کئی لاکھ روپیہ بجٹ تھا۔ یہ پری خانہ ہر وقت نئی نئی پریوں سے آباد رہتا تھا جو باہر کے شہروں اور طوائفوں کے بازاروں سے چن چن کر لائی جاتی تھیں۔ ایک طوائف کو حضرت محل کا خطاب دے کر داخل شاہی محل کر لیا اس سے ایک لڑکا برجیس قدر پیدا ہوا۔ قیصر باغ ایک عالیشان عمارت تھی یہاں بزم جوگ منعقد کی جاتی تھی جس میں بادشاہ جوگیا لباس پہنتا۔ واجد علی شان نے اپنی کتاب میں اپنی ممتوعات اور عورتوں کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ جس میں ممتوعات کی تعداد 109 بیان کی گئی تھی' دیگر عورتوں کی تعداد 87 بیان کی گئی۔ کتاب لکھتے وقت واجد علی شاہ کے پاس 43 عورتین اور بھی تھیں۔ ان سب کو ملا کر 200 نام ناچنے گانے والیوں کے تھے۔

ان رنگ رلیوں سے جو خرابیاں معاشرے میں پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب لکھنؤ میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اس حالت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ دہلی کی پیشہ ور طوائفیں فیض

آباد اور لکھنؤ آ گئیں۔ اسی فضا نے شاعروں کے خیالات اور زبان کو بھی آلودہ کر دیا۔ رفتہ رفتہ ہزل گوئی اور فحاشی ایک مستقل صنف بن گئی۔ نواب زادے اور رئیس زادے اپنا شوق پورا کرنے کے لئے ہزل گو شعراء کی باقاعدہ سرپرستی کرنے لگے۔ نسائیت اور فحش گوئی سے مل کر ریختی کی بنیاد پڑی۔ ریختی میں صرف عورتوں کی زبان کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ پیشہ ور عورتوں کے مبتذل جذبات بازاری اور عامیانہ زبان میں ادا ہوتے ہیں لکھنؤ میں اسے مستقل فن کی حیثیت حاصل ہوئی۔ تشبیہات کی آڑ میں فحش گوئی کو فروغ حاصل ہوا۔ یہاں بڑے بڑے شاعروں کے شعر پیش کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ مرثیہ گوئی میں یہاں بہت کام ہوا۔ میر تقی میر' میرانیس اور مرزا دبیر نے آخر اپنی قوم کا مرثیہ ہی تحریر کر دیا۔ جس مرثیہ کو آج تک پوری مسلمان قوم پڑھ رہی ہے۔

دکن بھی ان عیوب سے پاک نہیں تھا۔ مسلم حکمرانوں پر یہ عذاب ٹوٹ کر برسا اور آخر اسی ریلے میں عوام کو بھی بہا لے گیا۔ عوام غلام بن گئے اور انگریز آقا۔

برصغیر کے حکمران اور عوام عیش و عشرت میں مگن تھے لیکن دوسری طرف کارل مارکس اور فریڈرک **اینگلس** کی خط و کتابت اور مضامین کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنی نزدیک سے برصغیر کی عوام پر انگریز حکمرانی کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ کارل مارکس کے مضمون ہندوستان میں برطانوی راج جو 25 جون 1853ء کو نیویارک ڈیلی ٹریبیون میں شائع ہوا' ایک مضمون ایسٹ انڈیا کمپنی اس کی تاریخ اور اس کی کارروائیوں کے نتائج 11 جولائی 1853ء' ہندوستان میں برطانوی راج کے آئندہ نتائج 8 اگست 1853ء' ہندوستانی فوج کی بغاوت 15 جولائی 1857ء جیسے مضامین اسی امریکی اخبار میں شائع ہوئے۔ اور کئی دوسرے مضامین جن میں سے چند کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

کارل مارکس تحریر کرتے ہیں۔ درحقیقت ایسٹ انڈیا کمپنی کی کارروائیوں کی ابتداء 1702ء سے بہت زیادہ پہلے والے وقت سے منسوب نہیں کی جا سکتی جبکہ مختلف انجمنیں

جو ایسٹ انڈیا کی تجارت کی اجارے داری پر دعویٰ رکھتی تھیں واحد کمپنی میں متحد ہو گئیں۔ اس وقت تک ایسٹ انڈیا کمپنی کا وجود ہی بار بار خطرے میں آیا۔ ایک بار کرومویل کے زمانہ ولایت میں اس کی کارروائیاں برسوں معطل رہیں اور ایک بار ولیم سوم کی حکومت میں پارلیمانی مداخلت کی وجہ سے اس کے قطعی خاتمہ کا خطرہ پیدا ہوا۔ لیکن ہالینڈ کے اسی شہزادے کے زمانہ اقتدار میں جب وھیگ (برطانوی سیاسی پارٹی) برطانوی سلطنت کی آمدنیوں کے وصول کرنے والے ٹھیکیدار بنے' جب بنک آف انگلینڈ وجود میں آیا۔ جب برطانیہ میں حفاظتی نظام خوب مظبوط ہو گیا اور یورپ میں طاقتی توازن مختتم طور پر قائم ہو گیا صرف اسی وقت پارلیمنٹ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے وجود کو تسلیم کیا۔

کارلس مارکس اپنے مضامین میں ایک جگہ انگریزوں کی تمام فتوحات اور مقبوضہ کارروائیوں کا ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں" اس طرح حکومت برطانیہ کمپنی کے نام سے دو صدی تک لڑتی رہی جب تک کہ ہندوستان کی آخری قدرتی سرحدیں نہیں حاصل ہو گئیں۔ اب ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ اس سارے وقت برطانیہ کی تمام پارٹیاں کیوں خاموش رہیں' حتی کہ وہ بھی جنھوں نے واحد ہندوستانی سلطنت کی تشکیل ہونے پر اپنی مکارانہ امن پسندی میں بلند بانگ ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ پہلے ان کو ہندوستان حاصل کرنا تھا۔ تاکہ بعد کو وہ اس پر اپنی زبردستی کی انسان دوستی تھوپ سکیں۔"

ایسٹ انڈیا کمپنی کا منتظم ادارہ یعنی ڈائریکٹروں کا بورڈ کمپنی کے بہت ہی با اثر کارکنوں اور ہندوستان میں حکومت برطانیہ کے ایسے ممبران پر مشتمل تھا جن کے پاس کمپنی کے دو ہزار پونڈ سے کم کے حصہ نہیں ہوتے تھے۔ یہ ڈائریکٹروں کا بورڈ لندن میں تھا اور اس کا انتخاب کمپنی کے شیئر ہولڈروں کے سالانہ عام جلسے (شیئر ہولڈروں کی کونسل) میں ہوتا تھا۔ 1773ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ ووٹ دینے کا حق صرف ایسے شیئر ہولڈروں کو ہو گا جن

کے پاس ایک ہزار پونڈ سے کم کے حصہ نہیں ہوں گے۔ 1853ء تک اس بورڈ کو ہندوستان میں بڑے اختیارات حاصل تھے۔ لیکن 1858ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ اس کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے حصہ داروں (شیئر ہولڈروں) کی کونسل ان شیئر ہولڈروں پر مشتمل ہوتی تھی جن کے حصہ 500 سٹرلنگ یا اس سے زیادہ کے تھے۔ ان کے سال میں چار بار باقاعدگی سے اجلاس ہوتے تھے۔ ہر سال ان کے شرکاء اپنے میں سے ڈائریکٹروں کا بورڈ منتخب کرتے تھے۔

کارلس مارکس نے اپنے مضامین میں انگریزوں کی ترقی کو ان کے اپنے مفاد میں قرار دیا تحریر کرتے ہیں کہ برطانیہ کے حکمران طبقہ کو ہندوستان کی ترقی میں محض وقتی اور اتفاقی دلچسپی رہی تھی وہ بھی محض چند خاص صورتوں میں طبقہ اشرافیہ ہندوستان کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ زردار طبقہ اسے لوٹنا کھسوٹنا چاہتا تھا اور کارخانہ دار طبقہ اپنی سستی مصنوعات کے ذریعہ اس پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اب معاملہ الٹ چکا ہے۔ کارخانہ دار طبقہ نے دریافت کر لیا ہے کہ ہندوستان کا ایک پیداواری ملک کی شکل پانا اس کے لئے کس قدر اہم ہو گیا ہے اور وہ یہ بھی سمجھ گیا ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ بات ہے کہ ہندوستان کو آبپاشی اور اندرونی رسل و رسائل کی برکتیں عطاء کی جائیں۔ اب وہ لوگ ہندوستان کے طول و عرض میں ریلوں کا ایک جال سا بچھانا چاہتے ہیں اور وہ ایسا کر کے رہیں گے اس کے نتائج یقیناً" بیش بہا ہوں گے۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ روشن پہلو دور کی آمد ہو یا غلامی میں جانے کی تیاری سب سے پہلے تاریخ اس دور کے حکمرانوں اور عوام کی معاشرتی و مذہبی حالت اور اخلاقی اقدار کی تصویر کشی کرتی ہے۔ عرب میں ظہور اسلام کے وقت وہاں کی اخلاقی و مذہبی حالت' صاحبان اقتدار کے رویئے تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ وہ

لوگ بھی اسلام لے آئے جن کی اسلام دشمنی مشہور تھی۔ اسی طرح جب بھی برصغیر پر انگریز حکمرانی کا ذکر آتا ہے تو اس دور کے حکمرانوں اور عوام کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اس دور کی مذہبی' اخلاقی اور معاشرتی اچھائیوں اور برائیوں کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ ہندوستان میں مسلم حکمران ضرور تھے لیکن ایک بڑی تعداد میں ہندو' سکھ اور عیسائی بھی موجود تھے۔ لیکن سوائے گنتی کے چند ناموں کے جنھوں نے قربانیاں دیں باقی تاریخ میں غداروں' خوشامدیوں' چاپلوسوں اور وطن فروشوں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔

بہرحال انگریزوں کا دور حکومت اگر برصغیر میں شروع ہوا تو باقی دنیا کے ممالک میں بھی نو آبادیاتی یلغار سے بچے نہ رہ سکے۔ یورپ سے اٹھنے والے طوفان نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ حتیٰ کہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملک بھی نو آبادیاتی دور کی تاریخ میں اپنا نام لکھا گئے۔ سینکڑوں سال تک اپنی معاشرت' اپنی زبان اور مذہب کو اپنی نو آبادیوں میں ٹھونسنے کے بعد یہ لوگ لندن' پیرس اور ایمسٹرڈم میں واپس جا پہنچے ہیں تو اب نت نئی تاویلوں اور نظریات کا پرچار اپنے انتہائی قومی نشریاتی اداروں کے ذریعے ان قوموں اور ملکوں پر کرنے لگے ہیں۔ انسانیت' انسانی بھلائی' ورلڈ آرڈر' نیو سوشل کنٹریکٹ بین الاقوامی سرحدیں اور انسانی حقوق جیسے الفاظ کی ہر وقت گردان جاری رہتی ہے۔ مذہبی آزادی کے علمبردار اس سے پہلے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی جنگ میں ایک دوسرے کے گلے کاٹ چکے تھے۔ سپین اور پرتگال کیتھولک تھے ان کے خلاف ذاتی مفادات کی جنگ کے ساتھ مذہبی مفادات بھی شامل تھے۔

برصغیر کی مسلم حکومتوں کی تباہی میں مذہب اور اس کے نام پر جنگ کا بھی بڑا ہاتھ تھا۔ درباروں میں باقاعدہ شیعہ اور سنی پارٹیاں ہوتی تھیں۔ مغل بادشاہوں کی ایرانی بیویاں اکثر سیاہ و سفید کی مالک ہوتی تھیں اور انکے ایرانی رشتہ دار بڑے بڑے عہدوں کے حق دار قرار پاتے تھے۔ آپس کی جنگوں میں فرقہ وارانہ مذہبی جذبات بھی کار فرما

ہوتے تھے۔ تاریخ میں بعض بڑی جنگوں کی بنیاد اسی مذہبی عناد کو بتایا جاتا ہے مثلاً اودھ اور روہیل کھنڈ کی جنگ کو اکبر شاہ خان نجیب آبادی شیعہ سنی کی جنگ تحریر کرتے ہیں۔ اودھ کا حاکم صفدر جنگ شیعہ تھا اور اسے ہندوستان بھر کے شیعوں کا پیشوائے اعظم کہا جا سکتا ہے لہٰذا اودھ اور روہیکھنڈ کی جس قدر لڑائیاں ہوئیں اس کا سبب یہی اختلاف تھا۔ دہلی پر مرہٹوں کے قبضہ کا سبب یہ تھا کہ انہیں صفدر جنگ نے حملہ کی دعوت دی تھی۔ حافظ رحمت خان فرمانروائے بریلی' نجیب الدولہ فرمانروائے نجیب آباد سنی المذہب تھے۔ آخر صفدر جنگ کے جانشین شجاع الدولہ نے انگریزوں کے ساتھ مل کر بریلی کی طرف پیش قدمی کی اور تمام روہیل کھنڈ روند ڈالا۔ ان پٹھانوں کی بربادی کے ساتھ ہی دہلی کی سلطنت اسلامیہ کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ بارہویں صدی ہجری کے آخر میں روہیل کھنڈ کے پٹھان انگریزوں اور اودھ کے شیعوں کی متفقہ کوشش سے برباد ہوئے۔

مغل بادشاہ ہمایوں جس زمانے میں بھاگ کر ایران پہنچا اسی دور میں دکن کے علاقوں میں بھی بعض والیان ریاست شیعہ ہو گئے یہ 926ھ (1520ء) کے بعد کا ذکر ہے کہ بیجا پور کی عادل شاہیہ سلطنت میں 941ھ (1535ء) تک خوب شیعت کا زور رہا۔ لیکن جب ابراہیم عادل شاہ حکمران بنا تو اس نے سنی مسلک اختیار کر لیا وہ 965ھ (1558ء) تک زندہ رہا۔ 944ھ میں برہان نظام شاہ فرمانروائے احمد نگر شیعہ ہو گیا۔ خلفائے راشدینؓ کے ناموں کو خطبہ سے خارج کر دیا۔ تبرا کرنے والوں کے شاہی خزانے سے وظیفے مقرر کئے۔ ایران کے بادشاہ طہماسب صفوی کو خبر پہنچی تو اس نے 951ھ میں ایران سے نہایت قیمتی تحفے برہان نظام شاہ کے پاس بھیجے 965ء میں بیجاپور کی سلطنت عادل شاہیہ ابراہیم عادل شاہ کی وفات کے بعد پھر شیعہ ہو گئی احمد نگر اور بیجاپور کی ریاستوں کا اثر گولکنڈہ کی ریاست قطب شاہیہ اور دوسرے روسا دکن نے بھی قبول کیا۔ اور تقریباً" تمام اسلامی دکن میں شیعہ مذہب رواج پا گیا۔ مئی 1545ء (952ھ) میں شیر شاہ سوری کی وفات ہوئی۔ ہمایوں

اور شاہ طہماسپ صفوی کی ملاقات 951ھ (1544ء) میں ہوئی منتخب اللباب میں خافی خان تحریر کرتے ہیں کہ جب ہمایوں کی شیعہ مذہب کو تقویت پہنچانے اور اپنی سلطنت کا نظم و نسق ایرانیوں کے ہاتھ میں دینے کا ذکر ہوا تو شاہ طہماسپ ہمایوں کی مدد پر راضی ہو گیا۔ آخر 963 ھ (1555ء) میں دہلی کو فتح کر لیا۔ مرزا کامران جس کے ساتھ ہمایوں کے ملکی تنازعات تو رہتے تھے ہی کا ایک واقعہ تحریر کیا ہے جس سے ہمایوں اور بیرم خان کے نظریات کا اندازہ ہوتا ہے۔

خافی خان تحریر کرتے ہیں "جس وقت شیر شاہ کی شورش اٹھی تھی ہمایوں پنجاب چلے آئے ایک دن سواری میں مرزا کامران بھی ہمراہ تھا ایک قبرستان پر سے سواری گزری اتفاق سے اس وقت ایک کتا کسی قبر پر کھڑا پیشاب کر رہا تھا۔ مرزا کامران کی اس پر نظر پڑی تو اس نے ہمایوں کو مخاطب کر کے کہا "معلوم ہوتا ہے یہ کسی رافضی (شیعہ) کی قبر ہے۔ حضرت (ہمایوں) نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "ہاں وہ کتا سنی ہے" اکبر کے دربار میں ایرانی امراء بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ 1020 ھ (1611ء) میں نور جہاں کی آمد ہوتی ہے جو غیاث بیگ ولد خواجہ محمد طہرانی ایران کے اعیان و اکابر میں شامل تھا اپنی لڑکیوں کے ساتھ ہندوستان وارد ہوا۔ نور جہاں کی دوسری شادی کچھ عرصہ بعد جہانگیر سے ہوئی۔ نور جہاں نے اپنی بیٹی کا عقد (جو شیر افگن اس کے سابق خاوند سے تھی) جہانگیر کے لڑکے شہریار سے کر دیا۔ نور جہاں نے محلاتی سازشوں میں جو کردار ادا کیا وہ بھی تاریخ کا حصہ ہیں۔

اس کا بھائی آصف خان بھی امور سلطنت و سیاست میں بہت سرگرم رہا۔ نور جہاں کی وفات 1645ء میں ہوئی۔ اس کے بعد ممتاز محل کا دور آیا جب اسکی شادی شاہجہاں سے ہوئی - ہندوستان میں شیعہ خطبے کا نماز سے پہلے رواج دکن میں یوسف عادل شاہ (1489-1510ء) کے عہد میں ہوا۔ اور بارہ اماموں کے نام پڑھے گئے۔ نظام شاہی خاندان

میں برہان نظام شاہ (1554-1508ء) نے شیعہ مذہب اختیار کیا تو اس نے خطبے کو تبدیل کر کے بارہ اماموں کے نام اس میں شامل کر دیئے۔ حسین نظام شاہ (1565-1554ء) نے شیعہ خطبہ کو جاری رکھا۔ برہان نظام شاہ ثانی (1595-1591ء) نے پھر شیعہ خطبہ شروع کرایا۔ قطب شاہی خاندان کے بانی سلطان قلی (1543-1512ء) نے اپنی سلطنت میں شیعہ خطبے کا رواج دیا۔ اسی نے شاہ اسماعیل صفوی (1524-1500ء) کا نام اظہار عقیدت کے طور پر خطبے میں اپنے نام سے پہلے شامل کر دیا۔ اس کے بعد قطب شاہی سلطنت میں رواج رہا کہ بارہ اماموں اور ایران کے بادشاہوں کے نام خطبے میں شامل ہوتے تھے۔ اورنگزیب نے جب دکن کی ریاستوں کو فتح کیا تو اس نے وہاں شیعہ خطبے کی جگہ سنی خطبے کو رواج دیا۔ 1665ء میں جب اس نے قطب شاہی حکمران سے معاہدہ کیا تو اس نے معاہدے میں خاص طور سے یہ شق رکھوائی کہ خطبے سے بارہ اماموں اور صفوی حکمرانوں کے نام نکال دیئے جائیں۔ اورنگزیب کے جانشین بہادر شاہ (1712-1707ء) نے پہلی مرتبہ مغل سلطنت میں شیعہ خطبے کو رائج کرانے کی کوشش کی اور یہ فرمان جاری کیا کہ اس کی سلطنت میں بارہ اماموں کے نام کا خطبہ پڑھا جائے اس کے اس فرمان کی وجہ سے پوری مغلیہ سلطنت میں مذہبی فسادات کی آگ بھڑک اٹھی۔ آخر کار بہادر شاہ نے اپنا فرمان منسوخ کیا۔ یہ تو مسلمانوں کی اندرونی مذہبی کھینچا تانی کی روئداد تھی۔ جس کے نتیجہ میں کثرت سے تولا' تبرا اور مرثیے و نوحے ہمارے ادب کا حصہ بنے۔ ایسے تمام واقعات اور ہمارے دانشوروں اور شعراء کی بے حسی کو کئی کتابوں میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

برصغیر کے عوام اس آنے والی مصیبت سے شاید بے خبر اپنے حال میں مست تھے مسلمانوں کی فرقہ واریت کا حال آپ نے پڑھ ہی لیا ہے۔ ہندو ذات پات کی تقسیم میں مبتلا تھا۔ ستی کی رسم اور دیگر عقائد و معاشرتی خرابیوں میں اسی طرح مبتلا تھے جس طرح میں دختر کشی کی رسم پنجاب کے مسلمانوں سیالوں میں پائی جاتی تھی اور جہانگیر کے عہد میں

شروع ہوئی۔ کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہو جاتی تو آسے کھلے عام قتل کر دیتے۔ بالآخر ستی کی طرح اس رسم کو 1848ء میں انگریزوں نے بند کیا۔ دیگر صوبوں کے تو جو حالات تھے وہ اپنی جگہ لیکن پنجاب کے بارے میں شیر شاہ سوری نے اپنے بیٹے سلیم شاہ سوری کو وصیت کی تھی اس نے اپنی وصیت میں لکھا کہ قدرت نے مجھے اقتدار اور حکومت ایسے وقت میں عطا کیا جب کہ میری زندگی کا عرصہ مختصر رہ گیا اس وجہ سے میرے دل کی دو خواہشیں پوری نہ ہوئیں جن کی حسرت لئے میں جہاں فانی سے جا رہا ہوں۔ میری پہلی خواہش یہ تھی کہ شاہراہ اعظم کو مکہ مکرمہ تک لے جاؤں۔ دوسری خواہش یہ تھی کہ خطہ پنجاب کے تمام مرد و زن کو قتل کر کے ان کی جگہ پر نئی نسل آباد کر دوں۔ کیونکہ اہل پنجاب ہر آنے والے حکمران کا استقبال کرتے ہیں اور ہر جانے والی کی برائی کرتے ہیں۔ یہ پنجاب تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں عوام کے حالات مختلف نہیں تھے۔

دوسری طرف ہمارے تاریخ نویسوں نے برطانوی اقتدار اور اس کی کامیابیوں کو اس طرح پیش کیا کہ معاشی و سیاسی و معاشرتی حالات و واقعات کا تجزیہ کرنے کی بجائے انہیں انگریزوں کی چالاکی' فریب اور دھوکہ بازی سے منسوب کر دیا۔ انگریزوں نے بھی اپنی تاریخ میں ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو نالائق اور عیاش بتایا تھا لیکن ہم صرف اس پر اصرار کرتے ہیں کہ صرف چند افراد کی غداری سے انگریز فتوحات ہوئیں۔ میر جعفر' میر صادق' ناؤمل کی انگریز حمایت سے ہم نے بنگال' میسور اور سندھ گنوا دیئے۔ غرض اور بھی کئی نظریات اور خیالات اس بارے میں پیش کئے جا چکے ہیں دراصل برصغیر لاکھوں مربع میل پر پھیلا ہوا علاقہ اور کروڑوں افراد کا مسکن تھا۔ صرف چند لوگوں کی غلطیوں یا غداری کے اثرات بہ یک وقت پورے برصغیر پر نہیں پڑ سکتے تھے۔ یہاں سقوط بغداد کے ابن علقمی والا مسئلہ نہیں تھا کہ بیرونی حملہ آوروں کو موقعہ دیا گیا بلکہ انگریز اپنے قدم

اندرون برصغیر پہلے ہی جما چکے تھے۔ البتہ یہ کہنا قطعاً" غلط نہیں ہو گا کہ بحیثیت مجموعی پورا برصغیر حکمرانوں اور عوام کی بے حسی اور غلطیوں کے سبب ہی غلامی کی گود میں جا گرا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بعد میں ہندوستان میں سیاسی جدوجہد صرف اس خیال سے آگے بڑھی کہ اقتدار کس کو منتقل ہو گا ہندوؤں کو یا مسلمانوں کو۔ ورنہ اس سے پہلے کی تاریخ میں گنتی کے چند نام ایسے ہیں جنہوں نے غلامی کا جوا اتارنے کی مجاہدانہ کوشش کی انگریزوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی سعی کرنے والے صرف چند محب وطن عناصر کے علاوہ ایک بڑی جماعت ایسے موقعہ پرستوں کی تھی جنہیں انگریزوں کی مدح سرائی' خطابات' القابات اور جاگیروں کے چکر سے فرصت نہیں تھی۔ انگریزوں نے خود ان لوگوں کا ذکر تفصیل سے کیا ہے جنہیں انہوں نے مراعات دیں۔ اور یہی طبقہ بنیادی طور پر برٹش امپائر کے مفادات کو آخری دم تک تحفظ دیتا رہا۔ 1907ء میں برطانیہ کے بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کے موقعہ پر جو تہنیت نامے پیش کئے گئے اور خوشی کا اظہار کیا گیا وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ اور اس سے پہلے ملکہ وکٹوریہ کے حضور اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ سلطنت برطانیہ کی بقاء' تاج برطانیہ کا دفاع' اور ملکہ یا بادشاہ کے جاہ و حشم کی سربلندی کیلئے جن الفاظ کا استعمال کیا جاتا تھا وہ انکی برطانیہ عظمیٰ کے تخت سے تابعداری اور فرمانبرداری کے ساتھ ان کے عقیدت و احترام کے گواہ ہیں۔

مسلم مذہبی طبقہ نے کچھ تحریکیں چلائیں چونکہ ان کا عوام سے براہ راست رابطہ تھا لہٰذا وہ عام ہندوستانیوں کے جذبات سے آگاہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ جنکی تاریخ پیدائش 1703ء اور وفات 1762ء تھی کی وفات سے چند سال پیشتر 1757ء میں جنگ پلاسی کے بعد سے انگریزوں کا غلبہ و اقتدار اور بڑھتا ہی گیا۔ شاہ ولی اللہ نے اپنے دور حیات میں علمی اور اصلاحی تحریک کی ایسی بنیادی رکھی کہ آج تک ہر طبقہ فکر کیلئے مشعل راہ ہے۔ اسی طرح بنگال میں حاجی شریعت اللہ اور تیتو میر کی تحریکیں مسلم معاشرے کی اصلاح اور

احیاء دین کی تحریکیں تھیں۔ ان ہی تحریکوں کی وجہ سے مسلمین پر جو جمود مذہبی پیشواؤں کی غلط تعلیمات کی وجہ سے طاری ہوگیا تھا دور کرنے میں بہت مدد ملی اور ان ہی تحریکوں کے نتیجے میں آئندہ برصغیر میں جو حالات پیش آئے وہ بہت اہمیت کے حامل تھے اور یہی چند واقعات ایسے تھے جن کو آج مسلمین فخر سے بیان کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔

شاہ ولی اللہ کے بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیز (پیدائش 1746ء اور وفات 1824ء) کے علاوہ دیگر بیٹوں میں شاہ عبدالغنی اور شاہ عبدالقادر شامل تھے۔ اس ہی خانوادے سے شاہ اسماعیل شہید تھے (جو شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالغنی کے بیٹے تھے) آپ کی پیدائش 1779ء اور وفات 1831ء میں ہوئی شاہ اسماعیل اور سید احمد شہید اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترک وطن کرکے صوبہ سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ دونوں نے انگریزوں اور سکھوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ معرکہ بالاکوٹ میں شہادت حاصل کی۔ آپ کی تحریک مادیت پرست لوگوں کی نظر میں تو شاید اہمیت کی حامل نہ ہو لیکن اس تحریک کے بہت دور رس نتائج مرتب ہوئے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ تحریک پاکستان اور یہ تحریک لازم و ملزوم ہیں۔ برصغیر میں شیخ احمد سرہندی کی تحریک کا بڑا مقام ہے لیکن یہ وہ دور تھا جب مسلم حکمران تھے لیکن انگریزوں کے عہد حکومت میں جبکہ مفاد پرست طبقہ انگریزوں کی کاسہ لیسی میں مشغول تھا اور ان کے جبر کے سامنے کسی کو کھڑا ہونے کی ہمت نہ تھی۔ مسلم حکمران کٹھ پتلی بن چکے تھے اور انگریزوں کی حاشیہ نشینی اختیار کر بیٹھے تھے۔ اس وقت میں چند علماء نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ایک طرف تو مسلمانوں میں اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تو دوسری طرف انگریز سرکار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں مسلمان چونکہ کئی سو سال تک برصغیر پر حکمران رہے تھے لہٰذا انگریز ان کے مقابلے میں ہندوؤں کو ترجیح دیتے تھے اس کے علاوہ عیسائی مشنری ادارے بھی حکومتی سرپرستی مین سرگرم عمل تھے۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں علماء نے باقاعدہ جہاد کے فتوے جاری کئے اور انگریز کمپنیوں کے ساتھ

باقاعدہ لڑائیاں ہوئیں سرسید احمد خان اور علی گڑھ کی تحریک، دارالعلوم دیوبند کا قیام، دارلعلوم ندوہ، اور دار مصنفین اعظم گڑھ کا قیام، جمعیت الانصار، تحریک خلافت تحریک ریشمی رومال تقسیم بنگال کا واقعہ وغیرہ سب مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی تحریکیں تھیں جو اس دور میں پیش آئیں۔

دوسری طرف ہندو مسلمین کے خلاف شدھی اور سنگٹھن جیسی تحریکوں کی سرپرستی میں مشغول تھے۔ 1907ء میں آل انڈیا مہاسبھا قائم کی گئی۔ جس کا بنیادی مقصد مسلمین کے مذہب کی تبدیلی، ہندو راج کے قیام اور افغانستان اور سرحدی علاقوں کی فتح وغیرہ شامل تھے۔ غرض جس طرح محترم نسیم حجازی کی تمام کتابوں میں سے قافلہ حجاز کو جو اولیت حاصل ہے اور اسکو پڑھ کر تمام مسلمان ایک خاص خوشی محسوس کرتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کتاب کا تعلق اس دور سے ہے جب مسلمان مسلسل آگے بڑھ رہے تھے مرکز میں قابل احترام ہستیاں موجود تھیں اور انکی فتوحات کا دائرہ بڑھ رہا تھا۔ لہٰذا قافلہ حجاز کو پڑھنے کے بعد جو مسرت حاصل ہوتی ہے وہ دیگر کتابوں میں محسوس نہیں کی جاتی۔ اسی طرح برصغیر کی تاریخ میں علماء کا یہی ایک کردار تھا جو قابل اطمینان اور باعث فخر تھا۔ وگرنہ اسی زمانے میں انگریزوں کے پروردہ علماء نے فرقہ وارانہ مسالک بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جو انگریزوں کی وراثت ہم نے حاصل کی ان میں یہ فرقہ وارانہ مسالک بھی شامل ہیں اور جس طرح ہم برطانوی سرکار کی میراث کو دیگر شعبہ ہائی زندگی میں اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں اسی طرح اس فرقہ واریت کو آج بھی پالنے میں مصروف ہیں اس بات سے قطع نظر کہ ہندو اور انگریز کیا کررہے تھے۔ ہمارے اپنے مذہبی پیشوا انگریز کی کاسہ لیسی میں کتنا آگے بڑھ چکے تھے۔ اس کے متعلق ایک دستاویز روزنامہ پاکستان نے اپنی 11 اگست 1991ء کی اشاعت میں شامل کی جس کے مطابق پنجاب کے مشائخ اور سجادہ نشینوں نے جو شرمناک رویہ اپنایا اور انگریزی راج کی تعریف و توصیف

میں زمین آسمان کے قلابے ملائے شاید وہ ان کے مریدین کیلئے باعث تکلیف ہوں اور باعث عبرت بھی لیکن انگریز سرکار کی خوشامد میں اور وہ بھی جنرل ڈائر کے حضور دعا نامہ پیش کرنا ناقابل سمجھ ہے جنرل ڈائر ہی وہ شخصیت تھی جس کے حکم سے جلیانوالہ باغ میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا تھا۔

پنجاب کے مشائخ علماء اور سجادہ نشینوں کی طرف سے پیش کردہ دعا نامہ بطور ایڈریس بحضور جناب نواب ہز آنر سرمائیکل سر فرانس اور اوڈ وائر یفٹیننٹ گورنر پنجاب کے بعد حضور والا کے الفاظ سے شروع کیا گیا اس دعا نامہ کو من و عن شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا للذا ہم نے اس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔

(آیت 96 سورہ الاعراف پارہ 7)

برصغیر میں مسلم عروج و زوال کو آج ہم ایک داستان سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ تاریخ میں لوگوں کی غلطیوں پر اپنی رائے قائم کرتے ہیں۔ امت محمدیہؐ اجالے سے تاریکی کے سفر پر گامزن ہوگئی۔ دراصل قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کا کام بلا سبب اور بلا مصلحت نہیں ہوتا کیونکہ اس نے کائنات کو چند معینہ اصولوں پر بنایا ہے اور انہیں اصولوں کی پابندی کرکے قومیں انقلابات تاریخ پر قابو پاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنے طرز عمل کو نہیں بدل دیتی۔

(آیت 53 سورہ الانفال' پارہ 8:)

دوسری جگہ ارشاد پاک ہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔ اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کرے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی۔ نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔

(آیت 11' سورہ الرعد' پارہ 13)

اور ان آیات ربانی میں بھی یہ بتادیا گیا ہے کہ تاریخی واقعات' حوادث' قوموں کے عروج و زوال' اور عزت و ذلت کے مظاہر افراد کے اپنی اعمال کا فطری نتیجہ ہیں اسی وجہ سے قرآن پاک گزشتہ قوموں کا حالات معلوم کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور جن قوموں پر عذاب نازل ہوا ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ لوگ ان سے عبرت حاصل کریں۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ ظالموں کی رسی دراز کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں تا کہ ساری قوم میں ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جو احکامات الٰہی کی پابندی نہ کرتا ہو۔ برصغیر میں یقیناً" ایسے بہت سے افراد ہوں گے لیکن بحیثیت مجموعی ان کے کردار نے تاریخ کو بدل دیا۔ اسی سلسلہ میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

(حضرت موسیٰ کی دعا)

"اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور اموال سے نواز رکھا ہے۔ اے رب یہ کیا اس لئے ہے کہ وہ لوگ تیری راہ سے بھٹکائیں۔ اے رب ان کے مال غارت کردے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں"

(آیت 88' سورہ یونس' پارہ 10)

سکھوں نے اپنے دور حکومت میں بے شمار مظالم ڈھائے اسلامی آثار کو تباہ و برباد

کیا۔ اسلامی عہد کی کوئی ایسی عمارت نہ تھی کہ جس کے پتھر تک نہ اتارے گئے ہوں۔ قبروں کے کتبے تک اکھاڑے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو ان مظالم کی ایسی سزا دی کہ ان کے پاس آج سر چھپانے کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ نہ کوئی وطن ہے نہ سرزمین جسے وہ اپنا کہ سکیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ عزت بخشی کہ وہ انگریزوں سے اپنے لئے علیحدہ وطن لینے میں کامیاب ہوگئے۔

ایک انتہائی دلچسپ حقیقت جو مظہرالدین صدیقی صاحب نے اپنی کتاب میں تحریر کی ہے موضوع کی مناسبت سے تحریر کرتا ہوں۔ وہ آیات تاریخ اور آیات فطرت کے باب میں حاشیہ تحریر کرتے ہیں۔

"یورپ کی سرمایہ دارانہ تہذیب کے عروج و ارتقاء کا سبب یہ بھی ہوا کہ اس نے آیات فطرت پر غور کرنا سیکھا اور مشاہدہ فطرت سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ عالم طبعی پر ایک واحد قانون کی فرمانروائی ہے۔ اس طرح یورپ نے عقیدہ توحید کے ایک اہم جزو کو اپنا کر مشرکانہ رسوم، روایت پرستی، توہم زدگی اور بے معنی ظواہر و شعائر سے اپنا دامن چھڑالیا۔ پھر قوانین فطرت کا استنباط کر کے اس نے ان کا اطلاق عملی زندگی پر کرنا شروع کیا اور اس کوشش کے سلسلہ میں ایسے ایسے نادر حقائق دریافت کئے جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں نئی نئی ایجادات و انکشافات کا دروازہ کھول دیا نیز انسان کی حیاتیاتی (Biological) اور تمدنی زندگی کے بارے میں نہایت بیش قیمت معلومات فراہم کئے۔ لیکن سرمایہ داروں نے آیات تاریخ سے غفلت برتی اور جن عوامل (Factors) سے قومیں تباہ و برباد ہوتی ہیں۔ ان پر انگریز اور امریکن ملوکیت پرستوں کی نگاہ نہیں پڑی۔ جس کا نتیجہ اب چین کوریا وغیرہ میں ظاہر ہو رہا ہے سرمایہ دارانہ تہذیب کے برعکس اشتراکی تہذیب نے آیات تاریخ پر غور کر کے واقعات تاریخ کی توجیہہ و تعبیر کا ایک ایسا طریقہ دریافت کیا جس میں صداقت کا کافی عنصر موجود ہے اور جو قرآن کے نظریہ تاریخ سے ملتا جلتا ہے۔ اس نے

تاریخ کو ایک واحد قانون یعنی مادی اور معاشی عوامل کا نتیجہ قرار دے کر عقیدہ توحید کے ایک اور حصہ کو اڑا لیا۔ لیکن یہ دونوں تہذیبیں توحید کے دو مختلف اجزاء جرمنی ہیں پوری توحید قرآن ہی سے مل سکتی ہے۔ اور آخری کامیابی اسی تہذیب کو حاصل ہوگی جو قرآن کے توحیدی نظریہ حیات پر کامل طور سے مبنی ہو۔

برصغیر کے عوامل کی ایک اور تصویر جو سامنے آتی ہے اسے ڈاکٹر مبارک علی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

معاشرہ کی تمام مذہبی اور نسلی اقلیتیں جو اقتدار اور طاقت سے محروم اکثریت کے زیر سایہ خاموشی سے زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہیں اور اسی خاموشی میں اپنے تحفظ اور بقاء کی جنگ میں ان کی جدوجہد پر اسرار ملامتوں اشاروں کنائیوں میں گم ہو جاتی ہے۔ اور انہیں معاشرے کے دھارے سے کاٹ کر علیحدہ کرکے ان کی صلاحیت کو نظرانداز کردیا جاتا ہے جیسے امریکہ میں نیگرو باشندوں کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ امریکہ کی تاریخ سفید آدمی کی تاریخ ہے اس میں نیگروں غلاموں کی محنت و جدوجہد کا کوئی ذکر نہیں جو انہوں نے امریکی معاشرے کی تشکیل میں کی"

لیکن یہاں فرق اتنا ہے کہ برصغیر کے عوام کو نیگرو کا درجہ نہیں دیا جاسکا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نیگرو غیر سرزمین پر جاکر آباد ہوئے تھے اور یہاں صورت حال دوسری تھی کہ چند لاکھ غیر ملکی ایک نو آبادی کے حکمران تھے۔ برطانوی عہد میں مسلمانوں کے طبقہ اشراف اور انگریزوں میں سوائے مصالحت کے مزاحمت کہیں نظر نہیں آتی۔ ہندوؤں کے اطمینان کی وجہ انگریزوں کا جمہوری نظام تھا کہ انکی عددی اکثریت ان کو فائدہ پہنچا رہی تھی۔ دوسرے مسلم نظام حکومت جس میں ذات پات کی تخصیص نہیں تھی۔ وہ ہندو معاشرے اور مذہب کی بنیادوں کو ہلا رہی تھی اور نچلی ذاتوں کے ہندوؤں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا تھا۔ اسی حساب سے وہ عیسائیت کو بھی قبول کررہے تھے۔ تقسیم سے پہلے

عیسائیوں کی کل تعداد 63.16.000 تھی۔ جن میں سے 1.40.000 اینگلو انڈین اور 1.35.000 میں سے زیادہ تعداد یورپین کی تھی۔ جنوبی ہند کے علاقے کوچین اور تراونکور میں ان کی تعداد 23.69.000 تھی جو کل آبادی کا 31.5% تھے مدراس میں 29.00.000 عیسائی تھے۔ جو اس علاقے میں پرتگیز تبدیلی مذہب کے نتیجہ کے علاوہ نستورین چرچ کی جدوجہد کا نتیجہ تھیں مائیلاپور (Mylapore) سان تھومے (San Thome)جو مدراس کی جنوبی سمت میں ہے اس وقت تک پرتگیز معاشرت کے اثر و رسوخ کی عکاسی کرتا تھا۔ دیگر صوبوں میں سے پنجاب میں 3.39.000 عیسائی آبادی تھے جنکی اکثریت پروٹیسٹنٹ تھی۔ کوچین کے علاقے میں وہائٹ یہودی (White Jews) ایک پراسرار مذہب کے ماننے والے آباد تھے۔ ہندوستان میں اسی دوران پارسی افراد کی کل تعداد 1.15.000 تھی جن میں سے 86.000 صرف بمبئی پریذیڈنسی میں آباد تھے۔ اور تعلیمی و مالی حیثیت کی بناء پر بمبئی کے علاقے میں انڈو۔ برٹش تعلقات میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔

اوپر اینگلو انڈین آبادی کی تعداد بیان کی گئی ہے بہتر ہے کہ اینگلوانڈین افراد کے آغاز پر سپیٹ Spate کی کتاب انڈیا اینڈ پاکستان سے اقتباس اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں وہ لکھتے ہیں کہ "یہ بدنصیبی ہے کہ اینگلو انڈین نام صرف اس لئے اختیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جو کلنک کا ٹیکہ یوریشین Eurasian کا بامقصد نام اختیار کرنے سے بچنے کیلئے وہ انگریز جنہوں نے کام کے دوران اپنی زندگی برصغیر میں گزاری ہے ان کو اینگلو انڈین کے نام دیتے ہیں۔ انگریزوں اور پرتگالیوں دونوں نے مختلف نسلوں کی آمیزش Miscegenation کی پالیسی اس لئے اختیار کی کہ وہ مقامی لوگوں کے دلوں میں ایک فاتح قوم کیلئے جو جذبات ہوتے ہیں اسے کم کر سکیں اینگلو انڈیا کے ساتھ برطانوی رویہ کی تاریخ بہت دردناک ہے۔ اور اس مخلوط النسل قوم سے حکمرانوں نے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں اور ان کو کسی قسم کا فائدہ بھی نہیں دیتے تھے دہلی میں غدر کے دوران جو ٹیلی

گرافک کلرک اینگلو انڈین تھے انہوں نے بہت اہم کام سرانجام دیئے تھے لیکن ان کی تاریخ میں کہیں تعریف نہیں کی گئی۔ فوج میں نان میشنڈ افسروں کی خاصی تعداد تھی اور وہ سخت مشکلات سے دو چار تھے کیونکہ ان کے ارد گرد سب لوگ ہی ان کے مخالف تھے۔ حالات میں تبدیلی اس وقت عمل میں آئی جب سوئز کنال کو کھول دیا گیا اور یورپین عورتوں اور بیویوں کی آمد شروع ہوئی تو یہ خطرہ محسوس کیا گیا کہ اینگلو انڈین مردوں کے مقابلے میں انکی عورتوں کے خلاف زیادہ تعصب جنسی وجوہات کی بناء پر پایا جائے گا۔

اس کے علاوہ دیگر وجوہات بھی تھیں۔ ہندو مذہب میں جو ذات پات کا تصور تھا اس میں اینگلو انڈین کہیں بھی FIT نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ ان میں زیادہ تر یورپی فوجیوں اور تاجروں کی اولادیں تھیں جو ہندوستانی لڑکیوں سے پیدا ہوئی تھیں لہٰذا غربت انہیں ورثے میں ملی تھی۔ ان حالات کی وجہ سے اینگلو انڈین برصغیر میں انگریزوں کے محض موکل بن کر رہ گئے گو ان میں سے کئی اونچے افراد کو یورپین درجہ حاصل ہو گیا تھا عام طور پر ان لوگوں میں مخلوط النسل ہونے کے اثرات پوری طرح نمایاں نظر آتے تھے۔ چونکہ انگریزی ان کی مادری زبان تھی اور ہندوستان کے بعض محکموں میں ان کی اجارہ داری تھی۔ دیگر عیسائیوں میں برطانوی فوج کی روانگی کے بعد برصغیر میں یورپی افراد کی زیادہ تعداد تجارت سے وابستہ رہی۔ اور ان میں سے بہت کم افراد سرکاری عہدوں پر تعینات ہوئے البتہ سرکاری محکموں میں چند ٹیکنیشن کام کرتے رہے۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد کلکتہ اور بمبئی سکاٹ افراد کی تھی۔ لیکن ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار اور ایک لاکھ پچاس ہزار کے درمیان ہی رہی۔ البتہ جنگوں کے دوران انکی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔

سکھوں کے عقائد سے قطع نظر تقسیم کے وقت ان کی تعداد تقریباً" 62.19.000 تھی اور بعد میں یہ زیادہ تر مشرقی پنجاب اور خاص طور پر پیپسو (PEPSU) میں آباد ہوئے جہاں سے مسلمانوں کا انخلاء عمل میں آیا تھا۔ ان کے پانچ بنیادی عقائد ہیں کیس (یعنی

داڑھی اور بالوں کا نہ کٹانا) کنگھا (لکڑی کا کنگھا) کچھا (انڈرویئر) ' کڑا (لوہے کا کڑا) اور کرپان شامل تھے۔ کرپان رکھنے کی انہیں اجازت دی گئی تھی' پنجاب میں سکھوں کی حکومت کافی عرصہ رہی اور رنجیت سنگھ کی حکومت (1839-1780) تک رہی۔

سکھوں نے تقسیم کے وقت فسادات میں بہت قتل و غارتگری کی برصغیر میں آباد چند قبائل میں سے اہم قبیلوں کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا۔ قبلہ بھیل کی تعداد 23,32,000 تھی اور یہ زیادہ تر راجستھان ' بمبئی اور مدھیا بھارت کے علاقوں میں پائے جاتے تھے۔ گوند کی تعداد 32,00,000 تھی جس میں سے 25,00,000 مدھیا پردیش (سی پی) میں آباد تھے۔ ایک زمانہ میں وسطی ہندوستان کے کئی علاقوں میں انکی حکومت رہی تھی۔ سنتل قبیلہ کے افراد کی تعداد 27,33,000 تھی اور یہ زیادہ تر بنگال بہار کے سرحدی علاقوں تک محدود تھے۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ یورپ سے اٹھنے والی تحریکیں بڑی ہمہ گیر تھیں۔ ان کے پاس وسائل رسل و رسائل کی فراوانی تھی۔ اسی وجہ سے دنیا کا کوئی گوشہ ان کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکا۔ مسلم قوم میں ایک خوبی ہے کہ دینی معاملات میں بہت جذباتی ہے بلکہ آتش سیال کا طوفانی دریا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر بھڑک اٹھتی ہے کہ سارا ماحول اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

لیکن یہ شعلہ فشانی بہت جلد ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ ماحول میں تو کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن یہ خود راکھ کا ڈھیر بن کر رہ جاتی ہے کبھی یہ راکھ کا ڈھیر ایک بگولے کی طرح اٹھتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ اب اس کی راہ کی مین آنے والی ہر شے خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گی لیکن تھوڑی دیر بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ بگولہ اپنے ہی گرد رقص کرنے کے بعد کسی طوفان بلاخیز میں بہہ گیا ہے اور پھر ایک سکوت طاری ہوجاتا ہے۔ جو پھر کسی طوفان کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ دراصل مسلم قوم

کی بدقسمتی ہے کہ اس میں لیڈر شپ کا فقدان رہا ہے۔ اور جو لیڈر ملے انہوں نے کوئی متعین راہ عمل اختیار نہ کی۔ اب بھی قوم کے نوجوان جوش و خروش سے بلا دھڑک اور بلا سوچے سمجھے حوادث زمانہ کے سیل بے پناہ میں کود پڑتے ہیں۔ یہ بے عملی نہیں بلکہ ایک غیر متعین راستے پر بلا منصوبہ بندی سفر کا آغاز ہے۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال نے راستہ متعین کیا تو انہوں نے اپنا تن من دھن وار دیا۔ یورپ مذہب سے دور ہوا تو وہاں صرف تحریکیں رہ گئیں۔ روحانیت سے خالی اور مادیت پرستی کی تحریکیں جن کے پیش نظر کوئی خاص تعمیری مقاصد نہیں تھے۔ بلکہ ان کے اپنے اندرونی خلفشار کے خلاف انتشار تھا۔ ہنگامی آرائی سے چونکہ تخریبی نتائج ابھرتے چلے آتے ہیں۔ 1942ء میں گاندھی جی نے انڈیا چھوڑو (Quit India) کی تحریک شروع کی اور نافرمانی کا اعلان کیا۔ تو اس نے قائد اعظم کو دعوت دی کہ جب انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنا ہمارا مشترکہ مقصد ہے تو آپ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں یا کم از کم اس کی تائید کیجیے۔ اس کے جواب میں قائد اعظم نے فرمایا کہ گاندھی جی! قوم کو قانون کا احترام سکھایئے قانون شکنی کا سبق نہ پڑھایئے۔ ایک دفعہ قوم کو اس کی عادت پڑ گئی تو آج سیلاب کا رخ انگریز کی طرف ہے کل اس کا رخ خود آپ کی سمت ہو جائے گا۔ اس وقت اس کے سامنے بند باندھنا آپ کے بس میں نہیں رہے گا۔

برصغیر کی سیاست میں مذہبی رہنماؤں کا کردار اور فرقہ واریت کی کشمکش مختصراً" پہلے بیان کردی گئی ہے۔ لیکن اگر اس کا ایک جائزہ لیا جائے کہ اس وقت ان کی عملی صورت کیا تھی تو صورت حال اس طرح بنتی ہے۔ برہمن عوام کو کہتا کہ راجہ یا بادشاہ ایشور کا اوتار ہے' جبہ و دستار یہ صدا بلند کرتے کہ بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے (السلطان ظل اللہ علی الارض) اور جو اس سے سرتابی کرے گا وہ خدا کی معصیت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دنیا سے نفرت کا درس دیا جاتا ہے کہ دنیاوی قوت' حشمت' دولت اور زینت وغیرہ خدا

کے بندوں کیلئے نہیں ہیں بلکہ انہیں دنیا سے زیادہ آخرت کے بندوبست کی فکر کرنی چاہئے اور آخرت کے حصول کیلئے چلے، مراقبے، وظیفے، اور چند رسوم پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی۔ ادھر برہمن یہ درس دے رہا ہوتا کہ اگلا جنم بہت صالح ہوگا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ برصغیر میں مذہبی رہنماؤں کا عام کردار کیا رہ گیا تھا۔ راجہ برہمن کی رَکھشا (نگرانی یا سبانی) کرتا اور اس کے بدلے میں برہمن، راجہ کو اشیرباد (دعائے خیر یا دعائے برکت) دیتا، سلطان مذہبی رہنماؤں یا پیشواؤں کے وظیفے مقرر کرتا اور یہ رہنما برسرمنبران کی تائید سلامتی اور نصرت کی دعائیں مانگا کرتے، علامہ اقبال نے یہ حالات دیکھ کر ہی کہا تھا کہ:-

صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار

وہ مرد مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستی کردار

ایک اور جگہ خانقاہی نظام کے بارے میں فرمایا

یہ حکمت ملکوتی یہ علم لاہوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ ذکر نیم **شبی** یہ مراقبے یہ سرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

غلامی کا جوا اتارنے کیلئے جس مجاہدانہ طرز عمل کی ضرورت تھی وہ یکسر مفقود تھی۔ یا

چند ایسے افراد یا جماعتوں نے اگر اس کا بیڑہ اٹھایا بھی تو وہ عوامی تائید صرف اسی وجہ سے حاصل نہ کر سکی کہ بقول علامہ اقبال:-

رمز و ایما اس زمانے کیلئے موزوں نہیں
اور آتا نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن

قم باذن اللہ کہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

لوگوں کو تصوف کا درس دے کر دنیا سے نفرت دلانے والے آسایشوں اور زیبائشوں سے دور رہنے کا مشورہ دینے والے بظاہر تو عوام کے سامنے سادگی اختیار کرتے (اب تقسیم کے بعد سادگی کا جوا بھی اتار پھینکا گیا ہے) لیکن ان کے محلات میں جو سامان عیش و عشرت مہیا ہوتے ان کے بارے میں علامہ اقبال نے بال جبریل میں ایک باغی مرید کی زبان سے حقیقت بیان کرائی کہ

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

شہری ہو دیہاتی ہو مسلمان ہے سادہ
مانند بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن

نذرانہ نہیں سود ہے پیران حرام کا
ہر خرقہ سالوس کے اندر ہے مہاجن

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

میں نے زیادہ زور برصغیر کے حوالے سے ہندوؤں اور مسلمانوں پر دیا ہے کیونکہ یہاں سے سب سے زیادہ تعداد ہندوؤں کی اور ان کے بعد مسلمانوں کی تھی دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ عیسائی افراد میں اینگلو انڈین اور یورپین کا حال پہلے بیان ہوچکا ہے۔ لیکن مشنریوں کے ذریعے عیسائیت قبول کرنے والے مقامی افراد اور انگریز حکومت کی سرپرستی میں عیسائیت کی تبلیغ کے جو اثرات مقامی عیسائیوں پر ہوسکتے تھے ان کے زیر اثر ان سے آزادی کے سلسلہ میں کسی مجاہدانہ کردار کی توقع نہیں ہوسکتی تھی بلکہ اس سلسلہ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ تحریک آزادی کے دنوں میں لاہور کی مال روڈ سے ایک جلوس گزرنے کے بعد دو عیسائی خاکروب خواتین سڑک کی صفائی کررہی تھیں کہ ایک نے دوسری سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں' اس پر دوسری نے جواب دیا! کہ یہ ہم سے آزادی چاہتے ہیں۔

برصغیر کے شعراء کا تذکرہ بھی پہلے ہوچکا ہے اور یہ بھی تحریر کرچکا ہوں کہ ان کے شعر اس قابل نہیں کہ نئی قوم کے نوجوان دور غلامی کے ان شاعروں کی فحش گوئی کو دوبارہ پڑھیں اور تقسیم کے بعد ان کے بے ہودہ کردار پر پردہ ڈالتے ہوئے درسی نساب میں بھی ان کی شاعری کو جگہ دی گئی ہے۔ اور بالاخر طالب علموں کی رسائی ان مشہور شاعروں کی فحش گوئی تک ہو ہی جاتی ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد شعروادب کے نام سے جو لٹریچر تخلیق ہوا اس کے بیشتر حصہ فواحشات پر مبنی تھا اور بڑی پست سطح کی فواحشات۔ قران پاک میں ارشاد ہے۔

> "اے محمدؐ ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام خواہ وہ کھلے ہوں یا چھپے۔ (یعنی ظاہری ہوں یا باطنی فواحش)

(آیت 33' سورہ الاعراف' پارہ: 7)

معاشرہ میں برے خیالات اور ہر وہ چیز جو ان برے خیالات کی **انگیخت** کا موجب بنے بے شرمی اور فواحش کے زمرے میں آتی ہے۔ یہ ہر اس بد قسمت قوم کی زندگی میں زہر گھولنے لگتی ہے جو حقیقی سرور و انبساط سے محروم ہوجاتی ہیں اور ذہنی عیاشیوں ۰ تخیلاتی لذتوں میں ڈوب کر اس متعدی مرض کا شکار ہوتی چلی جاتی ہیں۔ عاشق ۰ معشوق ۰ محبوب رقیب' بازاری عورت ۰ ساقی ۰ شراب ۰ محبوبہ وغیرہ کے الفاظ تو ہماری شاعری کی صنف سخن غزل کے بنیادی کردار ہیں۔ لیکن دست درازی' امرد پرستی' شب بسری کے ساتھ ساتھ میر تقی میر بھی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے نظر آتے ہیں۔ فارسی شاعری کا اکثر حصہ امرد پرستی پر قائم ہے۔ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح اردو شاعری میں یہ جراثیم وہاں سے ہی داخل ہوئے۔ لکھنؤ اور اودھ میں ایرانی معاشرت و مذہبیت کے جو اثرات قائم ہوئے وہ کوئی ڈھکے چھپے نہیں۔ یہ تو ذکر تھا اردو شاعری کا لیکن ہماری لوک داستانوں میں جو داستانیں بیان کی جاتی ہیں وہ تو مقامی زبانوں میں ہی ہوتی ہیں۔ لیکن معرفت کا کلام کہ کہ ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ نے علامہ اقبال جیسے شاعر کو اس قوم میں پیدا کیا اور رند مشرب شعراء منہ دیکھتے رہ گئے علامہ اقبال نے سوئی ہوئی خودداری کو بیدار کرنے اور مجاہدانہ جذبات پیدا کرنے کے علاوہ فحش گو شاعروں کی بھنگ اور افیون میں ڈوبی ہوئی لعنت سے قوم کا پیچھا چھڑایا۔

انگریزوں کی برصغیر میں آمد سے پہلے اس کے بعد ان کے دور حکومت میں جو ہمارا سماجی ومعاشرتی کردار تھا وہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ انگریزوں کی برصغیر سے روانگی کے بعد بھی کوئی خاص تبدیلی عمل میں نہیں آئی۔
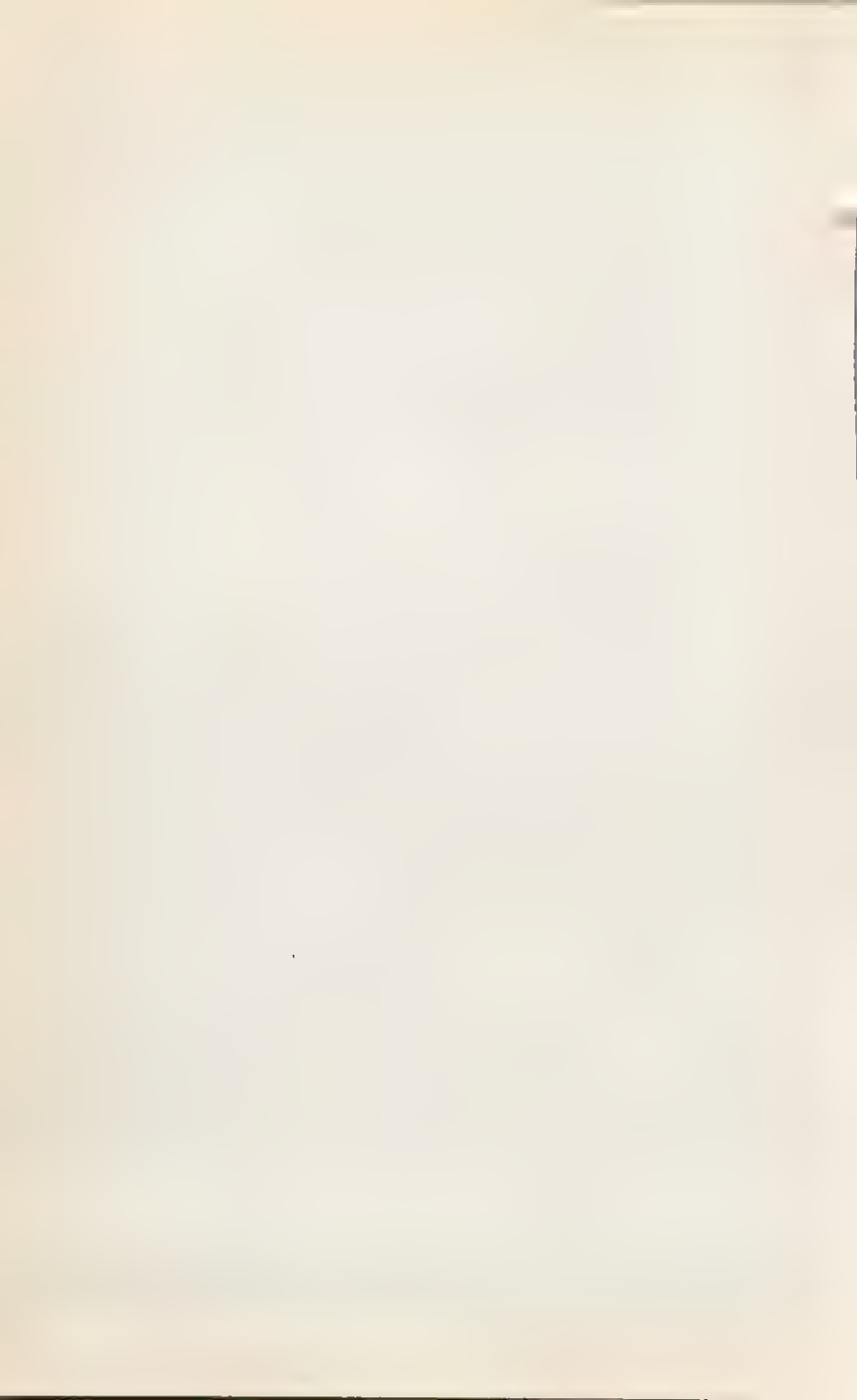
1. آبادی
(Population)
برصغیر پاک و ہند کی آبادی کا 1947ء میں ایک جائزہ

1947ء میں برصغیر کی کل آبادی تقریباً" 389 ملین (38,89,97,955) تھی جس میں سے 20,10,25,726 مرد اور 18,79,72,229 خواتین تھیں۔

(i) دیہات میں 33,93,01,902 افراد اور شہروں میں 4,96,96,053 افراد رہائش پذیر تھے۔

(ii) دیہات میں رہنے والے 33,93,01,902 افراد میں سے 17,36,38,089 مرد اور 16,56,63,813 عورتیں تھیں۔

(iii) شہروں میں رہنے والے 4,96,96,053 افراد میں سے 2,73,87,637 مرد اور 2,23,08,416 خواتین تھیں۔

(iv) برصغیر کی کل آبادی میں سے اندازاً" 23 کروڑ بھارت میں' 8 کروڑ پاکستان میں اور تقریباً" 8 کروڑ ریاستوں میں آباد تھے۔

(v) ریاستوں میں رہائش پذیر 8 کروڑ افراد میں سے تقریباً" سات کروڑ اسی لاکھ بھارت میں اور 20 لاکھ افراد پاکستان کے حصہ میں آئے۔

(vi) شرح پیدائش 40 فی ہزار اور شرح اموات 30 فی ہزار تھی۔

(vii) برصغیر میں رہنے والے افراد کو جسمانی ساخت کے لحاظ سے سات درجوں میں تقسیم کیا گیا۔ ترک و ایرانی' انڈو آرین' سکائی تھو ڈراویڈین (Scytho Dravidian)' آریو ڈراویڈین (Aryo Dravidian)' منگول ڈراویڈین' خالص منگول' اور خالص ڈراویڈین' یہ سب آپس میں ملے جلے تھے۔

(viii) برصغیر کی کل آبادی میں تقریباً" 24 کروڑ ہندو' 9 کروڑ 44 لاکھ مسلم' ایک کروڑ تیس لاکھ بدھ' 57 لاکھ سکھ' 63 لاکھ عیسائی' ایک لاکھ دس ہزار پارسی' 80 لاکھ اینی مسٹ (Animist) تھے۔

(ix) اس لحاظ سے ہندو 64%' مسلم 27%' بدھ 3.5%' عیسائی 1%' سکھ 1%' جین 4%' پارسی 0.03% اور اینی مسٹ 2.5% تھے۔

(x) برصغیر میں کم از کم 220 زبانیں بولی جاتی تھیں' لیکن ان کے چار بڑے گروپ تھے منڈا لینگویج (Munda Languages)' دراویڈن کی زبانیں' انڈو آرین زبانیں' تبتو چینی زبانیں'

(xi) شرح تعلیم 12% تھی۔

(xii) سالانہ فی کس آمدنی کی شرح 65 روپیہ تھی۔ جو دنیا میں سب سے کم تھی۔ جبکہ یہ شرح امریکہ میں 1406 روپے اور جاپان میں 281 روپیہ تھی۔

(xiii) 1931ء کی مردم شماری میں تقریباً" 44% آبادی کو ورکر (Worker) زمرے میں شمار کیا گیا تھا۔ اس میں سے 67% زراعت کے پیشہ سے' 10.2% کان کنی اور صنعت سے' باقی 22.2% تجارت و ٹرانسپورٹ وغیرہ سے وابستہ تھے۔

(xiv) 1931ء میں اوسطاً" سالانہ آمدنی فی ورکر زراعت میں 86 روپے' کان کنی میں 192 روپے' اور تجارت و ٹرانسپورٹ میں 305 روپے تھی۔

(xv) صنعت سے وابستہ افراد کو صنعت کے دو شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ گھریلو صنعتیں اور بڑی صنعتیں۔ 90% صنعتی آبادی گھریلو صنعتوں کے شعبہ سے وابستہ تھی۔ اوسطاً" سالانہ آمدنی ایک صوبے سے دوسرے صوبے سے مختلف تھی۔ 37-1936ء میں بمبئی کی گھریلو صنعتوں سے وابستہ ورکر 15 روپیہ' جبکہ آرگنائزڈ صنعت سے وابستہ افراد کی آمدنی 27 روپے فی ماہ تھی۔

(xvi) 1931ء کی مردم شماری کے مطابق زراعت کے لئے موجود زمین 362 ملین ایکڑ تھی اور زراعت کے شعبہ سے وابستہ افراد کی تعداد 6,65,00,000 تھی۔

جسمانی ساخت کی قسمیں :-

ڈراوڈین (Dravidians) باشندے شمالی ایشیا کے باشندوں سے مختلف اور ساخت کے لحاظ سے ملایا' سماٹرا اور مڈغاسکر سے زیادہ نزدیک تھے۔ ان کا منبع کچھ بھی ہو یہ صدیوں سے یہاں آباد اور مقامی سانچے میں ڈھل چکے ہیں۔ شمال مغرب کے علاقے میں انہیں حملہ آوروں نے بڑی خوبصورتی سے بے دخل کر دیا جن میں آریائی' سکائی تھین' پٹھان اور مغل شامل تھے۔ شمال مشرقی علاقوں میں منگول قبائل نے برمی باشندوں کے ساتھ ملکر یہی عمل کیا۔ خالص ڈراوڈین اور ان غیر ملکی باشندوں کے درمیان ایک سرحدی لائن ہے جہاں ان نسلوں کا ایک دوسرے سے ملاپ ہوتا ہے۔

جسمانی ساخت کے حساب سے برصغیر کے باشندے سات حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں اور اگر انڈمان کے باشندوں کو شامل کر لیا جائے تو آٹھ بن جاتے ہیں۔ حبشی النسل کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تفصیل اس طرح ہے :-

(1) ترک۔ ایرانی :۔بلوچ' براہوی اور افغان جو صوبہ سرحد اور بلوچستان میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ ترک اور ایرانی ملاپ سے وجود میں آئے جس میں ترک غلبہ رکھتے ہیں۔

(2) انڈو آرین :۔یہ باشندے پنجاب' راجپوتانہ اور کشمیر میں آباد ہیں۔ اور اس خصوصیات کے حامل افراد کی مثال راجپوت' کھتری اور جٹ ہیں۔ یہ باشندے ترک ایرانی باشندوں سے علیحدہ پہچانے جا سکتے ہیں روایتی طور پر ان آریائی باشندوں کے نزدیک ہیں جو یہاں آکر آباد ہوئے۔

(3) سکائتھو۔ ڈراوڈین (Scytho Dravidian) :۔اس ساخت کے باشندے مرانھا برہمن' کنبی' اور مغربی بھارت کے علاقے کورگ میں ملتے ہیں

یہ غالباً" ڈراویڈین اور سکائتھ عناصر کے ملاپ سے وجود میں آئے۔

(4) آریائی۔ڈراویڈین یا ہندوستانی :۔اس ساخت کے باشندے صوبہ یو۔پی اور راجپوتانہ و بہار کے چند علاقوں کے علاوہ اونچی ذات کے ہندوستانی برہمنوں اور نچلی ذات کے چماروں میں پائے جاتے ہیں۔ اس ساخت کے افراد غالباً" مختلف تناسب کے انڈو۔ آرین اور ڈراویڈین کے باہمی اختلاط کے نتیجے وجود میں آئے۔

(5) منگول۔ڈراویڈین یا بنگالی :۔زیریں بنگال اور اڑیسہ کے علاقے میں بنگالی برہمن اور کانستھ' مشرقی بنگال کے مسلمان اور اس علاقے کے کچھ دوسرے گروہ اس میں شامل ہیں' اس ساخت کے باشندے ہمالیہ تک شمال کی سمت میں اور مشرق میں آسام اور غالباً" اڑیسہ کی اکثریت شامل ہے۔ مغربی سمت میں اندازاً" چوٹاناگپور کے پہاڑی علاقے اور مغربی بنگال تک کے علاقوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔

(6) منگول :۔منگول ساخت کے باشندے ہمالیہ' نیپال اور آسام میں آباد ہیں۔

(7) ڈراویڈین :۔ڈراویڈین ساخت کے باشندے سیلون سے لے کر گنگا وادی تک اور مدراس' حیدر آباد اور سی۔پی تک سرایت کر گئے ہیں۔ وسطی ہند اور چوٹانگر کے زیادہ علاقوں تک۔ اس خصوصیات کے حامل افراد پنیان کا تعلق ملابار سے ہے اور سانتل کا چوٹاناگپور سے ہے شامل ہیں۔ غالب" یہ برصغیر کی اصل آبادی تھی اور پھر آرین' سکانتھن و منگول نسلوں کے اتصال سے انکی تبدیل شدہ نسل وجود میں آئی۔

ڈراویڈین سخت جان اور محنت کش ہیں اور ان سب جگہوں پر جہاں سخت مزدوری کے کام ہوں پائے جاتے ہیں۔ چاہے وہ آسام کے چائے کے باغات ہوں' یا سری لنکا' مشرقی بنگال میں چاول کی کٹائی میں۔ کلکتہ' رنگون اور سنگاپور میں سڑکوں کی صفائی کا کام وغیرہ۔ غرض یہ اپنی جلد کی کالی رنگت کی وجہ سے صاف پہچانے جاتے ہیں۔

جدول 1.1: برصغیر میں آبادی کی تقسیم 1947ء (ملین آبادی)

مذہب	بھارت و پاکستان	ریاستیں
شیڈول کاسٹ	39.9	8.9
ہندو (دیگر)	150.9	55.2
مسلم	79.4	15.0
قبائل	16.7	8.7
سکھ	4.2	1.5
عیسائی	3.5	2.8
دیگر	1.2	1.0

ہندوؤں کا غلبہ زیادہ تر وسطی اور جنوبی برصغیر کے علاقوں میں تھا لیکن مدراس صوبہ میں بھی انکی آبادی 87٪ سے کم نہیں تھی اس کے علاوہ انکی اکثریت بہار' اڑیسہ' یوپی میں تھی۔ وسطی ہند کے علاوہ راجپوتانہ اور بمبئی میں بھی یہی صورتحال تھی۔

مسلم اکثریت صوبہ سرحد' صوبہ بلوچستان' کشمیر' مغربی پنجاب' مشرقی بنگال اور سندھ میں تھی۔ آسام میں مسلم اکثریت 34٪ اور یو۔پی میں صرف 15٪ تھی۔

سکھ اکثریت پنجاب میں آباد تھی اور جین مذہب سے تعلق رکھنے والے راجپوتانہ' اجمیر' مارووارا اور پڑوسی ریاستوں میں آباد تھے۔

عیسائیوں کی آدھی سے زیادہ تعداد جنوبی ہندوستان بشمول حیدر آباد سٹیٹ میں تھی۔ پنجاب' یوپی' بنگال' بہار اور بمبئی میں کافی عیسائی آباد تھے اور باقی تعداد برصغیر کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ پارسی اور یہودی زیادہ تر بمبئی کی پریذیڈنسی میں رہائش پذیر تھے۔

ہندو ذاتیں ہندوؤں کی مختلف ذاتوں میں شیڈول کاسٹ یا ہریجن بھی شامل تھے۔ جنکی آبادی 6.5 ملین کے قریب تھی۔ دیگر ذاتوں کے اعداد و شمار اس طرح ہیں۔

جدول 1.2: ہندو ذاتیں اور انکی تعداد

	ہندو ذاتیں	آبادی (افراد)
(i)	بنیا	28,00,000
(ii)	برہمن	1,42,50,000
(iii)	چمار	1,12,60,000
(iv)	دھوبی	20,00,000
(v)	گوند	29,00,000
(vi)	حجام	29,00,000
(vii)	جٹ	74,00,000
(viii)	کائستھ	23,00,000
(ix)	کولی	25,00,000
(x)	کمہار	33,50,000
(xi)	کُمبی	83,00,000
(xii)	لنگایت	27,00,000
(xiii)	مہر	30,00,000
(xiv)	مراٹھا	66,00,000
(xv)	نماسدرا	22,00,000
(xvi)	راجپوت	98,00,000
(xvii)	تیلی	42,00,000

جدول 1.3 برصغیر کی لسانی تقسیم

زبانیں	(بولنے والے افراد)
ہندی	79,000,000
بنگالی	54,000,000
تیلگو	26,000,000
مراٹھی	21,000,000
تامل	20,000,000
پنجابی	16,000,000
راجھستانی	14,000,000
کناریز	12,000,000
اڑیا	11,000,000
گجراتی	11,000,000
ملایالم	10,000,000
سندھی	4,000,000
آسامی	2,000,000
کشمیری	1,500,000
بلوچی	600,000
منڈا زبانیں	4,000,000

جدول 1.4 برصغیر کی شہری آبادی (1931-1941ء)

شہر کا نام	1941ء	1931ء
کلکتہ اور ہاوڑا	2488083	1388644
بمبئی	1489883	1161383
مدراس	777481	647230
حیدر آباد	739159	466894
دہلی	521849	347539
لاہور	671659	429747
احمد آباد	591267	310000
بنگلور (بمعہ سول و ملٹری سٹیشن)	406760	306470
لکھنؤ	387177	274659
امرتسر	391010	264840
کراچی	359492	247791
پونا	258197	198078
کانپور	487324	243755
آگرہ	284149	229764
ناگپور	301957	215165
بنارس	263100	205315
الہ آباد	260630	183914
ماروڑا	239144	182018
سرینگر	207787	173573

پٹنہ	175706	145432
شولا پور	212620	144654
جے پور	175810	150579
بریلی	192688	144031
ترچناپلی	159566	142843
ڈھاکہ	213218	138518
میرٹھ	169290	136709
اندور	203695	147100
جبل پور	178339	124382
پشاور	130967	87440
اجمیر	147258	119524
ملتان	142768	119457
راولپنڈی	181169	119284
بڑودا	153301	112860
مراد آباد	142414	110562
تنےویلی پلم کوٹھ	91644	109068
میسور	150540	107142
سالم	129702	102179
لشکر	182492	126949
سورت	171443	98936
جمشید پور	148711	83738
سیالکوٹ	138348	100973

جالندھر	135283	89030
کولار	133859	85103
کوائمبٹور	130348	95198
ٹری وینڈرم	128365	96016
بیکانیر	127226	85927
جودھپور	126842	94736
کالی کٹ	126352	99273
بھات پاڑا	117044	84975
کوئل۔علی گڑھ (Koil)	112655	83878
لدھیانہ	111639	68586
شاہجہاں پور	110163	83764
سہارنپور	108263	78655
گایا	105223	88005
جھانسی	103254	93112
بھاونگر	102851	75594
حیدر آباد سندھ	127521	96021

شہروں کی مجموعی آبادی 91 لاکھ سے بڑھ کر ایک کروڑ 65 لاکھ ہو گئی کل اضافہ 81٪ ہوا جبکہ بر صغیر کی کل آبادی کا اضافہ اس وقت صرف 15٪ تھا۔

جدول 1.5: برصغیر کی شہری اور دیہاتی آبادی 1891ء تا 1941ء (فیصدی)

سنہ	دیہاتی %	شہری %
1891ء	90.5	9.5
1901ء	90.1	9.9
1911ء	90.6	9.4
1921ء	89.8	10.2
1931ء	89.0	11.0
1941ء	87.0	13.0

صوبہ یوپی میں سب سے زیادہ شہر تھے اس کے بعد مغربی و مشرقی پنجاب کا نمبر تھا۔ راولپنڈی کی آبادی میں اضافہ کی وجہ اس کا ملٹری شہر ہونا تھا۔ صنعتی لحاظ سے سیالکوٹ مغربی پنجاب میں اور جمشید پور بہار میں واقع تھا۔

صوبہ یوپی کو بڑے شہروں کے لحاظ سے ہمیشہ اولیت رہی بمقابلہ دیگر صوبوں کے جبکہ بنگال آبادی کے لحاظ سے اولیت کا حامل رہا لیکن اس کے شہروں کی آبادی کم رہی یہاں صرف ایک میٹرو پولیٹن شہر کلکتہ تھا اور ایک شہر ہوڑا کلکتہ کے نواح میں واقع تھا اور یہاں ایک نیا شہر بھارت بازہ آباد تھا۔

جدول 16: 1941ء کی مردم شماری کے مطابق برصغیر کے صوبوں کی آبادی

صوبے	رقبہ مربع میل	کل آبادی (افراد)	گنجانیت فی مربع میل	مرد (افراد)	عورت (افراد)	دیہاتی (افراد)	شہری (افراد)
مدراس	126166	49341810	391	24557143	24784667	41476927	7864883
بمبئی	76443	20849840	272	10817333	10032507	15437671	5412169
مغربی بنگال	28215	21196453	751	11493305	9703148	16582593	4613860
یو-پی	106247	55020617	518	28860214	26160403	48165349	6855268
مشرقی پنجاب	30541	12409924	406	-	-	-	-
بہار	69745	36340151	521	18224428	18115723	34383932	1956219
سی-پی	98575	16813584	170	8430282	8383322	14719817	2093767
آسام	4959929	7404094	149 53	3923750	3480344	7179318	224776
اڑیسہ و ریاستیں	36458	12982435	271	4218121	4510423	8407743	320801
دہلی	574	917939	1599	535236	382703	222253	695686
اجمیر-مارواڑا	2400	583693	243	307172	276521	369595	214098
کورگ	1593	168726	106	92347	76379	157508	11218
پانتھ پپلوڈا	25	5267	211	2666	2601	5267	-
انڈمان نکوبار	3143	33768	11	21458	12310	33768	-
بھارت	1055621	297542000	246	-	-		
پاکستان	361218	71096000	197	-		-	-
مغربی پنجاب	62012	18746000	302	10123000	8623000	-	-

صوبہ	رقبہ مربع میل	کل آبادی	گنجانیت	مرد	عورت	دیہاتی	شہری
سندھ	48136	4535008	94	2494190	2040818	3643305	891703
سرحد	14263	3038067	213	1651214	1386853	2485874	552193
بلوچستان	54456	501631	9	294516	207115	401168	100463
مشرقی بنگال	54091	41949710	775	21733549	20216161	40568948	1380762

جدول 1.7: ریاستیں جو بھارت کے قبضہ میں آئیں

ریاست	رقبہ مربع میل	کل آبادی	گنجانیت فی مربع میل	مرد	عورتیں	دیہاتی	شہری
آسام کی ریاستیں	12408	725655	58	357951	367704	600949	124706
بڑودہ	8236	2855010	345	1472909	1382101	2135738	719272
وسطی بھارت	52047	7506427	144	3854781	3651646	6625983	880444
کوچین	1493	1422875	953	696889	725986	1155059	267816
دکن اور کولہاپور	10870	2785428	257	1405571	1379857	2267347	518081
گجرات کی ریاستیں	7352	1458702	198	755388	703314	1336856	121846

ریاست	رقبہ مربع میل	کل آبادی	گنجانیت فی مربع میل	مرد	عورتیں	دیہاتی	شہری
گوالیار	26008	4006159	154	2116568	1889591	3456183	549976
کشمیر	82258	4021616	49	2129872	1891744	3607181	414435
مدراس کی ریاستیں	1602	498754	311	243166	255588	402155	96599
میسور	29458	7329140	249	3763318	3565822	5982934	1346206
راجپوتانہ کی ریاستیں	132559	13670208	103	7169527	6500681	11728511	1941697
ٹراونکور	7662	6070018	792	3045102	3024916	5378993	691025
یوپی کی ریاستیں	1760	928470	528	481117	447293	784302	114168
مغربی بھارت کی ریاستیں	37894	4904156	129	2477928	2426228	3750426	1153730
منی پور	8620	512069	59	249183	262886	-	-
خاصی	3788	213586	56	108768	104818	-	-
کوچ بہار	1321	640842	485	340981	299861	-	-
تری پورہ	4049	513010	127	272025	240985	-	-
میور بھانج	4034	990977	246	494210	496767	-	-
کپور تھلہ	645	378380	587	202155	176225	-	-

ریاست	رقبہ مربع میل	کل آبادی	گنجانیت فی مربع میل	مرد	عورتیں	دیہاتی	شہری
فریدکوٹ	637	199283	312	108396	90884	-	
پٹیالہ	5942	1936259	326	1066105	870154	-	-
[illegible]	1299	361812	279	193004	168808		
نابھہ	947	340044	359	184493	155551	-	

جدول 1.8: ریاستیں جو پاکستان کے حصہ میں آئیں

ریاست	رقبہ مربع میل	کل آبادی	گنجانیت فی مربع میل	مرد	عورتیں	دیہاتی	شہری
بہاولپور	17494	1341209	71	737474	603735	-	-
خیرپور	5989	305787	51	168043	137744	-	-
قلات	53995	253305	5	138590	114715	-	-
حیدرآباد	82313	16338534	198	8346755	7991759	14144240	2194294

بھارت کے حصہ میں آنے والی چھوٹی ریاستوں کو صوبوں میں ضم کر دیا گیا اور سرحدوں کا نئے سرے سے تعین کیا گیا۔ بعض بڑی اور چھوٹی ریاستوں کو ملاکر نئے انتظامی یونٹ بنائے گئے تھے۔ حیدرآباد پر بھی بعد میں بھارت کا قبضہ ہوگیا۔

1948ء تک جو تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں وہ اس طرح ہیں۔

جدول 1.9: 1948ء تک نئے انتظامات کے بعد صورتحال

	رقبہ مربع میل	آبادی (افراد)
1. مدھیہ بھارت	47,000	70,00,000
2. راجھستان	29,000	44,00,000
3. سوراشٹرا	35,000	40,00,000
4. وندھیا پردیش	25,000	35,00,000
5. تلنگیان	10,000	35,00,000
6. منسما	7,536	19,00,000

جدول 1.10: برصغیر آبادی کی تقسیم بلحاظ جنس

برصغیر (کل آبادی)	940 عورتیں ہر 1000 مردوں پر
مسلمان (آبادی)	902 عورتیں ہر 1000 مردوں پر
ہندو (آبادی)	944 عورتیں ہر 1000 مردوں پر

صرف مدراس اور اڑیسہ کے صوبوں میں عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ تھیں۔ البتہ بہار کو نکال دیا جائے تو سی۔ پی کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

جدول 1.11: بھارت کی مذہبی تقسیم

صوبہ	کل آبادی	ہندو		مسلم	عیسائی	سکھ
		کاسٹ	شیڈول			
مدراس	49341810	34731330	8068492	3896452	2001082	418
بمبئی	20849840	14700242	1855148	1920368	338812	8011
مغربی بنگال	21496453	14330930-	-	5301696	60296	15087
یو-پی	55020617	34094511	11717158	8416308	131327	232445
مشرقی پنجاب	12409924	-	-	-	-	-
بہار	36340151	22173890	4340379	4716314	24693	13213
سی پی و برار	16813584	9880583	3051413	783697	48260	14996
آسام	7404094	2947989	-	1710423	35724	3742
اڑیسہ	12982435	5594535	1238171	146301	26584	232
دہلی	917939	444532	122693	?	10494	16157
اجمیر مارواڑا	583693	376481	?	89899(?)	3895	867
کورگ	168726	105013	25740	14730	3309	-
پنتھ-پیپلوڈا	5267	3745	981	251	216	-
انڈمان نکوبار	33768	8427	-	8005	1032	744

جدول 1:12 پاکستان کی مذہبی تقسیم

		ہندو				
صوبہ	کل آبادی	کاسٹ	شیڈول	مسلم	عیسائی	سکھ
مغربی پنجاب	18746000	?	?	18319000	426000	?
سرحد	3038667	-	-	2788797	5426	-
سندھ	4535008	?	?	3208325(?)	13232	?
بلوچستان	501631	-	-	438930(?)	2633	-
مشرقی بنگال	41949710	11736027-	-	29481099	56882	1197

جدول 1.13: آبادی بلحاظ عمر 1921-1931ء (دس ہزار مرد و خواتین پر)

عمر (سال)	1931ء		1921ء	
عمر کے گروپ	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں
10-20	2086	2062	2087	1896
20-30	1768	1856	1640	1766
30-40	1431	1351	1461	1839
40-50	968	891	1013	967
50-60	561	545	619	606
60-70	269	281	347	377
70 سے اوپر	115	125	160	180
اوسط" عمر	23.2	22.8	24.8	24.7

مندرجہ بالا ٹیبل دس ہزار مردوں اور عورتوں کی آبادی بلحاظ عمر کو ظاہر کرتا ہے جس کو 10 گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے 1931ء کی مردم شماری کے وقت مندرجہ بالا اعداد و شمار کو فیصد کی شکل میں اگلے جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدول 1.14: مختلف العمر آبادی (فیصد اعداد و شمار)

عمر کا حصہ (سال)	مرد	عورتیں	
1-4	14.7	15.9	اس جدول کے مطابق بوقت مردم شماری وہ نوجوان جن کی عمریں 0-14 سال کے درمیان تھیں ان میں 39.9٪ مرد اور 40.6٪ عورتیں تھیں۔ اور وہ افراد جن کی عمریں 50 سال سے زیادہ آبادی کو ظاہر کرتی ہیں ان میں مرد صرف 9٪ اور عورتیں 9.7٪ تھیں۔
5-9	13.2	12.8	
10-14	12.0	11.9	
15-19	8.9	9.4	
20-24	9.1	9.8	
25-29	8.6	8.7	
30-34	7.9	7.6	
35-39	6.4	5.9	
40-44	5.5	5.0	
45-49	4.2	3.9	
50-54	3.3	3.2	
55-59	2.3	2.3	
60-64	1.8	1.9	
65	2.1	2.3	
	%100	%100	

جدول 1.15: برصغیر میں آبادی کا شرح اضافہ 1881ء تا 1941ء

سنہ	آبادی	اضافہ	فیصد
1881ء	·253896330	4,77,33,970	23.3
1891ء	287314671	3,34,18,341	13.2
1901ء	294361056	70,46,385	2.5
1911ء	315156396	2,07,95,340	7.1
1921ء	318942480	37,86,084	1.2
1931ء	352837778	3,38.95,298	10.6
1941ء	388997955	5,08,78,801	15.0
1818ء تا 1941ء میزان	-	14,98,20,249	39

جدول 1.16: 1891ء تا 1941ء تک بڑے صوبوں کی آبادی میں اضافہ

صوبہ	1891	1901	1911	1921	1931	1941
مدراس	33732664	36258955	39129111	40126512	44205243	49341810
بمبئی	15985427	15319405	16136666	16012342	17992053	20849840
بنگال (دونوں)	30097023	42149154	45491056	46703702	50115548	60306525
یو-پی	46501064	47312031	46806203	45374658	48408482	55020617
پنجاب (دونوں)	18652614	19942715	19579047	20685478	23580864	28418819
بہار	28200818	28250853	29347372	29023240	32367909	36340151
سی-پی و برار	12946195	11843115	13758993	13741952	15323058	16813584
آسام	5364240	5726337	6579281	7459657	8622791	10204733
سرحد	1857519	2041534	2196933	2251340	2425076	3038067
اڑیسہ	6709813	7127077	7582362	7351414	8025671	8728544
سندھ	2875100	3210910	3513435	3279377	3887070	4535008
بلوچستان	-	382106	414412	420648	463508	501631
اجمیر-مارواڑا	482246	426127	449232	446842	506964	583693
انڈمان نکوبار	15609	24649	26459	27086	29463	33768
کورگ	173055	180607	174976	163838	163327	168726
دہلی	373136	405819	413851	488452	636246	917939
پنتھ-پیپلوڈا	4093	3544	4483	4406	4545	5267

جدول 1.17: برصغیر کی آبادی کا شرح اضافہ ایک عشرہ کے دوران 1901ء تا 1951ء (فیصد)

عشرہ	پاکستان	بھارت	بھارت و پاکستان (کل فیصد)
1901-11	11.9	5.7	6.7
1911-21	6.7	0.4	0.9
1921-31	8.8	11.0	10.6
1931-41	18.8	13.5	15.0
1941-51	7.9	14.1	12.9

جدول 1.18: 1951ء میں سو سال سے زیادہ عمر کے افراد کی تعداد

صوبہ	کل تعداد	مرد	عورت
مشرقی بنگال	14335	8249	6086
سندھ اور خیرپور	1176	662	514
بلوچستان سٹیٹس یونین	449	275	174

(باقی صوبوں کی تفصیل نہیں مل سکی)

جدول 1.19 ریاستوں اور ریاست گروپوں کی آبادی (1891ء تا 1941ء)

(تعداد)

ریاست اور ریاست گروپ	1891ء	1901ء	1911ء	1921ء	1931ء	1941ء
بڑودا	2422731	1958445	2036736	2131755	2448283	2855010
کوچین	722906	812025	918110	979080	1205016	1422875
گوالیر	-	3073651	3235303	3193176	3523070	4006159
حیدر آباد	11537040	11141142	13374676	12471770	14436148	16338534
کشمیر	2543952	2905578	3158126	3320518	3646243	4021616
میسور	4943604	5539399	5806193	5978892	6557302	7329140
ٹراونکور	2557736	2952157	3428975	4006062	5095973	6070018
آسام کی ریاستیں	-	401074	481753	531118	625606	725655
بنگال کی ریاستیں	1248548	1350682	1551783	1651240	1862939	2144829
وسطی ہند کی ریاستیں	-	5444480	6'44799	6010948	6643761	7506427
دکن کی ریاستیں	2288043	2225327	2212793	2155062	2457971	2785428
گجرات کی ریاستیں	1102428	793246	1014261	1069148	1265078	1458702

ریاست اور ریاست گروپ	1891ء	1901ء	1911ء	1921ء	1931ء	1941ء
مدارس کی ریاستیں	419980	423904	464756	475170	453495	498754
پنجاب کی ریاستیں	3828924	4031494	3837810	4006630	4496928	5503554
راجپوتانہ کی ریاستیں	12510029	10143066	10823952	10144117	11570583	13670208
یو-پی کی ریاستیں	938705	894569	889055	816467	856497	928470
مغربی ہند کی ریاستیں	4228468	3390619	3680053	3723170	4220595	4904156

جدول :1.20 برصغیر میں آبادی کی شرح پیدائش و اموات (فی ہزار آبادی)

(1920ءتا1940ء)

سنہ	شرح پیدائش	شرح اموات	بچوں کی شرح اموات
1920	33	31	195
1921	32	31	198
1922	32	24	175
1923	34	25	176
1924	33	28	189

سنہ	شرح پیدائش	شرح اموات	بچوں کی شرح اموات
1925	32	24	174
1926	33	25	189
1927	33	23	167
1928	34	24	173
1929	33	24	178
1930	33	25	189
1931	35	25	179
1932	34	22	169
1933	36	23	171
1934	34	25	187
1935	35	24	164
1936	36	23	162
1937	35	22	162
1938	34	24	167
1939	34	22	156
1940	33	22	160

2 تعلیم
(Education)

برصغیر میں جن تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ان اداروں کے اعداد و شمار، تعلیمی اخراجات، طلباء و اساتذہ کی تعداد و دیگر اہم معلومات۔

جدول :2.1 برصغیر کی تعلیمی درسگاہیں (ایک جائزہ)

1944-45ء

تعلیمی ادارہ	تعلیمی اداروں کی کل تعداد		طالب علموں کی تعداد	
	لڑکوں کے لئے	لڑکیوں کے لئے	لڑکوں کے لئے (a)	لڑکیوں کے لئے (b)
یونیورسٹی	16	-	-	-
آرٹس اور سائنس کالج	390	64	157069	18408
ہائی سکول	4264	685	1723011	256507
مڈل سکول	10571	1549	1328064	297936
پرائمری سکول	147014	20827	8834742	3268445
پروفیشنل اور ٹیکنکل کالج	82	3	34793	1513
ٹریننگ کالج	22	16	1674	879
ٹریننگ سکول	395	122	21460	5305
دیگر سپیشل سکول	9315	665	357725	45167
غیر منظور شدہ تعلیمی ادارے	10318	3246	333287	133966
میزان	182371	27177	12791825	4028126
مجموعی تعداد	2,09,548		1,68,19,951	

کل اخراجات :۔ 46,00,37,191 روپے۔

(a) بعض لڑکوں کے اداروں میں لڑکیاں بھی تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ یہاں لڑکوں کے مجموعی اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں۔

(b) اس میں 6 بورڈ آف سیکنڈری یا انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن شامل نہیں ہیں۔

(c) 1945-46ء کے دوران برٹش انڈیا میں 1,96,000 منظور شدہ تعلیمی ادارے تھے جن میں 1,63,52,698 طلباء زیر تعلیم تھے۔ اور 13,564 غیر منظور شدہ تعلیمی ادارے تھے جن میں 4,67,253 طلباء زیر تعلیم تھے۔

جدول :2.2 تعلیمی اداروں کی صوبوں میں تعداد

نام صوبہ	1943-44					
	منظور شدہ ادارے		غیر منظور شدہ ادارے		کل ادارے	
	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکوں کے	لڑکیوں کے
آسام	8931	1305	715	75	9646	1380
بہار	21588	2295	1138	117	22726	2412
بمبئی	19628	2181	318	27	19946	2208
سی پی برار	5317	626	417	74	5734	700
مدراس	33359	4482	201	3	33560	4485
اڑیسہ	6958	288	698	6	7656	294
یوپی	21155	2141	1369	130	22524	2271
کل تعداد	116936	13318	4856	432	121792	13750
مشرقی و مغربی بنگال	43238	7002	1235	91	44473	7093
"" پنجاب	9839	2622	3779	2904	13618	5526
کل تعداد	53077	9624	6014	2995	58091	12619

نام صوبہ	1943-44					
	منظورشدہ ادارے		غیر منظور شدہ ادارے		کل ادارے	
	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکوں کے	لڑکیوں کے
سینٹر کے زیر انتظام علاقے						
اجمیر مارواڑا	280	87	82	5	362	92
بنگلور	58	38	3	-	61	38
کورگ	120	3	4	-	124	3
دہلی	243	99	70	2	313	101
دیگر مرکز کے ماتحت چھوٹے علاقوں سمیت کل تعداد	740	247	172	8	912	225
مجموعی تعداد	170753	23189	10042	3435	180795	16624

جدول 2.3: تعلیمی اداروں کی صوبوں میں تعداد

1944-45

	منظور شدہ ادارے		غیر منظور شدہ ادارے		کل ادارے	
نام صوبہ	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکوں کے	لڑکیوں کے
آسام	9143	1399	834	86	9997	1485
بہار	21361	2239	957	89	22318	2328
بمبئی	18621	2175	326	31	18947	2206
سی پی برار	5322	632	499	60	5821	692
مدراس	33002	4500	257	2	33259	4502
اڑیسہ	6814	252	761	4	7575	256
یوپی	21306	2141	1228	138	22534	2279
کل تعداد	115569	13338	4862	410	120451	13748
مشرقی و مغربی بنگال	41975	6504	1387	135	43365	6639
" " پنجاب	9853	2656	3634	2387	13487	5043
کل تعداد	51831	9160	5021	2522	56852	11682
سینٹر کے زیر انتظام علاقے						
اجمیر ماروارا	290	92	72	4	362	96
بنگلور	58	39	3	-	61	39
کورگ	122	3	6	-	128	3
دہلی	245	100	90	5	335	105
دیگر مرکز کے ماتحت چھوٹے علاقوں سمیت کل تعداد	754	253	177	10	931	263
مجموعی تعداد	169154	22751	10060	2942	178234	15693

جدول 2.4: طالب علموں کی تعداد (1943-44)

صوبہ	منظور شدہ ادارے		غیر منظور شدہ ادارے		طالب علموں کی کل تعداد		طلباء کی کل تعداد کا برصغیر کی مجموعی آبادی سے تناسب شرح فیصد	
	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں
آسام	349896	98584	21926	7270	371822	105854	6.9	2.1
بہار	961722	150123	35496	4183	1037218	154206	5.5	0.9
بمبئی	1320461	503586	15652	7042	1336113	510628	12.2	5.0
سی پی برار	402372	103879	16548	5969	418920	109848	4.97	1.31
مدراس	2182075	1185065	6497	484	2188572	1185549	8.9	4.8
اڑیسہ	236203	66357	12087	2529	248290	68886	5.89	1.53
یو-پی	1461441	264042	4549	7340	1508990	271382	5.2	1.0
کل تعداد	6914170	1871636	112755	34817	7109925	2406353	-	
بنگال (دونوں)	2817784	692263	50038	7719	2867822	699982	9.0	2.5
پنجاب (")	1085835	245329	83086	64763	1168921	310092	7.0	2.37
کل تعداد	3803619	937592	133124	72482	4036743	1010074	-	-
مرکز کے زیر انتظام علاقے اجمیر مارواڑا	23061	6795	3972	422	27033	7217	8.8	2.6

بنگلور	12278	8322	331	116	12609	8438	15.2	11.2
کورگ	9272	5284	109	92	9381	5376	10.2	6.9
دہلی	41724	2845	2845	147	44569	16959	8.2	4.4
دیگر زیر انتظام علاقے	8418	3310	839	235	9257	3545	3.93	8.02
کل تعداد	94753	26556	8096	1012	102849	41535	-	-
مجموعی تعداد	10792542	3835784	253975	115311	11249517	3457962		-

جدول :2.5 طالب علموں کی تعداد (1944-45)

صوبہ	منظور شدہ ادارے		غیر منظور شدہ ادارے		طالب علموں کی کل تعداد		طلبا کی کل تعداد کا برصغیر کی مجموعی آبادی سے تناسب شرح فیصد	
	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں
آسام	378851	105582	26197	8424	405048	114006	7.5	2.3
بہار	1015219	152228	31140	3541	1046359	155769	6.1	0.5
بمبئی	1340656	526639	17524	8320	1336113	510628	12.4	5.3
سی پی	417775	109711	18182	5505	435957	115306	5.02	1.35
مدراس	2238536	1211676	8378	1233	2246914	1212309	9.1	4.1
اڑیسہ	225339	61896	13982	3502	239321	65398	-	-
یوپی	1519772	278902	51221	7408	570993	286310	5.4	1.1
کل تعداد	7135148	2446734	166354	37933	7302502	2484657	-	-

بنگال (دونوں)	3015231	745344	57170	12137	3760575	757481	9.2	2.7
پنجاب (")	1141112	253528	79668	61210	1220780	314738	7.94	2.42
کل تعداد	4156343	998872	136836	73347	4981355	1072219	-	-
مرکز کے زیر انتظام علاقے								
اجمیر مارواڑا	24664	7077	4005	416	28669	7493	9.3	2.3
بنگلور	12969	8805	240	234	13109	9039	16.4	11.3
کورگ	9942	5456	140	92	10082	5548	10.8	7.4
دہلی	47142	18390	2726	411	49868	18801	9.3	4.9
دیگر مرکز کے زیر انتظام علاقے	8483	3191	707	182	9190	3373	-	-
کل تعداد	103200	42919	7818	1335	110918	44254	-	-
مجموعی تعداد	11394691	3488535	312000	112615	12354775	3601130	-	-

جدول 2.6: تعلیمی اخراجات (روپیہ میں) (1943-44)

صوبہ	گورنمنٹ فنڈ	لوکل باڈیز فنڈ	فیس	وقف	کل اخراجات
آسام	4317000	963000	1389000	647000	7316000
بہار	8695000	2565000	5980000	3208000	20448000
بمبئی	22230000	9430000	16433000	6761000	54854000
سی پی برار	5204000	3582000	2811000	1229000	12826000
مدراس	34183000	9665000	18214000	10192000	72254000
اڑیسہ	2858000	316000	928000	530000	4632000

یوپی	23733000	5607000	11872000	7057000	48269000
میزان	101220000	32128000	57627000	29624000	220599000
پنجاب (دونوں)	20255000	5508000	12001000	4799000	42563000
بنگال (دونوں)	20321000	8211000	21817000	8853000	59202000
میزان	40576000	13719000	33818000	13652000	101765000
وفاق کے زیر انتظام علاقے					
اجمیر ماروارا	646000	112000	408000	336000	1502000
بنگلور	347000	82000	622000	275000	1326000
کورگ	132000	69000	90000	15000	306000
دہلی	2776000	576000	1200000	607000	5159000
دیگر علاقے	344000	76000	434000	622000	1476000
میزان	4245000	915000	2754000	1855000	9769000
کل اخراجات	146041000	46792000	94199000	45131000	332133000

جدول 2.7: تعلیمی اخراجات (روپیہ میں) (1944-45)

صوبہ	گورنمنٹ فنڈ	لوکل باڈیز فنڈ	فیس	وقف	میزان
آسام	4818000	1083000	1748000	1075000	8724000
بہار	9117000	2719000	6873000	3598000	22307000
بمبئی	24092000	10491000	19762000	7325000	61670000
سی پی برار	5866000	4088000	3371000	1277000	14602000

مدراس	39087000	13804000	17887000	12383000	83161000
اڑیسہ	3202000	335000	1266000	697000	5500000
یوپی	24743000	6347000	13731000	7070000	51891000
میزان	110925000	38867000	44638000	33425000	247855000
وفاق کے زیر انتظام علاقے					
اجمیر ماروارا	576000	120000	446000	323000	1565000
بنگلور	590000	180000	1016000	487000	2273000
کورگ	140000	77000	48000	37000	302000
دہلی	2981000	562000	1422000	751000	5716000
دیگر علاقے	2041000	49000	3913000	6405000	12408000
میزان	6428000	988000	6845000	8003000	22264000
کل اخراجات	166094000	53910000	110136000	57381000	387521000

Number of Primary Schools & Pupils.

(1944-45) پرائمری سکولوں کی تعداد اور طالب علم جدول 2.8:

پرائمری سطح پر داخلے (تعداد)		پرائمری سکولوں کی تعداد		
لڑکیاں	لڑکے	لڑکیوں کیلئے	لڑکوں کیلئے	صوبہ
95568	300506	1228	7603	آسام
84513	551772	2101	19112	بہار
426159	967748	1768	16758	بمبئی
95671	248386	503	4505	سی پی اور برار
1115497	1851202	4186	31849	مدراس
32945	129269	225	6368	اڑیسہ
131398	753809	1495	17710	یوپی
1981751	4802692	11506	103905	میزان
678580	2379188	5990	33572	بنگال (دونوں)
191555	795766	2270	6230	پنجاب (")
870135	3174954	8260	39802	میزان
				وفاق کے زیر انتظام علاقے
6047	17549	72	233	اجمیر مارووارا
6929	8945	23	41	بنگلور
4630	7601	2	117	کورگ
14423	31059	67	115	دہلی
2597	5239	13	24	دیگر زیر انتظام علاقے
34626	70393	177	530	میزان
2886512	8048039	19943	144237	مجموعی تعداد

Compulsory Primary Education.

جدول 2.9: لازمی پرائمری تعلیم 1946-47

صوبہ	عمر گروپ (سال) برائے لازمی تعلیم	علاقہ جہاں صرف لڑکوں کے لئے لازمی تعلیم تھی		علاقہ جہاں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کیلئے لازمی تعلیم تھی	
		شہروں اور قصبوں کی تعداد	دیہات کی تعداد	شہروں اور قصبوں کی تعداد	دیہات کی تعداد
بنگال (دونوں)	6-10	1	-	1	-
بہار	6-10	17	1	-	-
بمبئی	6-11	11	208	9	211
سی پی اور برار	6-11 اور 7-12	34	1031	-	-
مدراس	6-12,6-14	19	100	7	1082
اڑیسہ	6-10,6-12	1	24	-	-
پنجاب (دونوں)	5-11	68	11007	-	-
یوپی	6-11	36	1371	3	3
دہلی	--	1	15	-	-

جدول 2.10: مڈل سکول (Middle Schools) (1944-45)

		مڈل انگریزی سکول		مڈل ورنیکلر سکول		مڈل تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کی تعداد
صوبہ	جنس	تعداد	داخلہ	تعداد	داخلہ	
آسام	M	392	25123	286	30498	41589
	F	48	4438	45	3468	6079
بنگال (دونوں)	M	2243	230241	11	990	233828
	F	257	30261	2	274	15524
بہار	M	1263	150281	69	8321	113092
	F	81	11857	9	914	5706
بمبئی	M	472	33651	-	-	231208
	F	64	5082	-	-	68235
سی پی و برار	M	245	47207	378	72633	38235
	F	54	5933	37	5739	7997
مدراس	M	177	38549	-	-	239540
	F	62	9071	-	-	70963
سرحد	M	30	8433	194	24066	13298
	F	10	2463	23	5625	2106
اڑیسہ	M	167	15426	60	6599	14054
	F	13	1610	3	241	1203
پنجاب (دونوں)	M	185	49471	2786	387242	181072
	F	23	7583	234	53336	23041
سندھ	M	133	7438	-	-	19986
	F	9	-	-	-	5394

صوبہ	جنس	مڈل انگریزی سکول		مڈل ورنیکلر سکول		مڈل تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کی تعداد
		تعداد	داخلہ	تعداد	داخلہ	
یوپی	M	122	21813	1017	118366	141748
	F	82	15556	388	62749	13884
اجمیر ماروارا	M	9	1355	18	1073	4869
	F	1	209	10	244	783
بلوچستان	M	7	1361	-	-	1101
	F	1	185	-	-	299
بنگلور	M	4	952	3	1328	2380
	F	4	423	3	925	1318
کورگ	M	-	-	-	-	1880
	F	-	-	-	-	645
دہلی	M	18	7328	28	3670	9090
	F	6	1337	8	2444	2566
چھوٹے زیر انتظام علاقے	M	3	866	-	-	1576
	F	2	291	-	-	460
میزان (تعداد)	M	5471	639495	4846	854786	1400163
	F	717	96279	762	135959	237938

Male=لڑکے، Female=لڑکیاں

جدول 2.11: ہائی سکول (High School) (1944-45)

صوبہ	جنس	ہائی سکولوں کی تعداد	داخلوں کی تعداد سطح تک	طالب علموں کی تعداد ہائی سکول کی
آسام	M	176	44133	19063
	F	27	6093	2154
بنگال (دونوں)	M	1492	444456	94422
	F	126	33684	4239
بہار	M	341	103611	44444
	F	20	5703	1327
بمبئی	M	369	164547	82359
	F	101	29009	20675
سی پی و برار	M	126	16783	17356
	F	26	1537	2562
مدراس	M	444	271121	95426
	F	117	40351	13922
سرحد	M	47	24316	3776
	F	6	1930	259
اڑیسہ	M	58	15918	6220
	F	5	1152	400
پنجاب (دونوں)	M	445	267501	51083
	F	70	25202	3382
سندھ	M	63	22752	7038
	F	21	6880	1955
یوپی	M	251	137549	36442

صوبہ	جنس	ہائی سکولوں کی تعداد	داخلوں کی تعداد	طالب علموں کی تعداد ہائی سکول کی سطح تک
	F	61	20754	2614
اجمیر مارواڑا	M	16	5656	1324
	F	5	790	140
بلوچستان	M	9	3914	510
	F	4	1152	77
بنگلور	M	7	4603	1082
	F	8	3643	456
کورگ	M	5	1860	476
	F	1	555	182
دہلی	M	28	14130	3183
	F	13	4504	563
چھوٹے انتظامی علاقے	M	6	2813	1139
	F	2	518	113
میزان	M	3893	1545663	553909
	F	613	185457	59380

M= لڑکے، F= لڑکیاں

جدول 2.12: کالج (Colleges) (1944-45)

صوبہ	جنس	انٹر کالج (تعداد)	ڈگری کالج (تعداد)	انٹر سطح پر طالب علم (تعداد)	ڈگری اور اعلیٰ تعلیم میں طالب علم (تعداد)	پاس طلباء میٹرک و مساوی امتحان (تعداد)	پاس طلباء بی۔اے اور آنرز امتحان (تعداد)
آسام	M	4	9	2114	663	1427	183
	F		4	340	108	209	20
بنگال (دونوں)	M	23	41	23373	9616	17740	2307
	F	4	10	2350	1542	1937	303
بہار	M	8	10	6185	2205	8059	645
	F	1	1	217	94	184	21
بمبئی	M		21	40703	5404	7670	1618
	F	-	1	2537	1333	1795	477
سی پی و برار	M	-	11	2148	1196	3050	377
	F	-	1	3351	223	685	94
مدراس	M	11	49	15959	7317	27408	2944
	F	1	7	1894	844	3015	396
سرحد	M	-	5	801	266	1403	86
	F	-	1	59	1	178	3
اڑیسہ	M	5	5	1689	424	1500	170
	F	1	-	113	18	74	8

صوبہ	جنس	انٹر کالج (تعداد)	ڈگری کالج (تعداد)	انٹر سطح پر طالب علم (تعداد)	ڈگری اور اعلیٰ تعلیم میں طالب علم (تعداد)	پاس طلباء میٹرک و مساوی امتحان (تعداد)	پاس طلباء بی۔اے اور آنرز امتحان (تعداد)
پنجاب (دونوں)	M	9	35	14435	6399	19875	2332
	F	-	8	1431	793	3162	455
سندھ	M	-	4	1809	748	700	213
	F	-	-	427	167	171	50
یو۔پی	M	82	10	13148	9598	14108	2883
	F	15	2	1255	723	1630	387
اجمیر۔مارواڑ	M	2	1	377	149	437	44
	F	2	-	61	5	64	3
بلوچستان	M	-	-	-	-	149	-
	F	-	-	-	-	33	-
بنگلور	M	-	1	370	135	301	32
	F	-	-	46	29	106	9
کورگ	M	-	-	-	-	36	-
	F	-	-	-	-	19	-
دہلی	M	-	5	787	1399	516	392
	F	-	1	233	219	89	84
زیر انتظام علاقے	M	-	1	8	-	128	
	F	-	-	-	-	22	-
کل میزان	M	144	208	93900	45519	104507	14226
	F	24	36	11314	6099	13373	2260

Output of Trained Graduates.

جدول 2.13: تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد (1944-45)

صوبہ	مرد (اساتذہ)	خواتین (اساتذہ)
بنگال (دونوں)	116	87
بہار	5 (ایم-ایڈ)	1 (ایم-ایڈ)
	79 (ڈپلومہ)	4 (ڈپلومہ)
بمبئی	5 (ایم-ایڈ)	2 (ایم-ایڈ)
	81 (بی-ٹی)	108 (بی-ٹی)
سی پی اور برار	42 (ڈپلومہ)	11 (ڈپلومہ)
مدراس	7 (ایم-ایڈ)	3 (ایم-ایڈ)
	228 (بی-ٹی)	138 (بی-ٹی)
اڑیسہ	17 (ڈپلومہ)	1 (ڈپلومہ)
پنجاب (دونوں)	156 (بی-ٹی)	172 (بی-ٹی)
	12 (ڈپلومہ)	136 (ڈپلومہ)
یوپی	9 (ایم-ایڈ)	1 (ایم-ایڈ)
	250 (بی-ٹی اور ایل-ٹی)	71 (بی-ٹی اور ایل-ٹی)
	80 (ڈپلومہ)	73 (ڈپلومہ)
اجمیر مارواڑا	65 (بی-ٹی)	
میزان (تعداد)	1152	808

اوپر دی گئی تعداد میں جو ڈپلومہ یافتہ اساتذہ دیئے گئے ہیں ان میں زیر تربیت اساتذہ کی تعداد بھی شامل ہے

ٹیچر ٹریننگ

جدول : 2.14

صوبہ	ٹریننگ کالج			ٹریننگ سکول			
	اداروں کی تعداد	زیر تربیت استاد	زیر تربیت استانیاں	اداروں کی تعداد		زیر تربیت اساتذہ	
				استادوں کے لئے	استانیوں کے لئے	مرد	عورت
آسام	.			4	2	182	51
بنگال (دونوں)	6	193	51	134	10	1714	216
بہار	1	83	8	64	10	1357	276
بمبئی	3	142	85	31	31	3158	1772
سی پی و برار	1	82	20	8	7	787	291
مدراس	6	233	139	72	72	7722	4456
سرحد				1	1	103	61
اڑیسہ	1	16	1	14	3	474	53
پنجاب (دونوں)	10	193	372	9	16	861	594
سندھ				1	6	209	167
یو۔پی	7	625	156	35	29	1254	757
اجمیر مارواڑا	1	57	9	2	2	36	32
بلوچستان		.	.	1	-	25	
بنگلور				-	1		27
کورگ	.	.	.			.	
دہلی				1	1	44	29
زیر انتظام علاقے	.			1	2	84	75
میزان	36	1624	841	378	193	18929	8857

جدول: 2.15 A

صوبہ	آرٹس سکول		انجینئرنگ ٹیکنیکل اور انڈسٹریل سکول		کمرشل سکول		میڈیکل سکول			
	تعداد	طالبعلم	تعداد	طالبعلم	تعداد	طالبعلم	تعداد M	تعداد F	طالبعلم M	طالبعلم F
آسام	-	-	18	642	4	192				
بنگال (دونوں)	5	265	193	5532	14	1633	9		2422	119
بہار	1	31	52	3224	14	635	1	.	243	21
بمبئی	3	729	94	6391	30	2125	12		754	130
سی پی و برار	1	44	13	859			1		120	15
مدراس	5	183	83	5823	235	8410	2		309	53
سرحد										
اڑیسہ			9	313	2	43	1		42	1
پنجاب (دونوں)	1	128	68	4104	2	247	3		268	
سندھ		-	8	670	3	327	1		94	22
یوپی	2	190	89	3490	1	15	1		68	
اجمیر مارواڑا			1	44			1			
بلوچستان										
بنگلور			2	57						
کورگ	.									
دہلی	.		3	318	.			1		207
زیر انتظام علاقے		.	.		.	.	1		301	27
میزان	18	1570	633	31467	305	13627	32	1	4621	595

3. زراعت (AGRICULTURE)

Area Cultivated & Uncultivated in Provinces.

جدول 3.1: قابل کاشت و غیر قابل کاشت رقبہ صوبوں میں (1942-1943)

صوبہ	کل رقبہ بمطابق سروے (ایکڑ)	کل رقبہ بمطابق دیہاتی اعدادات (ایکڑ)
اجمیر ماروارا	1561330	1561330
آسام☆	44304280	36423320
بنگال (دونوں)	50078605	50078605
بہار	44327205	44327205
بمبئی	48721814	48721814
سی پی برار	63087360	63078046
کورگ	1012264	1012264
دہلی	370611	370611
مدراس	79930649	80011546
سرحد	8437594	8576541
اڑیسہ	21094576	20653921
پنجاب (دونوں)	61001600	60200514
سندھ	30207758	30207758
یوپی	67848920	68053788
کل رقبہ (ایکڑ)	521984566	513277263

☆۔ ریاستوں کا رقبہ 7880960 ایکڑ نکال کر اور اس میں 844800 ایکڑ ضلع تراپ (Tirap) جو (Frontier Tract) میں تھا شامل کیا گیا ہے۔

جدول 3.2: صوبوں میں مختلف علاقوں کی درجہ بندی Classification of Area in Each province

(1942-43) (اعداد و شمار ایکڑوں میں)

صوبہ	جنگلات	غیر قابل کاشت رقبہ	دیگر غیر مزروعہ رقبہ	مزروعہ رقبہ	کاشت شدہ رقبہ مزروعہ شامل مزروعہ کل	قابل کاشت رقبہ جو دیگر رقبہ میں [illegible] رقبے دیا گیا ہے
		(a)	(b)	(c)	(d)	(e)
اجمیر مارواڑ	46981	628752	251528	194469	439600	-
آسام	4311846	4577400	17975114	1869360	6844800	-
بنگال (دونوں)	4575724	8352274	6124307	4662600	26363700	902498
بمبئی	8094580	5999725	817785	5836406	27973318	284105
سی پی و برار	15835097	4873014	13961243	4137962	24270730	4974697
کورگ	331095	359474	16025	154820	150850	-
دہلی	-	83002	63564	9599	214446	-
مدراس	13468365	14116144	11754090	9348567	31324380	-
سرحد	352932	2667951	2819056	373739	2362863	-
اڑیسہ	2605676	7097508	3482394	1274791	6193552	-
پنجاب (دونوں)	1934308	12857192	13247760	2547166	29614088	3762773
سندھ	709283	12716917	5217978	5961665	5601915	-
یوپی	9280445	9778698	9666595	2347528	36980552	-
کل رقبہ	68153277	90579824	91889153	45882545	215927664	9924073

(a) Not available for cultivation
(b) Other un-cultivated land excluding current follows.
(c) Current follows (d) Net Area actually sown
(e) (i) Culturable area included in "Other un-cultivated land excluding current follows (ii) Figure in this column represents areas definitely known to be culturable.

جدول 3.3: صوبوں میں زیر آب پاشی رقبہ Area under Irrigation in Each province

1942-43 (اعداد و شمار ایکڑوں میں)

صوبہ	نہری آبپاشی حکومت	ذاتی	ٹینکوں کے ذریعہ	کنووں کے ذریعہ	دیگر ذرائع آبپاشی	کل زیر آبپاشی رقبہ
اجمیر مارواڑا	-	-	27901	91988		119889
آسام	228	199248	1070	34	410663	611243
بنگال	267095	247417	826292	47202	498677	1886683
بہار	630392	1129379	1553696	735323	1057844	5106634
بمبئی	302352	59116	154558	625118	27197	1168341
سی پی و برار		1361139		196762	62115	1620016
کورگ	3346	-	1547	-	-	4893
دہلی	31593	-	2046	23065	-	56704
مدراس	4098528	128460	3035078	1577999	243331	9083396
سرحد	430276	380483	2155	79378	69660	961952
اڑیسہ	375206	55899	447264	21467	729090	1628926
پنجاب (دونوں)	12109550	454564	37517	3862368	152590	16616529
سندھ	4289846	13306	42	19437	1279284	5601915
یوپی	3942649	26784	11662	5559799	1726005	11266899
کل رقبہ	26481061	4055735	6100828	12839940	6256456	55734020

☆ اعداد و شمار کو ذاتی نہری آبپاشی میں شامل کر دیا گیا ہے۔

جدول 3.4: صوبوں میں فصلیں بلحاظ آبپاشی

Area under Irrigation in Each province

(اعداد و شمار ایکڑوں میں)

(1942-43)

زیر آبپاشی فصلوں کا رقبہ☆					
صوبہ	چاول	گندم	جو	جوار	باجرہ
اجمیر مارواڑا	6	11846	33232	1077	410
آسام	590019	-	-	-	-
بنگال (دونوں)	1713267	13694	3811	7600	200
بہار	3069417	342208	233686	6701	1549
بمبئی	229667	189864	8343	280690	80274
سی پی و برار	1388063	74829	1915	2450	2
کورگ	4893	-	-	-	-
دہلی	7	25347	4139	1003	413
مدراس	8067272	5976	2	467427	319284
سرحد	35684	381077	63610	19556	11270
اڑیسہ	1458020	906	-	-	-
پنجاب (دونوں)	890300	5739302	316570	172754	834591
سندھ	1139163	1466064	24826	485456	885348
یو-پی	557074	4053947	2317219	66519	12511
کل رقبہ (ایکڑ)	19142852	12305060	3007353	1511233	2145852

دونوں فصلوں کی کٹائی کے وقت رقبہ آبپاشی شامل ہے۔

* Included area Irrigated at both harvests

جدول :3.5 فصلیں بلحاظ آبپاشی Area under Irrigation in Each province (1942-43)

(رقبہ ایکڑوں میں)

	زیر آبپاشی فصلوں کا رقبہ☆						
صوبہ	مکئی	دیگر اناج اور دالیں	گنا	دیگر غذائی فصلیں	روئی	دیگر غیر غذائی فصلیں	کل رقبہ
اجمیر مارواڑا	32614	23323	35	15204	8348	5426	131521
آسام	-	1046	-	9974	-	10204	611243
بنگال (دونوں)	6180	53870	30046	120888	900	11788	1962244
بہار	185367	876492	140050	207269	2011	102084	5166834
بمبئی	23293	95695	104733	167341	13345	152566	1345811
سی پی برار	213	14551	23576	109344	525	4548	1620016
کورگ	-	-	-	-	-	-	4893
دہلی	206	4971	1585	5622	386	13025	56704
مدراس	12345	1090948	116201	302163	301586	558854	11242058
سرحد	273933	34640	77383	37964	12479	134723	1082319
اڑیسہ	1315	79645	25318	58436	507	14065	1638212
پنجاب (دونوں)	576686	1649293	366491	331063	2170828	3811950	16859828
سندھ	3138	643986	7229	61742	699488	732225	6148665
یوپی	121227	2531732	1358537	388110	155585	495403	12057864
کل رقبہ	1236517	7100192	2251184	1815120	3365988	6046861	59928212

☆دونوں فصلوں کی کٹائی کے وقت رقبہ آبپاشی شامل ہے

جدول 3.6: صوبوں میں مختلف فصلوں کا زیر کاشت رقبہ (1942-43)

	غذائی اجناس (رقبہ ایکڑوں میں)				
صوبہ	چاول	گندم	جو	جوار☆	باجرہ☆☆
اجمیر مارواڑا	121	22815	45588	92987	46014
آسام	5495701	-	-	-	-
بنگال	23293900	178600	135600	10700	1200
بہار	9291200	1280100	1269100	73300	60100
بمبئی	2112872	1329512	16151	7403047	5283044
سی پی و برار	5654057	2543831	13625	5307123	125349
کورگ	88367	-	-	-	-
دہلی	14	49450	17960	20157	71684
مدراس	10382419	13347	1756	4849633	2658253
سرحد	35732	1117989	194158	109998	182924
اڑیسہ	5035378	4005	360	37637	4799
پنجاب	1100454	10462554	942830	887331	4408991
سندھ	1139163	1466064	24826	485456	885348
یوپی	7032644	7545847	4217618	2589706	3040219
میزان	70662022	26014114	6879572	21867075	16767925

* Jowar or cholum (great millet)
** Bajra or cimbu (Spiked millet)

جدول 3.7: صوبوں میں مختلف فصلوں کا زیر کاشت رقبہ (1942-43)

غذائی اجناس (رقبہ ایکڑوں میں)					
صوبہ	رگی	مکئی	چنا (دال)	دیگر غذائی اجناس اور دالیں	کل غذائی اجناس (بشمول جدول 3.6)
اجمیر مارواڑا	27	69732	(a)26330	110361	413975
آسام	-	434		273950	5770085
بنگال (دونوں)	6400	122200	427900	1684100	25860600
بہار	543300	1651900	1446500	3947400	19562900
بمبئی	622577	169893	424548	3166833	20528477
سی پی و برار	14766	150466	1068058	5746859	20624134
کورگ	3211	2	-	1351	92931
دہلی		1631	59884	8805	229585
مدراس	1823285	59902	(b)50823	6538444	26377862
سرحد	5	481015	185037	99038	2405896
اڑیسہ	254732	39410	17472	693644	6087437
پنجاب (دونوں)	33476	1301334	4833216	1520326	25490512
سندھ	199	3138	359762	284024	4647980
یوپی	265328	2433360	6079512	6626817	39831051
میزان	3567306	6484417	14979042	30701952	197923425

* Ragi or Marua (Millet)

(a) Included under "other food grains and pulses

(b) Relates to Bengal gram.

جدول 3.8: مختلف فصلوں کا زیر کاشت رقبہ (صوبہ وار) 1942-43

(تیل کے بیج) (رقبہ ایکڑوں میں)

صوبہ	السی (a)	تل (b)	سرسوں (c)	مونگ پھلی	ناریل	رنڈی (d)	دیگر تیل کے بیج	میزان (تیل کے بیج)
اجمیر ماروارا	150	18553	110	-		-		18813
آسام	17791	24330	342906			8587		393614
بنگال (روغن)	157400	72100	884700	3400	13100	200	28400	1259300
بہار	567400	118000	473600			35500	311200	1505700
بمبئی	56314	195334	12102	1264428	29197	48857	469918	2076150
سی پی و برار	1033577	460781	50712	234081		29203	270659	2079013
کورگ	-	-	-	-	-		-	-
دہلی	62	9	8934				106	9111
مدراس	2083	839519	2345	3382126	598854	277238	36830	5138195
سرحد	74	2432	95143				1661	99310
اڑیسہ	5603	110858	26441	13019	28425	19230	86197	289773
پنجاب (روغن)	36443	84000	874027	44539		199	3101	1042309
سندھ	10	8946	420225	2	25	3698	3593	436499
یو۔پی	150794	264269	189930	116461		10796	29702	761862
میزان	2027701	2299131	3381175	5658056	668801	433418	1241367	15109649

(a) Linseed (b) Sesamum (Til or Jinjilli)
(c) Rape and Mustard) (d) Castor

جدول 3.9: مختلف فصلوں کا زیر کاشت رقبہ (صوبہ وار) 1942-43

(رقبہ ایکڑوں میں)

صوبہ	مصالحہ جات	چینی: گنا	دیگر (a)	سوت و ریشہ (b): روئی	پٹ سن	دیگر	کل ریشہ و سوت
اجمیر مارواڑا	3922	426	-	12143	-	50	12193
آسام	-	44524		31736	320510	-	352746
بنگال (دونوں)	191200	302600	61600	80200	2704100	54000	2838300
بہار	27600	402900	-	40900	232800	10500	284200
بمبئی	213194	105655	1224	2833970	-	79517	2913487
سی پی و برار	109757	26498	-	3272504	-	122788	3395292
کورگ	9595	4	-	-	-	-	-
دہلی	1246	1600		519	-	569	1088
مدراس	640774	121673	88040	2209889		249385	2459274
سرحد	6532	77476		16353	-	1276	17629
اڑیسہ	20947	33662	811	8605	23505	22086	54196
پنجاب (دونوں)	72795	446988		2319567	-	46651	2366218
سندھ	3463	7229	216	699488		298	699786
یو-پی	129282	1864766	-	311486	[illegible]	282654	660496
میزان	1430307	3436001	151891	11837360	3287271	869774	15994405

(a) Area under sugar-yielding plants other than sugarcane
(b) Fibres

جدول 3.10: مختلف فصلوں کا زیر کاشت رقبہ (صوبہ وار) 1942-43 (رقبہ ایکڑوں میں)

صوبہ	چرم اور دیگر رنگائی کا سامان		جڑی بوٹیاں اور منشیات (Drugs and Narcotics)					
	نیل (a)	دیگر	افیون (b)	چائے	کافی	تمباکو	دیگر جڑی بوٹیاں و منشیات (c)	بھوسہ و چارہ (d)
اجمیر مارواڑ						62		8873
آسام				440917		19562		14630
بنگال (دونوں)				199900		303908	4500	137900
بہار	2100	-	-	4100		114100	-	45600
بمبئی	6	16		5	5	127785	27677	2554380
سی پی و برار	1	76	-	-	-	7502	522	468948
کورگ				415	38692	4	410	
دہلی		14			-	1080	-	36274
مدراس	40756	2435		77914	61157	284787	152365	372845
سرحد	45	110				12631		138807
اڑیسہ	1	775			130	29864	774	16187
پنجاب (دونوں)	9512	20934	1819	9399	-	70507	894	4988393
سندھ	-	232			-	3385	95	219316
یوپی	2751	229	29985	6468	-	78009	3010	1604218
میزان	55172	2482	[illegible]	[illegible]	99684	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(a) Indigo (b) Opium (c) Other drugs and narcotics Includes Cinchona and Indian Hemp also
(d) Fodder crops.

جدول 3.11: مختلف فصلوں کا زیر کاشت رقبہ (صوبہ وار) 1942-43 (رقبہ ایکڑوں میں)

صوبہ	پھل و سبزیوں بشمول جڑ والی فصلیں	غذائی (Food)	غیر غذائی NonFood	کل زیر کاشت رقبہ (a)	ایک دفعہ سے زیادہ زیر کاشت رقبہ نکال کر (—) (b)	بعد وضع کل رقبہ (a)-(b)=
		مختلف فصلیں				
اجمیر مارواڑ	815	30665	20838	510582	70982	439600
آسام	635179	(c)	158377	7829134	984334	6844800
بنگال (دونوں)	902900	248500	93600	32404800	6041100	26363700
بہار	324400	510300	250200	23034100	5441200	17592900
بمبئی	205640	2308	6567	28762576	789258	27973318
سی پی و برار	158470	3055	616	26873920	2603190	24270730
کورگ	8799	-	-	150850	-	150850
دہلی	6101	471	202	286772	72326	214446
مدراس	741002	38100	143024	36740203	5415823	31324380
سرحد	37858	12587	667	2809548	446685	2362863
اڑیسہ	106563	76248	111093	6828461	634909	6193552
پنجاب (دونوں)	323875	129511	15015	34988681	5374593	29614088
سندھ	56065	1998	72401	6148665	546750	5601915
یو-پی	618026	281254	18106	45829513	8848991	36980522
میزان	4125693	1334997	890706	253197805	37270141	215927664

(c) Included under "Miscellaneous non food Crops

جدول 3.12: زراعت کے بارے میں اہم اعداد و شمار (ہزار ایکڑ میں)

1942-43	1941-42	1938-39	1933-34	
514104	512995	512664	512190	رقبہ بمطابق پروفیشنل سروے
(b)513277	512127	511877	511722	رقبہ بمطابق دیہاتی کاغذات
68153	68366	68184	66908	رقبہ زیر جنگلات
90580	91093	91811	92947	کھیتی باڑی کیلئے غیر دستیاب رقبہ
91889	92230	94180	93872	دیگر غیر مزروعہ رقبہ
45882	47149	48302	43988	کاشت شدہ رقبہ
215928	213289	209400	214007	خالص بوائی شدہ رقبہ
55734	56750	53662	48946	زیر آبپاشی رقبہ
				(i) علاقہ زیر کاشت برائے غذائی فصلیں
70662	69405	69918	67504	چاول
26014	26093	26781	27556	گندم
6880	6597	6200	6724	جو
21867	21970	20833	20807	جوار
16768	14183	12776	13138	باجرہ
3567	3493	3491	3732	رگی (Ragi)
6484	5622	5722	5837	مکئی
14979	12744	11683	16335	چنا
30702	29033	28853	30028	دیگر غذائی اجناس و دالیں
197923	189140	186257	191661	کل غذائی اجناس (میزان)
3588	3497	3154	3311	چینی
6891	6791	6760	6820	دیگر غذائی فصلیں (a)
208402	**199428**	196171	201792	کل غذائی فصلیں (میزان)

(a) Condiments and spices, Fruit and vegetables and miscellaneous food crops.

(b) Included an area of 844800 acres of new district of Tirap in Assam (details not available)

(اعداد و شمار ہزار ایکڑ میں)

(ii) رقبہ زیر کاشت غیر غذائی فصلیں	1933-34	1938-39	1941-42	1942-43
السی (Linseed)	2067	2478	2015	2028
تل (Sesamum)	2577	2421	2201	2299
سرسوں (Rape& Mustard)	3317	2977	3303	3381
دیگر تیل کے بیج	7540	8311	6987	7402
میزان تیل کے بیج	15501	16187	14506	15110
(iii) رقبہ زیر کاشت برائے				
روئی	14054	13887	14764	11837
پٹ سن	2494	3125	2111	3287
ریشہ (Fibres)	632	714	841	870
نیل (Indigo)	42	39	51	55
افیون (opium)	18	10	18	32
کافی	95	96	100	100
چائے	724	737	741	739
تمباکو	983	1155	1197	1053
چارہ بوٹیاں (Fodder Crops)	9972	10371	10358	10607
دیگر غیر غذائی فصلیں	1552	1092	1047	1106
کل غیر غذائی فصلیں (میزان)	46067	47413	45734	44796
کل غذائی و غیر غذائی فصلوں کا میزان	-	-	245162	253198

جدول 3.13 مختلف فصلوں کی زیادہ سے زیادہ پیداوار (Yield of Principalcorps)

(Yield in Thousands of)						پیداوار ہزاروں میں
1941-42	1940-41	1939-40	(b)1938-39	1931-32	اکائی	فصل
25021	22000	25734	25364	26201	ٹن	چاول
10637	10027	10767	10752	9455	״	گندم
33709	31442	34822	(a)	33037	پاؤنڈ	کافی
501087	463881	452596	452596	433669	״	چائے
361	434	466	466	406	ٹن	السی
1087	1101	1116	1120	1042	״	سرسوں
414	433	415	416	486	״	تل
2545	3702	3165	3148	2846	״	مونگ پھلی
93	105	97	97	151	״	ارنڈی کے بیج
8	11	5	5	11	cwt	نیل
4376	5803	4661	4590	4676	ٹن	گڑ
35758	34397	31391	31391	1803	پاؤنڈ	ربڑ
6223	6080	4909	4909	4618	[illegible]	روئی
9047	5460	13172	.2547	7987	״	پٹ سن

(a) Figures not available (b) Exclusive of Burma

Note - Acrage of crops given in this table is for what was British India only, but the yield includes the Crops incertain Indian states also.

4- آب پاشی
(Irrigation)

برصغیر میں 79-1878ء کے دوران گورنمنٹ اریگیشن ورکس کی مدد سے 10.5 ملین ایکڑ رقبہ زیر آبپاشی تھا۔ 19 ویں صدی کے آغاز میں یہ رقبہ 19.5 ملین ایکڑ ہو گیا۔ اور 45-1944ء میں یہ رقبہ بڑھ کر 35 ملین ایکڑ ہو گیا تھا۔

45-1944ء کے دوران سب سے بڑا صوبہ پنجاب تھا جو بلحاظ رقبہ زیر آبپاشی تھا اور اس میں پنجاب کے دونوں حصہ شامل تھے۔ اس میں ریاستوں کے زیر آبپاشی نہری حصہ نکال کر کل رقبہ 14.05 ملین ایکڑ تھا۔ مدراس پریذیڈنسی کا علاقہ آبپاشی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر تھا جس کا رقبہ زیر آبپاشی 6.51 ملین ایکڑ تھا۔ جبکہ یو۔پی کا زیر آبپاشی رقبہ 5.37 ملین ایکڑ تھا۔

ریگیشن ورکس کی تین اقسام تھیں (i) پروڈکٹو ورکس (ii) غیرپروڈکٹو ورکس (iii) نان کومنٹل ورکس۔ ان تینوں ورکس کے تحت جو علاقہ زیر آبپاشی تھا اس کی تفصیلات' اخراجات اور ریونیو کے علاوہ آبپاشی سے متعلق دیگر معلومات و اعداد و شمار آئندہ صفحات میں دیئے گئے علیحدہ جدول میں ملاحظہ فرمایئے۔

آبپاشی (Irrigation)

جدول 4.1: صوبوں کا وہ رقبہ جن کی آبپاشی حکومتی ذرائع (Govt.Works) سے ہوئی

صوبہ	زیر آبپاشی رقبہ کی سہ سالہ اوسط 1936-39 (ایکڑوں میں)	رقبہ جس کی آبپاشی دوران 1944-45 ہوئی (ایکڑوں میں)
مدراس	73,96,100	65,09,399
بمبئی	4,66,200	6,39,386
بنگال (دونوں)	1,71,800	2,45,442
یو-پی	47,69,200	53,71,922
پنجاب (دونوں)	1,21,95,800	1,40,45,199
بہار	6,79,500	7,44,948
سی پی وبرار	3,19,100	7,27,536
سرحد	4,66,500	5,34,735
اڑیسہ	3,66,400	7,98,179
سندھ	46,92,900	42,56,587
چھوٹے زیر انتظام علاقے	-	46,416
بلوچستان	1,04,700	26,949
میزان	3,16,28,200	3,49.46,698

☆Minor Administrations

جدول 4.2: ورکس کی اقسام (Kind of Works)

Non Capital Works Area Irrigated 1941-42ء	Un-Productive works Area Irrigated 1944-45ء	Productive works Area Irrigated 1944-45ء	صوبہ
32,07,400	2,63,225	30,43,199	مدراس
2,07,500	4,37,176	11,954	بمبئی
31,800	2,31,598	-	بنگال (دونوں)
5,500	15,31,981	38,26,689	یو-پی
29,600	7,26,882	1,41,10,148	پنجاب دونوں
-	1,26,247	6,66,449	بہار
44,900	6,76,476	-	سی پی (صرف)
-	3,09,143	2,20,592	سرحد
-	3,53,869	-	اڑیسہ
20,600	3,24,993	40,50,745	سندھ
-	-	-	راجپوتانہ
-	22,330	1,24,123	بلوچستان
35,47,300	50,03,920	2,60,53,899	میزان

Productive works:۔ پروڈ کیٹو ورکس کی مد میں جو کیپٹل (Capital) 1944-45ء کے آخر میں انوسٹ (Invest) کیا گیا اسکی مالیت 10,169 لاکھ روپے تھی' سال کا ریونیو (Net Revenue) 1297 لاکھ روپے اور وصولی (Return) 12.76٪ تھی جبکہ یہ وصولی 9٪' 19-1918ء کے دوران اور 7.68٪ ' 38-1937ء میں تھی کیپٹل انوسٹمنٹ (Capital Investment) میں سے ہونے والے اخراجات میں مختلف کام (Works) شامل تھے جو بعد میں قابل عمل ہوئے اور دیگر اس وقت زیر تعمیر تھے۔ اس لحاظ سے یہ ریونیو کی مد میں بہت تھوڑے یا بالکل مددگار نہیں تھے۔

(Moreover only the receipts from water rates and a share of the enhanced land revenue due to the introduction of irrigation are credited to the canals so that the returns include nothing on a account of the large additions to the general revenue of the country which follows in the wake of their construction

جدول 4.3: اخراجات اور وصولی (Costand Revenue)

صوبہ	کل رقبہ جہاں 1943-44ء میں بوائی ہوئی (ایکڑ)	حکومتی محکمہ آبپاشی نے جس رقبہ کی آبپاشی کی (ایکڑ)	کل رقبہ کے مقابلہ میں زیر آبپاشی رقبہ شرح فیصد %	حکومتی اخراجات 1943-44 کے آخر میں (لاکھ روپیہ)	حکومتی محکمہ آبپاشی کی مدد سے زیر کاشت رقبہ پر فصلوں کی قیمت (لاکھ روپیہ)
مدراس	31890989	6461450	20.26	2052.2	5214.02
بمبئی	28625161	626759	2.19	1079.4	☆☆
سندھ 5700383		4511110	79.14	2648.8	☆☆
بنگال (دونوں)	28060000	244217	0.87	532.0	☆☆
یوپی	37210028	5344683	14.36	3076.9	7807.39
پنجاب (دونوں)	28533453	13888010	48.67	4259.5	11663.69
بہار	17658400	780104	4.42	356.1	☆☆
سی پی و برار	24988891	722239	2.90	652.9	☆☆
اڑیسہ	6296451	828277	13.15	328.0	☆☆
سرحد	2300551	528359	22.97	316.5	☆☆
آسام	6928175	☆☆	☆☆	☆☆	☆☆
بلوچستان	☆☆	25156	☆☆	146.5	☆☆
چھوٹے زیر انتظام علاقے	804852	55408	6.88	29.6	☆☆
میزان	218997334	34015772	15.53	15478.4	..

☆Capital Cost of Govt. Irrigation and Navigation works to end of 1943-1944.

**Figures not available.

آب پاشی کے لئے مغربی یو۔پی کے بعض علاقوں میں گنگا ٹیوب ویل سکیم کے ذریعہ پانی 15 فٹ تا 45 فٹ کی گہرائی سے حاصل کیا جاتا تھا اور اس کی مدد سے وسیع علاقہ سیراب کیا جاتا تھا۔

1943-44ء کے آخر تک کل حکومتی ٹیوب ویلوں کی تعداد 1649 تھی اور کل زیر آب پاشی رقبہ 665046 ایکڑ تھا۔ مکمل منصوبے پر 1943-44ء کے آخر تک 1.89 کروڑ روپے کے اخراجات ہوئے۔ اور یہاں پر زیر تعمیر ہائیڈرو الیکٹرک گرڈ سٹیشن پر اخراجات اس سارے علاقے کے لئے 3.73 کروڑ روپے تھے۔

5۔ کانیں اور معدنیات

(Mines & Minerals)

معدنیات کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ برصغیر میں پیدا ہونے والی معدنیات کا زیادہ تر حصہ بھارت کے حصہ میں آیا۔ مکمل اعداد و شمار کو حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ البتہ اہم معدنیات اور کانوں کے بارے میں اعداد و شمار آئندہ دیئے گئے جدول میں پیش کئے گئے ہیں۔ برصغیر میں معدنیات اور کانوں کے انتظامات کے لئے کوئی مرکزی ادارہ نہیں تھا۔ بلکہ مختلف معدنیات مختلف محکموں کے زیر انتظام تھیں مثلاً" نمک کی کانیں سینٹرل بورڈ آف ریونیو کے ماتحت کچھ کوئلے کی کانیں ریلوے بورڈ کے ماتحت اور کچھ لیبر یا سپلائی محکمہ کے ماتحت تھیں۔ جپسم کی کانیں سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت جبکہ مائیکا (Mica) کی کانیں لیبر ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام تھیں۔ اس سے پہلے 1942ء میں جیولوجیکل سروے آف انڈیا کے تحت ایک شعبہ کانوں کی دریافت و ترقی کے لئے قائم کیا گیا لیکن یہ انتظامات دوسری جنگ عظیم کے ساتھ ہی ختم ہو گئے۔ جنوری 1947ء میں ایک نیشنل منرل پالیسی کانفرنس نیو دہلی میں منعقد ہوئی جس میں بہت سے مسائل اس سلسلہ میں زیر بحث آئے تھے۔

کانیں اور معدنیات (Mines& Minerals)

جدول 5.1: کوئلہ (Coal) — پیداوار

علاقے	مقدار 1944 (ٹن)	قیمت (روپے)	مقدار 1945 (ٹن)	قیمت (روپے)
آسام	303775	5375957	307990	6262878
بنگال دونوں	6789876	76895877	7290650	88033675
بہار	14363892	143772122	16597165	173896524
بلوچستان	83131	1442784	137549	2259764
سی پی و برار	1677786	15879927	1649243	17189023
سینٹرل انڈیا	373897	3676480	473270	4445855
ایسٹرن سٹیٹس ایجنسی	1265114	10638713	1353811	17292010
حیدر آباد	931876	10054556	1023442	13924410
کشمیر	2571	20472	☆5027	55709
اڑیسہ	102729	953602	112529	1137435
پنجاب دونوں	175067	3060327	161825	2806309
راجپوتانہ	50717	474115	42438	397454
سندھ	6245	147199	12213	407962
میزان	26126676	272392131	29167152	328109008

☆ بشمول 607 ٹن لگنائٹ (Lignite)

جدول 5.2: خام لوہا (Iron Ore)

پیداوار

علاقے	مقدار 1944ء (ٹن)	قیمت روپے	مقدار 1945ء (ٹن)	قیمت روپے
بہار	940875	2756214	1046099	3233146
سی پی	716	15537	735	20891
ایسٹرن اسٹیٹس ایجنسی	1396942	2772467	1196331	2578587
میسور	24072	58794	20672	125728
پنجاب دونوں	(a)585	(b)	(a)279	(b)
سینٹرل انڈیا	450	2775	-	-
راجپوتانہ	-	-	(a)68	(b)
میزان	2363640	5605787	2264184	5957952

(a) آئرن پائرائیٹ (Iron Pyrite) (b) نامعلوم۔

جدول 5.3: خام مینگانیز (Manganese ore)

پیداوار

علاقے	مقدار 1944 (ٹن)	قیمت (پاؤنڈ)☆	مقدار 1945 (ٹن)	قیمت (پاؤنڈ)☆
بہار	4495	7754	2173	3748
بمبئی	22515	38838	17425	30058
سینٹرل انڈیا	-	-	2495	3181
سی پی	294712	542760	153598	282875
اڑیسہ	4000	3700	575	532
ایسٹرن اسٹیٹس ایجنسی	40801	47941	31428	36769
میسور	305	282	377	348

مدراس	3929	3764	2158	1888
راجپوتانہ	223	206	354	327
میزان	370980	645245	210583	359726

*Value F.O.B. at Indian Ports.

جدول 5.4: نمک (Salt) پیداوار

علاقے	مقدار (ٹن) 1944ء	قیمت (روپیہ)	مقدار (ٹن) 1945ء	قیمت (روپیہ)
بنگال (دونوں)	2778	515283	3772	789482
بمبئی	538771	6982709	553770	7624038
گوالیار	*56	4356	**62	5874
مدراس	508220	10971812	614762	16891589
نارتھرن انڈیا اور پاکستان	701790	5387659	595259	4800238
سندھ	90988	459463	136495	690818
بہار اور یوپی	918	50120	1247	115956
پوری (اڑیسہ)	19855	226358	37222	530759
بلوچستان	1349	21950	1004	37426
میزان	1864725	24619710	1943593	31486180

*Figures for 1944-45 **Figures for 1945-46

جدول 5.5: دیگر معدنیات کی مالیت

Minerals (معدنیات)	1944ء Rs:	1945ء Rs:
Antimony	153920	132640
Apatite	2280	5240
Asbestos	121805	78383

Minerals(معدنیات)	1944ء Rs:	1945ء Rs:
Barite	179358	426946
Bauxite	57112	131314
Bentonite	23	70
Beryl	44735(a)	2062(b)
BuildingMaterials	24163330	26257669
Caloite	7858	5535
Chromite	706480	677572
Clays	1778760	2034211
Coal	272392131	328109008
Copper(Refined)	8222550	8370000
Corundum	78015	185506
Diamonds	218061	179835
Feldspar	3814	9364
Fluorite	12142	3506
FullersEarth	215476	211943
Gold	35501636	33964974
Graphite	130816	129386
Gypsum	325184	426206
Ilmenite	739308	1334293
Iron		
PigIron	27947440	27098880
Steel	245592960	241127760
Kyanite	297499	291580
Lead	2970	11211
Magnesite	524770	443673

Minerals(معدنیات)	1944ء Rs:	1945ء Rs:
Manganese Ore	8646283(c)	4820328(c)
Mica	27301458(d)	24477312(d)
Monazite	92863	65433
Ochres	153407	263846
Orpiment	-	544
Petroleum	17842044	13528033
Natural Gas Gasoline	-	855
Rutile	207256	103593
Salt	24619710	31486180
Saltpetre	957880(d)	109815(d)
Sapphire	-	1924
Silver	47902	48622
Steatite	461489	561577
Sulphur	348030	-
Wolfram (Tungsten Ore)	90000	40869
Zircon	27928	35716
Total	700216688	747103444

(a) Excluding the value of 297 Tons
(b) Excluding the value of 90 Tons
(c) F.O.B. value at Indian Ports.
(d) Exports Values

6- پبلک ہیلتھ (Public Health)

برصغیر میں پبلک ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی تاریخ کا آغاز اس دور سے کیا جا سکتا ہے جبکہ 1859ء میں رائل کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے فوج اور عوام کی صحت کو بہتر بنانے کے بارے میں سفارشات مرتب کیں۔ ان ہی سفارشات کی روشنی میں مدراس 'بمبئی اور بنگال میں کمیشن آف پبلک ہیلتھ 1864ء میں قائم کئے گئے اور پھر سینٹری کمشنر مقرر ہوئے۔ 1888ء میں حکومت انڈیا نے ایک ریزولوشن پاس کیا جس میں لوکل باڈیز اور ولج یونمنز کی توجہ صفائی کی طرف مبذول کرائی گئی۔ لیکن بڑے شہروں کے علاوہ اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ 1896ء میں پلیگ پھیلنے کی وجہ سے لوگوں پر جو برے اثرات مرتب ہوئے انکی وجہ سے حکومت کو پبلک ہیلتھ کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ 1904ء میں پلیگ کمیشن کی رپورٹ نے پبلک ہیلتھ کے نظام کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا جس میں لیبارٹریوں کے قیام کی سفارش بھی شامل تھی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919ء کے تحت ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کو صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دیا گیا۔

پبلک ہیلتھ کے حوالے سے اہم اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

(1) شرح پیدائش (Birth rate):۔ 1937-41ء تک پانچ سال کی اوسط 33.2 اور 1941-45ء کی 28.0 تھی۔ 1946ء میں یہ شرح 28.9 تھی۔

(2) شرح اموات۔(Death rate):۔ 1937-41ء تک پانچ سال کی اوسط 22.3' 1941-45ء کی 22.5' اور 1946ء میں یہ شرح 18.4 تھی بچوں کی شرح اموات (Infant Mortality Rate) 1937-41ء تک پانچ سال کی اوسط 160.4' 1941-45ء میں 160.8 اور 1946ء میں 135.8 تھی۔

(3) جذام (Leporsy):۔ 1931ء کی مردم شماری میں 1,50,000 افراد جو اس مرض کا شکار تھے اندراج کیا گیا۔ جذام کے مریضوں کے لئے پہلی پناہ گاہ ویلز لی بیلے (Wellesley Balley) نے 1875ء میں چمبہ پنجاب میں قائم کی تھی۔

(4) پلیگ (Plague):۔ 1896ء کو بمبئی میں پلیگ ظاہر ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے ملک میں پھیل گیا۔ پورے برصغیر میں 1904ء تک اس کا شکار ہو کر ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد 9,64,577 ہو گئی۔ 1940ء میں کل 19799 اموات درج کی گئیں۔ 1941ء میں 11984' 1942ء میں 10577' 1943ء میں 13578' 1944ء میں 21525' 1945ء میں 29751'

اور 1946ء میں 32977 اموات ریکارڈ کی گئیں۔ 46-1940ء کے دوران زیادہ تر یو۔ پی' بہار' مدراس' سی پی اور بمبئی کے صوبے اس مرض سے متاثر ہوئے۔

(5) اندھاپن (Blindness):۔ برصغیر کی آبادی میں آنکھوں سے معذور افراد کی آبادی کا اندازہ تقریباً" 2 ملین لگایا گیا تھا۔ جس میں سے 50٪ مکمل اندھے تھے۔

(6) دق (Tuberculosis):۔ برصغیر میں ٹی۔بی کے خلاف سب سے موثر قدم اس وقت اٹھایا گیا جب کنگ جارج پنجم 1929ء میں کسی بیماری سے صحتیاب ہوئے تو بطور شکرگزاری ایک فنڈ قائم کیا گیا اور بعد میں اس فنڈ سے ٹی بی کے مریضوں کے علاج معالجہ کے اقدامات کئے گئے۔ 1937ء میں لیڈی لنلتھگو (Lady Linlithgow) نے کنگ ایمپرز فنڈ کے لئے اپیل کی تاکہ ٹی۔بی کے خلاف اقدامات کئے جا سکیں۔ جس کے نتیجہ میں 85 لاکھ روپیہ جمع ہوئے اس رقم سے 95٪ ان صوبوں کو لوٹا دیئے گئے جنہوں نے اس فنڈ میں چندہ دیا تھا تاکہ وہ اپنے صوبوں و ریاستوں میں مراکز قائم کر سکیں۔

1945ء تک 124 ٹی بی کلینک اور 70 اسپتال و سینی ٹوریم قائم کئے جا چکے تھے۔ جن میں 4384 بستروں کی گنجائش تھی۔ اس مرض سے ہلاک ہونے والوں کا اندازہ 5 لاکھ افراد کیا گیا تھا اور مریضوں کی تعداد 25 لاکھ کے قریب تھی۔

(7) زچگی (Maternity):۔ دوران زچگی بچوں کی اموات کا اندراج معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ محتاط اندازہ کے مطابق 1,50,000 مائیں ہر سال دوران زچگی ہلاکت کا شکار ہو جاتی تھیں اور ہر سال 25 لاکھ سے زیادہ بچے پانچ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جاتے تھے۔ برصغیر میں آل انڈیا میٹرنٹی اینڈ چائلڈ لیبر لیگ کو لیڈی چیمز فورڈ (Lady Chelmsford) نے 1918ء میں متعارف کرایا اور 1920ء سے انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کو 1931ء میں میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ویلفیئر بیورو اور انڈین ریڈ کراس سوسائٹی دونوں کو ملا دیا گیا۔ بیورو کے زیر انتظام وکٹوریہ میموریل سکالرشپ فنڈز کو دائیوں کی ٹریننگ کے لئے 'لیڈی چیمز فورڈ لیگ فنڈز زچہ و بچہ کی فلاح کے علاوہ لیڈی ریڈنگ ہیلتھ سکول (Lady Reaping) کے فنڈز بھی تھے۔ فوج کے لئے 1942ء میں ایک سپیشل کمیٹی "دی انڈین فائٹنگ فورسز میٹرنٹی چائلڈ ویلفیئر" نے انڈین آرمی سنٹرز کا انتظام سنبھالا۔

1942ء میں حکومت انڈیا نے ہیلتھ سروے اینڈ ڈویلپمنٹ کمیٹی مقرر کی جس نے اس ضمن میں اپنی سفارشات تیار کیں۔

1903ء میں وکٹوریہ میموریل فنڈ کا قیام لیڈی کرزن (Lady Curzon) عمل میں لائیں تاکہ مڈ

وائفوی پریکٹس کا سٹینڈرڈ بہتر بنایا جا سکے جس کو دائیاں سرانجام دے رہی تھیں۔ 1903ء میں ساڑھے چھ لاکھ روپے اور 1935 میں ایک لاکھ اننالیس ہزار روپے سلور جوبلی فنڈ اس میں جمع کرائے گئے۔

(8) دماغی امراض و پاگل پن (Insanity & Mental Health) برصغیر کی آبادی کے لئے اس مرض کے علاج کے لئے بہتر سہولیات مہیا نہیں تھی۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ تقریباً" 40 کروڑ کی آبادی کے لئے صرف 20 ایسے انسٹی ٹیوشن تھے جن میں تقریباً" 15000 مریضوں کی گنجائش تھی۔ دماغی امراض کے مریضوں کی صحیح تعداد کا تعین بہت مشکل تھا البتہ محتاط اندازے کے مطابق انکی تعداد ایک ہزار افراد میں سے دو افراد کی تھی جبکہ یہ شرح برطانیہ میں 3.5 اور امریکہ میں 5 کی تھی۔ اس حساب سے دماغی مریضوں کی تعداد 20 لاکھ کے قریب تھی۔ ان میں وہ نفسیاتی امراض کے حامل مریض شامل نہیں ہیں جنکی تعداد 40 لاکھ سے کم نہیں تھی۔ تقسیم برصغیر کے وقت صرف رانچی' مدراس ' پونا اور بنگلور میں ایسے انسٹی ٹیوٹ تھے جنہیں دماغی اسپتال کا درجہ دیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ دیگر مقامات پر دماغی مریضوں کو صرف زیر حفاظت رکھا جا سکتا تھا۔ برصغیر میں سب سے بڑا مینٹل اسپتال بنگلور (میسور سٹیٹ) میں واقع تھا۔ اسے 1938ء میں قائم کیا گیا تھا اور بعد میں آہستہ آہستہ اسے ترقی دی گئی۔ اس میں 400 مریضوں کی گنجائش تھی اور جدید سہولتوں سے آراستہ تھا نفسیاتی علاج و آپریشن کی سہولیات بھی میسر تھیں۔

7- سڑکیں (Roads)

برصغیر میں موجود سڑکوں کے نظام کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

یہاں تقسیم برصغیر کے وقت چار بڑی ٹرنک روڈز موجود تھیں جو برصغیر کے مختلف علاقوں کو ایک دوسرے سے ملاتی تھیں۔ اور ان کے ساتھ دیگر اہم سڑکیں آکر مل جاتی تھیں۔ یہ سڑکیں تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ تاریخی اہمیت کی حامل گرینڈ ٹرنک روڈ تھی جو خیبر سے کلکتہ کو ملاتی تھی۔ دیگر تین سڑکوں میں سے ایک کلکتہ کو مدراس سے' دوسری مدراس کو بمبئی سے اور تیسری دہلی کو بمبئی سے ملاتی تھی۔ اور صرف ان چار سڑکوں کی لمبائی 5000 میل تھی جبکہ برصغیر کی کل مسلمہ روڈز کی لمبائی 95000 میل تھی۔

ان سڑکوں کے علاوہ ذیلی سڑکوں میں بہتر سڑکوں کی تعداد جنوبی ہندوستان میں تھی۔ جبکہ وہ علاقے جہاں سڑکیں بدترین حالت میں تھیں ان میں راجپوتانہ' سندھ اور پنجاب کے کچھ علاقے شامل تھے اس کے اڑیسہ اور بنگال کے علاقوں میں بھی یہی صورتحال تھی۔

سڑکوں کی غیر تسلی بخش صورتحال کے تحت 1927ء میں ایک روڈ ڈویلپمنٹ کمیٹی قائم کی گئی تھی جس کے مقاصد میں موٹر ٹرانسپورٹ کے بڑھتے ہوئے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے سڑکوں کی تعمیر و ترقی کے لئے مالی امداد کی فراہمی اور اس سلسلہ میں تجاویز دینا تھا۔ اس کمیٹی کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے چار سے چھ آنہ فی گیلن پٹرول پر امپورٹ اور ایکسائز ڈیوٹی بڑھائی گئی جس پر عمل درآمد مارچ 1929ء میں ہوا۔

سڑکوں کی لمبائی :-

انتظامی لحاظ سے سڑکوں کے امور کی ذمہ داری صوبوں کے پاس تھی۔ جن کو ذمہ داری کے لحاظ سے مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ صوبائی سطح کی سڑکیں پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری تھیں۔ جبکہ مقامی سڑکیں لوکل باڈیز کے ذمہ تھیں۔ میونسپل حدود میں شہروں میں سے گزرنے والی سڑکیں میونسپل کمیٹی کی ذمہ داری تھیں۔ اس کے علاوہ ایکسٹرا میونسپل روڈز کی دیکھ بھال پبلک اتھارٹیز کرتی تھیں۔ ایکسٹرا میونسپل روڈز بشمول ریاستوں کے کل لمبائی 31 مارچ 1943ء کو 2,96,468 میل تھی۔ اس طوالت میں وہ صوبے جو گورنر کے ماتحت تھے انکی لمبائی 2,18,066 میل' مرکز کے تحت علاقوں کی لمبائی 8057 میل اور ریاستوں میں یہ لمبائی 70,345 میل تھی۔

جدید سطح رکھنے والی سڑکیں جن میں تارکول (Bituminous) کے علاوہ سیمنٹ سے بنائی جانے والی سڑکیں بھی شامل تھیں کل لمبائی 15121 میل تھی۔ بجری سے تیار شدہ (Macadam Water Bound) سڑکوں کی کل لمبائی 79933 میل تھی۔ ان دونوں قسم کی

سڑکوں کی کل لمبائی 95054 میل تھی۔

نچلے درجہ کی سڑکوں کی کل لمبائی 201414 میل تھی۔ جن میں تین قسم کی سڑکیں شامل تھیں۔

(i) قدرتی زمین پر موجود سڑکیں جن پر موٹر نہیں چلائی جا سکتی تھی۔

(ii) قدرتی زمین پر موجود ایسی سڑکیں جن پر اچھے موسم میں موٹر چلائی جا سکتی تھی۔

(iii) کنکر، بجری کو ساتھ ملا کر قدرتی زمین پر بچھائی گئی سڑکیں۔

ایسی تمام سڑکیں جن پر موٹر چلائی جا سکتی تھی انکی کل لمبائی 221690 میل تھی۔ اس لمبائی میں سے صرف 126374 میل لمبی سڑکیں سارا سال آمد و رفت کے لئے کھلی رہتی تھیں۔ جبکہ 95316 میل لمبی سڑکوں کو صرف بہتر موسم میں ہی استعمال کیا جاسکتا تھا۔

برٹش انڈیا کی 2,26,123 میل لمبی سڑکوں میں کم از کم 1,78,008 میل لمبی سڑکوں کی دیکھ بھال لوکل باڈیز کے ذمہ تھی اور 48115 میل لمبی سڑکوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ایم ای ایس اور پی ڈبلیو ڈی کے ذمہ تھی۔

صوبوں میں سے صوبہ مدراس میں سب سے زیادہ لمبی سڑکیں تھیں جنکی کل لمبائی 38047 میل تھی۔ جس میں سے صرف 464 میل لمبی سڑکوں کی سطح جدید طرز کی تھی۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں جدید سطح کی حامل سڑکوں کی کل لمبائی 4983 میل تھی اور یہاں سڑکوں کی کل لمبائی 25245 میل تھی۔ اس کے علاوہ جن سڑکوں کی دیکھ بھال میونسپلٹی کرتی تھی اس کی کل لمبائی 18433 میل تھی۔ جس میں سے صرف 10840 میل میٹلڈ روڈ (Metalled) تھیں اور 7593 میل ان میٹلڈ روڈ (Un-metalled) تھیں۔

ناگپور پلان :۔ دسمبر 1943ء میں مختلف صوبوں اور ریاستوں کے چیف انجینئرز ناگپور میں ملے جنہوں نے سڑکوں کے نظام کی بہتری اور کل سڑکوں کی لمبائی کو 4,00,000 میل تک بڑھانے کے لئے سفارشات تیار کیں۔ اس پر اخراجات کا تخمینہ 450 کروڑ روپیہ لگایا گیا تھا۔

وہیکلز کی تعداد :۔

مارچ 1946ء میں ریاستوں کو نکال کر موٹر وہیکلز کی کل تعداد 144694 تھی۔ جس میں سے مختلف وہیکلز کی تعداد اس طرح تھی۔

(i) موٹر سائیکلیں	10142	(iv) پسنجر بسیں	20321
(ii) موٹر کاریں	74846	(v) گڈز لاریاں	30194
(iii) ٹیکسی	8065	(vi) متفرق وہیکلز	1126

اس کے علاوہ 6292000 بیل گاڑیں، چھکڑے بھی زیر استعمال تھے۔

8۔ ریلوے :۔

برطانیہ میں ریلوے سسٹم کی کامیابی کے بعد برصغیر میں بھی ریلوے سسٹم کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ برصغیر میں سب سے پہلے تین آزمائشی ریلوے لائنیں کھولی گئیں۔

(i)	کلکتہ سے رانی گنج	(120 میل)	ایسٹ انڈین ریلوے
(ii)	بمبئی سے کلیان	(32 میل)	گریٹ انڈین چینی سولار ریلوے
(iii)	مدراس سے آرکونام	(39 میل)	مدراس ریلوے۔

برصغیر ریلوے کو قائم کرنے کے لئے پہلی تجویز 1843ء میں پیش کی گئی تھی لیکن دس سال بعد اس کے قابل عمل ہونے کا موقعہ آیا۔ 1847ء میں جب لارڈ ڈلہوزی کو انڈیا کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا تو اس نے برطانیہ میں ریلوے ڈویلپمنٹ کے سابقہ تجربہ کی روشنی میں یہاں بھی اپنے فیصلہ کن کردار کا آغاز کیا۔ 1849ء میں آزمائشی لائن کھولنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔ لہٰذا مندرجہ بالا تینوں لائنوں کو کھولنے کے ایگریمنٹ تیار کئے گئے۔ برطانیہ میں مقیم ریلوے پروموٹرز نے بہت سخت شرائط کے ساتھ سودے بازی شروع کی۔ لہٰذا بہت سی سہولتیں جن میں مفت زمین کی فراہمی بھی شامل تھیں تسلیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ برطانوی سرمایہ کاروں کو لگائے گئے سرمایہ پر 5٪ واپسی کی ضمانت بھی دی گئی۔ لارڈ ڈلہوزی نے فیصلہ کیا کہ صرف ایک قسم کی گیج 5 فٹ 6 انچ سائز میں زیر استعمال ہوگی۔ پہلی گاڑی 16 اپریل 1853ء کو بمبئی سے روانہ ہوئی جبکہ ایک سال بعد مدراس ریلوے سے پہلی گاڑی کی روانگی عمل میں آئی۔ فوجی نقطہ نظر سے کلکتہ سے دہلی اور پھر لاہور تک ریلوے لائن کی تعمیر 1857ء میں مکمل ہوئی لیکن چالو نہیں ہو سکی۔ 1857ء میں غدر کے بعد برصغیر میں ریلوے لائن بچھانے کی اہمیت اور بڑھ گئی۔
1869ء تک تقریباً 4000 میل لمبی براڈ گیج لائن بحساب 20 ہزار پاؤنڈ (93000 ڈالر) فی میل خرچ پر مکمل ہوئی اس کے بعد برطانوی راج نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے بعد ریلوے کمپنیوں کو خریدنا شروع کر دیا اور براہ راست اس میں سرمایہ کاری بھی شروع کر دی۔ ان کو انڈین سٹیٹ ریلوے کا نام دیا گیا۔

فنڈز کی کمی کے باعث یہ فیصلہ کیا گیا کہ تعمیراتی اخراجات میں کمی کی جائے لہٰذا وائسرائے ہند لارڈ لارنس نے لارڈ ڈلہوزی کی ایک گیج لائن کی پالیسی کو مسترد کرتے ہوئے تین فٹ چھ انچ گیج لائن پر کام شروع کرانے کا فیصلہ کیا۔ 1870 میں لارڈ میو نے جب وائسرائے کا عہدہ سنبھالا تو میٹرک سسٹم کے نفاذ

کافیصلہ کرتے ہوئے گیج کو ایک میٹر میں تبدیل کر دیا (تین فٹ 3/8-3 انچ) میٹر گیج لگانے کے اخراجات براڈ گیج سے تقریباً" نصف تھے۔ بہرحال دونوں گیج سسٹم پر کام ہوتا رہا۔

1870ء سے 1900ء تک دونوں قسم کے گیجز پر تعمیری کام جاری رہا۔ البتہ چھوٹی گیج (Narrow Gauge) میدانی علاقوں سے پہاڑی علاقوں تک بھی پہنچائی گئی۔ مثلاً" دارجلنگ' شملہ' ماتھران (Matheran) اور اوٹاکمنڈ (Ootacamond) وغیرہ۔

دارجنگ اور ماتھران کی ریلوے لائنوں کا سائز 0-'2 تھا جبکہ شملہ میں "6-'2 سائز گیج استعمال کی گئی۔ آخر الذکر میٹر گیج میں بنائی گئی۔

دارجنگ ریلوے کو 54 میل' 7407 فٹ کی بلندی تک جانا ہوتا تھا۔ جس کے لئے ریلوے لائن کو کئی جگہ گولائی اور پیچ و خم کی شکل میں بنایا گیا۔ شملہ لائن کو تقریباً" اتنی ہی بلندی پر جانے کے لئے 60 میل میں 103 سرنگوں سے گزرنا پڑتا تھا۔

ماتھران ریلوے کو بارہ میل میں 2363 فٹ بلندی پر جانے کے لئے 281 خم (Curve) عبور کرنے پڑتے تھے۔

ریلوے انجن اور ڈبے درجنوں برطانوی کمپنیاں مہیا کرتی تھیں۔ جن کی وجہ سے سپئیر پارٹس اور دیگر مسائل کا سامنا رہتا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک سٹینڈرڈ پالیسی بھی وضع کی گئی جو فوجی نقطہ سے بھی اہمیت کی حامل تھی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ سے ایک بڑی تعداد میں لوکو موٹیو درآمد کئے گئے جس سے برطانیہ کی تنہا اجارہ داری ختم ہوگئی۔ انیسویں صدی عیسوی میں ان تعمیرات کے لئے ہزاروں مزدوروں سے کام لیا گیا۔ جس میں چالیس ہزار افراد اور بعض جگہ بیک وقت دس ہزار افراد کے کیمپ قائم کئے گئے۔ اسی طرح کے دس ہزار افراد کے ایک کیمپ واقع بلوچستان میں جب مئی 1885ء میں ملیریا کی وبا پھیلی تو 2000 افراد ہلاک ہو گئے۔

سبی سے چمن لائن کی تعمیر میں 15000 افراد سنگلاخ چٹانوں میں کام سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح پونا اور بمبئی کے درمیان ریلوے لائن کی تعمیر کا ٹھیکہ ایک برطانوی سولومن ٹریڈ ویل کو دیا گیا جو بمبئی پہنچنے کے دو ہفتہ بعد ہی بخار چڑھنے کے بعد فوت ہوگیا تو اس کی بیوہ نے کام سنبھالا اور ٹھیکہ مکمل کیا۔

1859ء کے آخر میں 5000 میل لمبی لائن بنانے کے لئے آٹھ کنٹریکٹ جن پر ضمانت شدہ سرمایہ تقریباً" 52 ملین پاؤنڈ تھا دیئے گئے ان کمپنیوں میں (i) ایسٹ انڈین (ii) گریٹ انڈین جنی سولا' (iii) مدراس (iv) بمبئی' بڑودا اور سینٹرل انڈیا (v) ایسٹرن بنگال (vi) انڈین برانچ (بعد میں اودھ

اور روہیلکھنڈ سٹیٹ ریلوے اور 48-1947ء میں ایسٹ انڈین ریلوے کا حصہ)(vii)سندھ' پنجاب اور دہلی (بعد میں نارتھ ویسٹرن ریلوے)(viii)ساؤتھ انڈین ریلوے

اس سکیم کے تحت جس ریلوے کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ حالیہ برصغیر ریلوے کی صورت میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ ریاستوں کو بھی اپنے علاقے میں ریلوے لائن بنانے کے لئے کہا گیا جس پر نظام حیدر آباد نے 330 میل لمبی لائن بچھانے کی ضمانت دی۔

1870ء تک پہلے مرحلہ میں 4255 میل لمبی لائن کھول دی گئی۔ اور اگلے دس سالوں میں مزید 4239 میل لمبی ریلوے لائن کھول دی گئی اور اس وقت تک کھولی جانے والی لائن کی کل لمبائی 8494 میل تک پہنچ گئی تھی۔ جس میں سے

براڈ گیج (BroadGauge) 6562 میل

میٹر گیج (MeterGauge) 1865 میل' اور

چھوٹی گیج (NarrowGauge) کی لمبائی صرف 67 میل تھی

یہ مربوط ریلوے سسٹم آزادی کے بعد بھارت و پاکستان کا حصہ میں آیا۔ اس سلسلہ میں چند اہم اعداد و شمار آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمایئے۔

ریلوے کی اقتصادی حالت :۔ 09-1908ء میں خسارہ 12,40,000 پاؤنڈ تھا۔ لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ اس نے منافع دینا شروع کیا اور 19-1918ء میں یہ 10 ملین پاؤنڈ تک پہنچ گیا۔ اس کے بعد پھر ایک دفعہ ریلوے کو خسارہ کا سامنا کرنا پڑا اور 21-1920ء اور 22-1921ء میں یہ 6 ملین پاؤنڈ سے بھی بڑھ گیا۔ 25-1924ء میں ریلوے فنانس کو سنٹرل گورنمنٹ کے جنرل بجٹ سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد ریلوے کو پہنچنے والے نفع اور نقصان کی تفصیلات اس طرح ہیں۔

جدول 8.1: ریلوے کے نفع و نقصان کی تفصیلات

سال	کل نفع (نقصان) Rs:	سال	کل نفع (نقصان) Rs:
1925-26	9,28,00,000	1936-37	1,21,00,000
1926-27	7,50,00,000	1937-38	2,76,00.000
1927-28	10,85,00,000	1938-39	1,37,00.000
1928-29	7,81,00,000	1939-40	4,33,00,000

سال	کل نفع (نقصان) Rs:	سال	کل نفع (نقصان) Rs:
1929-30	4,04,00,000	1940-41	18,46,00,000
1930-31	(5,19,00,000)	1941-42	28,08,00,000
1931-32	(9,20,00,000)	1942-43	45,07,00,000
1932-33	(10,23,00,000)	1943-44	50,84,00,000
1933-34	(7,96,00,000)	1944-45	49,88,47,209
1934-35	(5,06,00,000)	1945-46	38,20,03,676
1935-36	(4,00,00,000)		

نوٹ: بریکٹ میں دی گئی رقوم نقصان ظاہر کرتی ہیں۔

جدول 8.2: برصغیر میں ریلوے لائنوں کی لمبائی (میل) کلاس 1 ریلوے

(Route Mileage)

نام ریلوے	1941-42ء	1942-43ء	1943-44ء	1944-45ء	1945-46ء
بنگال آسام ریلوے	-	3457.47	3459.74	3456.80	3554.81
آسام بنگال ریلوے	1308.12	(a)	-	-	-
بنگال اور نارتھ ویسٹرن ریلوے	2092.20	2093.58	(b)	-	-
بنگال ناگپور ریلوے	3380.06	3377.59	3375.76	3378.62	3388.14
بیکانیر سٹیٹ ریلوے	883.05	883.05	883.05	883.05	883.05
بمبئی، بڑودا اور سنٹرل انڈیا ریلوے	3482.80	3370.24	3403.94	3404.23	3404.23
ایسٹرن بنگال ریلوے	2147.67	(c)	-	-	-
ایسٹ انڈین ریلوے	4106.20	4078.95	4061.94	4063.55	4063.55

3531.26	3530.17	3530.17	3564.42	3564.86	گریٹ انڈین پنی سولا ریلوے
1125.69	1125.69	1125.69	1125.69	1125.69	جودھپور ریلوے
2940.31	2940.31	2941.31	2939.47	2939.47	مدراس اور جنوبی مرہٹہ ریلوے
738.27	738.27	738.27	738.27	738.22	میسور سٹیٹ ریلوے
1359.98	1359.98	1359.98	1359.98	1359.91	نظام سٹیٹ ریلوے
6881.27	6881.27	6885.24	6885.24	6814.78	نارتھ ویسٹرن ریلوے
2679.67	2683.94	2684.19	-	-	اودھ ترہٹ ریلوے
-	-	(d)	569.88	569.88	روہیلکھنڈ کماؤں ریلوے
2349.25	2349.25	2348.90	2348.80	2348.30	ساؤتھ انڈین ریلوے
36899.48	36795.13	36798.18	36792.63	36861.21	میزان

a. Included in Bengal to Assam Railway
b. Included in Oudh & Tirhut Railway
c. Included in Bengal & Assam Railway
d. Included in Oudh & Trihut Railway

جدول 8.3: متحدہ ہندوستان ریلوے میں ملازمین بلحاظ مذہب 1936تا1946

(تعداد)

دیگر	عیسائی	سکھ	اینگلو انڈین اور یورپین ڈومیسائل یافتہ	مسلم	ہندو	یورپین	تاریخ سنہ (31مارچ)
9742	16824	8740	13423	155439	504977	3219	1936

تاریخ سنہ (31مارچ)	یورپین	ہندو	مسلم	اینگلو انڈین اور یورپین ڈومیسائل یافتہ	سکھ	عیسائی	دیگر
1937	3121	504983	154535	13410	8734	17253	8838
1938	2692	494272	153794	12843	8114	17311	1597
1939	2508	501628	155389	12973	7795	17771	3243
1940	2333	506220	157857	13099	8106	18045	3362
1941	2143	521171	160912	13239	8503	18758	3373
1942	1018	538840	172085	12268	8705	20039	3259
1943	1823	587925	190916	12270	9442	20872	3996
1944	1747	626118	208014	12286	9330	22093	4415
1945	1633	680810	232108	12248	9983	23513	4224
1946	1516	704564	234949	12151	9958	23979	3752

1938-39ء میں کل ریلوے ملازمین کی تعداد:۔ 701307

1945-46ء میں کل ریلوے ملازمین کی تعداد:۔ 990869

جدول 8.4: ریلوے میں حادثات کا ایک جائزہ

ان اعداد و شمار میں ریلوے ورکشاپس میں ہونے والے حادثات شامل نہیں ہیں۔

حادثہ کی نوعیت	1944-45		1945-46	
	ہلاک	زخمی	ہلاک	زخمی
A. مسافر				
(i) ٹرین ایکسیڈنٹ رولنگ سٹاک اور پرمانینٹ وے	40	234	89	253
(ii) ریلوے وہیکل موومنٹ (علاوہ ٹرین ایکسیڈنٹ)	664	2346	716	2309
(iii) ریلوے حدود میں (علاوہ مندرجہ بالا)	2	56	-	4
کل مسافر	706	2636	805	2566
B. ریلوے ملازمین				
(i) ٹرین ایکسیڈنٹ رولنگ سٹاک اور پرمانینٹ وے	46	183	53	211
(ii) ریلوے وہیکل موومنٹ (علاوہ ٹرین ایکسیڈنٹ)	274	6714	286	7384
(iii) ریلوے حدود میں				

حادثہ کی وجہ	1944-45		1945-46	
	ہلاک	زخمی	ہلاک	زخمی
(علاوہ مندرجہ بالا)	43	16655	42	19565
کل ریلوے ملازمین	363	23552	381	27160
C. ریلوے ملازمین اور مسافروں کے علاوہ				
(i) ٹرین ایکسیڈنٹ' رولنگ سٹاک اور پرمانینٹ وے	71	153	64	153
(ii) ریلوے ویکل موومنٹ (علاوہ ایکسیڈنٹ)	3072	1297	3167	1017
(iii) ریلوے حدود میں (علاوہ مندرجہ بالا)	27	136	21	116
کل افراد علاوہ ریلوے ملازمین و مسافر	3170	1586	3252	1286
کل میزان A+B+C	4239	27774	4438	31012

ریلوے گیجز (Railway Gauges) دونوں ریلوے لائنوں کا درمیانی فاصلہ

(i) سٹینڈرڈ گیج :- "5-6' آغاز میں براڈ گیج (Broad Gauge) ریلوے لائن پر ہی کام کا آغاز ہوا تھا لیکن 1870ء میں کم لاگت کی ریلوے لائن بچھانے پر غور کیا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایسی لائن بچھائی جائے جس کی لاگت 17000 پاؤنڈ فی میل تک آئے۔ لہٰذا دونوں ریلوے لائنوں کا درمیانی فاصلہ 5 فٹ 6 انچ کر سے کم کر کے میٹر گیج کو متعارف کرایا گیا۔

(ii) میٹر گیج :(Meter Gauge) "3-3-5/8 سائز میں بنائی گئی۔

(iii) نیرو گیج (Narrow Gauge):-"6-'2 اور 0-'2 سائز پر بنائی گئیں۔
الیکٹرک ریلوے سسٹم :-الیکٹرک مین لائن سیکشن کا افتتاح 5 نومبر 1929ء کو ہوا اور سب سے پہلے کلیان سے پونا تک اس سسٹم کو برصغیر کے گریٹ انڈین پنی سولا ریلوے (Great Indian Penisula Rly) میں متعارف کیا گیا۔

ریلوے ایک جائزہ (31 مارچ 1946ء)

(i)	براڈ گیج (Broad Gauge)	20,686.60 میل لمبائی
(ii)	میٹر گیج (Meter Gauge)	16,004.23 میل لمبائی
(iii)	نیرو گیج (Narrow Gauge)	3827.08 میل لمبائی

اس لمبائی میں درجہ اول (Class l) 36,899.48 میل، درجہ دوئم (Class ll) 2557.08 میل اور درجہ سوم (Classlll) کی لمبائی 1061.35 میل تھی

جدول 8.5: ریلوے ڈبوں میں مسافر سیٹوں کی تعداد (1944-45)

درجہ اول ریلوے	مسافر سیٹیں درجہ اول	مسافر سیٹیں درجہ دوم	مسافر سیٹیں درجہ انٹر	مسافر سیٹیں درجہ سوم
"6-'5 گیج	20658	40696	56593	615741
"3-5/8-'3 گیج	9054	11324	16864	289286

برصغیر ریلوے کے بڑے سیکشن (ایک مختصر جائزہ)

(1) آسام بنگال ریلوے...(Assam-Bengal)

آسام بنگال ریلوے کی تعمیر میٹر گیج پر ہوئی جو چٹا گانگ سے براستہ سرما وادی (SURMA) آسام تک جاتی تھی۔ ایسٹ بنگال ریلوے براڈ گیج پر تعمیر کی گئی جو گنگا پر سے گزرتی

ہوئی کلکتہ تک 1862ء میں کھولی گئی 1874ء میں ناردرن بنگال سٹیٹ ریلوے کی تعمیر کی اجازت دی گئی جو گنگا کے شمالی کنارے سے شروع ہو کر دارجلنگ تک میٹر گیج پر بنائی گئی۔ یہ دونوں حصہ 1884ء میں ملا کر ایک سٹیٹ ریلوے میں مدغم کر دیئے گئے۔ آسام۔ بنگال ریلوے اور ایسٹ بنگال ریلوے کو ملا کر یکم جنوری 1942ء سے بنگال۔ آسام ریلوے کا نام دے کر حکومت کے زیر انتظام کر دیا گیا۔

ڈبرو۔ سادیہ (Dibru-Sadiya) ریلوے کو حکومت نے یکم اپریل 1945ء سے خرید کر آسام۔ بنگال ریلوے میں شامل کر دیا۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :3554.81 میل　　کیپٹل :87,34,35,000 روپے

آمدن :4,73,11,000 روپے　　فیصد آمدن :5.42٪

(2) بنگال۔ ناگپور ریلوے... (Bengal-Nagpur)

بنگال ناگپور ریلوے میٹر گیج پر ناگپور سے چھتیس گڑھ تک سی پی کے صوبے میں 1887ء میں کھولی گئی۔ ایک کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا کہ اسے براڈ گیج میں تبدیل کر کے ہاوڑا کٹاک (Cuttack) اور کٹنال (Katnal) تک پہنچا دے۔ 1901ء میں ایسٹ کوسٹ سٹیٹ ریلوے کا کٹک سے وزاگاپٹم تک حصہ اس کو منتقل کر دیا گیا۔ اسی سال کوئلے کی کانوں تک اضافے اور ایسٹ انڈین ریلوے کی برانچ کے ساتھ ہری ہار پور (Hariharpur) تک ملانے کی منظوری دی گئی۔ یکم اکتوبر 1944 سے حکومت کے زیر انتظام آگئی۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :3388.14 میل،　　کیپٹل :81,91,26,000 روپے

آمدن :1,69,67,000 روپے،　　فیصد آمدن :2.07٪

(3) بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے

(Bombay, Baroda & Central India)

بمبئی، بڑودہ اور سینٹرل انڈیا ریلوے سورت سے شروع ہو کر براستہ بڑودہ، احمد آباد تک جاتی تھی۔ بالاخر اسے بمبئی تک بڑھا دیا گیا۔ جس کمپنی کے پاس اس کا ٹھیکہ تھا اسکی معیاد 1880ء تک تھی جسے 1905ء تک بڑھا دیا گیا۔ 1885ء میں سٹیٹ ریلوے کا راجپوتانہ۔ مالوا میٹر گیج سسٹم کمپنی کو پٹہ پر دے دیا گیا۔ اور اس وقت سے اس میں شامل ہے۔ ناگدا۔ متھرا (Nagda-Muthra) سیکشن کھلنے کے بعد براڈ گیج سسٹم مشرقی راجپوتانہ سے دہلی تک مل گیا اور وہ بھی اسی کمپنی کو دے دیا گیا۔

کمپنی سے حصول کے لئے اپریل 1907ء میں اسکی قیمت خرید 11685581 پاؤنڈ مقرر ہوئی تھی
حکومت نے اس کا انتظام یکم جنوری 1942ء سے سنبھالا۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :3404.23 میل' کیپٹل :77,45,65,000 روپے
آمدن :7,10,04,000 روپے' فیصد آمدن :9.17٪

(4) ایسٹ انڈین ریلوے... (East Indian)

ایسٹ انڈین ریلوے کا پہلا سیکشن ہاوڑا سے پنڈوا (Pandva) تک 1854ء میں کھولا گیا اور رانی گنج تک 1857ء میں بڑھا دیا گیا۔ شمالی ہندوستان سے کلکتہ کی بندرگاہ تک واحد براہ راست راستہ ہونے کی وجہ سے تمام دیگر ریلوے سسٹم اس سے ملے ہوئے تھے۔ 1880ء میں حکومت نے لائن کو خرید لیا لیکن اس کے باوجود اس ہی کمپنی کو 1919ء تک کے پٹہ پر دے دیا اور بعد میں یکم جنوری 1925ء تک پھر یہی کمپنی چلاتی رہی جب تک کہ حکومت نے اس کا انتظام نہ سنبھال لیا۔ یکم جولائی 1925ء سے اودھ اور روہیلکھنڈ ریلوے کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :4063.55' میل کیپٹل :1,56,88,000 روپے
آمدن :12,47,34,000 روپے' فیصد آمدن :7.95٪

(5) گریٹ انڈین پینی سولا ریلوے (Great Indian Penisula)

اس کا پہلا سیکشن بمبئی سے تھانہ تک ٹریفک کے لئے 1853ء میں کھولا گیا۔ اس لائن کو مزید بڑھانے کی منظوری دی گئی تاکہ براستہ پونا سے رانجھوڑ تک مدراس ریلوے سے مل جائے اور اس کے علاوہ جبلپور تک تاکہ وہاں یہ ایسٹ انڈین ریلوے سے مل جائے۔ ویسٹرن گھاٹ کے علاقے میں 15.75 میل بھور گھاٹ پر اور 9.25 میل تھل گھاٹ کے سیکشن تھے۔ 30 جون 1925 کو حکومت نے اس کا انتظام سنبھال لیا۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :3531.25' میل کیپٹل :1,18,50,99,000 روپے
آمدن :11,34,39,000 روپے' فیصد آمدن :9.57٪

(6)مدراس اور ساؤتھرن مرہٹہ ریلوے
(Madras & Southern Mahratta)

اس سیکشن کو شمال مغربی سمت میں گریٹ انڈین جینی سولا ریلوے سے اور جنوب مغرب کی طرف کالی کٹ سے ملایا گیا۔ 1907ء میں جب ابتدائی کمپنی سے معاہدہ ختم ہوا تو اسے ساؤتھرن مرہٹہ ریلوے کمپنی سے ملا دیا گیا یہاں میٹر گیج سسٹم تھا پھر ایک بڑی کمپنی مدراس اینڈ ساؤتھرن مرہٹہ ریلوے کمپنی کو دوبارہ پٹہ پر دے دیا گیا۔ یکم اپریل 1944ء کو حکومت کے زیر انتظام آگئی۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی: 2940.31 میل — کیپٹل: 56,17,31,000 روپے
آمدن: 8,82,26,000 روپے — فیصد آمدن: 15.17٪

(7)نارتھ ویسٹرن ریلوے ... (North Western)

اسے پہلے سندھ' پنجاب دہلی ریلوے کے نام سے شروع کیا گیا تھا۔ دہلی' ملتان اور لاہور کے علاوہ کراچی سے کوٹری تک سیکشن تھا۔ کوٹری اور ملتان کے درمیان پل نہ ہونے کے سبب ریلوے ٹریفک کشتیوں کے ذریعہ منتقل کی جاتی تھی۔ 1871-72ء میں منظوری دی گئی کہ اسے انڈس ویلی سٹیٹ ریلوے سے ملایا جائے۔ اور دوسری طرف لاہور سے پشاور تک پنجاب نارتھرن سٹیٹ ریلوے پر کام شروع ہو گیا۔ 1886ء سندھ ۔ پنجاب ۔ دہلی ریلوے کو حکومت ۔ نے لے لیا اور دونوں ریلوے سسٹم ملا کر اسے نارتھ ویسٹرن ریلوے کا نام دے دیا گیا۔ یہ برصغیر میں ایک انتظام کے تحت سب سے لمبی ریلوے تھی۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی: 6881.27 میل' — کیپٹل: 1,53,04,70,000 روپے
آمدن: 9,02,32,000 روپے — آمدن: 5.90٪

(8) اودھ - ترہٹ ریلوے ...(Oudh-Tirhut)

بنگال اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کو میٹر گیج پر جس کمپنی نے بنایا تھا اسے سوائے زمین کے دیگر مالی سہولت فراہم نہیں کی گئی تھیں۔ 1885ء میں اسے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا تھا۔ 1874ء میں ترہٹ سٹیٹ ریلوے سسٹم شروع کیا گیا تھا۔ 1890ء میں اس لائن کو حکومت نے بنگال اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کو پٹہ پر دے دیا۔ یہ ایک طرف راجپوتانہ میٹر گیج سسٹم سے کان پور اور بنگال آسام ریلوے سے کاٹیہار (Katihar) اور ایسٹ انڈین ریلوے سے بنارس اور مکامہ گھاٹ (MokamehGhat)کو ملاتا تھا۔

روہیلکھنڈ اور کماؤں ریلوے کو میٹر گیج سسٹم پر بنایا گیا تھا اور 1884ء میں ٹریفک کے لئے کھولا گیا۔ یکم جنوری 1943ء سے بنگال اور نارتھ ویسٹرن' روہیلکھنڈ اور کماؤں ریلوے حکومت کے زیر انتظام آگئے اسی تاریخ سے دونوں ریلوے سسٹم ملاکر اودھ - ترہٹ ریلوے کا نام دیا گیا۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :2679.67 میل' کیپٹل :305475000 روپے

آمدن :5,07,13,000 روپے' فیصد آمدن :16.60٪

(9) ساؤتھ انڈین ریلوے (SouthIndian)

اسے گریٹ ساؤتھرن انڈیا ریلوے کمپنی نے براڈ گیج پر بنایا تھا۔ لیکن بعد میں میٹر گیج میں تبدیل کر دیا گیا۔ یکم اپریل 1944ء کو حکومت کے زیر انتظام لے لیا گیا۔ یہ تمام جنوبی انڈیا کے علاوہ جنوب کی طرف مدراس ریلوے کی جنوب مغربی لائن کے لئے فائدہ مند تھا۔ 1914ء میں سیلون کے لئے نیا راستہ کھولا گیا جہاں کشتیوں کے ذریعے سروس کی جاتی تھی۔

1945-46ء میں صورتحال

کل لمبائی :2349.25 میل' کیپٹل 46,92,94,000 روپے

آمدن :5,78,71,000 روپے' فیصد آمدن :12.33٪

10 ریاستی ریلوے (The States)

(i) بیکانیر سٹیٹ (Bikaner State)

جودھپور۔ بیکانیر ریلوے نے اسے 31 اکتوبر 1924 تک چلایا۔ جس کے بعد بیکانیر حکومت نے اپنے زیر انتظام لے لیا۔ اس کی کل لمبائی 883.05 میل تھی

(ii) جودھپور ریلوے (Johdpur)

31 اکتوبر 1924ء تک جودھپور۔ بیکانیر ریلوے کے زیر انتظام رہی بعد میں جودھپور دربار نے انتظام سنبھالا۔ یہاں انڈین سیکشن 318.74 میل اور 806.95 میل دربار لائن تھیں۔

(iii) میسور سٹیٹ ریلوے (Mysore State)

یہ لائنیں حکومت میسور کی پراپرٹی تھیں۔ 9 لائنیں اور 5 سیکشن مدراس اور ساؤتھرن۔ مرہٹہ ریلوے چلاتی تھی۔ ان میں سے تین لائنیں یکم اکتوبر 1919ء سے میسور گورنمنٹ نے سنبھال لیں اور باقی دو کو یکم جنوری 1938ء سے اپنے انتظام میں لیا۔ اس ریلوے سسٹم میں 609.47 میل میٹرگیج اور 120.80 میل نیروگیج لائنیں تھیں۔ اس کی کل لمبائی 738.27 میل تھی۔

(iv) نظام سٹیٹ ریلوے (Nizam State)

تعمیر کے بعد یکم اپریل 1930ء کو حیدر آباد سٹیٹ کے زیر انتظام آئی۔ اس میں 57.82 میل انڈین سیکشن اور 1302.16 میل حیدر آباد سٹیٹ کا تھا۔ کل لمبائی 1359.98 میل تھی۔

(11) انڈیا اور سیلون ریلوے رابطہ

انڈیا اور سیلون کو آپس میں ریلوے کے ساتھ منسلک کرنے کے لئے 1895ء سے وقتاً فوقتاً مختلف سکیمیں زیر غور رہیں۔

ساؤتھ انڈین ریلوے کو دھانوش کوڈی (Dhanushkodi) جو رامیزوارام آئس لینڈ (Rames waram Island) کا جنوب کی طرف انتہائی مقام ہے بڑھایا گیا۔ اور سیلون گورنمنٹ ریلوے کو تالائی منار (Talaimannar) منار آئس لینڈ (Mannar Island) تک لایا گیا۔ دونوں جگہوں کے درمیان صرف 20 میل کا فاصلہ تھا ان دونوں پوائنٹ کے لئے جس پشتہ کی تعمیر کی جانی تھی ایڈم برج (Adam's Bridge) کا نام دیا گیا جس کا مقصد فیری سٹیمر سروس کی جگہ لینا تھا۔ 1913ء میں ساؤتھرن انڈین ریلوے کمپنی نے مکمل سروے کیا۔ اور سوچا گیا کہ ایک راستہ (Cause way) دھانوشکوڈی (Dhanushkodi) انڈین پوائنٹ سے تلائی منار

(Talai mannar) جو سیلون کی طرف پوائنٹ تھا کل 20.05 لمبائی میں سے 7.19 میل کو خشک زمین پر اور 12.86 میل پانی پر بنایا جائے۔ پانی میں جو سیکشن بنا کر ریلوے بچھائی جانی تھی اس کے لئے پانی میں پائلنگ Piling کرنے کے بعد کنکریٹ ورک کے ذریعہ سمندر سے چھ فٹ بلند راستہ بنایا جانا تھا۔

(12) انڈو۔ برما رابطہ (IndoBurmaConnection)

پہلی جنگ عظیم کے دوران خلیج بنگال پر حملوں اور انکی وجہ سے برصغیر اور برما کو درمیان عارضی رابطوں میں رکاوٹ کے باعث برصغیر اور برما کے درمیان ریلوے رابطہ کا فیصلہ کیا گیا۔ حکومت انڈیا نے چیف انجینئر مسٹر رچرڈ کو مقرر کیا کہ وہ سروے کے بعد بہتر راستوں کا انتخاب کریں۔ اس سلسلہ میں چٹا گانگ اور منی پور وغیرہ سے برما تک ریلوے لائن بچھانے پر غور کیا گیا تھا۔

جدول 8.6 : برصغیر ریلوے کی کارکردگی (ایک اکائی کے تحت جائزہ)

1945-46	1944-45	1943-44	1942-43	1941-42	
					(i)سال کے آخر میں
40517.91	40509.26	40512.31	40525.04	40477.37	کل لمبائی میل (a)
					(ii)کیپیٹل (b)
8726797	8643675	8585383	8499216	8480551	(ہزار روپے)
					(iii)آمدن
2435915	2329043	1993235	1678874	1446937	(ہزار روپے)(c)
					(iv)پسنجر ٹرین
					(ہزار میل)(d)
75244	68309	64130	67698	89660	i.سٹیم ٹیکشن
1959	1737	1635	1320	1446	ii.الیکٹرک ٹیکشن
					(v)مال گاڑی
					(ہزار میل)(e)
74630	71088	68750	70223	72519	i.سٹیم ٹیکشن
864	808	894	1057	999	ii.الیکٹرک ٹیکشن

(a) Mileage open at close of the year (Miles)
(b) Total Capital outlay, Includig ferries and suspense on open lines (in thousand of rupees)
(c) Gross earning (In thousand of rupees)
(d) Passenger Train-Miles (In Thousand).
(e) Goods Train-Miles (In Thousand).

1945-46ء میں برصغیر ریلوے

برصغیر ریلوے بظاہر صرف ایک محکمہ تھا لیکن اس میں ایک سلطنت آباد تھی۔ ملازمین کے علاوہ لاکھوں افراد کا روزگار اس سے وابستہ تھا۔ ریلوے لائنیں' ریلوے سٹیشن' ورکشاپس کا ایک وسیع جال تھا۔ انگریزوں کے لئے برصغیر میں ریلوے کا قیام بجا طور پر ان کے لئے فخر کی بات تھی اور آج بھی وہ اپنے اس کارنامہ پر فخر محسوس کرتے نظر آتے ہیں۔

ریلوے لائنیں اور ان پر چلنے والی ٹریفک میں دو اہم عناصر انجن (لوکوموٹیو) اور رولنگ سٹاک (ڈبے) ہوتے ہیں۔ مسافروں کے علاوہ سامان کی نقل و حمل کا بہترین ذریعہ ریلوے ہی کو سمجھا جاتا تھا۔ ریلوے انجنوں کی سو سال سے زیادہ تاریخ میں کئی قسم کے انجن استعمال کئے گئے۔ تقسیم برصغیر سے پہلے یہاں سسٹم انجنوں کی اجارہ داری تھی۔ یہ دیوہیکل انجن جب ٹرین کو لے کر گزرتے تھے تو زمین دہل جاتی تھی۔ انجن اور اس کی سیٹی کی آواز یہاں افسانوی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔ سٹیم انجن کا استعمال متروک ہوتا جارہا ہے۔ تقسیم سے پہلے جو انجن استعمال کئے جاتے تھے ان کی اقسام اس طرح تھیں۔

براڈ گیج میں استعمال ہونے والے انجنوں میں XC, XB, XA, XD, XE. XGM, XP,XS,XT,CWD,AWE,WP,WG,WHG,WS,WW,WU, HGC,WM,WL,ST,HST,SG/C,SG/S,PT/C,SP/S,HG/S GSM, HG/C, HP/S, EM, APC, PI, PC, HPC, CAG, GC, HX,L,BTC,CT,CBT,CTM,DT,GT,HT,ST, Y,GS,GM, GCS,M,FTS,P,N,NM,H,HS, اور LT وغیرہ شامل تھے۔ اسی طرح میٹر گیج کے اپنی قسم کے انجن تھے لیکن مختلف انجن اور انکی اقسام کو معنویت حاصل تھی مثلاً "SG/S کا مطلب تھا SlowGoodsService' SP/S کا مطلب SlowPassengerService, HG/S کا مطلب HeavyGoodsService' وغیرہ ان میں سے کچھ اقسام کے انجن پاکستان میں استعمال ہوتے رہے۔

ریل کے پسنجر اور مال گاڑی کے ڈبے اور کوچز کی کئی اقسام تھیں۔ مثلاً" بڑے بڑے سیلون وائسرائے اور فوجی افسر استعمال کیا کرتے تھے۔ اسی طرح چھوٹے افسروں کے بھی سیلون ہوتے تھے۔ جن میں ہر طرح کی سہولیات مہیا کی جاتی تھیں۔ کچن کار' ڈائننگ کار' فروٹ وان' ہارس بوکس' سینما کار' انسپکشن کار بوگی' ٹورسٹ کار بوگی' ریلوے گارڈ کے زیر استعمال ڈبہ کو بریک کہا جاتا تھا۔ مال گاڑی کے ڈبوں کے علاوہ ریلیف ٹرین جس کے ساتھ کرین اور حادثات کی صورت میں امداد کے لوازمات ہوتے تھے۔ پانی اور فیول کے ٹینک اور انکی اقسام بھی ہوتی تھیں۔

ریلوے کے بارے میں تفصیلات اتنی زیادہ ہیں کہ ان پر علیحدہ کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ پرانے آثار معدوم ہو رہے ہیں لہذا ان کو محفوظ کر لینا چاہئے۔ پاکستان میں کچھ رد و بدل کے ساتھ ریلوے کا موروثی سسٹم ابھی تک چل رہا ہے۔

North western railway, Mechanical manual, 1935
by H D Furly, D. Cardew and J.C. Highet (Railway Officials).
Lahore 8-8-1935.
Loco guide by Hari Chand Ratta, Atma Ram & Sons.

ریلوے کے بارے میں مزید تفصیلات ضمیمہ نمبر۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

9۔ پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف (Post & Telegraph)

برصغیر کی تقسیم سے پہلے اور بعد میں ڈائریکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف جو منسٹری آف کمیونی کیشن کے ماتحت ہوتا تھا محکمہ کو کنٹرول کرتا تھا۔ پاکستان اور بھارت میں تقریباً" ان ہی انتظامی طریقوں کو جاری رکھا گیا جو انہیں وراثت میں ملے تھے۔

بھارت میں ڈاک کے لئے آٹھ سرکل تھے' جن میں ویسٹ بنگال' بہار و اڑیسہ' بمبئی' سنٹرل' مدراس' ایسٹ پنجاب' یو۔پی اور آسام۔ پہلے سات کا سربراہ پوسٹ ماسٹر جنرل ہوتا تھا اور آسام سرکل کا سربراہ ڈائریکٹر پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف ہوتا تھا۔

1883ء سے ایک انتظام کے تحت ایک بڑی تعداد میں سب پوسٹ آفس اور کچھ ہیڈ آفس ٹیلی گراف کی سہولت بھی مہیا کر رہے ہیں۔ اس طرح ڈاک اور ٹیلی گراف کی سہولت کا عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لئے ڈاک خانوں میں یہ بندوبست کیا گیا تھا۔

(1) اندرون ملک ڈاک کی شرح :۔ اندرون ملک ڈاک کی شرح برصغیر کے علاوہ عدن' نیپال' سیلون' اور پرتگیز انڈیا پر بھی لاگو ہوتی تھی۔

جدول :۔9.1

(i) خطوط	ادائیگی بذمہ مکتوب الیہ پیسہ۔ آنہ	مکتوب بلا مکمل ادائیگی	مکتوب بلا مطلوبہ ادائیگی
ایک تولہ سے کم	1-6		
ہر اضافی تولہ پر	1-0	دگنی ادائیگی	دگنی وصولی
کتابیں و پیکٹ			جتنی رقم کی
پہلے 5 تولہ پر	0-9	وصول کنندہ پر	ادائیگی باقی ہو
برائے اضافی 2.5 تولہ			
و پانچ تولہ سے زیادہ	0-3		

(ii) پوسٹ کارڈ	قیمت	
سنگل	6 پائی	مکتوب الیہ کو مکمل ادائیگی کرنا پڑتی تھی۔
ڈبل (جوابی)	1 آنہ	(جوابی پوسٹ کارڈ نیپال نہیں بھیجے جا سکتے تھے)

(iii) پارسل :۔ پارسل جن کا وزن 12.5 سیر 1000 تولہ سے زیادہ نہ ہو۔

جو 40 تولہ سے زیادہ نہ ہو پر 6 آنہ ادائیگی

ہر اضافی 40 تولہ کے لئے 6 آنہ ادائیگی

440 تولہ سے زیادہ وزن کے پارسلوں کے لئے رجسٹریشن لازمی تھی۔ عدن کے لئے تمام پارسل رجسٹرڈ ہونے لازمی تھے۔ نیپال کے لئے پارسل سروس نہیں تھی۔ پارسل کے لئے شرح کا اطلاق سیلون اور پرتگیز انڈیا پر نہیں ہوتا تھا۔

(iv) رجسٹریشن کی فیس :۔ تمام خطوط' پوسٹ کارڈ' کتابوں وغیرہ پر 3 آنہ فیس ہوتی تھی۔
(v) عام منی آرڈر :۔ ہر دس روپیہ پر دو آنہ فیس وصول کی جاتی تھی۔ (سیلون اور پرتگیز انڈیا پر غیر ممالک کی شرح کا اطلاق ہوتا تھا)۔

(vi) ٹیلی گرافک منی آرڈر فیس :۔ اس کی فیس بھی عام منی آرڈر کے برابر ہوتی تھی لیکن اس میں ٹیلی گراف کے اخراجات اندرون ملک کی شرح کے برابر وصول کئے جاتے تھے۔ (عدن اور سیلون کے لئے ٹیلی گراف کے اخراجات ان ہی ملکوں کی شرح سے) ٹیلی گرام کو الفاظ کے حساب سے دیکھا جاتا تھا۔ البتہ "عام" اور "ایکسپریس" کی شرح میں صرف یہ فرق تھا کہ ایکسپریس پر دو آنہ ہر ٹیلی گرافک منی آرڈر پر وصول کئے جاتے تھے۔ نیپال اور پرتگیز انڈیا کے لئے ٹیلی گرافک منی آرڈر کی سہولت نہیں تھی۔ البتہ سیلون کے لئے شرح اس طرح تھی۔
ایکسپریس :۔ 2 روپیہ 8 آنہ پہلے 12 الفاظ کے لئے اور 3 آنہ ہر اضافی لفظ کے لئے۔
عام :۔ ایک روپیہ 4 آنہ پہلے 12 الفاظ کے لئے 2 آنہ ہر اضافی لفظ کے لئے۔
(vii) انشورنس کی فیس :۔

جہاں پر مالیت 100 روپے سے زیادہ نہ ہو	4 آنہ
جہاں مالیت 100 - 200 روپیہ کے درمیان ہو	ساڑھے 5 آنہ
جہاں مالیت 200 - 300 روپے کے درمیان ہو	8 آنہ
ہر اضافی 100 روپیہ پر جبکہ رقم 300 روپے - 1000 روپے کے درمیان ہو	2 آنہ
ہر اضافی 100 روپیہ پر 1000 روپے سے زائد کے لئے	ایک آنہ

(viii) رسید (Acknowledgment) فیس :۔

ہر رجسٹرڈ چیز کے لئے	ایک آنہ

(ix) غیر ملکی ڈاک کی شرح :۔ یہ عموماً عدن' سیلون' نیپال اور پرتگیز انڈیا کے لئے قابل عمل نہیں تھی اور اندرون ملک کی شرح ہی لاگو ہوتی تھی۔
برما :۔ 2 آنہ پہلے ایک تولہ پر اور ایک آنہ ہر اضافہ تولہ پر۔
باقی تمام ممالک :۔ 3-1/2 آنہ پہلے ایک اونس پر اور 2 آنہ ہر اضافی اونس پر۔
پوسٹ کارڈ :۔ سنگل 2 آنہ جوابی :۔ 4 آنہ

1945-46ء کے آخر میں 1,28,211 مستقل اور 34318 عارضی پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف آفیسر تھے۔ 25916 پوسٹ آفس 1,62,232 میل میل لائن (Mail Lines) تھیں۔ سال کے دوران 1978 ملین آرٹیکل بشمول 67.5 ملین رجسٹرڈ آرٹیکل پوسٹ کئے گئے تھے۔ 15.2 کروڑ روپے کے ڈاک ٹکٹ فروخت ہوئے۔ 66.1 ملین منی آرڈر جنکی مالیت 198.1 کروڑ روپے تھی بھیجے گئے۔ 1681 ہزار پوسٹل آرڈر جنکی مالیت 100 لاکھ روپے تھی فروخت کئے گئے۔ تاجروں (Tradesmen) سے 27 کروڑ روپیہ وصول کیا گیا۔ اس کے علاوہ 2 کروڑ روپیہ وی پی آرٹیکلز سے اور تقریباً 3.5 ملین روپیہ انشورنس شدہ آرٹیکلز سے جنکی مالیت 148 کروڑ روپیہ تھی انتظام کیا گیا۔ بیرون ملک سے آنے والے پارسلوں اور خطوط پر 150 لاکھ روپے کی کسٹم ڈیوٹی وصول کی گئی۔ انڈین ملٹری پنشنرز کو 256 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی۔ 6000 پاؤنڈ سے زیادہ کونین اور 86,88,600 گولیاں متبادل کونین کے عوام کو فروخت کی گئیں۔
31 مارچ 1946ء کو 35,07,000 سیونگ بنک اکاؤنٹس تھے جس کا بیلنس 115 کروڑ روپیہ تھا۔ پوسٹل لائف انشورنس پالیسی کی تعداد 92,685 تھی جس کی مالیت (Assurance) 18.9 کروڑ روپیہ تھی۔

-2 ٹیلی گراف (Telegraphs)

1912ء تک ٹیلی گراف سسٹم کو ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ کی حیثیت برصغیر میں حاصل تھی جس کا انچارج ڈائریکٹر جنرل ٹیلی گراف ہوتا تھا جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ڈیپارٹمنٹ آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ماتحت ہوتا تھا۔ بعد میں پوسٹ اور ٹیلی گراف کے محکموں کو مدغم کردیا گیا۔ اور یکم جولائی 1912ء سے برما اور سینٹرل سرکلز میں اس کا اطلاق کرایا گیا۔ 1914ء میں دونوں محکموں کو مکمل طور پر مدغم کرنے کیلئے سیکرٹری آف سٹیٹ نے منظوری دی اور یکم اپریل سے اس کا اطلاق ہوا۔

ٹیلی گراف انجینئرنگ کے لحاظ سے برصغیر کو پہلے پانچ سرکل میں تقسیم کیا گیا تھا جس کا انچارج ڈائریکٹر ہوتا تھا۔ ان 5 سرکلوں کو مزید 18 ڈویژن میں تقسیم کیا گیا تھا جن کا انچارج ڈویژنل انجینئر ہوتا تھا۔

1922ء میں سندھ بلوچستان سرکل قائم کیا گیا جس کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں تھا 31 مارچ 1924ء کو سات سرکل اور 20 ڈویژن تھے۔ 1946ء میں بنگال۔ آسام سرکل کو دو سرکلوں میں تقسیم کردیا گیا یعنی سرکل اور آسام سرکل۔

یکم جولائی 1939ء سے 18 انجینئرنگ ڈویژن تھے۔ اپریل 1943ء سے علیحدہ

ٹیلی فون ڈسٹر کٹس جو مکمل آزاد تھے بمبئی، کلکتہ اور مدراس میں قائم کئے گئے۔
ٹیلی گرام فیس کی شرح :۔اندرون ملک ایکسپریس :۔کم سے کم ایک روپیہ دس آنہ۔
8 سے زائد الفاظ کیلئے ہر لفظ پر 2 آنہ
عام :۔کم از کم 13 آنہ
8 سے زائد الفاظ کیلئے ہر لفظ پر ایک آنہ

ٹیلی گراف کی ترقی 1897-98 کے آخر تک 50.305 میل لائنیں، 185088 میل تاریں اور کیبل تھیں جبکہ 31 مارچ 1946ء کو یہ اعداد و شمار اس طرح تھے، 116700 میل لائنیں، 1192800 میل تاریں بشمول کنڈکٹر تھے۔ ڈیپارٹمنٹل ٹیلی گراف آفس ان سالوں میں 257 اور 90 تھے۔ جبکہ ٹیلی گراف آفس جن کو پوسٹ آفس میں چلایا جاتا تھا انکی تعداد 1634 سے بڑھ کر 4010 ہو گئی تھی۔

جدول :9.2 ٹیلی گراموں کی تعداد اور اضافہ کے اعداد و شمار (تعداد)

ٹیلی گرام	1897-98ء	1945-46ء
اندرون ملک		
(i) پرائیویٹ	41,07,270	2,13,12,248
(ii) سٹیٹ	8,60,382	55,12,383
(iii) پریس	35,910	7,87,091
بیرون ملک		
(i) پرائیویٹ	7,35,679	32,27,719
(ii) سٹیٹ	9,896	2,41,707
(iii) پریس	5,278	94,297
میزان	57,54,415	3,11,75,445

(3) وائرلیس :۔1945-46ء کے سال کے دوران تقریبا" 2,87,000 پیغامات کا ڈیپارٹمنٹل وائرلیس سٹیشنوں نے بندوبست کیا تھا۔ یہ اعداد و شمار پچھلے سال کے مقابلے میں 55000 کم تھے۔

(4) ٹیلی فون :- یکم اپریل 1943ء سے کلکتہ، بمبئی اور مدراس اور یکم ستمبر 1943ء سے احمد آباد اور کراچی کے لائسنسڈ ٹیلی فون سسٹم (Licenced Telephone System) کو حکومت نے حاصل کر لیا۔

31 مارچ 1946ء کو تقریباً" 2700 ایکسچینج اور 1,26,130 ٹیلی فونوں کو محکمے اور لائسنسڈ سسٹم کے تحت چلایا جا رہا تھا۔ 1945-46 کے دوران تقریباً" 45 لاکھ ٹیلی فون ٹرنک کالز کا انتظام کیا گیا۔

Capital outlay of the Indian Post & Telegraph Department during and to the end of the year 1945-46 was Rs 2 17,81,000 and Rs. 34,25,16,000 respectively The receipt for the year ended 31st March 1946 amounted to Rs 33,47,30,400 and charge (Including Interest on Capital outlay) to Rs· 22,16,53,800 The result being net gain of Rs. 11,30,76,600.

10 براڈ کاسٹنگ (BroadCasting)

کلکتہ، بمبئی اور مدراس میں کافی عرصے تک کم طاقت کے ریڈیو کلب محدود براڈ کاسٹنگ سروس کا کام کرتے رہے اگرچہ ان کو بہت کم طاقت کے ٹرانسمیٹنگ سیٹ مہیا کئے گئے تھے لیکن یہ پھر بھی مقبول تھے۔ یہ کلب حکومت کی مالی امداد سے چلتے تھے۔ حکومت ان اخراجات کو لائسنس فیس سے پورا کرتی تھی۔ لیکن مسلسل خسارے کے باوجود مزید مالی امداد دی جاتی رہی اور آخر میں تمام پروگراموں کی ذمہ داری حکومت نے اٹھالی۔

کافی عرصہ تک غور و خوض کے بعد ایک انڈین براڈ کاسٹنگ کمپنی کو لائسنس دیا گیا کہ وہ بی بی سی کی طرز پر براڈ کاسٹنگ سروسز کو قائم کرے۔ لہٰذا بمبئی میں ٹرانسمیشن کا افتتاح جولائی 1927ء میں وائسرائے نے کیا اس کے بعد کلکتہ میں ایک ہی ماہ بعد گورنر بنگال نے افتتاح کیا۔ لیکن مالی حالات خراب ہونے کی وجہ سے یہ کمپنی یکم مارچ 1930ء کو بند کر دی گئی۔ اس دن سے برصغیر میں براڈ کاسٹنگ پر حکومت انڈیا کا کنٹرول ہو گیا تھا۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے انڈین سٹیٹ براڈ کاسٹنگ سروس قائم کی جسے بعد میں آل انڈیا ریڈیو کہا جانے لگا تھا۔

یکم جنوری 1936ء کو 20 کلو واٹ میڈیم ویو ریڈیو سٹیشن دہلی میں کھولا گیا۔ 1936ء میں 40 لاکھ روپے کا ایک سپیشل فنڈ برصغیر میں براڈ کاسٹنگ کی ترقی کے لئے قائم کیا گیا اس وقت میڈیم ویو سنٹرز بمبئی، کلکتہ اور دہلی کے علاوہ ایک 0.25 کلوواٹ کا میڈیم ویو سنٹر پشاور میں بھی کھولا گیا۔

دیگر سنٹرز کی تفصیل اس طرح ہے:۔ لاہور 5 کلوواٹ میڈیم ویو 16-12-1937، دہلی 10 کلوواٹ شارٹ ویو 16-12-1937، بمبئی 10 کلوواٹ شارٹ ویو 4-2-1938، لکھنؤ 5 کلوواٹ میڈیم ویو 2-4-1938، دہلی 5 کلوواٹ شارٹ ویو 1-6-1937، مدراس 10 کلوواٹ شارٹ ویو 16-6-1938، مدراس 0.2 کلوواٹ میڈیم ویو 16-6-1938، کلکتہ 10 کلوواٹ شارٹ ویو 16-8-1938، ترچناپلی 5 کلوواٹ میڈیم ویو 16-5-1939، ڈھاکہ 5 کلوواٹ میڈیم ویو 16-12-1939، پشاور 10 کلوواٹ میڈیم ویو 16-7-1942 کو لگایا گیا عالمی جنگ شروع ہونے کے بعد دہلی میں 100 کلوواٹ کے ٹرانسمیٹر نے 1-5-1944 سے کام کرنا شروع کیا جس کی نشریات بیرون ملک بھی سنی جا سکتی تھیں۔

براڈ کاسٹ ریسیور لائسنس

(Broadcast Receiver Licences) کی فیس دس روپیہ تھی۔ جبکہ کمرشل لائسنس کی

فیس 25 روپیہ مقرر کی گئی تھی۔ وائرلیس ریسیور لائسنس کی تعداد یکم جولائی 1947ء کو برٹش انڈیا میں 252899 تھی' مارچ 1946ء کے آخر میں لائسنس ہولڈروں کی تعداد 47492 صرف پنجاب اور سرحد پوسٹل سرکل میں درج کی گئی تھی جبکہ بمبئی میں یہ تعداد 45144 تھی۔

جدول :10.1 براڈ کاسٹ ریسیونگ لائسنس حاصل کرنے والوں کی تعداد (ہر سال مارچ کے آخر میں)

سال	تعداد	سال	تعداد	سال	تعداد
1933	9275	1934	12037	1935	17881
1936	28066	1937	42152	1938	52883
1939	72282	1940	97537	1941	125347
1942	155735	1943	167123	1944	180660
1945	199589	1946	205130	1947(جولائی)	252899

ریڈیو کی درآمد :- وائرلیس ریسیور کی درآمد برصغیر کے ان برسوں میں بہت تیزی سے بڑھی اس سے پہلے یہ کیفیت نہیں تھی 1936-37ء سے لے کر 1946-1947 تک کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

جدول :10.2 ریڈیو ریسیور کی درآمد

سال	تعداد	قیمت (روپیہ)	سال	تعداد	قیمت (روپیہ)
1936-37	26925	25,17,442	1942-43	18930	19,70,027
1937-38	29567	28,11,415	1943-44	5384	7,43,919
1938-39	28110	25,85,528	1944-45	895	1,50,947
1939-40	43684	40,62,138	1945-46	5982	7,04,197
1940-41	38866	35,31,956	1946-47	107111	1,69,61,790
1941-42	52416	41,73,266			

قیام پاکستان کے وقت براڈ کاسٹنگ سروس :-

پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کو تین ریجنل سٹیشن ورثہ میں ملے۔ جن میں سے لاہور میں 5 کلوواٹ میڈیم ویو سٹیشن پشاور میں 10 کلوواٹ میڈیم ویو سٹیشن اور ڈھاکہ میں 5 کلوواٹ میڈیم ویو سٹیشن موجود تھے۔

بی بی سی :1942ء میں برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا دفتر سب سے پہلے نئی دہلی مین کھولا گیا تھا۔ 1943ء کے آغاز میں لندن سے ایک سینئر نمائندہ یہاں تعینات کیا گیا تاکہ باہمی تعاون' تبادلہ خیالات اور مواد کی فراہمی میں آسانی ہو۔

11. الکحل انڈسٹری

عام طور پر الکحل کو تین طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ پینے کے لئے، صنعتی مقاصد کے لئے، اور موٹر فیول کے لئے۔

پینے والی الکحل کی برصغیر میں تین طرح پیداوار ہوتی تھی۔ جن میں بیر (Beer) تاڈی (Toddy) ان دونوں میں 2 تا 10٪ الکحل استعمال ہوتی تھی۔ جبکہ ارک (Arrack) اور دیگر اقسام میں 30 تا 50٪ الکحل استعمال ہوتی تھی۔ بیئر کو جو (Malted Barley) سے بنایا جاتا تھا۔ پاک و ہند میں اسکی سات مختلف علاقوں میں بروری (Breweries) تھیں۔ ارک (Arrack) کو گڑ یا شیرے کے خمیر کے علاوہ ایک قسم کے پھول (Mahua) سے بھی بنایا جاتا تھا۔ تاڈی قسم کی شراب اس زمانے میں بہت مقبول تھی۔ جسے اس کے جنوبی ہند کے دیئے گئے نام سے ہی یاد کیا جاتا تھا۔

شراب کشید کرنے کے بہت سے دیسی طریقے استعمال کئے جاتے تھے۔ لیکن صحیح شراب کشید کرنے کی انڈیا میں 70 سے زائد ڈسٹلریز (Distilleries) تھیں۔

جدول 11.1: برصغیر میں شراب کی پیداوار

سال	ڈسٹلری و بروری	پیداوار	کاروبار میں لگایا گیا سرمایہ	ملازمین	گنے کے شیرے کی پیداوار	چینی کے کارخانے
	(تعداد)	(ملین گیلن)	(لاکھ روپے)	(تعداد)	(ٹن)	(تعداد)
1930	26	4	150	2000	52000	29
1942	52	6.5	250	2000	369100	150
1946	71	12	350	3000	350000	145
1947 (انڈیا)	68	10.7	400	3000	318000	146
1947 (پاکستان)	5	3	50	200	9043	10

1947ء کے بالکل صحیح اعداد و شمار اخذ کرنے ممکن نہیں تھے البتہ اندازہ ہے۔

جدول :11.2 غیر ملکی شراب کی در آمد Import of Foreign Liquor

Year	Ale, beer, Porter stout (Gallons)	spirits, liquors Wines (Gallons)	Total (Gallon)	Value Ale,Beer etc (Rs)	Value of Spirits etc (Rs)	Total (Rs)
1943-44	301454	908196	1209650	1196911	14734030	15930941
1944-45	420381	1005036	1425417	1427403	14714068	16141471
1945-46	142632	1075446	1218078	583805	23169313	23753118
1946-47	556337	910683	1467018	2719794	25254508	27974302

12۔ فائن کیمیکلز (Fine chemicals)

فائن کیمیکلز کی اصطلاح عموماً" اس مواد کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو فوٹو گرافی کے سامان، دواؤں، فارماسیوٹیکل پراڈکٹس، پینٹ پگمنٹ وارنش اور رنگسازی کے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا خام مال عام طور پر ان آرگانک (Inorganic) اور آرگانک (Organic) ہیوی کیمیکلز سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

جدول 12.1

Chemical	Average Figures in 1946-47 of (Tons/years)		Main Use
	Production	Imports	
Acetic Acid	300	380	Rayon. White lead. Lead acetate. dyeing rubber.
Acetone	1000	-	Solvent. explosives.
Ethyl alcohol (glns)	1600000		Power. solid fuels. pharmaceuticals
Formaldehyde	60	-	Textiles. disinfectant. preservatives.
Methanol	60	-	Solvent. denaturant
Carbon disulphide	NIL		Rayon
Glycerine	2100	NIL	Pharmacy. explosives.
Lead acetate	small	NIL	Pigments. water proofing textiles
Oxalic Acid	36	small	Dyeing. printing.
Urea	NIL	..	Plastics. fertilizer
Benzene (galns)	1200000	..	Solvent
Benzene (galns)	2400000	..	Solvent
Creosote Oil (galns)	500000	..	Insecticide
Cresylic acid	60	..	
Naphthalene	600	146	Disinfectant. etc
Phenol	25	40	Disinfectant. plastics
Sodium bicarbonate	1500	7200	Medicine. Food Products. Fire extinguishers.
Sodium cyanides & ferrocynaids	-	63	Extraction of Gold & Silver
Sodium silicate	78	-	Lining silk soaps
Sodium & Potassium dichromates	3500	NIL	Textiles. leather. matches
Calcium carbide	-	3500	Oxy-acetylene welding. mining operations.

جدول 12.2: سلفیورک ایسڈ ... (Sulphuric Acid)

سال	پیداوار (ہزار ٹن)	سال	پیداوار (ہزار ٹن)
1937-38	26.8	1942-43	40.7
1938-39	25.6	1943-44	59.0
1939-40	30.7	1944-45	65.0
1940-41	-	1945-46	-
1941-42	43.0	1946-47	80.0

جدول 12.3: فرٹیلائزر (Fertilizers)

(ٹن سالانہ)

فرٹیلائزر	اوسط 1946-47		فرٹیلائزر	اوسط 1946-47	
	پیداوار	درآمد		پیداوار	درآمد
امونیم فاسفیٹ	-	225	پوٹاشیم نائٹریٹ	15000	-
امونیم سلفیٹ	26000	6100	سپر فاسفیٹ	3000	بہت کم
پوٹاشیم کلورائڈ	500	50	☆ فش مینیورز	-	550

☆ Fish Manuates

(Chemical&Dyes)...کیمیکل 13.1: جدول

(Chemical & Dyes)

Chemical	Average Figures in 1946-47 of		Main Use
	Production	Imports	
	(Tons/Annum)		
Sulphuric Acid	80,000	Negligible	Chief basic Chemical
Aluminium Sulphate & Alums	17,000	860	Paper Textile, Water Treatment
Copper Sulphate	1,000	1,075	Insecticide, Fungicide
Ferrous Sulphate	2,000	Negligible	Textile, Inks, Paints
Magnesium Sulphate	3,500	27	Sizing, Pharmacy
Sodium Sulphate	2,000	39	Paper, Textile, Dyeing, Pharmacy
Sodium Hydro sulphate	Inadequate	2030	Textile Sugar
Sodium Sulphide	100	2065	Dyeing Paper Tanning
Sodium Thiosulphate	400	62	Photography, Leather, Textile
Hydrochloric Acid	2,500	NIL	Textile, Galvanizing Preparation of other Chemicals
Calcium Chloride	1,000	NIL	Refregiration, Road making
Magnesium Chloride	7,000	NIL	Textile, Paper, Cement
Zinc Chloride	300	950	Sizing, Flux, dry cells
Nitric Acid.	2,750	NIL	Gold Refining
Ammonia	1,500	150	Fertilizers, Refregiration Medicines
Ammonia Carbonate & Bicarbonate	Inadequate	160	Medicines, Baking Powder
Ammonia Chloride	600	1,900	Flux, dry cells, sundry trades
Caustic Soda	4,000	38,500	Soap, Textile, Paper, other sundry traders
Soda Ash	37,000	70,000	Glass, Textile, Paper, Silicates, Washing, Flux etc
Bleaching Powder	4500	9100	Textile, Paper, Public Health
Chlorine	2400	NIL	Water treatment, bleaching powder, chlorinated products
Potassium Chlorate	2,000	Small	Matches.

Figures lbs/Annum (Drugs) 14.1

Drug	Average Production Figure in 1946-47	Drug	Average Production Figure in 1946-47
Caffeine	20,000	Streptomycin	NIL
Emetin	NIL	Sulpha Drugs	Un-Known
Ephedrine	3,000	Sulpharsphenamine and Neoarsphenamine	Un-Known
Morphine	2,000	Vitamin A	3500(Gallon)
Pyrethrum	NIL	Anaesthetic ether	120,000
Quinine	100,000	Calcium Gluconate	500
Santonic	2,000	Chloral hydrate	200
Strychnine	15,000	Chlorosulphonic acid	25
Carbarsone	2,000	Potassium Permanganate	36,000
D D T	Very little	Tannic acid	13,450
Mepacrine	Un-Known		
Penicillin	Un-Known		

Average Production Figure in 1946-47

14. 2

(Paint & Varnish)

Paints & Enamels	50.000		
Varnish All type	2500000	(gallons)	
Superior	1.35,000	(gallons)	
Pigments:-	Lithopone	-	
	Zine Oxide	4000	
	White lead. red lead		
	Letharge & lead Chrome	4.500	
Titanium Whites		-	
Carbon Black		-	
Aluminium Powder		250	
Mercuric & Cuprous Oxides		-	

15- کافی انڈسٹری (Cofee Industry)

جدول 15.1: کافی کی سالانہ پیداوار ایکڑ کاشت کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں

سال	ایکڑ کاشت	پیداوار (ٹن)
1940-41	181013	14226
1941-42	180412	17886
1942-43	194474	16257
1943-44	198446	17215
1944-45	198147	17345
1945-46	198700	25000

تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ برصغیر میں سب سے پہلے کافی کا تعرف 16 ویں صدی عیسوی میں مکہ مکرمہ سے ہوا۔ پہلا کافی کا باغ ایک یورپین نے تقریباً 1840ء میں لگایا۔ لیکن باقاعدہ انڈسٹری کی حیثیت اسے 1860ء کے قریب ہوئی۔ برصغیر میں کافی کی پیداوار عموماً جنوبی حصہ میں ہوتی رہی۔ 1941ء میں ایک اندازہ کے مطابق 1,81,000 ایکڑ رقبہ پر اس کی کاشت ہوتی تھی۔ کافی کی سالانہ پیداوار مختلف سالوں میں مختلف ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس کی اوسط 16,500 ٹن سالانہ تھی۔ 1940-41ء سے 1945-46ء تک کافی کی ایکڑ کاشت اور پیداوار اوپر درج کی گئی ہے۔ 1946-47ء میں خراب موسم کی وجہ سے پیداوار میں کمی ہوئی 1947ء میں کافی کی مارکیٹ میں قیمتوں کی اوسط اس طرح تھی (وزن فی CWT میں)-Plantation A 120 تا 124 روپے، Arabica Cherry 97 تا 99 روپے، Robusta Cherry flat کی قیمت 87 سے 90 روپے کے درمیان تھی۔

16. شیشہ سازی کی صنعت (GlassIndustry)

جدول 16.1: 1945ء میں پیداوار

صوبہ	پیداوار (ٹن)	فیکٹریاں (تعداد)	ریاست	پیداوار (ٹن)	فیکٹریاں (تعداد)
بنگال (دونوں)	55200	29	بیکانیر	1800	1
بہار	14100	9	دھولپور	1500	1
بمبئی	20700	15	فریدکوٹ	900	1
سی پی	3300	4	گوالیار	900	1
دہلی	2100	1	حیدرآباد	3300	1
مدراس	11400	4	جے پور	900	1
اڑیسہ	2700	1	کوٹہ	1500	1
پنجاب (دونوں)	6,600	5	میسور	450	1
یوپی	24300	18			
سندھ	1200	1	میزان	10950	8
میزان	142500	88	کل میزان	153450	96

جدول :۔16.2 شیشہ کی در آمد و بر آمد...(1940-41)

بر آمد (Export)	
ممالک	(لاکھ روپیہ) 1940-41
عدن	13.5
بحرین	8.4
سیلون	87.4
برما	195.0
مالے سٹیٹس	5.2
دیگر برطانوی مقبوضہ علاقے	78.3
عرب ریاستیں	20.1
ایران	16.1
دیگر غیر ممالک	159.8
میزان	583.8

در آمد (Import)	
اشیاء	(لاکھ روپیہ) 1940-41
چوڑیاں	6.9
(Beads)	3.5
بوتل	24.8
لیمپ ویئر	2.0
شیٹ اور پلیٹیں	17.5
دیگر گلاس ویئر	31.6
الیکٹرک بلب	21.6
میزان	107.9

17. پٹ سن کی صنعت .... (Jute Industry)

جدول 17.1: پٹ سن کے کارخانے

سن	مل (تعداد)	لوم (تعداد)(*)	سپنڈل (تعداد)(**)
1914	70	38379	795528
1920	77	41588	869879
1924	90	50359	1067633
1930	100	61834	1224982
1931	103	61426	1220586
1935	104	63724	1279416
1939	107	67939	1350466

(*) Loom

(**) Spindle

جدول 17.2: پٹ سن کی مصنوعات

سن	کپڑا (ہزار گز)	تھیلے (ہزار یونٹ)
1938	3426857	756686
1941	3757661	837409
1942	3275000	*686194
1943	2760000	*562881
1944	2902061	*461329
1945(9ماہ)		366059

*Excluding Production on Govt Account.

پٹ سن اور مصنوعات کی بر آمد (Export)

1942-43ء میں کل خام پٹ سن کی بر آمد 2,35,000 ٹن تھی' 1943-44ء میں 1,70,200' اور 1944-45 میں 1,87,600 اور 1945-46ء میں 3,91,000 ٹن تھی۔ اور 1946-47ء کے پہلے دو ماہ میں بالترتیب 25,800 اور 15000 ٹن تھی۔

جدول 17.3: پٹ سن مصنوعات کی بر آمدی تفصیلات

سن	کپڑا (ہزار گز) (☆)	تھیلے (ہزار یونٹ) (☆☆)
1920ء	1436312	514414
1930ء	1407585	479728
1940ء	1630879	1074859
1941ء	1572768	452480
1942ء	1065987	478701
1943ء	1095929	351851
1944ء	1446764	388278

* Including Burlap Cloth & Sacking Cloth.

** Including Burlap Bags and Sacking bags.

پٹ سن پر تقسیم بر صغیر کے اثرات :۔ 14 اگست 1947ء کو تقسیم کے ساتھ ہی پٹ سن کی صنعت اور پیداواری علاقے بھی تقسیم ہو گئے۔ 70٪ پٹ سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی۔ جبکہ تمام پٹ سن کے کارخانے کلکتہ (مغربی بنگال) اور اس کے نواح میں واقع تھے۔ 1947ء میں تقریباً 13,58,800 ایکڑ پیداواری رقبہ مشرقی بنگال کے حصہ میں آیا جبکہ بر صغیر کا کل پیداواری رقبہ 18,80,000 ایکڑ تھا۔ تقسیم کے بعد بنگال کے مختلف علاقوں میں پیداوار اور زیادہ سے زیادہ فصل جو کاٹی گئی ان کے اعداد و شمار 1940ء اور 1946ء کے تناظر میں درج ذیل ہیں۔

جدول 17.4: زیر کاشت رقبہ اور پٹ سن کی فصل

علاقہ	پٹ سن کا زیر کاشت رقبہ (ایکڑوں میں)		زیادہ سے زیادہ فصل (بیلز 400 پاؤنڈ)		اوسطاً زیادہ سے زیادہ پیداوار
مغربی بنگال (اضلاع)	1940	1946	1940	1946	فی ایکڑ
24 پرگنہ،	45000	24075	121500	77040	2.38
نادیہ (حصہ)	60000	32816	180000	78450	2.37
مرشد آباد،	60000	26650	114000	94725	2.24
بردوان	9000	3240	24000	14785	2.57
بیربھوم،	NIL	165	NIL	280	-
بنکورا	NIL	200	NIL	560	2.07
مدنا پور،	10,900	6715	31,400	24985	2.54
ہگلی	35000	19065	112000	78540	2.66
ہاوڑا،	10000	3335	26200	10130	2.4
دیناج پور (حصہ)	49900	20798	136400	62395	2.5
جل پائیگوری	74700	32870	235300	117285	2.3
دارجلنگ	1600	1270	4950	5000	2.67
مالدا (حصہ)	43334	14630	101400	53060	2.3
میزان	399434	185729	1087150	617235	
کوچ بہار،	45600	26825	127200	56555	1.78
تریپورہ سٹیٹ	18000	10,000	425000	22000	2.14
آسام (علاوہ سلہٹ)					
کاکر کا میدانی علاقہ	200	400	600	1000	2.7
گولپاڑہ	110000	58000	269500	139200	2.4

علاقہ	پٹ سن کا زیر کاشت رقبہ (ایکڑوں میں)		زیادہ سے زیادہ فصل (بیز 400 پونڈ)		اوسطاً زیادہ سے زیادہ پیداوار
	1940	1946	1940	1946	فی ایکڑ
کامروپ	88500	39000	247800	106100	2.7
درانگ،	26700	14900	70100	46900	2.8
نوگاؤں	78500	41100	192300	92100	2.4
سب ساگر	1100	1100	3300	2000	2.5
لکھم پور	5000	1900	16600	6100	3.2
گارو ہلز (میدانی علاقہ)	5.500	5100	9600	13900	2.2
میزان	315500	161500	809800	407300	
بہار					
چمپارن،	2478	2600	7847	7800	2.6
مظفر پور	5520	3880	12880	8536	2.2
بھاگلپور،	11736	150	25819	325	2.6
دربھنگہ	800	740	1333	1480	1.8
سارسا	NIL	4818	NIL	11081	2.4
پورنیا،	2,61000	132000	522000	220000	1.8
سانتھل پرگنہ	625	675	1146	1508	
میزان	282200	144900	571000	250700	
اڑیسہ					
کٹک،	26200	20700	56766	50357	2.3
بالاسور	1720	2100	4200	4899	2.4
پوری	513	1000	1034	2764	2.3
میزان	28433	23800	62100	58020	

علاقہ	پٹ سن کا زیر کاشت رقبہ (ایکڑوں میں)		زیادہ سے زیادہ فصل (بیز 400 پاؤنڈ) *		اوسطاً زیادہ سے زیادہ پیداوار **
	1940	1946	1940	1946	فی ایکڑ
کل بھارت	1089134	552754	2699750	1411810	
کل پاکستان (مشرقی بنگال)	3254816	1327256	9851100	4004305	
کل میزان	4343950	1880010	12550850	5416115	

(*) Yield of Jute (In bales of 400lbs)

(**) Average yeild / Acre

جدول 17.5: پٹ سن کی برآمد کے اعداد و شمار (روپیہ میں)

سال	پٹ سن کی مصنوعات	خام پٹ سن	کل برآمدی تجارت
1938-39	26,21,96,737	13,35,14,680	1,62,77,36,883
1943-44	49,47,18,495	8,32,91,039	1,99,87,98,131
1944-45	60,42,51,752	7,50,01,446	2,11,05,10,586
1945-46	59,52,99,817	15,83,69,185	2,40,38,83,119
اپریل 1946ء تا دسمبر 1946ء تک	47,86,06,926	12,69,53,740	2,07,54,07,609

18. ٹیکسٹائل انڈسٹری (Textile Industry)

جدول 18.1: کاٹن مل انڈسٹری Cotton Mill Industry

سن	ملوں کی تعداد	سپنڈلوں کی تعداد	لومز کی تعداد
1880	56	1461590	13502
1890	137	3274196	23412
1900	193	4945783	40124
1910	263	6195671	82725
1920	253	6763076	119012
1930	348	9124768	179250
1940	388	10005785	200076
1941	390	9961178	198574
1942	396	10026425	200170
1943	401	10130568	200890
1944	407	10222107	201761
1945	417	10238131	202388
1946	421	10305169	202614

ابتداء میں کاٹن مل انڈسٹری کی ترقی تمام جگہوں پر یکساں نہیں تھی۔ 1931ء میں بمبئی شہر میں 81 ملیں تھیں۔ جبکہ 48-1947ء میں انکی تعداد صرف 65 رہ گئی تھی۔ لیکن بعد میں دیگر صوبوں میں اس نے بہت ترقی کی خاص طور پر ریاستوں میں اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 417 ملوں میں سے بمبئی صوبہ میں 209' مدراس میں 69' بنگال (دونوں) میں 37 اور یو پی میں یہ تعداد 30 تھی۔

جدول 18.2: برصغیر میں کاٹن کی بحری راستے سے غیر ممالک کو برآمد

(اعداد و شمار ہزاروں میں) (400 پاؤنڈ کی ہر بیل)

نام ملک	1941-42	1942-43	1943-44	1944-45	1945-46
برطانیہ	547	229	180	234	221
آسٹریلیا	69	34	28	8	30
برطانوی مقبوضہ جات	7	22	8	8	27
ہالینڈ	-	-	-	-	14
بلجیم	-	-	-	-	16
فرانس	-	-	-	-	34
سپین	-	-	-	-	63
جاپان	385	-	-	-	-
چین ☆☆	141	-	-	-	74
امریکہ	226	7	54	66	263
دیگر ممالک	63	9	12	3	21
میزان	1438	301	282	319	763

*In Thousand bales of 400 lbs lach. Ending

March of each year

**Exclusive of Hong Kong

جدول :۔18.3 برصغیر میں کاٹن ملز کی ترقی کی رفتار

(Progress of Cotton Mills India, Pakistan & States)

					اندازاً" کاٹن کی کھپت	
سال (30 جون)	ملوں کی تعداد	سپنڈلوں کی تعداد	لومز کی تعداد	روزانہ ملازمین کی اوسط تعداد	cwt	392 پاؤنڈ کی بیلز
1901	193	5006936	41180	172883	4731090	1351740
1906	217	5279595	52668	208616	7082306	2023516
1910	263	6195671	82725	233624	6772535	1935010
1914	271	6778895	104179	260276	7500941	2143126
1920	253	6763076	119012	311078	6833113	1952318
1925	337	8510633	154292	367877	7792085	2226310
1930	348	9124768	179250	384022	9007999	2573714
1939	389	10059370	202464	441949	13337569	3810734
1943	401	10130568	200890	502650	17115763	4890218
1944	407	10222107	201761	505562	16955920	4844564
1945	417	10238131	202388	509778	17182599	4909314
1946	421	10305169	202814	495456	15924762	4549932

(1939 To 1946 Excludes Burma & Ceylon)

جدول 18.4: برصغیر میں مختلف قسم کے یارن کی پیداوار (مقدار پاؤنڈ میں)

Quantity (in Pounds) of yarn of Various Counts

یارن کی اقسام	1944-45	1945-46
1s To 10s	179,802,924	182,837,927
11s To 20s	854,886,410	819,076,803
21s To 30s	336,246,237	342,480,082
31s To 40s	168,018,790	156,232,652
Above 40s	90,106,221	91,157,737
Waste etc	21,864,844	23,031,645
میزان	1,650,925,426	1,614,816,846

19. تمباکو کی صنعت .... (Tobacco Industry)

جدول 19.1: زیر کاشت رقبہ اور پیداوار۔ (1945-46ء)

صوبہ یا سٹیٹ	رقبہ (ایکڑ)	زیادہ سے زیادہ پیداوار (ٹن) (Yield)
مدراس	230680	(معلوم نہیں)
بمبئی	185257	42427
بنگال (دونوں)	299000	120300 (1944-45 کے اعداد و شمار)
بہار	12435 (اندازہ)	(معلوم نہیں)
سی پی و برار	10143	2613
سرحد	12900	12210
یوپی	64511	(معلوم نہیں)
آسام	22300	11400
میسور	23225	4647

تمباکو مصنوعات کی تیاری

تمباکو کئی طریقوں سے ان کے استعمال کے مطابق تیار کیا جاتا تھا۔ ان مصنوعات کی اہمیت ان کی ایکس۔ فیکٹری ویلیو (Ex-Factory Value) سے لگائی جا سکتی ہے۔ (i) حقہ 9.60 کروڑ روپے (ii) چیروٹس (Cheroots) 9.20 کروڑ روپے (iii) بیڑی 7.52 کروڑ روپے (iv) سگریٹ 5.86 کروڑ روپے (v) کھانے والا تمباکو 3.02 کروڑ روپے (vi) سنف (Snuff) یا سونگھنے والا 1.53 کروڑ روپے (vii) سگار 0.51 کروڑ روپے (میزان 36.88 کروڑ روپے)
سگرٹوں کے علاوہ تمباکو کی تقریباً" تمام مصنوعات معیاری نہیں ہوتی تھیں اور مصنوعات کے معیار میں بہت فرق ہوتا تھا۔ برصغیر سے 46-1945ء میں 361 لاکھ روپے کا تمباکو در آمد اور 185 لاکھ روپیہ کا تمباکو بر آمد کیا گیا تھا۔

جدول 19.2: تقسیم برصغیر کے بعد پاک و بھارت میں تمباکو کا پیداواری رقبہ و پیداوار

صوبہ	تمباکو کی قسم	رقبہ (ایکڑوں میں) اوسط ایکڑ	زیادہ سے زیادہ پیداوار (ٹن میں)
مدراس	دیسی (a)	228436	102290
	ورجینیا (c)	99749	30310
بمبئی	دیسی (a)	141771	38918
	ورجینیا (e)	63	22
	رسٹیکا (f)	1275	402
یوپی	دیسی (a)	33754	13004
	رسٹیکا (g)	48459	19668
سی پی وبراد	دیسی (a)	8206	2327
بہار	دیسی و ولایتی (b)	121100	47200
اڑیسہ	(h)	32709	10812
آسام (سلہٹ نکال کر)	(")	18700	9,500

زیادہ سے زیادہ پیداوار (ٹن میں)	(رقبہ ایکڑ وں میں) اوسط ایکڑ	تمباکو کی قسم رقبہ	صوبہ
3915(اندازاً")	9965(11من)	دیسی (a)	مشرقی پنجاب
(")1513	3530(12من)	ورجینیا (e)	(گورداسپور اور
(")1182	3214(10من 12سیر)	رسٹیکا (f)	لاہور کے تقسیم شدہ
			اضلاع نکال کر)
(")344	(") 935	دیسی (a)	گورداسپور
(")105	(")284	رسٹیکا (f)	
(")13263	34789(اندازاً")	رسٹیکا (f)	مغربی بنگال
294805	786939		میزان
			پاکستان
12209	12873	رسٹیکا (f)	سرحد
2650(اندازاً")	3610	رسٹیکا اور نیباکم (f&h)	سندھ
(")12000	31953	نیباکم (h)	مغربی پنجاب
(")2.75	7	ورجینیا (e)	
(")60	163	رسٹیکا (f)	
(")855	2179	دیسی (a)	لاہور
			مشرقی بنگال
107037	265111(اندازاً")	رسٹیکا (f)	(سلہٹ نکال کر)
1800	3600	" (f)	سلہٹ
13661375	319496		میزان

(a) N Tabacum (Desi) (b) N Tabacum (Desior Vilayati)
(c) N Tabacum Virginia (d) Flue Cured
(e) N. Tabacum (Virginia)(f) N Rustica (N Rustica (Calcuttic)
(g) N Rustica (Calcuttic) (h) N Tabacum

20.ویجیٹیبل آئل انڈسٹری (Vegetable oil Industry)

تیل کے بیجوں کی پیداوار :- برصغیر کے اہم تیل کے بیجوں میں مونگ پھلی' بنولا' کھوپرا' ارنڈی' السی' توریے یا تلی کے بیج (Rape Seed) وغیرہ شامل تھے۔ ان میں مونگ پھلی کی پیداوار سب سے اہم تھی اور اس کی سالانہ پیداوار تقریباً" 3,000,000 ٹن تھی۔ کل پیداوار کا تقریباً" 45٪ حصہ مدراس میں پیدا ہوتا تھا جبکہ بمبئی میں 25٪' حیدر آباد سٹیٹ میں 20٪ ہوتی تھی۔ اور باقی برصغیر کے مختلف حصوں میں 10٪ پیدا ہوتی تھی۔

بنولے کے بیجوں کی پیداوار برصغیر میں تقریباً" 2,000,000 ٹن سالانہ تھی جس میں سے تقریباً 1600000 ٹن بھارت میں اور 4,00,000 ٹن پاکستان کی پیداوار تھی۔

توریے یا تلی کے بیج :- برصغیر میں مختلف ورائٹی کے ریپ سیڈ پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً" رائی' سرسوں' توریا' اور تارمیرا شامل ہیں۔ محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کے حصہ میں پیداوار کا آٹھواں حصہ آیا اور باقی بھارت کے حصہ میں آیا۔ کھوپرے یا کوکونٹ کا پیداواری بیشتر حصہ بھارت میں ہے۔ جس میں جنوبی کنارا' ملابار' کوچین اور ٹراونکور کے علاقے شامل ہیں۔ السی کی پیداوار برصغیر میں تقریباً" 400,000 ٹن سالانہ تھی۔ تقسیم کے وقت السی کے پیدواری تمام اہم حصے بھارت کے حصہ میں آئے۔ کل پیداوار میں سے ایک تہائی سی پی و برار میں' چوتھائی حصہ یو۔پی میں پانچواں حصہ بہار اور اڑیسہ میں اور حیدر سٹیٹ میں بھی پانچواں حصہ تھی۔ جبکہ باقی دسواں حصہ برصغیر کے دیگر حصوں میں پیدا ہوتا تھا۔ تل کے بیجوں کی سالانہ پیداوار تقریباً" 400,000 ٹن سالانہ تھی۔ ارنڈی (Caster) کے بیجوں کی سالانہ پیداوار 140,000 ٹن تھی۔

جدول 20.1: برصغیر میں بناسپتی گھی کی فیکٹریاں اور گھی کی فروخت کے اعداد و شمار۔

سنہ	فیکٹریاں (تعداد)	فروخت (ٹن) برصغیر میں	سنہ	فیکٹریاں (تعداد)	فروخت (ٹن) برصغیر میں
1935	5	18000	1941	12	84000
1936	5	22000	1942	12	71000
1937	5	32000	1943	16	87000
1938	5	40000	1944	18	103000
1939	9	51000	1945	21	134000
1940	11	65000	1946	22	137000

21- تجارت (Trade)

برٹش انڈیا میں اہم درآمدی اشیا کی مالیت

جدول 21.1: برصغیر میں درآمدی اشیاء کی مالیت (ہزار روپیہ)

نام اشیاء	1943-44	1944-45	1945-46	کل درآمد کا فیصد
تیل	364804	807049	793769	33.01
روئی (خام و صنائع شدہ)	175278	240063	228665	9.51
مشینری	113016	162976	226944	9.42
رنگ (رنگسازی)	82955	79239	114122	4.74
اجناس دالیں' آٹا	3072	80918	91893	3.82
لوہا اور فولاد	20233	35587	66544	2.77
کٹلری' ہارڈ ویئر وغیرہ	27706	36887	64096	2.67
کیمیکل	49705	68790	60479	2.51
وہیکل	12698	43564	60459	2.51
دھاتیں (لوہا فولاد کے علاوہ)	20938	29184	59883	2.50
کاغذ' پیسٹ بورڈ اور سٹیشنری	19629	29093	57758	2.41
کوئلہ اور دیگر غیر دھاتی کان کنی و کوری کا سامان	32964	54032	57004	2.37
الیکٹرک سامان و آلات	15311	26107	44902	1.87
تمباکو	15971	29028	39061	1.62
دوائیں اور ڈرگز	20866	28734	36448	1.52
اون (خام)	40225	20957	30904	1.29
وولن یارن اور تیار شدہ سامان	4473	10516	30028	1.20
دیگر یارن اور ٹیکسٹائل فیبرکس	3622	7184	23471	0.98

نام اشیاء	1943-44	1944-45	1945-46	کل درآمد کا فیصد
کاٹن یارن اور تیار شدہ سامان	13343	15441	18456	0.77
سلک یارن اور تیار شدہ سامان	20	9	538	-
پٹ سن یارن اور تیار شدہ سامان	535	210	174	-
پھل اور سبزیاں	8702	15503	23137	0.97
لکڑی اور ٹمبر	1176	231	455	0.02
مصالحہ جات	8960	15384	18262	0.76
نمک	15413	24148	17998	0.75
مشروبات (Liquor)	12509	10828	17883	0.75
بیج (Seeds)	12311	14458	14610	0.61
آئل مین سٹورز وغیرہ	5539	12122	13673	0.57
ربڑ (تیار شدہ اشیاء)	556	1446	829	0.03
ربڑ (خام اور کچا)	490	19	41	-
کاغذ بنانے کا سامان	433	3329	2431	0.10
فرنیچر وغیرہ	525	288	1078	0.04
موم و موم بتی	3951	2288	3247	0.14
گلاس ویئر وار تھن ویئر	2216	5982	8682	0.36
گم، ریزن اور لاکھ	1980	4893	8408	0.35
ہڈیاں چمڑا اور کھالیں	6217	4167	5781	0.24
لباس	505	1415	5077	0.21
آرمز ایمونیشن اور سٹور	3380	3260	4731	0.20
دھاتیں (خام اور سکریپ)	1069	529	1087	0.04
مچھلی	174	334	405	-
رہائشی جانور	38	30	331	-
دیگر اشیاء	54163	109643	151109	6.29
میزان	1177671	2035865	2404853	%100

مشینری کی درآمد (Imports of machinery)

جدول 21.2: (لاکھ روپیہ میں)

1945-46	1944-45	1943-44	مشینری
434	338	319	ٹیکسٹائل
322	301	224	الیکٹرک
181	153	54	سٹیل ورکنگ
144	76	62	پرائم موورز
117	110	85	مشین بیلٹ
109	77	25	مائننگ
6	4	4	آئل کرشنگ
24	25	25	پیپر مل
79	13	6	ٹائپ رائٹرو پارٹس
14	4	0.5	پرنٹنگ لیتھوگرافک
63	27	19	سلائی، اون و پارٹس
30	11	8	شوگر
48	43	22	چائے
46	32	25	پمپنگ
14	5	7	ریفریجریٹر
6	3	3	چاول، آٹا
22	17	10	سامل وووڈ ورکنگ
112	79	45	بوائلر
27	9	2	زرعی
6	3	2	جوتے اور بوٹ
1	1	1	لیدر ٹیننگ

جدول :۔21.3 برآمدی اشیاء کی مالیت (Exports)

برصغیر سے ایکسپورٹ ٹریڈ ریگولیشن کے تحت مندرجہ ذیل اشیاء برآمد کی گئیں

(ہزار روپیہ میں)

اشیاء	1943-44	1944-45	1945-46	1945-46 میں کل برآمدی کاروبار فیصد
پٹ سن (خام) و تلف	83291	75001	158369	6.59
پٹ سن (مصنوعات)	494719	604252	595300	24.76
روئی (خام) و تلف	74879	77017	158688	6.60
روئی (مصنوعات)	426242	376017	328017	13.65
چائے	378582	381204	355233	14.78
بیج	111492	105335	145071	6.03
چمڑا کھالیں (خام و تیار)	85124	81976	114801	4.78
دھاتیں، خام دھاتیں	24975	25239	.15973	0.66
غیر دھاتیں (خام)	29107	30392	25034	1.04
دالیں' تا اجناس	23082	12324	27388	1.14
تمباکو	7645	14001	23347	0.97
اون (خام و مصنوعات)	23497	39068	60463	2.52
پھل و سبزیاں	22755	45914	70390	2.93
آئل۔ کیک	1492	41	71	-
کوئلہ	2108	2278	2443	0.10
گوند' لاکھ اور رال (Resins)	29263	47470	49658	2.07

تل	8313	10557	17015	0.71
کوائر کی مصنوعات (Coir)	9716	19341	29624	1.23
مصالحہ جات	14481	11145	30850	1.28
ربڑ (خام و مصنوعات)	5189	11354	8694	0.37
بھنگ (Hemp) خام	6730	6979	5106	0.21
کافی	6995	2452	2610	0.11
پروپشن و آئل مین سٹور	5849	2482	2013	0.09
پھل	15538	22579	26624	1.11
کیمیکل' دوائیں و ڈرگز	6633	4066	8013	0.33
ڈائز و رنگ	3417	5013	6480	0.27
پرافین (WAX)	12247	12290	10527	0.45
لکڑی و ٹمبر	967	1343	2908	0.12
لباس (Apparel)	4098	5277	3978	0.17
چینی	4227	3172	2895	0.12
سلک (خام و مصنوعات)	897	639	597	0.02
بھوسہ' چوکر اور (Pollard)	706	312	189	0.01
کٹلری' ہارڈ ویئر وغیرہ	2255	2623	3875	0.16
جانوروں کی رہائش	2392	2844	2788	0.12
چربی' چربیلا مادہ اور موم	292	170	192	0.01
فرنیچر وغیرہ	245	435	559	0.03
شیشہ و (Earthenware)	760	1172	1762	0.07
کاغذ' پیسٹ بورڈ' سٹیشنری	531	3009	897	0.04

برش کیلئے فائبر	1287	1219	3585	0.15
جیولری	49	311	1235	0.05
سنبل (KAPOK)	470	1412	1410	0.06
کھاد (Manures)	1234	1437	1947	0.08
خوشبوجات	467	419	1023	0.04
صابن	1676	1270	1898	0.08
بساطی و کلاہ سازی ☆	7769	3603	4369	0.18
کھلونے اور کھیلوں کی ضروریات	269	389	1316	0.05
بکس برائے مصنوعات	983	1804	4344	0.17
برسل (Bristles)	4084	3193	6181	0.25
عمارتی سامان (لوہے کے علاوہ)	4814	4778	3839	0.15
دیگر اشیاء	34965	43893	74294	3.09
میزان	1998798	2110511	2403883	x100.00

☆ Haberdashery and Millinery.

22. فلم انڈسٹری

برصغیر میں فلم بنانے کا سب سے اہم مرکز بمبئی تھا۔ اس کے علاوہ کلکتہ' مدراس اور لاہور میں بھی فلم بنانے کے مراکز تھے۔ 50 فلم سٹوڈیوز تھے۔ جو بمبئی' پونا' کولہا پور' کلکتہ مدراس' سالم (Salem) کوانمبٹور (Coimbatore) کے علاوہ 3 سٹوڈیو لاہور میں بھی تھے جن میں سے ایک فسادات میں جل گیا تھا اور باقی حکومت نے بند کر دیئے تھے۔

31 دسمبر 1946ء تک ایک محتاط اندازے کے مطابق برصغیر کی فلم پروڈکشن میں تقریباً" دس کروڑ روپیہ لگایا گیا تھا جس میں تقسیم و نمائش کے اخراجات بھی شامل تھے۔ پروڈکشن اور ڈسٹری بیوشن میں ساڑھے چار کروڑ روپے' سٹوڈیوز کی کنسٹرکشن اور سٹوڈیو ایکوپمنٹ میں ڈیڑھ کروڑ روپے اور سینما ہاؤس کی تعمیر اور سینما ایکوپمنٹ کی مد میں ساڑھے چار کروڑ روپیہ لگایا گیا تھا۔

فلم انڈسٹری میں 15000 افراد ملازم تھے جن میں 4000 آرٹسٹ اور ٹیکنیشن پروڈکشن کے شعبہ میں تھے۔ تقریباً" 4500 افراد جو زیادہ تر کلیریکل کام کرتے تھے ڈسٹری بیوشن میں اور 6,500 افراد نمائش سے تعلق رکھتے تھے ایک سال میں ملازمین کو ادا کی گئی تنخواہ کی مالیت کا اندازہ ایک کروڑ روپے کے قریب تھا۔ یہ اعداد و شمار 31 دسمبر 1946ء تک کے دیئے گئے ہیں۔

31 دسمبر 1942ء کو فیکٹریز ایکٹ کے تحت جو ورکر ملازم تھے ان کی تعداد مختلف فلم سٹوڈیوز میں اس طرح تھی۔

صوبہ بمبئی 2224' مدراس 462' کلکتہ اور لاہور کے اعداد و شمار مل نہیں سکے لیکن محتاط اندازے کے مطابق 650 افراد ملازم تھے۔ اور ان سب کی کل تعداد 3336 تھی۔

جدول 22.1: خام فلم کی درآمد۔ Raw Film Import (تعداد)

1937-38	7,42,35,103	1942-43	8,65,53,000
1938-39	7,38,55,853	1943-44	7,87,58,000
1939-40	8,30,00,000	1944-45	8,72,13,284
1940-41	7,00,00,000	1945-46	8,08,93,563
1941-42	9,30,00,000	☆1946-47	10,10,03,449

* (نوماہ کے اعداد و شمار 31 دسمبر 1946 تک)

جدول :22.2 برصغیر میں فلموں کی نمائش (35ایم ایم)

مختصر اور فیچر فلموں کی تعداد کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں جنہیں نمائش کے لئے پیش کیا گیا اور یہ اعداد و شمار بمبئی' کلکتہ' مدراس اور لاہور کے فلم سنسر بورڈ کی رپورٹوں کی مدد سے ترتیب دیئے گئے تھے۔

سال	فیچر فلم (تعداد)		چھوٹی فلم (تعداد)		کل فلموں کی تعداد	
	انڈین	غیر ملکی	انڈین	غیر ملکی	انڈین	غیر ملکی
1924	59	405	26	903	85	1308
1926	95	456	53	1076	148	1532
1928	117	598	120	1009	237	1607
1930	261	699	63	1029	324	1728
1931	342	472	138	989	480	1461
1932	237	393	96	1133	333	1526
1933	202	449	69	1491	271	1940
1934	196	417	109	1470	305	1887
1935	247	397	91	1416	338	1813
1936	299	399	97	1425	326	1824
1937	180	395	64	1181	244	1576
1938	163	277	نامعلوم	826	163	1103
1939	146	224	"	672	146	896
1940	162	201	"	604	162	805
1941	137	169	00	201	00	370
1942	165	197	00	153	00	350

سال تعداد	فیچر فلم (تعداد)		چھوٹی فلم (تعداد)		کل فلموں کی	
	انڈین	غیر ملکی	انڈین	غیر ملکی	انڈین	غیر ملکی
1943	183	212	00	202	00	414
1944	124	298	630	812	754	1110
1945	98	332	689	664	787	996
1946	200	*364	134	502	334	1052
				207**		

☆ بشمول 4 ہندوستانی فلموں کی نقل

☆☆ نیوز ریل

جدول 22.3.

MM16 فیچر اور شارٹ فلم		(1946ء) تعداد
فیچر (غیر ملکی)	39	کل ہندوستانی: 21
شارٹ (ہندوستانی)	21	کل غیر ملکی: 217
شارٹ (غیر ملکی)	178	

فیچر فلموں کی نمائش

جدول 22.4. ممالک اور فیچر فلموں کی تعداد جنکی نمائش برصغیر میں ہوئی۔

(تعداد)

نام ملک	1936	1937	1938	1939	1940	1941	1942	1943	1944	1945	1946
برصغیر	229	180	163	146	162	137	165	183	124	98	200
امریکہ	314	312	220	178	178	167	167	180	250	290	295

نام ملک	1936	1937	1938	1939	1940	1941	1942	1943	1944	1945	1946
برطانیہ	83	80	55	39	22	33	22	30	30	30	63
دیگر ممالک	2	3	2	9	1	00	2	2	18	12	6
میزان	628	575	440	370	363	337	356	395	422	430	564

جدول :22.5 48-1947ء میں بھارت و پاکستان میں سینما ہاؤس کی تعداد

بھارت	1384	کل سینما ہاؤس :-	1501
پاکستان	117	کل ڈسٹری بیوٹر :-	150

جدول :22.6 سینما ہاؤس کی تعداد بمقابلہ قومی آبادی (48-1947)

ملک	کل آبادی	سینما ہاؤس (تعداد)	افراد فی سینما ہاؤس
برطانیہ	4,74,16,842	5000	9483
امریکہ	12,27,75,046	17000	7222
بھارت	31,00,00,000	1384	235294
پاکستان	9,00,00,000	117	769231

جدول 22.7: برصغیر میں فلموں کی تعداد (بلحاظ زبان) (تعداد)

زبان	1940	1941	1942	1943	1944	1945	1946
تامل	35	30	21	11	13	11	13
تیلگو	12	13	10	4	5	4	10
کناریز	--	2	2	4	--	1	--
ملایام	1	1	--	--	--	--	--
بنگالی	18	20	15	20	12	9	14
پنجابی	8	8	3	3	1	--	--
سندھی	--	--	1	--	--	--	--
مارواڑی	--	--	1	1	--	--	2
گجراتی	--	1	--	--	--	--	1
مراٹھی	10	10	13	7	5	-	--
اردو	1	--	--	--	--	6	9
انگریزی	--	1	--	--	--	--	--
عربی	--	--	--	1	--	--	--
ہندی	77	51	99	98	88	67	151
میزان	162	137	165	149	124	98	200

1946ء میں صرف بمبئی میں 151 فلمیں بنائی گئیں۔

مختصر تاریخ :۔ 1911ء میں جب بمبئی مین کنگ جارج پنجم اور کوئین میری کی جشن تاجپوشی کی تقریب دکھائی گئی اسی دن سے برصغیر میں فلم انڈسٹری کی بنیاد رکھ دی گئی۔ تاجپوشی کی فلموں نے اتنی مقبولیت حاصل کی کہ مزید فلموں کی ضرورت محسوس کی گئی۔ آغاز میں تمام بزنس چار شخصیات کے قبضہ میں تھا۔ ان میں الیگزنڈر ہیک' ایف۔ ایچ۔ سدھوا' چنی لال نیم اور آخری شخص ۔ جے۔ ایف۔ مدن تھا جو برصغیر میں قائم شدہ اکثر سینما کا مالک تھا۔

برصغیر کے اولین پروڈیوسر میں ڈی ۔ جی ۔ پھالکے (Phalke) جس نے 4 ریل کی "راجہ ہریش چندرا" بنائی۔ اس فلم کی نمائش کوہ نور سینما بمبئی میں ہوئی۔ جس کے بعد پھالکے نے ' سے

دیگر علاقوں میں بھی دکھایا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران پھالکے نے کرشنا جمنا اور کالیا مردان وغیرہ فلمیں بنائیں۔ پھر یہی پروڈیوسر ہندوستان فلم کمپنی کا جنرل ایڈوائزر بن گیا۔

ٹاکیز:۔ اردوشیر ایرانی نے اس کی بنیاد رکھی اور 1931ء میں عالم آراء بنائی۔ اس کے بعد 1939ء میں برصغیر میں بننے والی فلموں کی تعداد 165 تک بڑھ گئی۔ سینماؤں کی تعداد 1265 تک اور تقریباً 400 سفری سینما اس کے علاوہ تھے۔

23 لیبر (LABOUR)

1 لیبر اور فیکٹریوں کے اعداد و شمار
2 کان کنوں کے اعداد و شمار
3 حادثاتی معاوضہ کی ادائیگی (Workman Compensation)
4 رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کے اعداد و شمار
5 صنعتی تنازعات (Industrial Disputes)
6 مزدوروں کی اجرت (Labour Wages)
7 مزدوروں کی کام سے غیر حاضری کی شرح
8 انڈسٹریل سیفٹی
9 رہائشی اخراجات (Cost of Living)
10 معیار زندگی (Standard of Living)
11. کوآپریٹو مومنٹ' کوآپریٹو سوسائیٹز' ایگریکلچر کریڈٹ سوسائیٹز
12 ایمپلائمنٹ ایکسچینج

برصغیر ہمیشہ سے ہی زرعی علاقہ رہا ہے۔ لہٰذا چھوٹے کاشت کار اور زرعی لیبر کام کی تلاش میں ان علاقوں کا رخ کرتی رہی ہے جہاں روزگار کے بہتر مواقع موجود ہوتے تھے۔

تقریباً" انیسویں صدی کے آخر تک انڈسٹری میں شرائط ملازمت پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہ تھا۔ مزدوری کے اوقات بہت طویل ہوتے تھے معاوضہ نسبتاً" کم ہوتا تھا۔ عمر کی حد مقرر نہ ہونے کے باعث بچے بھی مزدوری پر لگائے جاتے تھے۔ ہفتہ وار و دیگر چھٹیاں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ زخمی ہونے یا ہلاکت کی صورت میں مزدوروں کے لئے کوئی قانونی مراعات موجود نہ تھیں۔

انڈسٹری کے بڑھنے اور فیکٹریوں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ مزدوروں میں اپنے حقوق کا شعور بھی بیدار ہونے لگا تو آخر کار اس کے نتیجہ میں انڈین فیکٹری ایکٹ 1881ء پاس ہوا۔ لیکن اس کا عملی اطلاق کئی صوبوں میں نہ ہو سکا۔ لہٰذا 1890ء میں ایک فیکٹریز کمیشن بٹھایا گیا جس کی سفارشات کی روشنی میں ایک نیا فیکٹریز ایکٹ 1891ء میں پاس کیا گیا۔ اس کے بعد مزید بہتر حالت میں ایک بل 1911ء میں پاس کیا گیا۔

برصغیر نے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن ILO کی رکنیت 1922ء میں حاصل کی۔ اس کے بعد

1923ء میں ورک مین کمپنسیشن ایکٹ Workman Compensation Act اور انڈین مائنز ایکٹ (Indian Mines Act) پاس ہوئے اور 1926ء میں انڈین ٹریڈ یونین (Trade Union) ایکٹ پاس کیا گیا۔ 31 اکتوبر 1939ء کو شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ (Shops & Establishment) پاس کیا گیا۔ برصغیر میں مزدوروں نے ہڑتالوں اور اپنی بے مثال جدوجہد کے ذریعے حکومت کو مزید مراعات دینے پر مجبور کردیا۔
لیبر سے تعلق رکھنے والے مختلف شعبوں کے اہم اعداد و شمار برصغیر کے حوالے سے آئندہ صفحات میں پیش کیے گئے ہیں۔

جدول 23.1: لیبر اور فیکٹریوں کے اعداد و شمار

مندرجہ ذیل اعداد و شمار اوسطا" روزانہ افراد کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں جنہیں برصغیر میں ملازم رکھا گیا۔

	مندرجہ ذیل سالوں میں ملازم رکھے جانے والوں کی تعداد				
فیکٹری کی قسم	1941	1942	1943	1944	1945
گورنمنٹ اور لوکل فنڈ سے قائم					
مستقل فیکٹریاں	219233	299273	355878	420435	456000
موسمی فیکٹریاں	853	620	507	484	700
میزان	220086	299893	356385	420919	456700
تمام دیگر مستقل فیکٹریاں					
ٹیکسٹائل	953320	965459	1001893	993269	1014309
انجینئرنگ	204056	223820	253947	265392	314688
منرل و میٹل	76162	82493	92694	91126	125457
کھانے پینے اور تمباکو	119888	121311	124736	132384	309686
کیمیکل اور ڈائی	71150	72626	82755	88813	101687
کاغذ اور پرنٹنگ	48245	.48501	50534	52696	72271
لکڑی، پتھر اور شیشہ	77627	82334	89824	96189	106857
جنز اور پریس	21538	17029	15408	14850	129467
سلک اور چمڑا	23516	29608	33669	34624	36301
مختلف	35346	38465	37091	35477	107253
میزان	1630848	1681646	1782551	1804820	2317976

تمام دیگر موسمی فیکٹریاں	305443	300698	297883	294996	276000
کل میزان تمام فیکٹریوں	2156377	2282237	2436819	2520251	3050676

انڈین فیکٹری ایکٹ 1934ء کے تحت 1943ء میں فیکٹریوں کی تعداد 13209 تھی۔ جبکہ یہ تعداد 1941ء میں 11868 اور 1942ء میں 12527 تھی۔

جدول 23.2: کان کنوں کے اعداد و شمار

1939ء تا 1944ء تک مختلف صوبوں میں کان کنوں کی تعداد

صوبہ	1939	1940	1941	1942	1943	1944
آسام	2463	2704	2732	2325	2539	3038
بلوچستان	617	707	834	1131	2518	3112
بنگال (دونوں)	60965	65643	65431	60501	60507	67503
بہار	166394	180845	200577	209565	206922	223140
سی پی	41466	49421	49722	51741	43792	39324
بمبئی	3890	3420	1203	2528	2304	1782
راجپوتانہ	1312	1403	3768	3661	3870	2687
یوپی	1579	2283	2377	2543	1436	1623
اڑیسہ	576	638	775	1195	1097	1164
پنجاب (دونوں)	5828	7378	5308	5578	5311	5083
سندھ	142	173	259	309	643	663
مدراس	14549	14339	12862	15312	17603	14882
دہلی	1266	810	1179	732	755	935
سرحد	7	6	-	25	24	12
میزان	301054	329770	347018	357646	349361	364948

(The Indian Labour Gazette

جدول 23.3: لیبر کو حادثاتی معاوضہ کی ادائیگی (Workman Compensation)

لیبر کو حادثاتی معاوضہ کی ادائیگی کی جاتی رہی اس کے اعداد و شمار 1925ء تا 1945ء درج ذیل ہیں ان میں مہلک اور کم درجے کے حادثات بھی شامل ہیں۔

سال	کل حادثات کی تعداد	کل رقم جو ادا کی گئی (روپیہ)
1925	11371	644120
1935	22999	1161465
1938	35065*	1432723
1939	38681	1509327
1940	41015	1938476
1941	39045	1584293
1942	44443	1869359
1943	44826**	2283991
1944	31581***	1696494
1945	67390	4225330

* سندھ کے اعداد و شمار نہ ملنے کی وجہ سے شامل نہیں کیے گئے۔

** بمبئی کے اعداد و شمار شامل نہیں ہیں۔

*** بمبئی اور مدراس کے اعداد و شمار شامل نہیں ہیں

(The Indian Labour Gazette)

جدول 23.4: <u>رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کی تعداد</u> (Jun 1945)

صوبہ	رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کی تعداد	ممبرشپ کی ریٹرن بھیجنے والی یونینوں کی تعداد	ریٹرن بھیجنے والی یونینوں کے ممبران کی تعداد
اجمیر ماروارا	3	3	946
آسام	9	9	2486
بنگال (دونوں)	330	134	286255
بہار	49	31	73428
بمبئی	93	79	172679
سی پی وبرار	53	27	13748
دہلی	40	19	30504
مدراس	154	141	88270
سرحد	4	2	328
اڑیسہ	4	4	1494
پنجاب (دونوں)	22	21	8308
سندھ	39	39	12431
یو-پی	34	34	36734
ایسی ٹریڈ یونین جنکے مقاصد صرف ایک صوبے پر محیط نہیں تھے	31	30	161774
میزان	865	573	889385

(Indian Labour Gazette)

جدول 23.5: صنعتی تنازعات (Industrial Disputes)

آجر اور مزدوروں کے درمیان تنازعات کے اعداد و شمار 1921 تا 1945 برائے برصغیر پاک و ہند

سال	تنازعات کی تعداد	متاثرہ کارکنوں کی تعداد	ضائع شدہ ورکنگ دنوں کی تعداد
1921	396	600351	6984426
1926	128	186811	1097478
1931	166	203008	2408123
1936	157	169029	2358062
1939	406	409189	4992795
1940	322	452539	7577281
1941	359	291054	3330503
1942	694	772653	5779965
1943	716	525088	2342287
1944	658*	550015	3447306
1945	820**	747530	4054499

* 5 مقدمات کے نتائج نامعلوم' ایک مقدمہ کے مطالبات نامعلوم۔

☆☆ 1 مقدمہ کے نتائج نامعلوم' 6 مقدمات کے مطالبات نامعلوم

مزدوروں کی اجرت کے اعداد و شمار

فیکٹری' انڈسٹریز کے مزدوروں کی اجرت کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں جو برصغیر پاک و ہند میں اوسطاً ادا کی جاتی تھی۔

جدول 23.6: اجرت (Earnings)

انڈسٹری	اوسط سالانہ آمدنی (روپیہ)		
	1939ء	1945ء	1946ء
ٹیکسٹائل	239.5	613.7	633.6
انجینئرنگ	263.5	653.1	589.8
منرل اور میٹل	457.2	601.9	573.5
کیمیکل اور ڈائی	244.8	445.2	484.6
کاغذ اور پرنٹنگ	332.7	565.8	474.1
لکڑی، شیشہ اور پتھر	194.2	413.6	368.4
چمڑا اور کھالیں	285.8	536.7	532.1
اسلحہ سازی	361.9	642.8	546.8
منٹ	367.4	667.0	695.2
مختلف	281.2	503.2	513.8

جدول 23.7: مزدوروں کی کام سے غیر حاضری کی شرح

اکثر و بیشتر مزدوروں کی کچھ تعداد اپنے کام سے غیر حاضر ہوتی رہتی ہے۔ جس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ مزدوروں کے اپنے کام سے غیر حاضری کی جو شرح فیصد تھی درج ذیل ہے۔

(فیصد)

مہینہ و سال	کاٹن مل انڈسٹری			اونی انڈسٹری کان پور	لیدر انڈسٹری کان پور	آرڈیننس فیکٹریز	سیمنٹ فیکٹریز	ماچس فیکٹریز
	مدراس	بمبئی	یوپی					
1946ء								
جنوری	12.2	9.4	9.3	5.7	7.7	10.4	10.1	-
فروری	13.2	10.6	9.4	5.7	5.6	10.4	9.9	-
مارچ	12.1	13.0	10.9	5.7	5.3	11.5	14.4	-
اپریل	14.1	13.0	13.7	11.0	9.1	12.7	14.7	-
مئی	13.8	14.3	18.2	15.8	11.0	15.0	14.2	-
جون	15.1	13.8	17.0	11.9	9.5	13.7	13.9	-
جولائی	13.1	14.7	13.5	6.8	6.9	10.9	13.4	-
اگست	12.2	11.7	11.2	6.2	7.2	10.6	11.4	-
ستمبر	12.8	11.8	15.7	6.7	24.7	9.2	11.8	-
اکتوبر	11.7	13.5	12.5	7.2	11.0	9.5	15.5	-
نومبر	12.5	13.5	12.7	7.3	9.7	8.8	16.6	-
دسمبر	14.2	12.2	11.2	6.7	8.7	9.1	12.8	-
1947ء								
جنوری	12.3	10.8	14.4	11.1	32.3	8.8	11.7	-
فروری	13.3	12.2	11.2	4.5	10.3	10.1	11.5	-
مارچ	14.7	11.4	14.5	6.3	11.3	10.2	12.3	10.2
اپریل	14.5	12.6	16.8	13.0	17.5	13.0	12.1	11.3
مئی	14.8	14.8	21.5	17.8	23.3	13.7	13.9	15.6
جون	15.2	-	21.2	14.3	31.2	11.1	12.8	13.4

(i) کان کنی سے وابستہ دیہاتی اکثر فصلوں کی کٹائی کے موسم میں غیر حاضر ہو جاتے تھے۔

(ii) دیگر کارخانوں میں جہاں چھٹیاں اجرت کے ساتھ دی جاتی ہیں یہ شرح کم ہے۔

(iii) مندرجہ بالا اعداد و شمار مختلف کام کرنے والے مزدوروں کی غیر حاضری کی مختلف وجوہات پر مبنی ہیں۔

انڈسٹریل سیفٹی (Industrial Safety)

حفاظت مقدمہ کے تحت مختلف کارخانوں اور کانوں میں اقدامات کئے جاتے ہیں۔ تاکہ کم سے کم حادثات ہوں۔ اس سلسلہ میں ریلوے اور بعض کارخانے داروں نے کتابچے شائع کئے اور باقاعدہ مہم چلائی اس کے باوجود جن حادثات کو ریکارڈ کیا گیا انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

جدول :23.8 حادثات (Accidents) (تعداد)

فیکٹریوں میں ہونے والے حادثات			کان کنی کے دوران حادثات	
سال	مہلک	عام	مہلک	عام
1939	221	29948	286	10584
1943	361	48799	328	9000
1944	348	56336	365	8946
1945	342	58775	307	8724

رہائشی اخراجات (Cost of Living)

برصغیر میں بمبئی پہلا صوبہ تھا جس نے رہائشی اخراجات کو قیمتوں کے لحاظ سے ناپنے کے لئے ان تبدیلیوں کو شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ ایک ماہانہ رہائشی اخراجات (cost of living) کا انڈکس بمبئی شہر کی ورکنگ کلاس کے لئے Aggregate Consumption Method جولائی 1914ء کی بنیاد پر بمبئی لیبر گزٹ میں ستمبر 1921ء سے جون 1937ء تک پیش کیا جاتا رہا۔ حکومت بمبئی کے لیبر آفس نے ایک مکمل فیملی بجٹ انکوائری بمبئی شہر میں ستمبر 1932ء اور جون 1933ء کے درمیانی عرصے میں منعقد کی۔ اور اس کی بنیاد پر ایک نیا Cost of living Index سالانہ اوسط کی بنیاد پر تیار کیا گیا جس میں جون 1934ء کو 100 کے برابر رکھا گیا۔ 1941ء سے 1946ء تک بمبئی کے لئے انڈکس درج ذیل ہے۔

جدول 23.9: BOMBAY COST OF LIVING INDEX

(1933-34----- 100)

1946	1945	1944	1943	1942	1941	مہینہ☆
242	229	238	203	137	117	جنوری
243	229	230	205	135	119	فروری
247	225	226	208	137	119	مارچ
248	226	231	225	138	121	اپریل
249	230	235	227	142	122	مئی
259	235	236	232	152	122	جون
268	240	241	235	168	126	جولائی
267	243	250	236	168	131	اگست
270	240	239	238	170	129	ستمبر
264	242	239	245	172	125	اکتوبر
271	243	242	248	178	126	نومبر
279	242	236	247	188	129	دسمبر

* جون 1943ء اور اس سے آگے اعداد و شمار مہینہ کے آغاز سے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے کے اعداد و شمار ہر مہینہ کی 15 تاریخ کے خاتمہ پر ہیں۔

مختلف صوبوں کے رہائشی اخراجات

انڈکس کو تیار کرنے میں دیگر صوبوں نے مختلف طریقہ اختیار کئے تھے اور ان کا آپس میں تقابل ممکن نہیں۔ البتہ 1946ء میں مختلف علاقوں کا cost of living انڈکس درج ذیل ہے۔

جدول 23.10: Cost of Living Index for other Provinces

	بمبئی		یو-پی		پنجاب	مدراس	سٹیٹ
1946ء	بمبئی	احمد آباد	کانپور	جبلپور*	لاہور*	مدراس*	حیدرآباد**
جنوری	230	267	305	286	293	230	-
فروری	231	260	311	286	292	232	-
مارچ	235	270	309	294	302	233	-
اپریل	236	273	308	298	305	233	109
مئی	237	279	309	304	305	237	112
جون	247	297	321	304	294	240	120
جولائی	255	308	351	306	298	242	122
اگست	254	297	346	308	303	242	119
ستمبر	257	290	346	310	308	239	118
اکتوبر	251	300	340	309	309	240	119
نومبر	258	296	350	312	319	248	118
دسمبر	266	296	345	308	326	234	117

*. Base Aug 1939=100

**. Base Aug 1943 to July 1944=100

معیار زندگی (رہن سہن) (Standard of Life)

لوگوں کے معیار زندگی کی سطح برقرار رکھنے کے لئے مختلف ضروریات زندگی پر جو اخراجات ہوتے ہیں اس کے لئے گھریلو بجٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں برصغیر کے مختلف صوبوں میں جو تحقیقات کی گئیں ان کے مطابق مختلف ضروریات زندگی پر اٹھنے والے اخراجات کی شرح فیصد درج ذیل ہے۔ یہ Two Family بجٹ تھا۔ اعداد و شمار کا آپس میں تقابل ممکن نہیں کیونکہ ضروریات زندگی پر اخراجات مختلف علاقوں میں مختلف تھے۔

جدول 23.11: ضرورت زندگی پر اخراجات کی فیصد تقسیم

ضروریات زندگی	بمبئی	احمد آباد	ناگپور	جبلپور	مدراس
	1932-33	1933-35	1927	1927	1938
غذا	46.60	49.31	64.10	66.0	52.63
فیول اور لائٹ	7.11	6.65	9.62	7.95	6.67
کپڑے	7.75	9.12	10.70	10.86	4.50
کرایہ مکان	12.81	10.97	1.92	1.44	11.14
مختلف	25.73	23.95	13.66	13 75	25.06
کل اخراجات %	100	100	100	100	100

جدول 23.12: افراد خاندان اور ماہانہ آمدنی (اوسطاً) (مندرجہ بالا شہروں میں)

	بمبئی	احمد آباد	ناگپور	جبلپور	مدراس
افراد خانہ (اوسطاً)	3.70	4.05	4.33	3.76	6.03
ماہانہ آمدنی (اوسطاً)					
روپیہ	50	46	-	-	37
آنہ	1	5	-	-	5
پیسہ	7	0	-	-	11

ٹریڈ یونین موومنٹ Trade Union Movement

ٹریڈ یونین کی صوبہ وار تفصیلات پہلے دی جاچکی ہیں۔ لیکن یہ بتانا ضروری ہے کہ سوائے صوبہ بمبئی کے کسی بھی صوبے نے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کے اعداد و شمار ریکارڈ نہیں کیے۔ لیبر آفس بمبئی نے 1922ء سے جو ریکارڈ مرتب کیا تھا اس کے مطابق اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

جدول 23.13: بمبئی میں ٹریڈ یونین موومنٹ

سال	یونین (تعداد) اوسط" سال میں	اوسط" ممبران کی تعداد (سال کے دوران)
1922	18	41030
1929	91	191937
1939	170	159026
1940	177	191942
1945	295	321582
1946	352	340540

جدول 23.14 برصغیر میں رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں اور انکے ممبران کی تعداد جنکی ریٹرن موصول ہوئیں

	1944-45	
انڈسٹری کی شاخ	تعداد	ممبران
(i) ریلوے (بشمول ورکشاپس اور ٹرانسپورٹ) سوائے ٹرام ویز کے	82	304486
(ii) ٹرام ویز	4	10390
(iii) ٹیکسٹائل	113	210712
(iv) پرنٹنگ پریس	24	13560
(v) میونسپل	23	11928
(vi) ملاح (Seaman)	9	79501
(vii) ڈوک اور پورٹ ٹرسٹ	24	37098
(viii) انجینئرنگ	53	35513
(ix) مختلف	241	186200
میزان	573	8,89,388

بھارت پاکستان میں صنعتی تنصیبات اور ملازمین (1945)ء

صنعت	بھارت			پاکستان		
	تعداد فیکٹریز	ورکر (ہزاروں میں)	ورکر فی فیکٹری	تعداد فیکٹریز	ورکر ہزاروں میں	ورکر فی فیکٹری
1- ٹیکسٹائل	1656	1193.9	719	46	32.1	675
(i) کپڑا	6	11.5	1919	3	11.0	3683
(ii) کاٹن	926	782.4	849	14	19.55	1325
(iii) پٹ سن	89	307.4	3454	-	-	-
(iv) سلک	144	18.0	125	7	0.12	17
(v) اون و قالین	70	39.0	571	1	0.18	181
2- انجینئرنگ	1734	429.4	248	278	52.6	193
(i) ریل شاپس	175	129.6	740	33	25.2	765
3- میٹلرجی	347	130.4	376	51	4.1	80
(i) فاؤنڈری	122	9.4	77	49	3.0	61
(ii) آئرن اینڈ سٹیل	38	94.3	2482	-	-	-
(iii) ٹن ریفائنری	2	2.3	1150	2	1.1	537
4- فوڈ	3749	360.4	96	467	29.8	64
(i) رائس مل	1276	50.4	40	166	3.7	22
(ii) شوگر	170	97.3	572	11	4.0	364
(ii) چائے	868	64.1	572	11	4.0	364
(iii) تمباکو	298	41.0	137	-	-	-
5- کیمیکل	1009	115.2	114	56	4.8	86
(i) ہڈی وغیرہ	36	3.0	83	3	0.65	215

صنعت	بھارت			پاکستان		
	تعداد فیکٹریز	ورکر (ہزاروں میں)	ورکر فی فیکٹری	تعداد فیکٹریز	ورکر ہزاروں میں	ورکر فی فیکٹری
(ii)کیمیکلز	105	22.0	2095	10	1.1	111
(iii)رنگسازی	64	12.9	200	-	-	-
(iv)ماچس	127	17.5	138	6	0.43	72
(v)آئل ملز	467	35.0	75	26	1.8	1
(v)پینٹ	29	3.7	127	4	0.33	84
(vi)صابن	4	4.4	1100	1	0.05	53
6- کاغذ وغیرہ	616	72.0	117	57	4.8	84
(i)پیپر	35	22.2	634	-	-	-
(ii)پرنٹنگ	535	45.7	85	54	4.5	83
7-لکڑی پتھر شیشہ	1035	142.0	137	65	10.5	162
(i)اینٹیں	259	27.7	107	2	0.11	58
(ii)سیمنٹ	87	33.5	385	8	3.3	408
(iii)شیشہ	169	30.2	179	2	0.6	238
(iv)پتھر سازی	207	16.2	78	19	3.9	207
(v)ساملز	39	7.8	200	1	0.04	42
8-ہڈیاں اور کھالیں	294	38.7	132	8	2.2	278
جوتے	34	21.2	625	2	0.08	40
ٹینریز	220	14.8	67	3	1.95	651
9-جنرز اور پریسز	2123	141.5	67	353	39.0	110
کاٹن	1960	123.1	63	296	31.2	105
پٹ سن	27	8.8	326	51	7.4	189

صنعت	بھارت			پاکستان		
	تعداد فیکٹریز	ورکر (ہزاروں میں)	ورکر فی فیکٹری	تعداد فیکٹریز	ورکر ہزاروں میں	ورکر فی فیکٹری
10-متفرق	600	312.1	520	33	26.2	793
(i) اسلحہ	60	164.7	2785	15	20.9	1395
(ii) ربڑ	41	12.6	307	5	0.6	119

Source:-India & Pakistan, O.H.K. Spate, Page 344,345

24۔ کوآپریٹو موومنٹ

برصغیر پاک و ہند کی دیہاتی معیشت ہمیشہ سے غربت کا شکار رہی ہے۔

مختلف سرکاری و غیر سرکاری شعبوں میں فی کس آمدنی کے جو تخمینہ لگائے گئے تھے اس نے اس امر میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی تھی۔

سنٹرل بنکنگ انکوائری کمیٹی نے ایک تخمینہ لگایا تھا اس کے مطابق ایک زراعت پیشہ فرد کی سالانہ آمدنی 42 روپے سے زائد نہیں تھی۔ اوسط" عام کسان کے پاس 6 ایکڑ زمین جبکہ اس کے خاندان کے 5 افراد ہوں گزر بسر انتہائی تنگی و ترشی سے ہی ممکن تھی۔ اس کے علاوہ خواندگی کی شرح بھی 13% سے زیادہ نہیں تھی اور فصل کا ہر سال منافع دینا بھی ممکن نہ تھا۔ لہذا کاشت کاروں کے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ ان کو قرضہ جاری کئے جائیں تاکہ وہ اپنے پیشہ کو جاری رکھ سکیں۔

1883ء میں لینڈ امپرومنٹ لون ایکٹ پاس ہوا۔ اس سے اگلے سال ایگریکلچر لون ایکٹ پاس کیا گیا جس کے تحت حکومت کے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ وہ آسان اقساط اور کم شرح منافع کے ساتھ قرضہ جاری کر سکتی تھی۔

1892ء میں فریڈرک نکلسن نے حکومت مدراس کو ایک رپورٹ میں لینڈ اور ایگریکلچرل بنک کے قیام کی تجویز پیش کی۔ اس خیال کو یو۔ پی کے ڈپر نیکس (Dupernex) نے "پیپلز بنک برائے ناردرن انڈیا" کے تحت آگے بڑھایا۔ ہندوؤں نے ذات پات کے نظام اور مسلمانوں کے باہمی بھائی چارہ کو کوآپریشن (Co-operation) کی ایک مثال قرار دیا۔ 1904ء میں کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیز ایکٹ پاس ہوا اور 25 مارچ 1904ء سے کوآپریٹو موومنٹ کا آغاز پورے ملک میں ہو گیا۔ اس سلسلے میں چند اہم اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

جدول :24.1 کوآپریٹو سوسائٹی (Co-operative Socities)

(1) ایگریکلچر سوسائٹی :-

ان سوسائٹیز نے جو فنڈ جمع کئے انکی تفصیل 30 جون 1945ء تک اس طرح تھی

Description	فنڈ ہزار روپیہ میں	تفصیلات
Share Capital	52009	(i) شیئر کیپٹل
Reserve & other funds	100854	(ii) ریزرو و دیگر فنڈ
Deposits	23964	(iii) ڈیپازٹ
Loans	128476	(iv) قرضہ جات
Total Working Capital	305303	کل ورکنگ کیپٹل

جدول :24.2 زائد المیعاد قرضہ جات (Overdue Loans) کی تفصیل ایگریکلچر سوسائٹیز

(اعداد و شمار روپیہ میں) (30 جون 1945)

زائد المیعاد انفرادی قابل واپسی قرضہ	انفرادی قابل واپسی قرضہ	ورکنگ کیپٹل	صوبہ
86,00,000	3,60,00,000	5,75,00,000	مدراس
75,00,000	2,20,00,000	3,87,000,00	بمبئی
26,00,000	49,00,000	86,00,000	سندھ
2,59,00,000	3,04,00,000	5,90,00,000	بنگال (دونوں)
18,00,000	33,00,000	66,00,000	بہار
21,00,000	33,00,000	47,00,000	اڑیسہ
19,00,000	1,04,00,000	1,61,00,000	یو-پی
64,00,000	3,17,00,000	5,93,00,000	پنجاب (دونوں)

11,00,000	53,00,000	75,00,000	سی پی و برار
5,00,000	5,00,000	14,00,000	آسام
15,00,000	32,00,000	50,00,000	میسور
5,00,000	29,00,000	61,00,000	بڑودہ
10,00,000	58,00,000	95,00,000	حیدر آباد دکن
21,00,000	42,00,000	31,00,000	گوالیار
--	27,00,000	30,00,000	اندور
11,00,000	27,00,000	46,00,000	کشمیر
13,00,000	21,00,000	48,00,000	ٹراونکور
6,79,00,000	18,20,00,000	30,53,00,000	میزان

جدول 24.3: زمین رہن رکھنے والے بنکوں اور سوسائٹیوں کی تفصیل

(Land Mortgage Banks & Societies)

1944-45ء کے دوران لینڈ مورٹ گیج بنکس اور سوسائٹیز کے طریق عمل کی تفصیلات اس طرح تھیں۔

بنک یا سوسائٹیوں کی کل تعداد :- 289

کل ممبران کی تعداد :- 138709

(1944-45ء)

(Share Capital)	Rs:5128197	شیئر کیپٹل
Debentures from Public	Rs:37459432	پبلک کی طرف سے قرض
Debentures from Govt	Rs:599517	حکومت کی طرف سے قرض
Deposits	Rs:1788377	جمع شدہ رقوم
Reserve & other funds	Rs:2862734	محفوظ سرمایہ و دیگر فنڈ
Loans	Rs:30140007	قرض

WorkingCapital Loansmade to Individuals Loansmade to Banks & Socities	Rs:7,79,78,264 Rs:30,68,037 Rs:38,77.304	جاری سرمایہ انفرادی قرض بنک اور سوسائٹیوں کو دیا گیا قرض
Profit	Rs:4,98,539	منافع

جدول 24.4: نان کریڈٹ اگریکلچرل سوسائٹیز کی تعداد 1944-45

صوبہ	خرید و فروخت	پروڈکشن	پروڈکشن اور فروخت	کوآپریشن کی دیگر صورتیں	میزان
مدراس	242	---	219	505	966
بمبئی	90	19	177	238	524
سندھ	1	---	6	1	8
بنگال (دونوں)	226	1008	897	1575	3706
بہار	57	---	3052	---	4109
اڑیسہ	18	---	20	---	38
یو۔پی	13	463	1974	4470	6920
پنجاب (دونوں)	17	747	2851	297	3912
سی پی و برار	81	18	3	---	102
میسور	75	---	31	33	139
بڑودہ	91	19	64	35	209
حیدر آباد	---	---	---	5	5
میزان	1044	2335	9509	7690	20578

جدول 24.5: برصغیر کے صوبوں اور ریاستوں میں سوسائٹیوں کی تعداد (1944-45)

صوبہ	آبادی (ملین)	سینٹرل	سپروائزنگ اور گارنٹنگ یونینز	زرعی	غیر زرعی	سوسائٹیوں کی کل تعداد
مدراس	51.3	31	247	11878	3452	15608
بمبئی	21.7	13	117	4885	1637	6652
سندھ	4.9	1	1	859	211	1072
بنگال (دونوں)	61.9	120	---	39624	2424	42168
بہار	37.9	45	1	8456	203	8705
اڑیسہ	9.1	15	---	2672	370	3057
یو-پی	56.2	65	1	17141	1104	18311
پنجاب (دونوں)	29.6	121	---	20390	5927	26438
سی پی و برار	17.6	36	6	5469	668	6179
آسام	10.5	19	---	1111	1452	2582
سرحد	3.4	5	---	943	80	1028
کورگ	0.2	1	13	265	57	336
اجمیرماروا ڑا	0.6	7	9	601	187	804
حیدرآباد☆	0.1	---	1	---	18	19
دہلی	1.3	1	---	240	144	385
میزان	306.3	480	396	114534	17934	133344
میسور	7.7	4	---	1835	657	2496
بڑودہ	3.3	10	2	1125	350	1487
حیدرآباد	16.9	46	1	5448	830	6325
بھوپال	0.8	14	2	298	---	314
گوالیار	4.4	15	---	3717	122	3854

اندور	1.9	6	---	845	99	950
کشمیر	4.3	15	---	2899	988	3902
ٹراونکور	6.5	1	27	1188	287	1503
کوچین	1.7	1	---	108	192	301
بھارت پور	0.6	1	2	643	72	718
سرمر	0.2	---	---	593	4	597
کوٹاہ	0.8	1	---	495	54	550
پٹیالہ	2.1	5	---	396	70	471
کولہاپور	1.2	2	---	421	41	464
بہاولپور	1.5	1	---	315	43	359
پٹنہ	0.7	1	---	293	17	311
دیگر ریاستیں	5.6	10	2	1494	181	1687
میزان ریاستیں	60.2	133	36	22113	4007	26289
کل میزان	366.5	613	432	136647	21941	159633

☆حیدر آباد کے زیر انتظام علاقہ (اب حیدر آباد ریاست کا حصہ)۔

جدول 24.6: سوسائٹی کے ممبران کی تعداد اور ورکنگ کیپٹل (صرف 1944-45)

صوبہ	پرائمری سوسائٹیز کے کل ممبران کی تعداد	ورکنگ کیپٹل (لاکھ روپیہ)
مدراس	17,25,052	3382
بمبئی	9,75,682	2917
سندھ	99,599	579
بنگال (دونوں)	15,40,680	2244
بہار	2,47,052	293
اڑیسہ	1,41,058	140

یوپی	7,56,729	417
پنجاب (دونوں)	10,88,251	2079
سی پی و برار	1,56,869	496
آسام	1,77,018	156
سرحد	29,508	38
کورگ	31,981	32
اجمیرماروواڑا	24,153	61
حیدر آباد (انتظامی علاقے)	15,805	55
دہلی	24,932	53
میزان	70,34,369	12942
میسور	2,10,994	331
بڑودا	1,23,167	199
حیدر آباد	2,53,959	395
بھوپال	9,223	12
گوالیر	71,986	121
اندور	35,315	97
کشمیر	1,04,506	108
ٹراونکور	2,00,868	84
کوچین	42,064	63
بھارت پور	17,155	36
سرمر	10,346	3
کوٹاہ	6,312	50
پٹیالہ	10,791	5
کولہا پور	43,719	57
بہاولپور	10,376	18

پٹنہ دیگر ریاستیں	6,598 1,63,432	6 139
میزان ریاستیں	13,20,811	1721
کل میزان	83,55,180	14663

25. برصغیر میں دفاتر روزگار (Employment Exchange)

ڈائریکٹوریٹ جنرل ری سیٹلمنٹ اور ایمپلائمنٹ جولائی 1945ء میں قائم کیا گیا تھا کہ سابقہ فوجیوں کو سول ملازمتیں فراہم کی جا سکیں۔ تقسیم برصغیر سے پہلے کل 70 دفاتر روزگار تھے۔ جن سے 53 بھارت کے حصہ میں اور 17 پاکستان کے حصہ میں آئے۔ بعد میں سابقہ فوجیوں کے ساتھ سویلین کو ملازمت فراہم کرنے کی ذمہ داری بھی اس ادارہ کو سونپ دی گئی۔

دفاتر روزگار میں رجسٹریشن اور ملازمت کے اعداد و شمار اس طرح تھے۔

جدول 25.1: (تعداد)

تاریخ	کل رجسٹریشن	ملازمت جو فراہم کی گئیں	آسامیاں جنہیں منسوخ کیا گیا	خالی آسامیاں مہینہ کے آخر میں
ماہ اگست 1946	50931	7601	16236	96217
ماہ اکتوبر 1946	48309	9484	22157	94344
ماہ دسمبر 1946	44837	10570	15402	90917

آجر جو ان دفاتر روزگار سے مدد حاصل کرتے تھے ان کی تعداد جولائی 1946ء میں 2500 سے بڑھ کر جولائی 1947ء میں 3500 ہو گئی تھی۔

26. سونے اور چاندی کا بھاؤ (بمبئی 1926-27ء تا 1946-47)

جدول 26.1:

سنہ	سونا (c) (فی تولہ) زیادہ	کم	اوسط	چاندی (d) (فی 100 تولہ) زیادہ	کم	اوسط	ڈیوٹی
	روپیہ-آنہ-پیسہ	روپیہ-آنہ-پیسہ	روپیہ-آنہ-پیسہ	روپیہ-آنہ-پیسہ	روپیہ-آنہ-پیسہ	روپیہ-آنہ-پیسہ	(a)
1926-27	21-11-6	21-4-6	21-7-8	72-0-0	55-8-0	63-1-5	
1927-28	21-11-3	21-4-9	21-7-6	61-2-0	56-8-0	59-3-7	
1928-29	21-11-6	21-4-6	21-6-10	66-6-0	58-2-0	60-9-2	
1929-30	22-0-0	[illegible]	21-7-5	59-7-0	46-14-0	53-9-1	
1930-31	21-13-3	21-3-6	21-12-6	57-4-0	39-0-0	46-15-1	9-6-0
1931-32	31-2-0	21-3-6	24-4-3	66-8-0	41-12-0	50-3-11	14-1-0
1932-33	32-1-6	26-10-0	29-5-2	60-0-0	48-14-0	52-11-4	14-1-0
1933-34	34-12-0	28-11-0	32-4-5	59-14-0	52-15-0	56-0-10	17-9-3
1934-35	36-13-3	33-3-0	35-15-8	69-0-0	50-7-0	60-13-5	11-11-6
1935-36	36-12-0	31-3-6	35-4-11	87-0-0	46-12-0	65-1-1	4-11-0
1936-37	35-8-0	33-15-3	34-12-6	56-2-0	47-0-0	50-5-8	4-11-0
1937-38	35-2-0	34-3-6	34-7-10	55-15-6	46-1-6	51-4-1	7-0-6
1938-39	37-10-6	34-2-3	35-10-3	53-1-6	48-2-0	51-11-3	7-0-6
1939-40	43-8-0	36-9-0	39-13-11	66-4-0	44-7-6	55-4-9	7-0-6
1940-41	48-8-0	40-2-6	42-6-0	64-13-0	54-10-0	62-8-0	7-0-6
1941-42	57-12-0	41-9-6	44-7-11	97-6-0	61-12-6	66-11-4	8-7-0
1942-43	72-0-0	44-12-0	57-10-10	116-8-0	75-4-0	94-2-6	8-7-0
1943-44	96-4-0	65-4-0	76-11-6	141-8-0	101-8-6	120-7-11	8-7-0
1944-45	76-12-0	61-2-0	71-7-4	143-4-0	113-10-0	128-10-9	8-7-0
1945-46	97-12-0	63-6-0	80-3-0	159-6-0	118-0-0	135-1-11	8-7-0
							18-12-0
1946-47	111-0-0	84-4-0	101-1-2	195-0-0	127-0-0	162-4-10	18-12-0
							9-6-0

(a) امپورٹ ڈیوٹی چاندی پر - روپیہ - آنہ - پیسہ میں۔

(b) سونے پر امپورٹ ڈیوٹی 1945-46 میں 25 روپیہ اور 1946-47 میں 12 روپیہ 8 آنہ۔

(c) سونے کا بھاؤ فی تولہ عمدہ کوالٹی دیا گیا ہے۔

(d) چاندی کا بھاؤ فی سو تولہ (Per 100 tola Gross) دیا گیا ہے

تمام بھاؤ روپیہ آنہ اور پیسہ میں بمبئی کے ہیں۔

27 انشورنس (Insurance

جدول :27.1

انشورنس (بیمہ)	30 ستمبر 1944 تک	30 ستمبر 1945 تک	30 ستمبر 1946 تک
کل انشورنس کمپنیوں کی تعداد	323	330	340
انڈین کمپنیاں (زیادہ تر لائف انشورنس)	228	234	239
غیر انڈین کمپنیاں (زیادہ تر نان لائف)	95	96	101

(Govt of India Insurance year Book)

جدول :27.2 لائف انشورنس بزنس

	نیا بزنس			کل بزنس		
بزنس کی تفصیلات	1943	1944	1945	1943	1944	1945
جاری شدہ نئی پالیسیوں کی تعداد	296000	451000	599000	1821000	2127000	2592000
پالیسیاں جو انڈین کمپنیوں نے جاری کیں	283000	432000	577000	1628000	1940000	2376000
غیر انڈین """	13000	19000	22000	193000	187000	216000

(بیمہ کی رقم کروڑ روپیہ)

بزنس کی تفصیلات	نیا بزنس 1943	نیا بزنس 1944	نیا بزنس 1945	کل بزنس 1943	کل بزنس 1944	کل بزنس 1945
(i) بیمہ کی کل رقم☆	72.12	106.2	135.38	268.73	443.13	551.28
(ii) انڈین کمپنیوں نے جو بیمہ کئے (رقم)	62.94	95.2	122.78	294.08	366.15	459.43
(iii) غیر انڈین کمپنیوں نے جو بیمہ کئے (رقم)	9.18	11.0	12.60	74.65	76.98	91.85
(iv) پریمیم کی آمدن	3.97	5.74	7.47	19.07	22.43	28.04
<u>پریمیم کی آمدن</u>						
(a) انڈین کمپنیاں	3.48	5.12	6.73	14.84	18.10	22.81
(b) غیر انڈین	0.49	0.62	0.74	4.23	4.33	5.23

*.Sum Assured(Including Reversionery Bonus additions)

جدول 27.3: نان لائف انشورنس بزنس ([illegible])

(اعداد و شمار کروڑ روپے میں)

	1942	1943	1944	1945
کل پریمیم آمدن	7.38	7.63	7.39	8.88
پریمیم آمدن				
(i) انڈین کمپنیاں	2.06	2.89	3.22	4.94
(ii) نان انڈین "	5.32	4.74	4.17	3.94
کل فائر پریمیم آمدن	2.47	3.46	3.45	4.69
کل میرین آمدن	3.87	2.80	2.47	2.13
مختلف پریمیم آمدن	1.04	1.37	1.47	1.95

28.موسمی حالات و آفات

برصغیر کے مختلف شہروں کے زیادہ سے زیادہ اور کم سے
کم درجہ حرارت، بارش کی اوسط، اور زلزلوں کے
اعداد و شمار اور تفصیلات

برصغیر کے مختلف شہروں کا کم سے کم درجہ حرارت ماہانہ اور سالانہ

جدول: 28.1

(ڈگری فارن ہائٹ)

سٹیشن	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	سالانہ
دار جلنگ	35.4	36.6	43.0	48.8	52.4	56.5	58.0	57.7	56.0	50.2	43.1	36.6	47.9
شلانگ	38.8	42.4	50.8	57.0	59.1	63.0	64.6	64.0	61.6	54.8	46.2	40.0	53.5
شملہ	35.4	36.1	43.6	50.6	57.7	60.1	59.2	59.2	56.3	51.4	44.2	39.3	49.4
بمبئی	66.7	67.4	71.9	76.1	79.6	78.6	76.7	76.1	75.7	75.6	72.5	68.8	73.8
کراچی	57.4	61.0	68.1	74.2	79.0	82.3	81.1	78.5	76.7	73.7	66.9	60.1	71.6
مدراس	67.1	68.4	72.4	78.1	81.7	81.1	79.3	78.0	77.2	75.0	71.9	68.9	74.9
الہ آباد	47.1	50.9	61.0	71.4	79.9	82.9	79.8	78.5	76.6	67.1	54.3	47.1	66.4
کلکتہ	54.6	59.4	68.8	75.5	77.5	78.6	78.6	78.3	78.0	73.8	63.7	55.0	70.2
کان پور	45.7	51.0	60.1	70.6	80.4	83.0	79.9	78.7	76.2	66.0	53.9	46.5	66.0
دہلی	43.3	49.2	57.1	67.7	78.8	82.5	80.1	78.4	75.5	64.3	51.8	45.0	64.5
جیلب آباد	43.8	49.1	59.9	70.2	79.0	84.9	85.0	82.2	77.0	64.4	52.8	44.9	66.1
لاہور	40.1	44.5	53.2	63.2	72.2	79.0	80.1	78.7	73.1	59.8	47.3	40.6	61.0
لکھنؤ	47.1	51.4	60.6	70.8	78.3	81.7	79.5	78.6	76.5	66.5	54.1	47.3	66.0
پٹنہ	51.1	54.8	64.3	73.5	78.1	79.9	79.9	79.7	78.9	72.8	61.0	52.3	68.9
پشاور	40.4	44.0	52.4	60.5	70.4	77.2	80.2	78.9	71.8	60.5	48.9	40.9	60.5
ڈیرہ دون	44.0	46.6	54.1	62.5	70.1	74.1	73.8	72.9	69.5	60.3	51.1	45.1	60.3
ناگپور	57.7	61.9	69.3	77.2	82.7	79.6	75.5	75.0	74.7	69.0	61.8	57.2	70.1

برصغیر کے مختلف شہروں کی ماہانہ اور سالانہ بارش کی اوسط (انچ)

جدول: 28.2

سٹیشن	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	سالانہ
دارجلنگ	0.53	1.19	1.88	4.14	9.63	24.18	32.92	26.56	18.90	5.41	0.81	0.27	126.42
شلانگ	0.52	1.06	1.97	5.10	11.29	18.16	13.65	12.49	11.79	6.72	1.61	0.28	84.64
شملہ	2.61	2.92	2.36	1.81	2.53	6.04	16.30	16.85	6.68	4.18	0.52	[illegible]	61.04
بمبئی	0.14	0.08	0.05	0.03	0.65	19.06	24.27	13.39	10.39	2.54	0.53	0.08	[illegible]
کراچی	0.46	0.44	0.29	0.15	0.06	0.72	3.20	1.56	0.52	0.02	0.08	0.20	[illegible]
مدراس	1.41	0.41	0.29	0.61	1.03	1.86	3.60	4.58	4.68	12.04	13.96	5.45	49.92
الہ آباد	0.85	0.63	0.56	0.17	0.63	5.04	12.56	10.03	8.36	2.34	0.31	0.34	41.82
کلکتہ	0.37	1.17	1.36	1.75	5.49	11.69	12.81	12.92	9.95	4.48	0.81	0.18	62.98
کان پور	0.56	0.68	0.29	0.22	0.32	3.19	10.75	11.20	6.79	1.30	0.35	0.28	35.91
دہلی	0.99	0.83	0.51	0.33	0.52	3.03	7.03	7.23	4.84	0.40	0.10	0.43	26.24
جیکب آباد	0.23	0.33	0.22	0.17	0.14	0.26	0.95	0.88	0.17	0.03	0.05	0.17	3.60
لاہور	1.04	0.97	0.79	0.57	0.59	1.64	5.45	5.15	2.20	0.24	0.10	0.47	19.21
لکھنؤ	0.76	0.72	0.34	0.25	0.77	4.46	12.00	11.50	7.40	1.23	0.22	0.32	40.02
پٹنہ	0.59	0.74	0.42	0.27	1.40	7.14	11.58	13.09	8.60	2.30	0.34	0.22	46.69
پشاور	1.44	1.53	2.44	1.76	0.77	0.31	1.26	2.03	0.81	0.23	0.31	0.67	13.56
ڈیرہ دون	2.32	2.47	1.26	0.65	1.45	8.55	26.30	28.79	10.62	1.26	0.35	1.02	85.04
ناگپور	0.37	0.65	0.60	0.60	0.75	8.82	14.60	11.42	8.01	2.17	[illegible]	0.47	49.24

برصغیر کے مختلف شہروں کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت (ماہانہ اور سالانہ)

جدول: 28.3 (ڈگری فارن ہائٹ)

اسٹیشن	بلندی فٹ	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	سالانہ
پہاڑی														
دارجلنگ	7432	47.0	47.8	55.4	61.2	62.9	64.9	65.7	65.6	64.6	61.7	55.6	50.5	58.6
شلانگ	4921	60.1	62.5	70.4	74.1	74.0	74.5	75.3	75.1	74.3	71.1	66.0	61.6	69.6
شملہ	7224	47.5	48.8	57.0	65.9	73.2	75.1	70.9	68.4	68.4	64.3	58.3	50.6	62.4
ساحلی علاقے														
بمبئی	37	83.2	83.1	86.2	89.1	91.1	88.5	85.5	85.0	85.5	88.8	89.4	86.6	86.8
کراچی	13	75.5	76.9	81.8	85.4	88.6	90.4	88.5	85.8	85.6	87.3	85.2	78.7	84.1
مدراس	67	85.3	88.3	91.4	95.5	101.3	99.6	96.3	94.8	93.9	90.1	85.4	84.1	92.2
میدانی علاقے														
الہ آباد	322	74.8	79.2	91.7	102.6	107.1	102.7	92.1	89.4	91.5	90.4	83.4	75.7	90.1
کلکتہ	21	79.6	83.7	92.5	96.8	95.6	92.4	89.5	89.0	89.0	89.2	84.2	79.4	88.5
کان پور	413	71.9	77.0	89.4	99.4	106.2	102.7	92.4	89.7	90.9	91.2	82.8	74.0	89.0
دہلی	714	70.5	74.7	85.0	96.6	104.8	102.4	95.3	93.0	93.5	92.5	83.2	73.7	88.8
جیکب آباد	183	72.7	78.5	90.5	100.4	111.6	113.9	108.0	104.3	103.2	99.0	87.6	76.1	95.5

سٹیشن	بلندی فٹ	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	سالانہ
لاہور	702	68.0	72.1	82.6	94.5	103.7	105.9	99.6	97.0	97.3	94.0	82.9	72.3	89.2
لکھنؤ	371	73.9	78.6	90.8	101.4	105.4	100.2	92.4	90.5	91.9	91.4	83.9	75.9	89.7
پٹنہ	173	73.0	77.8	89.8	98.9	100.3	96.2	90.7	89.1	89.7	88.6	82.1	71.6	87.6
پشاور	1175	63.0	66.2	74.8	85.2	97.0	105.0	102.5	98.2	95.0	87.8	76.8	66.7	85.0
سطح مرتفع														
ڈیرہ دون	2239	66.1	69.3	79.4	90.0	96.0	93.7	86.5	84.5	84.8	82.9	75.4	68.7	81.4
ناگپور	1022	83.7	88.2	96.7	104.5	108.7	99.5	88.3	87.3	89.8	91.0	85.5	81.7	92.1

زلزلے (Earthquakes)

برصغیر میں مشہور زلزلوں کی تاریخ

سن (عیسوی)	علاقہ	تفصیلات
893یا894ء	دیبل	1,50,000 افراد ہلاک
06-07-1505	افغانستان اور شمالی برصغیر	زمین کئی جگہ سے پھٹ گئی اور کافی جانی و مالی نقصان ہوا ایک دن میں 33 مرتبہ جھٹکے محسوس کئے گئے
1552ء	کشمیر	
26-05-1618	بمبئی	2000 افراد ہلاک۔ سمندر میں تلاطم کی وجہ سے کئی جہاز تباہ
07-02-1663	لاکھوگر۔ آسام	
1668ء	مشرقی بنگال	32 دن تک جھٹکے محسوس کئے جاتے رہے۔
02-11-1668	برصغیر	ایک قصبہ ساماجی یا سالاوانی جسکی آبادی 30,000 تھی صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔
04-06-1669	بالائی برصغیر	پتھروں کی بارش ہوئی جس سے ایک جھیل کا پانی ابل گیا
22-06-1669	کشمیر	
23-06-1669	اٹک	
17-07-1720	دہلی	فتح پور مسجد اور قلعہ کو نقصان پہنچا ایک ماہ تک جھٹکے محسوس کئے جاتے رہے۔ اور دہلی کی آبادی گھروں سے باہر سوتی رہی
Oct1737	کلکتہ گنگا کے ڈیلٹا کے علاقے میں	ساتھ طوفان بھی آیا۔ بیس ہزار سے زیادہ کشتیوں کو گنگا میں نقصان پہنچا تین لاکھ افراد ہلاک

02-04-1737	بنگال' برما' اور اراکان کا ساحل	چٹاگانگ کے نزدیک 60 مربع میل کا علاقہ مستقلاً" زمین میں ڈوب گیا۔
13-07-1762	کلکتہ اور کشمیر اونمول اور گنگا کے بلائی حصے۔	مختلف علاقوں میں شدید زلزلوں کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔
01-09-1803	متھرا' کلکتہ' گڑھوال' کاؤں اور دہلی	متھرا اس غازی خان کی بنائی ہوئی کئی مسجدوں کے گنبد زمین بوس ہو گئے۔ گڑاھوال میں کئی دیہات تباہ ہوئے۔ قطب مینار کا بالائی حصہ گر گیا۔
16-06-1819	کچھ	بھوج کا قصبہ مکمل تباہ ہو گیا۔ 2000 افراد ہلاک ہوئے' احمد آباد' سورت اور پونا بھی متاثر ہوئے۔ کچھ کے مغرب میں سندھری قصبہ اور متصل علاقوں میں 15 میل چورا قطعہ دریائے سندھ کی شاخ کے سامنے پیدا ہو گیا۔ جے اللہ بند کیا جاتا تھا۔
29-10-1826ء	کھٹمنڈو اور پٹن (نیپال)	
ستمبر1827ء	لاہور	لاہور کے نزدیک کولی تاراں کا قلعہ تباہ ہوا۔ ایک ہزار افراد ہلاک۔ اور ایک چٹان کے دریائے راوی میں گرنے سے سیلاب آگیا۔
06-06-1828ء	کشمیر	ایک ہزار افراد ہلاک۔
26-08-1833ء	کھٹمنڈو (نیپال) اور شمالی بہار	24 گھنٹے تک جھٹکے محسوس کئے گئے صرف کھٹمنڈو میں 100 سے زیادہ مکانات گر گئے اسی طرح دیگر علاقوں سے بھی نقصانات ہوئے۔

19-02-1842ء	کابل جلال آباد	216000 مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔
	پشاور	ایک تہائی جلال آباد کا قصبہ تباہ ہو گیا
مارچ' اپریل 1843	دکن	شولا پور' مکنال' بلادی' کرنول اور بشکام بھی متاثر ہوئے۔
24-01-1852	بالائی سندھ	قلعہ کلہان تباہ ہو گیا۔ 350 افراد ہلاک ہوئے۔
10-01-1869	آسام	2,50,000 مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔
31-12-1881	خلیج بنگال	800 میل کے دائرے میں اور 20 لاکھ مربع میل کا علاقہ جس میں زیادہ تر سمندری علاقہ تھا متاثر ہوا۔ اسے آگرہ' گیا' ہزاری باغ اور کالی کٹ تک محسوس کیا گیا۔
30-05-1885	کشمیر	3000 افراد ہلاک ہوئے۔ ایک لاکھ دس ہزار مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔
14-07-1885	اسکا مرکز ڈھاکہ کے شمال مغرب میں تھا	اس کی شدت مشرقی و مغربی بنگال کے علاوہ چوٹا ناگپور' بہار' سکم' بھوٹان اور آسام تک محسوس کی گئی۔ 2,30,400 مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔
20-12-1892	بلوچستان	کوجک کے نزدیک علاقہ ڈھائی فٹ جنوب کی طرف کھسک گیا۔
12-06-1897	آسام	شلانگ' گول پاڑہ' گوہائی' نوگاؤں اور سلہٹ میں پتھر کی بنی ہوئی تمام عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ کلکتہ میں 1600 افراد ہلاک ہوئے۔ 17,30,000 مربع میل کے علاقے کو متاثر کیا۔

04-04-1905	کانگڑہ (مشرقی پنجاب)	20 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 16,25,000 مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔ کانگڑہ اور دھرم شالہ مکمل تباہ ہو گئے۔ بڑا جھٹکا شمال سے جنوب کی سمت اور پھر اسی شدت کا جنوب سے شمال کی طرف آیا۔
21-10-1909	کچھی۔ بلوچستان	200 افراد ہلاک۔
18-07-1918	مشرقی بنگال' آسام' برما اور لاہور تک	سری منگل (آسام) میں کئی چائے کے پیداواری علاقے تباہ ہو گئے۔ 800,000 مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔
01-02-1929	راولپنڈی' اٹک پشاور	چند افراد ہلاک اور مکانوں کو نقصان پہنچا۔ زلزلہ کی گہرائی 150 کلومیٹر پر تھی
03-07-1930	آسام	3,50,000 مربع میل کا علاقہ متاثر ہوا۔ دھوبری قصبہ کو شدید نقصان پہنچا۔ ہلاک کوئی نہیں ہوا۔
27-08-1931	بلوچستان	200 افراد ہلاک ہوئے۔ اس سے پہلے مارچ میں جو زلزلہ آیا اس نے 3,80,000 مربع میل کا علاقہ متاثر کیا
15-01-1934	شمالی بہار	دس ہزار ہلاک اور کروڑوں روپیہ کی جائداد تباہ ہو گئی۔ وادی نیپال کے علاوہ پٹنہ جمال پور' مظفر پور' اور جلنگ کے علاقے بھی متاثر ہوئے۔ 1900000 مربع میل

تاریخ	مقام	تفصیل
		کے علاقے میں اس کے اثرات محسوس کئے گئے۔
31-05-1935	کوئٹہ	2500 افراد ہلاک اور عوامی املاک اور ریلوے لائن کو نقصان پہنچا۔ کوئٹہ شہر تباہ ہو گیا۔ اور 100,000 مربع میل کے علاقے کو متاثر کیا
14-11-1937	سرحد' کشمیر پنجاب' یوپی سندھ اور بلوچستان	چترال' لاہور' راولپنڈی' پشاور اور کانگڑہ میں شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔ لیکن املاک کو کافی نقصان پہنچا۔
05-01-1938	شلانگ (آسام)	
07-02-1939	دروش (چترال)	
21-11-1939	جموں' میانوالی' ڈیرہ اسماعیل خان پشاور' راولپنڈی	کے علاوہ سری نگر' ڈلہوزی' کابل گلگت اور سکردو' میں بھی محسوس کیا گیا۔ گہرائی 200 کلو میٹر تھی۔ سری نگر اور گلگت میں اسکی شدت سکیل پر 7 تھی۔
03-08-1940	گل مارگ (کشمیر)	
31-10-1940	بھوج' بارمر	
13-11-1940	بھوج	
21-01-1941	مرکز آسام	
26-06-1940	مرکز نکوبار آئس لینڈ	مدراس' چٹاگانگ' چاندواری اور کولمبو میں محسوس کیا گیا۔ پورٹ بلیر چار افراد ہلاک اور املاک کو شدید نقصان پہنچا۔
30-06-1940	مرکز شمالی انڈمان	پورٹ بلیر میں محسوس کیا گیا۔
29-09-1940	کوئٹہ	
22-02-1942	بنگال اور آسام	

22-03-1942	لاہور' راولپنڈی اور شملہ	
15-05-1942	مرکز ہندوکش	
06-02-1943	سری نگر (کشمیر) درویش (چترال)	
09-02-1943	آسام	
09-09-1943	راولپنڈی' مظفر آباد	کے علاوہ ڈیرہ اسماعیل خان' کوہاٹ' گل مرگ اور سری نگر وغیرہ ہیں۔
23-10-1943	آسام' شمالی بنگال	
27-11-1943	ڈیرہ اسماعیل خان	
25-12-1944	سلچر' شلانگ	اور کلکتہ
18-02-1944	پٹنہ' بہار' اضلاع	
29-02-1944	سیلون	مرکز مالدیپ جزیرہ۔
27-09-1944		مرکز انڈمان جزیرہ۔
28-11-1945	مکران	مکران اور ملحقہ علاقوں میں آیا۔ جسکی وجہ سے شدید سیلاب املاک کو نقصان پہنچا۔ کئی افراد ہلاک بھی ہوئے۔ مکران ساحل سے دس میل اور سمندر میں رو جزیرے غور اور ہوگئے۔

30. بوائے سکاؤٹ

بوائے سکاؤٹس:۔اس موومنٹ کا آغاز لارڈ بیڈن پاول نے برطانیہ سے کیا تھا۔ برصغیر میں وائسرائے چیف سکاؤٹ ہوتے تھے اور صوبوں اور ریاستوں کے سربراہ اپنے اپنے علاقوں کے چیف سکاؤٹ ہوتے تھے۔ بھارت میں آزادی کے بعد بوائے سکاؤٹ ایسوسی ایشن اور ہند سکاؤٹس کو ملا کر 2 جون 1948ء سے ہند سکاؤٹس کا نام دے دیا گیا تھا۔

پاکستان میں آزادی کے بعد پہلے چیف سکاؤٹ قائد اعظم تھے۔ بھارت میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن چیف سکاؤٹ تھے۔ 46-1945ء میں بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن انڈیا کے جنرل ہیڈ کوارٹر میں مردم شماری ہوئی اس کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

جدول :30.1 (تعداد)

صوبہ	تعداد	صوبہ	تعداد
1.آسام	7235	31.دھار سٹیٹ	436
2.بلوچستان	1532	32.دھن کانل "	92
3.بنگلور	1590	33.جے پور "	7838
4.بنگال (دونوں)	19611	34.جموں و کشمیر "	5355
5.بہار	23372	35.جانھ "	538
6.بمبئی	25350	36.جھابوا "	63
7.سینٹرل انڈیا	700	37.جھلاور "	589
8.سی پی و برار	8300	38.جوناگڑھ "	1525
9.کورگ	270	39.کارولی "	296
10.دہلی	3160	40.کھلچی پور "	64
11.ای ایس ایجنسی	25811	41.کشنگڑھ "	251
12.مدراس	24830	42.کولہاپور "	5813

صوبہ	تعداد	صوبہ	تعداد
13. سرحد	12147	43. کرول "	75
14. پنجاب (دونوں)	107249	44. کچھ "	1024
15. سکندر آباد	1999	45. مارواڑ "	8587
16. سندھ	14676	46. میواڑ "	1931
17. یو پی	37156	47. میسور "	36238
18. W.I.S. ایجنسی	453	48. نرسن گڑھ "	83
19. الور سٹیٹ	2131	49. نوانگر "	653
20. باگھٹ سٹیٹ	131	50. پٹیالہ "	7998
21. باروانی سٹیٹ	777	51. پوڈو کوٹائی "	1226
22. بنارس سٹیٹ	300	52. رتلام "	168
23. بھارت پور "	2216	53. سلانہ "	107
24. بھوپال سٹیٹ	774	54. سانگل "	1315
25. بہاور "	121	55. سروہی "	721
26. بنڈی "	645	56. ٹونک "	157
27. کامے "	261	57. ٹراونکور "	5266
28. چرخاری "	284	58. جنرل ہیڈ کوارٹر	5
29. کوچین "	8871		
30. داتیا "	640	میزان	402043

بعض علاقوں کے نتائج اور انکے کے اعداد و شمار مل نہیں سکے

فری میسن :۔ 1728ء میں برطانیہ کی گرینڈ لاج نے بنگال میں جیو پومفرٹ کو ایک نئی لاج کھولنے کی اجازت دی تھی۔ اس کے بعد اس کے جانشین کیپٹن فاروینٹر بحیثیت پراونشل گرینڈ ماسٹر آف انڈیا مقرر ہوئے اور ایک لاج 1730ء میں قائم کی گئی۔ اس کے بعد مختلف گرینڈ ماسٹر مقرر ہوتے رہے جن میں جیمز ڈاسن اور ذیسہ گی 1740ء، راجر ڈریک 1755ء اور آخری نام گورنر کلکتہ کا تھا جب نواب سراج الدولہ نے 1756ء میں حملہ کیا۔ اسی طرح مدراس میں 1752ء میں لاج قائم کی گئی، بمبئی میں

1758ء اور سورت میں 1798ء میں۔

برصغیر میں انگلینڈ لاجز کی تعداد 200 کے لگ بھگ تھی۔ سکاٹش لاجز فری میسن کی تعداد 75 اور گرینڈ لاجز آف آئرلینڈ کی تعداد 11 تھی۔

پنجاب میں اس کی بنیاد 1863ء میں رکھی گئی تھی اور اس کی 34 لاجز تھیں۔ لاہور میں فری میسن ہال موجود تھا۔

روٹری کلب :۔کی برصغیر میں بنیاد 1910ء کو کلکتہ میں رکھی گئی تھی۔ آٹھ سال بعد لاہور میں دوسرا کلب کھولا گیا تھا۔ اور 1941ء کے آخر تک 43 ایسے کلب برصغیر بشمول برما اور سیلون کھولے جا چکے تھے اور 1948ء تک بھارت' پاکستان' برما اور سیلون میں کھولے جانے والے 83 کلب کام کر رہے تھے۔

31۔ برصغیر پاک و بھارت کی تاریخ میں

اہمیت کے حامل دن

جنوری 1947ء تا مارچ 1948

برصغیر پاک و بھارت کی تاریخ میں اہمیت کے حامل دن

جنوری 1947ء تا مارچ 1948ء

2-1-1947	:	مہاتما گاندھی نے بنگال کے دیہات کا دورہ شروع کیا۔
10-1-1947	:	مہاراجہ کوچین نے اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد برائے عوامی حکومت کی حمایت کی۔ یہ پہلا ہندوستانی شہزادہ تھا جس نے یہ قدم اٹھایا۔
15-1-1947	:	پورے ملک میں کمیونسٹوں کے دفاتر پر چھاپے مارے گئے۔
16-1-1947	:	کے پی ایس مینن کو چین میں سفیر مقرر کیا گیا۔
20-1-1947	:	اسمبلی کا اجلاس دھلی میں دوبارہ شروع ہوا۔
24-1-1947	:	مسلم لیگ کے لیڈر پنجاب میں گرفتار کیے گئے۔
25-1-1947	:	اکبر حیدری کو آسام کا گورنر مقرر کیا گیا۔
26-1-1947	:	پنجاب میں گرفتار مسلم لیگی لیڈروں کو رہا کر دیا گیا۔
31-1-1947	:	مسلم لیگ کونسل نے اسمبلی کے پلان کو نامنظور کر دیا۔
20-2-1947	:	برطانوی وزیراعظم نے برطانوی پارلیمنٹ میں بیان دیا کہ برطانیہ برصغیر سے واپس چلا جائے گا۔
23-2-1947	:	لاہور اور جالندھر میں فسادات
2-3-1947	:	یونینسٹ وزارت نے پنجاب میں استعفیٰ دے دیا۔
4-3-1947	:	مسلم لیگی وزارت کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کے مظاہرے۔
5-3-1947	:	پنجاب میں گورنر نے انتظامات سنبھال لئے' مہاتما گاندھی نواکھلی

سے پٹنہ پہنچے۔

6-3-1947	:	ہاؤس آف کامن نے ہندوستان کے بارے میں حکومت کی تحریک منظور کر لی۔
9-3-1947	:	کانگرس نے مسلم لیگ کو اقتدار کی منتقلی کے سلسلہ میں گفتگو کیلئے دعوت دی۔
11-3-1947	:	پاکستان کے خلاف لاہور میں مظاہرے
12-3-1947	:	بھونگر (Bhavnagar)' گوالیار' جے پور اور جودھ پور نے اسمبلی میں شرکت کا فیصلہ کر لیا۔
15-3-1947	:	ہندو مہاسبھا نے بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کیا۔
11-4-1947	:	مسلم لیگ نے آسام میں سول نافرمانی شروع کی۔
16-4-1947	:	قائد اعظم اور مہاتما گاندھی نے عوام سے جھگڑے بند کرنے کی مشترکہ اپیل کی۔
17-4-1947	:	لارڈ پیتھوک لارنس (Pethwick) مستعفی ہو گئے اور انکی جگہ لارڈ لسٹول (Listowel) تعینات کئے گئے۔
28-4-1947	:	اسمبلی کا تیسرا دورانیہ۔ آٹھ ریاستوں کی شرکت۔
2-5-1947	:	اسمبلی کو ملتوی کر دیا گیا۔
13-5-1947	:	کلکتہ کارپوریشن نے بنگال کی تقسیم کے حق میں ووٹ دے دیا۔
18-5-1947	:	ماؤنٹ بیٹن کی لندن صلاح و مشورہ کیلئے روانگی۔ جان کال ول (John Colville) کی قائم مقام وائسرائے اور ایس وی رامامورتھی (S.V. Ramamurathy) کی بحیثیت گورنر بمبئی تعیناتی۔
19-5-1947	:	ماؤنٹ بیٹن کی وزیر اعظم اٹلی (Attlee) اور کیبنٹ سے ملاقات۔
21-5-1947	:	قائد اعظم نے مطالبہ کیا کہ مغربی و مشرقی پاکستان کو ملانے کیلئے راستہ دیا جائے۔
23-5-1947	:	مہاراجہ اودے پور نے اپیل کی کہ تمام شہزادے اسمبلی میں شرکت

کریں۔

24-5-1947	:	بنگال کے اینگلو انڈ ۔ینز نے تقسیم کی مخالفت کا اعلان کیا۔
25-5-1947	:	پوڈو کوٹھا(Pudukotah) نے اسمبلی میں شرکت کا فیصلہ کیا۔
28-5-1947	:	بنگال کے شیڈول کاسٹ نے کلکتہ میں کانفرنس منعقد کی اور تقسیم کا مطالبہ کیا۔
30-5-1947	:	ماؤنٹ بیٹن کی ہندوستان واپسی۔
31-5-1947	:	گڑ گاؤں میں فسادات پھوٹ پڑے۔
1-6-1947	:	وائسرائے کا دورہ گڑ گاؤں۔
2-6-1947	:	وائسرائے نے رہنماؤں کی کانفرنس دھلی میں منعقد کی۔
3-6-1947	:	رہنماؤں نے برطانوی پلان منظور کرلیا۔
4-6-1947	:	ماؤنٹ بیٹن کی پریس کانفرنس۔
6-6-1947	:	تقسیم کے فیصلہ پر عمل در آمد کیلئے کیبنٹ کی سب کمیٹی کی تقرری۔
7-6-1947	:	Stay Still کا حکم سنٹرل گورنمنٹ کے محکموں کو نئی دھلی میں جاری کیا گیا۔
8-6-1947	:	دیوان جے پور اور بیکانیر نے اپیل کی کہ شہزادے (Princes) اسمبلی میں شرکت کریں۔
9-6-1947	:	مسلم لیگ کونسل نے برطانوی منصوبہ کو قبول کرلیا۔
13-6-1947	:	سکھ کانفرنس کی مشروط رضامندی کہ ان کی کمیونٹی تقسیم نہ ہونے پائے۔ نظام حیدر آباد کا اعلان آزادی اور اسمبلی میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ۔
14-6-1947	:	کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے برطانوی منصوبہ کو مان لیا۔
17-6-1947	:	مہاراجہ میسور کا اسمبلی میں شرکت کا اعلان۔
18-6-1947	:	اولاف کرو (Olaf Caroe) گورنر صوبہ سرحد رخصت پر چلے گئے۔ اور لوب لوکارٹ (Lob Lockart) نے انکی جگہ عہدہ سنبھالا۔
20-6-1947	:	بنگال کے مغربی حصہ نے بنگال کی تقسیم کی حمایت میں ووٹ دیا۔

22-6-1947	:	ڈاکٹر خان وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے علیحدہ پٹھان ریاست کا مطالبہ کیا۔
23-6-1947	:	پنجاب نے تقسیم کے حق میں فیصلہ دیا۔
24-6-1947	:	صوبہ سرحد میں کانگرس نے ریفرنڈم کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔
26-6-1947	:	پاکستان کی اسمبلی معرض وجود میں آگئی۔
28-6-1947	:	بلوچستان نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا۔
30-6-1947	:	باؤنڈری کمیشن کی تقرری۔
1-7-1947	:	بنگال میں دوہری حکومت کا قیام۔
3-7-1947	:	بنگال میں نئی کیبنٹ کا قیام عمل میں آیا۔
4-7-1947	:	ہندوستان کی آزادی کا بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا۔ (Indian Independence Bill)
7-7-1947	:	عبوری کیبنٹ مستعفی ہوگئی۔
8-7-1947	:	لندن میں Sterling Assets پر گفتگو کا آغاز۔
10-7-1947	:	ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل بھارت اور قائد اعظم گورنر جنرل پاکستان ہوں گے۔
13-7-1947	:	سلہٹ کو پاکستان میں شامل کر دیا گیا۔
14-7-1947	:	انڈین اسمبلی کا اجلاس۔
15-7-1947	:	انڈین انڈیپنڈنس بل کی تیسری خواندگی جسے ہاؤس آف کامن نے پاس کر دیا۔
16-7-1947	:	ہندوستان کی آزادی کے بل (Indian Independence Bill) کو ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) نے پاس کر دیا۔
18-7-1947	:	برطانیہ کے شاہ کے پاس بل منظوری کیلئے بھیج دیا گیا۔
20-7-1947	:	صوبہ سرحد کا پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ۔
22-7-1947	:	انڈین اسمبلی نے قومی جھنڈے کی منظوری دے دی۔
25-7-1947	:	رام سوامی آئر (C.P. Ramswamy Iyer) پر قاتلانہ

حملہ۔

27-7-1947	:	اکالی دل کی امرتسر میں میٹنگ۔ پابندی کی نافرمانی۔
29-7-1947	:	افغانستان کے صوبہ سرحد پر دعوے کو مسترد کر دیا گیا۔
31-7-1947	:	ٹراونکور کی انڈین یونین میں شمولیت۔
3-8-1947	:	نئے گورنروں کی تعیناتی اور اعلان۔
8-8-1947	:	قائد اعظم نے انڈین یونین کو الوداع کہنے کا اعلان کر دیا۔
10-8-1947	:	پاکستان کی اسمبلی کا اجلاس۔ میسور ریاست کی بھارت میں شمولیت۔
11-8-1947	:	قائد اعظم کی اسمبلی میں تقریر اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا اعلان۔
14-8-1947	:	اقتدار کی منتقلی کی تقریب آدھی رات کو نئی دھلی میں منعقد ہوئی۔ قائد اعظم نے پاکستان کے اور ماؤنٹ بیٹن نے بھارت کے گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالا۔
15-8-1947	:	پاکستان و ہند میں جشن آزادی۔
16-8-1947	:	خان آف قلات نے آزادی کا اعلان کیا۔
18-8-1947	:	پاک و ہند کے وزراء اعظم کی امن کیلئے مشترکہ اپیل۔
19-8-1947	:	ٹراونکور کے دیوان رام سوامی آئر نے دیوان شپ سے استعفیٰ دے دیا۔
22-8-1947	:	صوبہ سرحد میں کانگرس کی وزارت کو برخاست کر دیا گیا۔
23-8-1947	:	صوبہ سرحد میں نئی کابینہ کی تشکیل۔
24-8-1947	:	پنجاب میں امن و امان کی مخدوش صورت حال۔ کوئٹہ میں فسادات۔
30-8-1947	:	سردار بلدیو سنگھ اور سردار عبدالرب نشتر کا دورہ پنجاب۔
31-8-1947	:	لیاقت علی خان' پنڈت نہرو اور سردار پٹیل کا دورہ پنجاب۔
1-9-1947	:	کلکتہ میں مہاتما گاندھی کا مرن برت' ستیہ گری تحریک کا میسور میں اجراء۔
2-9-1947	:	مہاجرین کے تبادلہ اور حفاظت سے واپسی کیلئے مشترکہ کمیٹی کا قیام۔

بڑی تعداد میں آبادی کی پنجاب میں نقل مکانی۔

4-9-1947	:	مہاتما گاندھی کے مرن برت کا خاتمہ۔
6-9-1947	:	کے۔ سی نیوگائی (K. C. Neogy) کی تعیناتی برائے وزیر مہاجرین و آبادکاری۔
8-9-1947	:	دھلی کو فساد زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا۔
9-9-1947	:	مہاتما گاندھی کی دھلی آمد۔
20-9-1947	:	دھلی کے مسلمانوں نے اپنے ہتھیار مہاتما گاندھی کے حوالے کر دئے۔
25-9-1947	:	کاٹھیاواڑ اسٹیٹس نے جوناگڑھ کے پاکستان میں شامل ہونے پر احتجاج کیا۔
30-9-1947	:	پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بن گیا۔
5-10-1947	:	بھارتی حکومت نے جوناگڑھ کی پاکستان میں شمولیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔
15-10-1947	:	کشمیر میں سرحدی جھڑپیں۔
26-10-1947	:	وزیر اعلیٰ کشمیر کی بھارت سے مدد کی درخواست۔
27-10-1947	:	کشمیر کی بھارت میں شمولیت
1-11-1947	:	بھارتی افواج کا منگرول (Mongrol) اور بابریاواد (Babariawad) میں داخلہ۔
8-11-1947	:	بھارتی افواج کا جوناگڑھ میں داخلہ۔ اور انتظامی امور پر قبضہ۔
10-11-1947	:	راج گوپال اچاریہ نے بحیثیت قائمقام گورنر جنرل بھارت عہدہ سنبھال لیا۔
15-11-1947	:	اچاریہ کرپلانی کا کانگرس کی صدارت سے استعفیٰ۔
17-11-1947	:	ڈاکٹر راجندر پرشاد کانگرس کے صدر منتخب ہوگئے۔ اور جی۔ وی ماولنکر (Mavlanker) بحیثیت چیئرمین یونین اسمبلی منتخب ہوئے۔
25-11-1947	:	StandStill معاہدہ بھارت اور حیدرآباد کے مابین ہوگیا۔

26-11-1947	:	یونین اسمبلی میں بجٹ پیش کیا گیا۔
28-11-1947	:	نظام حیدر آباد کا بھارت سے StandStill معاہدہ۔
30-11-1947	:	جنرل آچنلک (Auchinleck) کا سپریم کمانڈر کے عہدہ سے استعفیٰ۔
4-12-1947	:	نظام پر قاتلانہ حملہ۔
9-12-1947	:	سردار پٹیل کا تقسیم کے مسئلہ پر پاکستان کے ساتھ مکمل معاہدہ کا اعلان۔
16-12-1947	:	حیدر آباد میں عبوری حکومت قائم ہوئی۔
27-12-1947	:	یونین مسلم کانفرنس مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھنؤ میں منعقد کی۔
31-12-1947	:	بھارتی حکومت نے اقوام متحدہ میں کشمیر کا مسئلہ پیش کر دیا۔
2-1-1948	:	کشمیر کا تنازعہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا گیا۔
6-1-1948	:	کراچی میں سکھوں کے ساتھ فسادات
7-1-1948	:	ہندوستانی پرنس دھلی میں اکٹھے ہوئے۔
13-1-1948	:	مہاتما گاندھی کا مرن برت۔
14-1-1948	:	کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی کے عہدیداروں کا اعلان۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ پی۔ سی گھوش کا استعفیٰ۔
18-1-1948	:	مہاتما گاندھی نے مرن برت ختم کر دیا۔
20-1-1948	:	تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے اقوام متحدہ کے کمیشن کا قیام۔
30-1-1948	:	مہاتما گاندھی کو قتل کر دیا گیا۔
4-2-1948	:	راشٹریہ سیوک سنگھ کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔
5-2-1948	:	سارے ملک بھارت میں مہاسبھا اور آر۔ ایس۔ ایس کے کارکنوں کی گرفتاریاں۔
7-2-1948	:	مہاراجہ الور اور وزیر اعظم ڈی این کھارے کو ریاست سے ہٹا دیا گیا۔
8-2-1948	:	بھارت میں خاکسار اور مسلم نیشنل گارڈز کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔

11-2-1948	:	بھارت پور ریاست پر بھارت کا قبضہ
12-2-1948	:	جوناگڑھ میں ریفرنڈم۔ مہاتما گاندھی کی راکھ بہادی گئی۔
13-2-1948	:	کشمیر کے مسئلہ پر اقوام متحدہ میں بحث۔
14-2-1948	:	یو۔پی کی لیگی پارلیمنٹری پارٹی نے خود ہی خاتمہ کا فیصلہ کرلیا۔
15-2-1948	:	یونائیٹڈ سٹیٹس آف کاٹھیاواڑ Saurashtra کا جام نگر میں اجراء سردار پٹیل نے کیا۔ مہاسبھا نے سیاسی سرگرمیوں سے کنارہ کشی کا فیصلہ کرلیا۔
17-2-1948	:	پنڈت نہرو نے صنعتوں کو قومیانے کی پالیسی کا اعلان اسمبلی میں کیا۔
19-2-1948	:	دکن کے حکمرانوں نے بمبئی پریذیڈنسی کے ساتھ الحاق کا معاہدہ کر لیا۔
20-2-1948	:	بنگن پالے (Banganapalle) ریاست حکومت مدارس کے زیر قبضہ آگئی۔
21-2-1948	:	آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کانگریس کا نیا آئین پیش کیا۔
22-2-1948	:	برطانیہ اور بھارت کے درمیان فائنشل معاہدہ۔
23-3-1948	:	بھارتی ملٹری مشن کی لندن میں آمد۔
24-2-1948	:	جوناگڑھ کا ریفرنڈم اور بھارت میں شمولیت کا فیصلہ۔
26-2-1948	:	بھارتی حکومت نے پاکستان کو غیر ملکی علاقہ قرار دیتے ہوئے کسٹم کا نفاذ کر دیا۔
29-2-1948	.	بھارت کا بجٹ پیش کیا گیا۔
3-3-1948	:	پوڈوکوٹھہ (Pudukotah) پر بھارت کا قبضہ۔
9-3-1948	:	کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش ہوا۔
10-3-1948	:	بھارت کی مسلم لیگ کونسل نے مدراس میں موجودہ آرگنائزیشن کو بحال رکھنے کا فیصلہ کیا۔
14-3-1948	:	پنڈت نہرو نے پہلا بھارتی بنا ہوا جہاز وزنگاپٹم میں اتارا۔
17-3-1948	:	متسیا یونین (Matsaya Union) کا اجراء۔
23-3-1948	:	ٹراونکور میں حکومت کا قیام۔

24-3-1948	:	راجھستان یونین کا قیام۔
25-3-1948	:	مغربی بنگال میں کمیونسٹ پارٹی کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔
28-3-1948	:	قلات کی پاکستان میں شمولیت۔

32۔ بھارت سیکر ٹریٹ

و

بیرون ملک سفارتکار

(1947-48)

بھارت کے بیرون ملک سفارتکار (1974-48)

1-	چین میں سفیر:۔	سردار کے پانیکر (Sardar K. Pannikar)
2-	روس میں سفیر:	شریمتی وجے لکشمی پنڈت
3-	ایران میں سفیر:	علی ظہیر
4-	نیپال میں سفیر:	سردار سرجیت سنگھ مجیٹھیہ
5-	برما میں سفیر:	ڈاکٹر ایم اے روف
6-	مصر میں سفیر:	ڈاکٹر سید حسین
7-	افغانستان میں سفیر:	ونگ کمانڈر روپ چند
8-	ترکی میں سفیر:	دیوان چمن لال (Chiman Lal)
9-	امریکہ میں سفیر:	بی۔ راما۔ راؤ (واشنگٹن)
	کونسل جنرل نیویارک	آر آر سکسینہ
10-	فرانس میں (انچارج)	این۔ آر۔ پیلائی (N.R. Pillai)
11-	بلجیم (انچارج)	بی ایف ایچ طیب جی
12-	سیام بنکاک وزیر اور مندوب	بھگت دیال
13-	سوئٹزرلینڈ وزیر اور مندوب	ڈی بی ڈیسائی
14-	برازیل۔ وزیر و مندوب	ایم آر مسانی
15-	چین، شنگھائی کونسل جنرل	ای ایس کرشنا مورتی
16-	ہندوستان میں فرانسیسی اور	

پرتگالی نو آبادیوں کیلئے کونسل جنرل مرزا شد بیگ

17- انڈو۔ چائنا (سائیگان) کونسل اے این مہتا
18- جاپان۔ لیڈان مشن کے ہیڈ بی این چکرورتی
19- جرمنی (برلن) ملٹری مشن کے سربراہ بریگیڈیئر خوب چند۔
20- کاشغر میں کونسل جنرل ای شپٹن (E.Shipton)
21- سکم میں پولیٹیکل آفیسر اے جے ہاپکنسن۔ (A.J.Hopkinson)
22- اقوام متحدہ میں مندوب (نیویارک) ڈاکٹر۔ پی۔ پی۔ پلائی۔ (Dr.P.P.Pillay)
23- کینیڈا۔ ہائی کمشنر ایچ۔ ایس ملک
24- سیلون ہائی کمشنر۔ این ای۔ ایس رگھاوچاری (N.E.S.Raghavachari)
25- برطانیہ ہائی کمشنر وی کے کرشنا مینن
26- پاکستان ہائی کمشنر سری پراکاسا (SriPrakasa)
27- کینبرا سیکرٹری' کے آر ڈاملے (K.R.Damle)
28- کیپ ٹاؤن سیکرٹری جے ڈبلیو میلڈرم (J.W.Meldrum)
29- ملایا سنگاپور۔ حکومت بھارت کا نمائندہ' جے اے تھیوی (J.A.Thivy)
30- ملایا' کوالالمپور' ایجنٹ حکومت بھارت' ٹی جے نٹاراج پلائی (NatarajaPillai)
31- چیکوسلواکیہ' این رگھاوان (N.Raghavan)
32- برطانوی مشرقی افریقہ اپ صاحد ہنٹ (AppSahedPint)

بھارتی حکومت سیکرٹریٹ

وزارت تعلیم:-

وزیر: ابوالکلام آزاد

ڈپٹی سیکرٹری: ڈی ایم سن

ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر: اشفاق حسین'

اسسٹنٹ سیکرٹری: رام لال'

سیکرٹری شانتی سوارپ بھٹنہ گر۔

پرائیویٹ سیکرٹری ٹو منسٹر جے۔ کے۔ انل

ایس آر سن گپتا

ایچ ایس ورما' سوم دت

سیکرٹری یونیورسٹی گرانٹس کمیشن :۔بی۔ نرسمہایا
آرکیولوجی ڈیپارٹمنٹ :۔ڈائریکٹر جنرل :۔آر ای مور ٹائمر وہیلر'
ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل :۔ایچ ایل سری وستوا
جوائنٹ ڈی۔ جی :۔ این۔ پی چکرورتی
امپریل لائبریری :۔اسپیشل آفیسر :۔ وائی۔ ایم مولے
نیشنل آرکائیو آف انڈیا :۔ ڈائریکٹر ایس این سن۔
انتھروپولوجیکل سروے آف انڈیا۔ بی۔ ایس۔ گوہا

وزارت زراعت

وزیر :۔جے رام داس دولت رام۔ سیکرٹری :۔بی۔ آر۔ سن
ایڈیشنل سیکرٹری :۔ سردار بہادر داتار سنگھ
جوائنٹ سیکرٹری :۔ایس باسو کے ڈبلیو پی مراد ایس وائی کرشنا سوامی
ڈپٹی سیکرٹری :۔ ایس ایم سری وستاوا ایچ سی شرما' بی ایم بھلانی'
ایس آر مائی' وی ایس کرشنا سوامی

وزارت محنت

وزیر :۔جگ جیون رام سیکرٹری :۔ایس۔لال
جوائنٹ سیکرٹری : وی کے آر مینن
ڈپٹی سیکرٹری :۔ وی نارائنان' ایس۔ سی۔ اگروال' رائے بہادر
ایچ۔ کھنہ

وزارت صحت :۔

وزیر :راجکماری امرت کور سیکرٹری :۔کے۔ سی۔ کے۔ ای۔ راجہ
جوائنٹ سیکرٹری :۔ پی۔ مدھوامینن
ڈپٹی سیکرٹری :۔آر ایف ایسار

وزارت تعمیرات کان کنی اور بجلی

وزیر :- این وی جد گل

سیکرٹری :- بی کے گوکھلے

جوائنٹ سیکرٹری :- ڈی ایل مازومدار

ڈپٹی سیکرٹری :- اے سی داس' ایس نیلا کنٹھم' ایچ سی گپتا'
بی - بی - پے ماسٹر'

وزارت خزانہ :-

وزیر :- آر کے شان مکام چیٹی (Shanmukham)

سیکرٹری :- وی نار اہاری راؤ

ایڈیشنل سیکرٹری :- کے بی گاؤکر

جوائنٹ سیکرٹری :- کے - آر - پی آیانگر' آر نارائن سوامی' جے کے ایس سرما' پی سی بھٹ اچاریہ' برج نارائن' رام گوپال' پی - کے نہرو - پی - کے باسو' وی - ویدنیت اچاری' پی - او - سا' ایم ایس بھٹنہ گر' اے ایل مکسینہ -

ڈپٹی سیکرٹری :- ایم - وی - رنگ اچاری' کے این کول'
اندرجیت سنگھ' آر - پی - سرانتی'
ایس - رامایانگر' ایچ - ایس - تیگی'
کیتھ - سی رائے - اے - سی - بوس' سی - ایس - مینن'
کالی چرن' جی متھیاس

وزارت دفاع :-

وزیر بلدیو سنگھ' سیکرٹری - ایچ ایم پٹیل' جوائنٹ سیکرٹری آر کے رام ادھیانی' پی بی گوش' پی وی آر - راؤ' ڈپٹی سیکرٹری :- این این وانچو' ایم کے گنگولی' ای یو داموداران'

وزارت داخلہ :-

وزیر - سردار والابھائی پٹیل' سیکرٹری :- آر این بنیرجی' جوائنٹ سیکرٹری :- آر - اے - گوپال سوامی' ڈپٹی سیکرٹری :- وی شنکر' جی وی بیدیکر' یو کے گھوشل' آر سی دت' ایچ بی سٹوکس' ای سی کینور'

زارت اطلاعات ونشریات :۔

وزیر : سردار والا بھائی پٹیل۔ سیکرٹری :این سی مہتہ' ڈپٹی سیکرٹری :۔ایم اے حسین۔

وزارت خارجہ اور دولت مشترکہ :۔

وزیر :جواہرلال نہرو۔ سیکرٹری جنرل :۔جرجا شنکر باجپائی۔جوائنٹ سیکرٹری :۔پی اے مینن 'ایس رتنام

'آر۔ آر سکسینہ' ڈپٹی سیکرٹری :۔میجر بی کے کپور' ایچ دیال' بی این کرشنا سوامی'

کامن ویلتھ ونگ :۔سیکرٹری :۔ایس دت' جوائنٹ سیکرٹری :۔سی ایس جوع

وزارت ریاستی امور :۔

وزیر : سردار والا بھائی پٹیل۔ سیکرٹری :۔وی پی مینن

وزارت تجارت :۔

وزیر :۔کے سی نیوگی' سیکرٹری :سی سی ڈیسائی' جوائنٹ سیکرٹری :۔کے۔کے۔چتوز' ایس۔ رنگاناتھن'

ڈپٹی سیکرٹری :۔بی این بنرجی' کے بی لال' ایس جگن ناتھن' وی سی تری ویدی'

وزارت صنعت وسپلائی :۔

وزیر :۔سیاما پرساد مکرجی۔ سیکرٹری :۔ایس۔ اے دینکٹ رامن' جوائنٹ سیکرٹری ایم۔پی۔پائی'

ایس۔بھتلنگام' ڈپٹی سیکرٹری :۔جے ڈی کپاڈیا' پی آر نایاک' این او ایچ اونیل' اے بخشی۔

وزارت ٹرانسپورٹ :۔

وزیر :۔جان متھائی سیکرٹری :۔وائی این سکتھانکر' ڈپٹی سیکرٹری :۔ایس چکرورتی' حکومت رائے۔

ڈی جی سول ایوی ایشن :۔این سی گھوش۔

چیف کمشنر ریلوے۔ کے سی باکھلے۔

33 پاک سیکریٹریٹ

1947-48ء میں پاکستانی بیوروکریسی اور عہدوں کی تقسیم

پاکستانی حکومت سیکرٹریٹ

گورنر جنرل :۔قائد اعظم محمد علی جناح

پرسنل سٹاف برائے گورنر جنرل :۔

پرائیویٹ سیکرٹری :۔ایس۔ایم۔یوسف' اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری :۔فرخ امین

پرسنل سیکرٹری :۔کے۔ایچ۔خورشید' ملٹری سیکرٹری :۔Col.G.Khowles

اسسٹنٹ سیکرٹری :۔کے۔بی۔محمد لطیف' کمپٹرولر :۔میر کریم اللہ

اے۔ڈی۔سی :۔لیفٹیننٹ کمانڈر ایس۔ایم۔احسن' کیپٹن ایس۔اے۔حسین

فلائیٹ لیفٹیننٹ آفتاب احمد

ذاتی معالج :۔کرنل ڈاکٹر اے۔الرحمان

کیبنٹ :۔وزراء کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔

وزیر اعظم :۔لیاقت علی خان

کیبنٹ سیکرٹریٹ :۔سیکرٹری جنرل اور سیکرٹری کیبنٹ :۔محمد علی

ڈپٹی سیکرٹری کیبنٹ :۔ایس۔عثمان علی

ڈپٹی سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ :۔ایچ۔پی۔گوڈین (Goodwyn)

انڈر سیکرٹری کیبنٹ :۔اے۔رشید۔ابراہیم

اسسٹنٹ سیکرٹری :۔عبداللہ جان' جی۔اے۔پرویز (دونوں اسٹیبلشمنٹ)

ڈویلپمنٹ بورڈ :۔سیکرٹری :۔ڈاکٹر نذیر احمد۔ریسرچ آفیسر:۔اے۔پی۔باسومانی

کیپٹن آئی اے ملک اور Joint Cipher Bureau:- Officer T.H.Gould

پاکستان پبلک سروس کمیشن :۔

ممبر:۔ایس سہروردی

سیکرٹری :۔ایچ۔پی۔گوڈین   اسسٹنٹ سیکرٹری :۔سردار احمد

پرائیویٹ سیکرٹری ٹو پی۔ایم :۔اے۔اے حمید پی۔اے ٹو پی ایم :۔ایم۔آئی صوفی

وزارت خارجہ اور دولت مشترکہ :-

وزیر ظفراللہ خان

سیکرٹری :-ایم-اکرام اللہ

جوائنٹ سیکرٹری :-T.B.Creagh Coen (پروٹوکول) میجر اے ایس بی شاہ (فرنٹیر)

او-ایس-ڈی :-Lt.Col:E.W.Fletcher

ڈپٹی سیکرٹری :اختر حسین (سٹیٹ) Maj:M.G.Dixon (فرنٹیر)

اے' ہلالی (پروٹوکول)' ایس-عترت حسین (کانفرنس) نسیم حسین

انڈر سیکرٹری :-زیڈ-ایچ-برنی (سٹیٹس)

اسسٹنٹ سیکرٹری :-ایم-وائی-بٹ (پروٹوکول)' تاج الدین (جنرل)' ایس-ایچ فیروز (اکاؤنٹس)

صوفی غلام قادر' اسسٹنٹ پروٹوکول آفیسر:-ایس ظفر علی

وزارت دفاع

وزیر :-لیاقت علی خان :-

کراچی :-سیکرٹری :-سکندر مرزا' جوائنٹ سیکرٹری :-اے-ٹی-نقوی

پی-ایس ٹو سیکرٹری :-ایم احمد' انڈر سیکرٹری :-عبدالغفور' L.H. Basden

پی-ایس ٹو منسٹر:-وزیر علی-

راولپنڈی :-ڈپٹی سیکرٹری :-ایس-آئی حق' Wg/Cdr.Milroy-Hayes

انڈر سیکرٹری :-فضل الدین'

اسسٹنٹ سیکرٹری :-ایس-ایم متین' عبدالرب

ڈائریکٹر لینڈ :-محمد اشرف' اسسٹنٹ سیکرٹری :-C.Mills

چیف ایڈمن آفیسر:-C.W. Ayton' ڈپٹی اے-او :ایچ-یو-بٹ

سیکیورٹی آفیسر:-رشید احمد خان ایڈمن آفیسر عزیز الحق' اختر علی خان' نصیر الحق'

R.M.Massingham, J.W. Jackson

آرمی ہیڈ کوارٹر راولپنڈی :-

کمانڈر انچیف جنرل ڈگلس گریسی-

پی-ایس :-Major J.M.E. Mainwright

ملٹری اسسٹنٹ :-میجر ایم-ایچ-خان- اے-ڈی سی :-کیپٹن عزیز اللہ خان

چیف آف سٹاف :- MajorGen:R.C.Maccay
ڈپٹی اے ڈی جی :- MajorGen:J.B.Dalison
ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل :- MajorGen:F.J.Walsh
کراچی ڈپٹی چیف آف سٹاف :- Major:Gen:N.G.Gane.

نیول ہیڈ کوارٹر کراچی :-

فلیگ آفیسر کمانڈنگ رائل پاکستان نیوی :- Rear Admiral J.W.Jefford
چیف آف سٹاف :- کیپٹن ایچ ایم ایس چوہدری
سول لیژان آفیسر :- R.W.Reeve
ایئر ہیڈ کوارٹر پشاور :- Air Vice-Marshall A.L.A.Perry Keen
سٹاف آفیسر :- گروپ کیپٹن ایم - کے - جنجوعہ (ایڈمنسٹریشن)

وزارت خزانہ :- وزیر غلام محمد

پی - ایس :- ایم ایم نیاز سیکرٹری :- Victor A.C.Turner
او - ایس - ڈی :- C.W.St.John Turner

Establishment & Expenditure Wing

جوائنٹ سیکرٹری :- ایم - ہاشم' ڈپٹی سیکرٹری :- ایم اے مظفر' V.H.Mumford
انڈر سیکرٹری :- اے ایچ قرنی - اسسٹنٹ سیکرٹری :- شمعون احمد' حافظ حسن' غلام سرور'
فنانس آفیسر :- اے اے انصاری' ای اے نائک' ایم ایم علی' سپرنٹنڈنٹ :- شمس الاسلام' ایم مجتبےٰ'
غلام صادق -

Budget & Finance Division

جوائنٹ سیکرٹری :- عبدالقادر' او ایس ڈی :- ممتاز حسن' Dr.L.Nemenyi
ڈپٹی سیکرٹری :- انور علی' اسسٹنٹ سیکرٹری :- نواب علی' نصیر الدین فنانس آفیسر :- الطاف حسن گوہر
سپرنٹنڈنٹ :- پی - زمان' احمد حسن

Revenue Division:-Central Board of Revenue

جوائنٹ سیکرٹری اور ممبر سی بی آر :- J.B.Shearer
ڈپٹی سیکرٹری :- اے - اے برنی' انڈر سیکرٹری :- ظفر اللہ' کے - ایس - رحیم اللہ
او - ایس - ڈی :- ولایت حسین' L.G.O'Leary

Communication Division

فنانشل ایڈوائزر :۔کے عبید اللہ ' جوائنٹ ایف اے :۔مشتاق احمد ڈپٹی ایف اے :۔حفیظ احمد

Defence Division (Ministry of Finance)

فنانشل ایڈوائزر :۔ایم۔شعیب' جوائنٹ ایف اے :۔ممتاز مرزا۔

اسسٹنٹ ایف اے :۔ظہیرالدین' ایم یعقوب۔ کے ایس ایچ عبدالسلام (نیوی)

G.A.M.Smith' قاضی محمد اشرف' غلام حسین' شاہد احمد

ڈپٹی اسسٹنٹ ایف اے :۔اوصاف علی خان' محمد شفیع

ڈپٹی اکانومک ایڈوائزر :۔ڈاکٹرانور اقبال قریشی۔

سینٹرل نیشنل سیونگ آفیسر: ایچ۔بی قاضی

ریونیو ڈویژن: ممبر بورڈ اور جوائنٹ سیکرٹری :۔John Bort Shearer

ڈپٹی سیکرٹری :۔اشفاق عظیم برنی۔ انڈر سیکرٹری :۔ظفراللہ

تھرڈ سیکرٹری :۔رحیم بخش' او ایس ڈی :۔ولایت حسین' Geoffrey O'Leary

ڈیپارٹمنٹ ریپ (Rep) :۔بشیر حسن خان سپرنٹنڈنٹ :محمد ریاض

آڈیٹر جنرل آف پاکستان :۔یعقوب شاہ ڈپٹی I :۔ایس اے صدیقی

ڈپٹی II :۔ایس ایم رضا' اسسٹنٹ :علیم علی' عبدالرحمان

اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو کراچی :۔ایس مشتاق احمد

اکاؤنٹنٹ جنرل ویسٹ پنجاب لاہور :۔ محمد بشیر احمد

اکاؤنٹنٹ جنرل ایسٹ بنگال ڈھاکہ :۔ سید حسن

کمپٹرولر سرحد پشاور :۔ فضل حق

چیف آڈیٹر NWR لاہور :۔ایس ایم جمیل

چیف آڈیٹر E.B.Rly چٹاگانگ F.T.Castells

جے سی ایم اے لاہور :عطاء اللہ کلیم ڈی سی ایم اے :کراچی فہیم الدین

ڈی سی ایم اے مشرقی پاکستان ڈھاکہ :۔ایس ایس اقبال حسین

پاکستان منٹ باغبانپورہ لاہور :منٹ ماسٹر C.G.Hoyle'

ورکس مینجر D.A.Macdonald

وزارت تجارت صنعت اور تعمیرات (وزیر آئی۔ آئی چندریگر)

سیکرٹری کامرس اینڈ ورکس :- A.Mac Farquhar
سیکرٹری انڈسٹریز :- جی - فاروق
جوائنٹ سیکرٹری :- ایس اے حسنی' اے خلیلی' کرامت اللہ
ڈپٹی سیکرٹری :- ایم ایوب' محمد نصیراللہ' اے اے سید' B.W.Budd
انڈر سیکرٹری :- عبدالحکیم' کے اے وحید' کیو یو شہاب' کیپٹن نصیراللہ
ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی' این این اے قریشی
اسسٹنٹ سیکرٹری :- ایم اے غنی' عزیز الحق' صدیق حسن
چیف کنٹرولر امپورٹ ایکسپورٹ کراچی :- ایم اسماعیل (offg)
ڈپٹی :- کے ایف خلیل' اے ایم خان   ایکسپورٹ ٹریڈ کنٹرولر پشاور :- اسسٹنٹ سردار محمد اسلم
اسسٹنٹ اکنامک ایڈوائزر :- مرید احمد
مرکنٹائل میرین ڈیپارٹمنٹ کراچی :- W.F.Ellis پرنسپل آفیسر کمانڈر
ناٹیکل سرویئر اور ڈپٹی مشپنگ ماسٹر :- T.R.V.Bird
سپیشل آفیسر War Sick Insurance لاہور سپیشل آفیسر کے بی مرزا' عبدالرب
انجینئر اور شپ سرویئر :- ایم ذکاء اللہ انجینئر اور شپ سرویئر :- ایم - آئی قدوائی -
Sea Men's ویلفیئر ڈائریکٹوریٹ کراچی :- ڈپٹی : کے ایس محمود - آفیسر ایم اے حق
Coal کمشنر کراچی :- E.Dixon   اسسٹنٹ : ایم ایم احمد' وائی احمد' معزالدین -
ریجنل آفس :- اسسٹنٹ کنٹرولر (بلوچستان کوئٹہ) محمد طیب
(ویسٹ پنجاب لاہور) ایس - بی - اے کاظمی :- (ایسٹ بنگال چٹاگانگ) عباس رضا -

آئرن اینڈ سٹیل کنٹرولر کراچی :- ایم صدیقی'
اسسٹنٹ کنٹرولر : ایف ایم افضل' محمد علی' این ایم بیگ۔
سپلائی اور ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کراچی ۔ڈی جی :- اے جی خان' ڈپٹی W.J.Tallon:
ڈائریکٹر ایڈمن :- چوہدری بشیر احمد' ڈویلپمنٹ آفیسر :- علی احمد
اسسٹنٹ ڈائریکٹر :- نواب الدین۔
ڈائریکٹر آف سپلائز کراچی :- ایم ۔اے رفیع
ڈائریکٹر آف ڈسپوزل کراچی :- زیڈ اے خان' ماجد علی خان' اے سلیم خان' کرنل
ایف ۔ایس وحید الدین' ڈپٹی :- حمزہ علی' این اے خان' ایم ۔ آر ۔امجد'
کنٹرولر آف انسپکشن کراچی :- زیڈ ۔ڈی شیخ
لاہور :- میاں ایم اے رحمان۔
ٹیکسٹائل کمشنر :- اے ۔بی حبیب اللہ' ڈپٹی :-M.N.Dallas'
جے ڈی قریشی۔
چیف انجینئرPakPWD :- ایس علی امیر
ایس ۔ای :- خان ایم اعظم' ملک اے ایچ نون' P.J.Henly
ایگزیکٹو انجینئر :- ممتاز احمد ایم ۔ایچ رحمت اللہ بشیر احمد'
الیکٹرک انجینئر :- اے ۔ آئی پٹیل' ایم ۔وائی مغل' ایم ۔جی ۔
صدیقی۔
آرکیٹکٹ :- R.G.will' پلاننگ آفیسر :- محمد شفیق ۔
کنٹرولر آف پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری :- این ۔ ایچ کھانڈکر
اسسٹنٹ :- عبدالعزیز' این عالم
اسسٹیٹ آفس :- اسٹیٹ آفیسرH.H.Feldman'
جوائنٹ آفیسر :- آئی ایس مراد
سنٹرل ٹیکنیکل پاور بورڈ اینڈ الیکٹریکل کمشنر M.R.Probett
سنٹرل واٹر ویز' اریگیشن اینڈ نیوی گیشن کمیشن :- ایس ایم اے بٹ (پراجیکٹ آفیسر)
جیولوجیکل سروے آف پاکستان کوئٹہ
اسسٹنٹ :- ایم آئی احمد

پٹرولیم اینڈ ایکسپلوزو ڈیپارٹمنٹ :-	چیف انسپکٹر M.O.Byrne Daly
وزارت داخلہ' اطلاعات اور تعلیم	**وزیر فضل الرحمن**
پی۔ ایس :-	اے کے ایم عزیز الحق'
پی۔ اے :-	محمد شریف حسین۔
جوائنٹ سیکرٹری :-	ایم۔ ڈبلیو۔ عباسی۔
ہوم ڈویژن :-	ڈپٹی سیکرٹری :- کے۔ بی۔ سید احمد علی۔
اسسٹنٹ سیکرٹری :-	ایم جان' ایس۔ بی۔ حسین' محمد مختار
انفارمیشن ڈویژن :-	ڈپٹی سیکرٹری ایس۔ ایم۔ اکرم'
اسسٹنٹ سیکرٹری :-	محمد صابر' سیکرٹری پبلسٹی' پلاننگ :- ایم ضیاء الاسلام
ایجوکیشن ڈویژن ڈپٹی سیکرٹری :-	ایم اے لطیف
اسسٹنٹ سیکرٹری :-	دلاور حسن'
اسسٹنٹ ایڈوائزر :-	سی ایچ شیخ' ڈاکٹر اختر حسین
	اے ایم اشرف۔
ایجوکیشن آفیسر :-	ایم ایچ رحمان' ایس ایم عاصم
اسسٹنٹ آفیسر :-	اے۔ قیوم' ڈاکٹر ایس ایم علی' انصار حسین
انٹیلی جنس بیورو :-	ڈائریکٹر جی احمد' ڈپٹی :- ایف آر خوند
	W.L.O'Brien Stallarea
اسسٹنٹ :-	R.H.Simpson کے بی سید احمد شاہ
سپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ :- لاہور :-	آئی۔ جی۔ اعتزاز الدین احمد پی اے :- کے حبیب علی'
ڈی۔ ایس۔ پی ہیڈ کوارٹر :-	چوہدری رحمت خان
لیگل ایڈوائزر :-	شیخ عبدالرحیم
ڈی۔ ایس۔ پی (راولپنڈی)	شیخ عبدالرحیم (کراچی) خان شیر حسن خان
پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ :-	پرنسپل آفیسر ایس اے جواد
ڈپٹی :-	F.D.Douglas
اسسٹنٹ آفیسر :-	شمس الاسلام
انفارمیشن آفیسر :-	اسلم صدیقی' ایم انور' میر مقبول حسین خان

ڈاکٹر آر حسین۔

اسسٹنٹ آفیسر :۔	ایس ایم جعفری' ایس۔ این۔ قطب
پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ :۔ڈائریکٹر :۔	ایم ارشد حسین۔
ریڈیو پاکستان :کنٹرولر آف براڈ کاسٹنگ :۔	زیڈ۔اے بخاری
ڈپٹی :۔	اے سلمان'
ڈائریکٹر انجینئرنگ :۔	ریاض احمد
ڈپٹی انجینئرنگ :۔	بشیر احمد'
ڈپٹی لاہور :۔	رشید احمد'
ڈائریکٹر آف نیوز :۔	محمد سرفراز
پی آر او :۔	کیپٹن اے حق
اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمن :۔	اے ڈی شیخ'
نیوز ایڈیٹر :۔	عبدالغنی'
سٹیشن ڈائریکٹر :۔	جی کے فرید (لاہور)
سٹیشن ڈائریکٹر :۔	ایس ایس نیازی (پشاور)'
اسسٹنٹ سٹیشن ڈائریکٹر :۔	ایس۔ایم۔رحمٰن (ڈھاکہ)
ڈائریکٹر آف آرکیالوجی پاکستان :۔	کیو ایم منیر
سپرنٹنڈنٹ :۔	ڈاکٹر محمد ناظم 'ایچ ایچ خان (مغربی پاکستان سرکل) مولوی شمس الدین احمد (مشرقی پاکستان سرکل)
وزارت مواصلات :۔	وزیر عبدالرب نشتر
پی ایس :۔	شیر محمد۔پی اے :۔محمد احسن خان
سیکرٹری :۔	زیڈ۔ایچ خان' ڈپٹی سیکرٹری :۔ایم۔ایچ۔زبیری
اسسٹنٹ سیکرٹری :۔	اے آر قریشی' علی اوسط' A.N.Rutledge
اسسٹنٹ سٹیٹسٹیکل آفیسر :۔	ایم اے حمید
اسسٹنٹ کنٹرولر آف موٹر ٹرانسپورٹ :۔	T.Bagavantaraj
پاکستان پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف ڈیپارٹمنٹ :۔	
ڈی جی :۔	Lt Col.R.W.spear

عہدہ	نام
ڈپٹی ڈی جی :-	ایم این مرزا
ڈپٹی چیف انجینئر:-	M.S.Kari
اسسٹنٹ ڈی جی :-	کے ایف رسول'
اسسٹنٹ چیف انجینئر (ورکس)	J.B.Rodrigues
	ایم آئی خان (ٹیلی گراف)
	J.H.Harley (ٹیکنیکل)
او ایس ڈی :-	M.D.Hicks
	O.M.Corks (وائرلیس)
اسسٹنٹ ڈپٹی ڈی جی :-	اے آر خواجہ (پوسٹل سروس) ایس این احمد
	(فنانس) ایس بشیر احمد (اسٹیبلشمنٹ)
	غلام عباس (بجٹ) جمال محی الدین (ٹیلی گراف سٹاف)
	ایس اے سبحان (وائرلیس)
ڈویژنل انجینئر ٹیلی گراف :-	محمد بشیر چوہدری
ریڈیو انجینئر:-	ایس کے درانی'
اسسٹنٹ انجینئر:-	Heathote ابراہیم سیوجی
ڈپٹی اسسٹنٹ انجینئر:-	K.A.Bonnaud

<u>پاکستان سول ایوی ایشن ڈیپارٹمنٹ :-</u>

عہدہ	نام
ڈی جی۔ :-	J.F.Jeffcock
ڈائریکٹر آف آپریشن :-	AdamSmith
ڈپٹی :- بدرالدین	احمد (ایڈمنسٹریشن)
ڈپٹی کیمونیکیشنز:-	A.H.LeamonD.Q.Bagalkot
ڈپٹی ریگولیشن :-	J.K.Karanjia ڈپٹی آپریشنز :- ونگ کمانڈر
	اے بی اعوان' کیپٹن کیو ایم اسماعیل
اسسٹنٹ ڈائریکٹر:-	G.Panth,G.D.Dean ایم اے رفیع
	W/CdrJ.E. Truss
کنٹرولر آف ایروناٹیکل انسپکشن :-	D.M.Longford

سینئر Aerodrome آفیسر:-	E.Sequeira
اسسٹنٹ Aerodrome آفیسر:-	ایم وائی خان
پاکستان میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ:-	
ڈائریکٹر نسیم حسن،	ریجنل ڈائریکٹر:- محمد اسلم
میٹرولوجسٹ:-	محمد شبیر
اسسٹنٹ ایڈمن:-	حشمت اللہ خان
میٹرولوجسٹ:-	ایس این نقوی
ریلوے انسپکٹریٹ:-	

جی آئی آر مغربی پاکستان لاہور کیو ایف رحمان، ریجنل کنٹرولر آف ریلوے پراپرٹی:-

لاہور:-	
کنٹرولر:-	ایس۔ سی سرکار،
اسسٹنٹ:-	F.A.Coelho
چٹاگانگ کنٹرولر:-	G.F.d'Adhemar
پاکستان ریلوے:-	
ڈائریکٹر جنرل:-	A.G.Hall
ڈائریکٹر(Estb):-	ایم جے چغتائی۔
ڈائریکٹر(Civ Engg):-	D.M.Hambly
ڈائریکٹر(Mech Engg) اور سٹورز:-	T.G.Greighton
جوائنٹ ڈائریکٹر(Admn):-	اے حمید
جوائنٹ ڈائریکٹر(Traffic):-	ایم۔ کے محی الدین
ڈپٹی ڈائریکٹر(Estb):-	ایم ای چوہان
ڈپٹی ڈائریکٹر:-(Mech Engg):-	سی انور علی
ڈپٹی ڈائریکٹر:-(Civil Engg):-	ایم ایس غازی
اسسٹنٹ ڈائریکٹر(Admn):-	ایم۔ حسن
وزارت خوراک، زراعت اور صحت	وزیر عبدالستار پیرزادہ
پی۔ ایس:-	اے آر قاضی

پی اے :- حسن شاہ
سیکرٹری :- HaroldShoobert
جوائنٹ سیکرٹری :- ایچ۔ ایس۔ ایم اسحاق
ڈپٹی سیکرٹری :- جی۔ اے مدنی (Admn)
اے ایم خان (Agri) شیخ اعجاز احمد (Food)
انڈر سیکرٹری :- ایس ایس صدر (Agri)
احمد علی شاہ (Admn)
این ایچ بخاری Food Food
اسسٹنٹ سیکرٹری :- نذیر الحسن
ڈپٹی ڈائریکٹر پلاننگ :- مقبول احمد

Procurementand Enforcement Directorate

ڈائریکٹر ایم وائی قریشی' ڈپٹی ڈائریکٹر :۔ ایس اے قریشی اسسٹنٹ ڈائریکٹر :۔ اے۔ آر۔ خان (Proc) وجیہ الدین سلیم (Enforce) شپنگ آفیسر :۔ اکرام اللہ' تنظیم الحق

Defence Purchase Directorate

ڈائریکٹر :- شیخ نثار احمد' ڈپٹی ڈائریکٹر برکات احمد' میاں محمد کبیر' اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایم۔ اے۔ حامد' ایس۔ ایم۔ اختر

اگریکلچر ڈویلپمنٹ کمشنر :-

ڈپٹی کمشنر :- امام احمد او۔ ایس۔ ڈی :۔ کیپٹن حکمت خان' نور الاسلام

Animal Husbandary Comissioner

کمشنر :- Dr.F.C.Minnet
ڈپٹی :- ڈاکٹر ایس اے یاسین

Inspector General of Forests

انسپکٹر جنرل :- J.Petty

Director General Pakistan Survey

ڈائریکٹر جنرل :-	Maj:R.C.N.Jenny
ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (مری) :-	Maj:R.C.A.Edge

Director General Medical Services

ڈی ۔ جی / ایم ایس :-	ایم ۔ اے ۔ جعفری 'میجر اے ۔ حق'
	میجر اے ۔ اے ۔ خان
ایڈمن آفیسر :-	ایف ۔ اے شیخ

Public Health Commissioner

کمشنر :-	لیفٹیننٹ کرنل ایم جعفر
ڈائریکٹر ملیریا انسٹی ٹیوٹ :-	لیفٹیننٹ کرنل ایم کے آفریدی
اسسٹنٹ ڈائریکٹر ملیریا انسٹی ٹیوٹ :-	میجر ایم وائی زیڈ حسین

Medical Officer Govt of Pakistan

ایم ۔ او :-	لیفٹیننٹ کرنل ایم ایچ شاہ
اے ۔ ایم ۔ او :-	ڈاکٹر اے جے خان
میڈیکل آفیسر :-	ڈاکٹر اے صمد 'محمد رفیق الدین ۔
	DADG (میڈیکل سٹورز) میجر جی ۔ ایچ ۔ کے نیازی ۔
	ڈائریکٹر (Lab) لیفٹیننٹ کرنل ایم کے آفریدی ۔
	میڈیکل آفیسر (کراچی پورٹ) ڈاکٹر پی ۔ ایف ۔ کمباٹا'
ڈپٹی :- ڈاکٹر	محمد عبدالمجید چوہدری ۔
پورٹ ہیلتھ آفیسر (چٹاگانگ) :-	ڈاکٹر محمد ابراہیم
ایئر پورٹ ہیلتھ آفیسر :-	ڈاکٹر ایم یو حیات (کراچی)
ڈپٹی ایئر پورٹ ہیلتھ آفیسر :-	ڈاکٹر محمد الیاس
اسسٹنٹ :-	ایچ اے دھباے 'مرزا اسحاق بیگ'
	H.M.Godil (کراچی) J.G.Caldiera (ماری پور ایئر فیلڈ)

Directorate of Statstics

ڈائریکٹر:۔ ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ جنید' اسسٹنٹ :۔ ایم اے۔ اے نظامی

Co-operative Marketing Advisor

اے۔ آر ملک سینئر ایڈوائزر :۔ ڈاکٹر ایس اے یاسین

سپروائزنگ آفیسر:۔ ایف اے شاہ

اسسٹنٹ مارکیٹنگ آفیسر:۔ فضل حق' ایچ ایس کے سودھی' بہرام خان' منظور علی'

نور الاسلام۔

انسپکٹر:۔ ایس۔ ایم رفیق۔ اے ایچ عثمانی' محمد صادق

Bureau of Plant Protection & Quarantine

ڈاکٹر تکبیر احمد (آفیسر انچارج)

ایڈمن آفیسر:۔ ستامن علی۔

اسسٹنٹ پلانٹ پروٹیکشن :۔ Entomologist چوہدری غلام اللہ

اسسٹنٹ Entomologist :۔ ممتاز علی (Insect)' صادق حسین (فوڈ سٹوریج)

Locust Warning Organization

Locust Entomologist ہارون خان' اسسٹنٹ :۔ ایس ایم نقی احسن

ٹیکنیکل آفیسر :۔ حافظ منظور عباس اسسٹنٹ بر شید احمد

<u>وزارت قانون' اور لیبر</u> (وزیر جوگندر ناتھ منڈل)

پی۔ ایس :۔ D.B.Goel

پی۔ اے :۔ ایم ہنکت سکومل داس

سیکرٹری :۔ اکبر حسین

ایڈووکیٹ جنرل :۔ ایم وسیم

اسسٹنٹ Solicitor :۔ محمد شریف'

ریسرچ آفیسر:۔ اے۔ اے شہید

Re-Settlement Directorate

ڈپٹی سیکرٹری :۔ ایم اسلم' لیفٹیننٹ کرنل ایس حمید اللہ

(چیف ری سیٹلمنٹ آفیسرز)

اسسٹنٹ سیکرٹری :۔	ایم فہیم۔ایم ایس قریشی
	ڈپٹی چیف Dr.H.K.Gore (ٹریننگ)
	اے۔ایف ضیاءالدین احمد (Exchanges)
	ری سیٹلمنٹ آفیسر:۔ایس ایم ابراہیم (ٹریننگ)
	کیپٹن نذیر احمد (Exchanges) ایس ایف احمد
	(ایڈوائس) اسسٹنٹ آفیسر رحمت علی
	(Exchanges) محمد یاسین (Statstics)
اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایمپلائمنٹ ایکسچینج :۔	کیپٹن ایچ ایچ رحمان غنی (ایسٹ بنگال نرائن گنج) میجر سعادت علی خان' محمد اسلم خان (ویسٹ پنجاب لاہور) میجر زیڈ اے اسماعیل (ایمپلائمنٹ صوبہ سرحد پشاور)
مینجر سینٹرل ایمپلائمنٹ ایکسچینج :۔	کیپٹن نذیر احمد۔

Cheif Labour Commissioner

ڈپٹی چیف کمشنر :۔نصیر احمد	آفیسر:۔عبدالحمید پوری' سلیمان محمود
آفیسر (ویسٹ پنجاب لاہور) :۔	الماس علی بیگ
آفیسر (ایسٹ بنگال ڈھاکہ) :۔	اکبر کریم

Mines Inspectorate

انسپکٹر:۔	محمد یاسین

وزارت مہاجرین و بحالی (Ministry of Refugees & Rehabilitation)

وزیر :۔	غضنفر علی خان
پی۔ایس :۔	محمد شفقت
پی۔اے :۔	اے ایم خان
سیکرٹری :۔	M.V.Grigson
ریفیوجی کمشنر:۔	E.de.V.Moss.
ڈپٹی:۔ Robertson	Brig.H.L.C.
ڈپٹی سیکرٹری :۔	P.H.Myane, Major R.K.Saker

انڈر سیکرٹری:۔	L.H.Spinks
اسسٹنٹ سیکرٹری:۔	ایس اے کرمانی
ریپ کراچی:۔	لیفٹیننٹ کرنل حمید اللہ

Office of the Economic Advisor

اسسٹنٹ ایڈوائزر:۔	منیرالہدیٰ
ریسرچ آفیسر:۔	مقصود خان' زیڈ ایچ چوہدری' ایم اے حیات'
	نیاز محمد' ایم ایس صدیقی
اکنامک انوسٹی گیٹر:۔	مجیب الرحمان
سٹیٹسٹیکل انوسٹی گیٹر:۔	ممتاز علی' ایم آر عباسی'
ٹیکنیکل آفیسر:۔	ایس محمد میاں لائبریرین:۔جے اے نقوی

Income Tax Appellate Tribunal Lahore

صدر:۔	سید علی خان' اکاؤنٹنٹ ممبر:۔سید الزمان
رجسٹرار:۔	کے صلاح الدین

سٹینڈنگ کمیٹیاں

منسٹری ڈیفنس کے لئے کمیٹی:۔	اے کھوڑو' خواجہ ناظم الدین' پریم ہاری برما'
	سردار بہادر خان' افتخار حسین ممدوٹ
منسٹری آف کمیونیکیشن:۔	چندرا چٹوپدھایا' عبدالغفار خان'
	میاں افتخار الدین'
	مفیض الدین احمد' عبداللہ المحمود
منسٹری آف کامرس' انڈسٹری اور ورکس:۔	صابندرا چندرا موجمدار' عبدالقاسم' محمد ہاشم
	گزدر' غیاث الدین پٹھان' نذیر احمد خان'
منسٹری آف رفیوجی' ایجوکیشن اور بحالی:۔	سردار بہادر خان' بیگم جہاں آرا شاہنواز'
	محمد ہاشم گزدر' مولانا شبیر احمد عثمانی'
	سراج الاسلام
منسٹری آف فوڈ ایگریکلچر اور ہیلتھ:۔	راج کمار چکرورتی' مولانا محمد اکرم خان'
	نور احمد' مرتضیٰ چوہدری' ایس۔پی نواب'

محمد خان جوگیزئی

منسٹری آف لاء اینڈ لیبر:۔ ڈاکٹر اے ایم مالک' اکشے کمار داس' عبداللہ المحمود'
چوہدری نذیر احمد خان' عزیز الدین احمد

کمیٹی برائے حج برائے حجاز:۔ بیگم جہاں آرا شاہ نواز' مولانا شبیر احمد عثمانی'
محمد ہاشم گزدر' محمد حبیب اللہ بہار'
نواب محمد خان جوگیزئی

منسٹری آف انیریئر انفارمیشن' اینڈ ایجوکیشن:۔ بھوپندرو کمار دتہ' ڈاکٹر محمود حسین' ڈاکٹر عمر حیات ملک'
بیگم شائستہ سہروردی اکرام اللہ' مولوی ابراہیم خان

Committee to Review the orginization structure and the level of expenditure of Ministries,.;Departments and offices of the Govt of Pakistan.

عبدالمتین چوہدری' سردار بہادر خان' دھنان جائے رائے۔

Committee to assist and advise Govt in dealing with problem of surplus staff.

سچندرا نارائن سنیال' ڈاکٹر عمر حیات ملک' ڈاکٹر اے ایم مالک

Committee to advice Government on the Constitution of the Pakistan Industrial Finance Corporation

دھرندرا ناتھ دتہ' میاں ممتاز محمد دولتانہ' حمید الحق چوہدری

Committee to advice Govt on the formation of the Refugee Rehabilitation Finance Corporation

عبدالمتین چوہدری' ایم اے کھوڑو' میاں افتخار الدین۔

Committee to advise Govt on the formation of the Iqbal academy.

پروفیسر آئی ایچ قریشی' فیروز خان نون' فضل رحمان

Standing Committee for the Ministry of Foreign affairs & Common wealth relations

دھرندرا ناتھ دتہ' فیروز خان نون' پروفیسر آئی ایچ قریشی۔ بیگم جہاں آرا شاہ نواز' محمد علی

34. پاکستان کی ایڈمنسٹریٹو سروس

1947ء میں انتظامی عہدوں کے لئے انڈین سول سروس (ICS) اور انڈین پولیٹیکل سروس (IPS) کے مسلم و غیر مسلم افسران کی صوبہ وار تفصیلات درج ذیل ہیں

جدول :34.1 ایڈمنسٹریٹو سروس (1947ء)

صوبہ	برٹش	ہندو و دیگر ☆	مسلم	میزان
آسام	20	17	2	39
بنگال	74	75	18	167
بہار	53	45	4	102
بمبئی	62	66	5	133
سی پی و برار	38	38	3	79
مدراس	63	86	12	161
سرحد ☆☆	27	0	3	30
اڑیسہ	5	9	2	16
پنجاب	93	32	27	152
سندھ	19	5	5	29
یو۔پی	83	67	16	166
سینٹرل	71	8	4	83☆☆☆
میزان	608	448	101	1157
فیصد	%52	%39	%9	%100

* اس میں سکھ و عیسائی شامل ہیں جنکی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

☆☆ IPS آفیسرز؛ *** 15 برٹش آفیسرز اس میں شامل نہیں ہیں جو گلف میں خدمات انجام دے رہے تھے۔

Above figures were taken from combined civil list for India & Burma No.158 Jan - March 1947 Lahore 1947 by Page 79, Evolution of Pakinstan's, Administrative System.

برصغیر کی تقسیم کے وقت پاکستان میں ایڈمنسٹریٹو سروس کا جائزہ

پاکستان میں تقسیم برصغیر کے وقت جو ICS اور IPS خدمات انجام دے رہے تھے ان کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

جدول :34.2 آئی سی ایس اور آئی پی ایس افسران (1947ء)

عملہ (آفیسرز)	سروس	تعداد	فیصد
مسلم	(ICS)	83	%53.0
دیسی عیسائی ☆	*(ICS)	1	%0.6
برٹش	(ICS)	36	%23.0
مسلم	(IPS)	12	%7.6
برٹش	(IPS)	14	%8.8
وار سروس ☆☆		11	%7.0
میزان		☆☆☆157	%100

☆ ایک عیسائی نے پاکستان جانا پسند (opt) کیا۔ جبکہ ایک عیسائی نے بعد میں پاکستان سروس اختیار کی جو اس فہرست میں شامل نہیں ہے۔

☆☆ WAR SERVICE CANDIDATE 'تین افسر انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس سے تھے جنھوں نے پاکستان جانا پسند کیا۔

☆☆☆ 157 افسروں' میں سے 15 نے جوڈیشل اور 6 نے ڈپلومیٹک ذمہ داریاں سنبھالیں

آزادی کے وقت 1947 میں انڈین یا برٹش افسروں کو جن کا تعلق انڈین سول سروس سے تھا یہ اختیار دیا گیا کہ وہ تین میں سے ایک راستہ اختیار کر لیں کہ یا تو وہ پاکستان یا بھارت میں سے ایک کو بغیر کسی عہدہ یا تنخواہ میں تنزلی کے چن لیں۔ (جن میں ریٹائرمنٹ کا استحقاق بھی شامل تھا)۔ دوسرے ریٹائرمنٹ لے کر اپنی باقی مدت کی سروس کے لئے خاص الاؤنس حاصل کر لیں۔ (عموماً" ریٹائرمنٹ 60 سال کی عمر میں ہوتی ہے)تیسرے اختیار میں یہ اجازت دی گئی تھی کہ نوکری چھوڑ دیں اور ذاتی معاہدہ کے تحت ایک نئ

یا دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر ملازمت اختیار کر لیں۔ 101 مسلم ICS ۔ IPS افسروں میں سے 95 نے 1947 میں پاکستان اختیار کیا۔ باقی یا تو بھارت میں رہ گئے یا ریٹائرمنٹ لے لی۔ بہت سے برٹش افسروں نے ریٹائرمنٹ لے لی جو پاکستان میں کام کر رہے تھے اور بعد میں یہاں کنٹریکٹ پر ملازمت اختیار کر لی۔ تقریباً 50 برٹش آفیسرز نے (جن میں سے 36 ICS اور 14 IPS تھے) یا تو ملازمت اختیار کی یا کنٹریکٹ پر شمولیت اختیار کی۔

Above figures were taken from the list o cabinet secretariat L. No 3(1) 48-SE III Karachi, Jun 6, 1951 by page 81 Evolution of Pakistan's Administrative system

پاکستان میں موجود ایڈمنسٹریٹو سروس اور عہدیداروں کا انتظامی تجربہ

تقسیم کے بعد پاکستان میں موجود 157 افسروں میں سے صرف 15 افسر (5 مسلم، 1 عیسائی اور 9 برٹش شامل تھے) ایسے تھے جن کے پاس جوڈیشل عہدے تھے اور ان کا تجربہ 14 تا 21 سال کے درمیان تھا۔ اس کے علاوہ 6 افسر (5 مسلم، ایک برٹش) جن کو ڈپلومیٹک عہدوں پر تعینات کیا گیا تھا ان کا تجربہ بھی 9 تا 22 سال کے درمیان تھا۔ صرف متذکرہ 21 افسروں کے علاوہ باقی 136 افسران جو سول سپیریر سروس آف پاکستان (CSP) کی انتظامی نشستوں پر فائز ہوئے۔ ان کا کل تجربہ درج ذیل ہے۔

جدول 34.3: انتظامی تجربہ

تجربہ (سال)	ICS-IPS افسر		وار سروس افسر	میزان	فیصد
	مسلم	برٹش			
25-35	0	1	0	1	%0.7
20-25	6	10	0	16	%11.8
15-20	10	7	0	17	%12.5
10-15	27	9	[illegible]	36	%26.5
5-10	24	10		35	%25.7
1-5	17	3	6	26	%19.1
0-1	1	0	4	5	%3.7
میزان	85	40	11	136	%100

War Service Officer: وار سروس افسروں کو ملازم رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ 1943ء میں جنگ عظیم دوم کے درمیان انڈین سول سروس (ICS) کے امتحانات معرض التواء میں پڑ گئے۔ لہٰذا اس دوران مطلوبہ قابلیت پر اترنے والے افراد کو کہ وہ اس عارضی التواء کے بعد مقابلہ کے امتحان کے اہل سمجھے جائیں گے۔ اکتوبر 1946ء میں 91 ایسے افسروں کو حکومت انڈیا نے پوسٹ وار انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس میں اجازت دے دی۔ جو ICS کے جانشین ہوئے۔ 91 وار افسروں میں سے 4 مسلم تھے جن میں سے 3 افسروں نے پاکستان جانے کو 1947ء کے آخر میں ترجیح دی۔ آزادی کے بعد 8 وار سروس افسروں کو پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس میں اسی بنیاد پر داخلہ دیا گیا۔ ان کی تعداد 11 ہو گئی جو بعد میں CSP ہوئے۔

Gradation list of CSP 1952. page 82 Evolution of Pakistan Administrative system.

افسران کی قابلیت اور تجربہ

136 آئی سی ایس اور آئی پی ایس اور وار آفیسرز کی قابلیت و تجربہ جو انہوں نے مختلف عہدوں پر پاکستان بننے سے پہلے حاصل کیا تھا اور پھر ان ہی افسران نے آزادی کے بعد CSP میں شمولیت حاصل کی۔ ان کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں کہ وہ حکومت انڈیا میں زیادہ سے زیادہ کس عہدہ پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

جدول :34.4 افسران کی قابلیت و تجربہ

حکومت انڈیا میں زیادہ سے زیادہ عہدہ☆	ICS-IPS		وار آفیسرز	میزان	فیصد
	مسلم	برٹش			
سیکرٹری	0	0	0	0	%0.0
ایڈیشنل سیکرٹری	0	3	0	3	%2.2
جوائنٹ سیکرٹری	3	4	0	7	%5.1
ڈپٹی سیکرٹری	4	0	0	4	%2.9
پرائیویٹ سیکرٹری	1	0	0	1	%0.7
پراونشل گورنمنٹ					
چیف سیکرٹری	1	1	0	2	%1.5
سیکرٹری	6	0	0	6	%4.4
ایڈیشنل سیکرٹری	6	0	0	6	%4.4
جوائنٹ سیکرٹری	5	0	0	5	%3.7
ڈپٹی سیکرٹری	8	1	0	9	%6.6
ایڈیشنل ڈپٹی سیکرٹری	2	0	0	2	%1.4
انڈر سیکرٹری	3	1	0	4	%2.9
ڈائریکٹر آف ڈیپارٹمنٹ	10	3	0	13	%9.6
کمشنر	11	2	0	13	%9.6
ڈپٹی کمشنر	18	6	0	24	%17.7
اسسٹنٹ کمشنر	12	4	0	16	%11.8
مختلف					
جج	0	4	0	4	%2.9
ملٹری آفیسر☆☆	0	0	11	11	%8.1
نامعلوم	1	5	0	6	%4.4
میزان	91	34	11	136	%100

* مختلف قسم کے عہدوں پر کام کرنے والے افسران کو برابر کے عہدوں پر دکھایا گیا ہے۔

☆☆ وار سروس افسروں میں 1 میجر، 6 کیپٹن، 1 نیوی لیفٹیننٹ، 3 سب نیوی لیفٹیننٹ کے عہدے کے افسر شامل تھے جو سب یونیورسٹیوں کے گریجویٹ تھے۔

(page 84, of the same book)

برٹش افسروں کا کار منصبی

برٹش ICS - IPS افسروں نے جو کارکردگی پاکستان بننے کے آغاز میں دکھائی اس کے مطابق شروع کے چند ماہ میں بڑے بڑے عہدہ ان کے پاس رہے۔ ایک سال مکمل ہونے کے بعد ان کے اثرات کچھ کم ہوئے اور 1950ء کے بعد بہت تیز رفتاری سے ان کے اثرات میں کمی واقع ہوئی۔ آزادی کے دو سال بعد تک بنگال' سرحد' پنجاب کے گورنرز اور چیف کمشنر بلوچستان برٹش افسر تھے۔ صرف سندھ کے گورنر مسلمان لیکن چیف کمشنر برٹش آفیسر تھے۔ مرکز میں دو اہم عہدے سیکرٹری فنانس اور سیکرٹری فوڈ اینڈ ایگریکلچر بھی ان کے پاس دو سال تک رہے۔ اور ایک سال تک محکمہ بحالیات و آبادکاری (Evacuation & Rehabilitation) کے سیکرٹری بھی برٹش آفیسر ہی تھے۔ پراونشل گورنمنٹ میں تقریباً"10 برٹش آفیسر دو سال تک سیکرٹری یا ڈپٹی سیکرٹری کے عہدوں پر کام کرتے رہے۔

جدول 34.5: برٹش آفیسرز کی تعداد (1947-52ء)

سال	برٹش آفیسر☆	کل آفیسر☆☆	فیصد
1947	44	153	٪28.7
1948	44	153	٪28.7
1949	27	156	٪17.2
1951	20	149	٪13.4
1952	19	172	٪11.0

* اس تعداد میں موثر انتظامی طاقت رکھنے والے افسر شامل ہیں۔ جوڈیشل عہدوں پر کام کرنے والے افسروں کی تعداد اس میں شامل نہیں ہے۔

☆☆ اس تعداد میں صرف موثر انتظامی طاقت رکھنے والے افسر شامل ہیں۔ جوڈیشل کام کرنے والے افسروں کی تعداد شامل نہیں ہے۔

(Page 85 of the same book)

انڈین پراونشل سول سروس کے اعداد و شمار (1947ء)

جدول :34.6 پراونشل سول سروس کے پراونشل سیکرٹریٹ میں مسلم افسروں کی تعداد۔ (1947ء)

صوبہ	سیکرٹریٹ میں کل عہدے☆	مسلم عہدیدار
آسام	16	1
بنگال	55	6
بہار	33	4
بمبئی	30	1
سی پی و برار	24	1
مدراس	20	0
سرحد	15	2
اڑیسہ	18	0
پنجاب	40	0
سندھ	12	1
یو۔پی	62	6
میزان	325	22 (کل تعداد کا 7٪)

☆ صرف اسسٹنٹ سیکرٹری سے اوپر کے عہدے گنے گئے ہیں۔ ایسے عہدے جن پر انڈین سول سروس کے افسر تعینات تھے شمار نہیں کیے گئے۔

These figures were compiled from combined civil list for India & Burma No:158 Jan March 1947, Lahore, 1947 by. Page No 95 of the Same book.

جدول 34.7: سی-ایس-پی (CSP) امیدوار بمطابق ڈومیسائل (1926ء تا 1948ء)

سال ☆☆	مشرقی پاکستان ☆	مغربی پاکستان	کل امیدوار جو سروس میں داخل ہوئے
1926	0	2	2
1927	0	1	1
1928	0	2	2
1929	-	-	-
1930	0	6	6
1931	0	6	6
1932	0	3	3
1933	2	7	9
1934	0	3	3
1935	0	1	1
1936	0	3	3
1937	0	3	3
1938	0	10	10
1939	1	4	5
1940	1	6	7
1941	1	1	2
1942	-	5	5
1943	1	5	6
1944	1	6	7
1945	1	2	3
1946	1	3	4
1947	0	8	8
1948	2	16	18

☆ مشرقی پاکستان کے کالم میں صرف لسانی لحاظ سے بنگالیوں کے اعداد و شمار ہیں۔

☆☆ جس سال کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں وہ سروس میں داخلہ کے ہیں نہ کہ سال امتحان کے۔

(Page 229 of the same book)

سی۔ایس۔پی (CSP) افسروں کی تعلیمی قابلیت کے اعداد و شمار

1948ء میں پنجاب سے 7' ڈھاکہ سے 1' علیگڑھ سے 1 کلکتہ سے 1' الہ آباد سے 4' دہلی سے 1' لکھنؤ سے 2' پٹنہ سے 1' افسروں نے گریجویشن کیا ہوا تھا (میزان 18)۔
1949ء میں پنجاب سے 6' ڈھاکہ سے 4' علیگڑھ سے 2' کلکتہ سے 5' دہلی سے ایک اور آگرہ سے 2 افسروں نے گریجویشن کیا ہوا تھا۔ (میزان 20)۔
1950ء میں پنجاب سے 7' ڈھاکہ سے 1' علیگڑھ سے 3' کلکتہ سے 3' الہ آباد سے 1' دہلی سے 1' لکھنؤ سے 1' پٹنہ سے 1 اور آگرہ سے 1 افسروں نے گریجویشن کیا ہوا تھا (میزان 20)۔

سی۔ایس۔پی امیدواروں کے والدین کا ذریعہ معاش

1948ء میں کل 18 افسر داخل ہوئے۔ جن کے گورنمنٹ سروس میں والدین کی تعداد 13 (کل تعداد کا 72.2٪) لینڈ لارڈز کی تعداد 2' ٹیچرز کی تعداد صرف ایک اور فزیشین کی تعداد 2 تھی۔
1949ء میں کل 20 افسر داخل ہوئے۔ جن کے گورنمنٹ سروس میں والدین کی تعداد 15 (کل تعداد کا 75٪) لینڈ لارڈ 4' بزنس 1 تھی۔
1950ء میں کل 20 افسر داخل ہوئے جن کے گورنمنٹ سروس میں والدین کی تعداد 11 (55٪)' لینڈ لارڈ 5' بزنس 1' لیگل پریکٹشنر 2' اور دیگر 1 تھی۔

سی ایس پی افسروں کا تعلیمی معیار

1948ء میں کل 18 افسر داخل ہوئے جن میں سے صرف 8 نے فرسٹ ڈویژن میں گریجویشن کی ہوئی تھی۔ باقی دس نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی تھی۔
1949ء میں کل 20 افسر داخل ہوئے جن میں سے صرف 6 نے فرسٹ ڈویژن میں گریجویشن کی ہوئی تھی' 12 نے سیکنڈ ڈویژن اور 2 نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی تھی۔
1950ء میں کل 20 افسر داخل ہوئے جن میں سے صرف 5 نے فرسٹ ڈویژن' 13 نے سیکنڈ ڈویژن اور 2 نے تھرڈ ڈویژن میں گریجویشن کی ہوئی تھی۔

1948ء میں کل 18 افسروں میں سے 14 نے ماسٹر ڈگری حاصل کی ہوئی تھی صرف 4 نے فرسٹ ڈویژن اور باقی نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی تھی۔ اور ان ہی 18 افسروں میں سے 4 افسروں نے قانون میں ڈگری بھی لی ہوئی تھی (3 فرسٹ ڈویژن اور ایک سیکنڈ ڈویژن)

1949ء کل 20 افسروں میں سے 15 نے ماسٹر ڈگری (7 فرسٹ ڈویژن اور 8 سیکنڈ ڈویژن) ان ہی 20 افسروں میں سے 4 نے قانون میں ڈگری بھی لی ہوئی تھی (چاروں فرسٹ ڈویژن تھے)

1950ء کل 20 افسروں میں سے 13 نے ماسٹر ڈگری (6 فرسٹ ڈویژن' 7 سیکنڈ ڈویژن) اور ان ہی 20 افسروں میں سے 5 نے قانون کی ڈگری (4 فرسٹ ڈویژن' 1 سیکنڈ ڈویژن) حاصل کی تھی۔

(Page 240-243 of the same book)

35- برصغیر کے صوبے

(1) صوبہ پنجاب

پنجاب پر تعینات لیفٹننٹ گورنر و تاریخ تعیناتی

(1)	جان لارنس بارٹ	1856ء	John Lawreance Bart
(2)	رابرٹ منٹگمری	1859ء	Robert Montgomery
(3)	ڈونالڈ فریل میکلوڈ	1865ء	Donald Friell Mcleod
(4)	میجر جنرل ہنری ڈیورنڈ (جنوری 1871ء کو ٹانک میں فوت ہوئے)	1870ء	Major Gen: Henry Durand
(5)	آر۔ ایچ۔ ڈیویز	1871ء	R.H.Davies
(6)	آر۔ ای۔ ایجرٹن	1877ء	R.E.Egerton
(7)	چارلس۔ یو۔ ایچی سن	1882ء	Charles.U.Aitchison
(8)	جیمز براڈ ووڈ لیال	1887ء	James Broadwood Lyal
(9)	ڈینس فٹنز پیٹرک	1892ء	Dennis Fitzpatrick
(10)	ولیم میک ورتھ ینگ	1897ء	William Macworth young
(11)	سی۔ ایم۔ ریواز	1902ء	C.M.Rivaz
(12)	ڈی سی جے آئی بٹ سن (22 جنوری 1908ء کو مستعفی ہو گئے)	1907ء	D.C.J.Ibbetson
(13)	ٹی۔ جی۔ واکر	1907ء	T.G.Walker (Offg)
(14)	لوئیس ڈبلیو۔ ڈین	1908ء	Louis W.Dane
(15)	جیمز میکرون ڈوئی	1911ء	James Mc Crone Douie (Offg)
(16)	ایم۔ ایف۔ اوڈائر	1913ء	M.F.O 'Dwyer
(17)	ایڈورڈ میکلیگلن	1919ء	Edward Maclagan
	گورنر پنجاب		
(18)	ایڈورڈ میکلیگن	1920ء	Edward Maclagan
(19)	میلکم ہیلے	1924ء	Malcolm Hailey

(20)	جیوفرے ڈی مانٹ مورینسی	1928ء	Geoffrey De Montmorency
(21)	ہربرٹ ولیم ایمرسن	1933ء	Herbert William Emerson
(22)	ہنری ڈفیڈ کریک	1938ء	Henry Duffieid Craik
(23)	برٹنڈ جیمز گلانسی	1941ء	Bertand James Glancy
(24)	ایوان میرڈتھ جنکنز	1946ء	Evan Meredith Jenkins
(25)	چندولال مادھولال تریویدی (مشرقی پنجاب)	1947ء	Chandulal Madhavlal Trivedi
(26)	فرانسس مودی (مغربی پنجاب)	1947ء	FrzmcisMudie

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی پنجاب دو حصوں میں تقسیم ہو گیا مشرقی پنجاب بھارت کے حصہ میں اور مغربی پنجاب پاکستان کے حصہ میں آیا تقسیم سے پہلے پنجاب کا کل رقبہ تقریبا" 97000 مربع میل تھا۔ جس میں سے تقریبا" 35600 مربع میل کا علاقہ بھارت کے حصہ میں اور 62012 مربع میل پاکستان کے حصہ میں آیا۔ پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے۔ اس میں سے مشرقی پنجاب کو صرف دو دریا ستلج اور بیاس ملے۔ پنجاب غیر منقسم پنجاب کے کل 29 اضلاع تھے۔

(i) **مشرقی پنجاب:-** مشرقی پنجاب میں تقسیم کے بعد جالندھر اور انبالہ ڈویژن' لاہور ڈویژن کا ضلع امرتسر' ضلع لاہور اور گورداسپور کے کچھ حصہ وغیرہ۔ مشرقی پنجاب میں جو 13 اضلاع شامل ہوئے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

حصار' روہتک' گڑ گاؤں' کرنال' انبالہ' اور شملہ و جالندھر ڈویژن میں کانگڑہ' ہوشیار پور' جالندھر' لدھیانہ' فیروز پور' گورداسپور (علاوہ شکر گڑھ تحصیل) اور تحصیل قصور کے کچھ حصے۔ 1941ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 1,24,09,924 تھی۔ مشرقی پنجاب میں واقع تمام ریاستیں انڈین یونین میں شامل ہو گئیں۔ البتہ کچھ صوبہ میں بھی شامل ہوئی۔

مشرقی پنجاب میں انڈسٹری کا ایک جائزہ۔

جدول:-1-35

ضلع	فیکٹریوں کی تعداد	کام کرنے والوں کی تعداد
امرتسر	177	17421
گورداسپور	46	4281
فیروزپور	40	4981
جالندھر	56	3005
لدھیانہ	65	3240
ہوشیارپور	9	209
کانگڑہ	13	218
انبالہ	47	5445
شملہ	3	528
کرنال	13	647
روہتک	5	156
حصار	27	3868
گڑگاؤں	8	760
میزان	509	44,759

مشرق پنجاب میں واقع دھاریوال وولن ملز' بھارت کی دو سب سے بڑی وولن ملز میں سے ایک تھی۔
لدھیانہ ہوزری انڈسٹری کا مرکز تھا اور بھارت کے لئے اہمیت کا حامل تھا۔
انتظامیہ اور حکومت کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب کے تمام سکول اور کالج 29 فروری 1948ء تک بند رہے۔ مشرقی پنجاب کے گورنر چندولال مدھولال ترویدی' وزیر اعلیٰ گوپی چند بھرگاوا' دیگر وزراء میں سردار سورن سنگھ' کیپٹن رنجیت سنگھ' سردار پرتاپ سنگھ' گیانی کرتار سنگھ' چوہدری کرشنا گوپال دت' پرتھوی سنگھ آزاد' وغیرہ شامل تھے۔

چیف سیکرٹری: ایم۔ آر۔ سچدیو تھے۔

لیجسلٹو اسمبلی کے سپیکر: سردار کپور سنگھ اور سیکرٹری سردار ابناشا سنگھ تھے۔ مشرقی پنجاب لیجسلٹو اسمبلی میں متحدہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے وہ ممبر بھی شامل تھے جن کا تعلق مغربی پنجاب کے علاقوں سے تھا۔

(ii) **مغربی پنجاب**:۔ پنجاب کا یہ حصہ 14 اگست 1947ء کو پاکستان میں شامل ہوا۔ مغربی پنجاب میں راولپنڈی اور ملتان ڈویژن کا تمام علاقہ شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ ضلع گوجرانوالہ' سیالکوٹ' شیخوپورہ' لاہور (لاہور میں سے تحصیل قصور کا آدھا علاقہ نکال کر' کل 353 دیہات میں سے 180 دیہات مشرقی پنجاب میں شامل ہوئے) اس کے علاوہ ضلع گورداسپور کی شکرگڑھ تحصیل اس میں شامل تھے۔

یہاں فیکٹریز ایکٹ 1934ء کے تحت 830 فیکٹریاں رجسٹرڈ ہوئی تھیں لیکن تقسیم کی وجہ سے انڈسٹری کی حالت تقریباً" مفلوج ہو کر رہ گئی تھی۔ یہاں دو قسم کی فیکٹریاں موجود تھیں ایک تو موسمی تھیں دوسری مستقل حیثیت رکھتی تھیں ان میں کاٹن' جننگ اور پریسنگ فیکٹریوں کی تعداد کل موسمی یا فصلی فیکٹریوں کی تعداد کا 90٪ میں تھیں۔ اور باقی 10٪ میں چاول کی چھڑائی' چینی سازی اور پھل سازی کی فیکٹریاں شامل تھیں۔

مستقل حیثیت میں شامل فیکٹریوں میں ٹیکسٹائل ملز' فاؤنڈری' انجینئرنگ ورکشاپس' سیمنٹ فیکٹریاں' فلور ملز' اور گلاس اور ربڑ کی فیکٹریاں' کیمیکل میں تارپین' ماچس سازی' پینٹ و وارنش' پٹرولیم ریفائنری' اور کھیلوں کے سامان اور سرجیکل کے سامان تیار کرنے کی فیکٹریاں شامل تھیں۔ دو بڑی ٹیکسٹائل ملز لائل

پور اور اوکاڑہ میں قائم تھیں۔ سیالکوٹ سپورٹس اور سرجیکل سامان کے لئے مشہور تھا۔ تارپین کی فیکٹری جلو میں' ویجیٹیبل آئل کے لئے ہائیڈرو جنریشن فیکٹری لائل پور میں' سیمنٹ فیکٹری واہ اور ڈنڈوت میں' چمڑے سازی کی وزیر آباد اور سیالکوٹ میں بجلی کے سامان کی فیکٹریاں راولپنڈی اور لاہور میں اور سلائی مشین کی فیکٹری لاہور میں تھیں۔ اس کے علاوہ اٹک آئل فیکٹری قابل ذکر ہیں۔

مغربی پنجاب کے ذرائع مواصلات:- بلڈنگ اور روڈ برانچ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی ذمہ داری تھی اور وہ یہاں ذرائع آمد و رفت کی نگرانی بھی کرتی تھی۔ سڑکوں کی لمبائی ذمہ داری کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔

پی ڈبلیو ڈی......2812 میل

ڈسٹرکٹ بورڈز.....317 میل

انکے علاوہ یہ ادارہ تقریباً" 11,114 غیر پختہ (Un-Metalled) سڑکوں کی دیکھ بھال بذریعہ ڈسٹرکٹ بورڈز کرتا تھا۔ جبکہ درجہ دوم اور سوم کی غیر پختہ سڑکوں کی کل لمبائی 12946 میل تھی جن میں پل اور بعض پر جزوی پل موجود تھے۔

مغربی پنجاب کے انتظامی امور کی نگرانی کے لئے انتظامیہ کی تفصیل اس طرح ہے گورنر فرانس موڈی (Francise Mudie)' سیکرٹری غیاث الدین احمد' ملٹری سیکرٹری :آر ایف کراسٹر (LTCol:R.F.Craster) اے۔ڈی۔سی۔ کیپٹن بیلی ہملٹن (J.N.B.Baillie Hamilton)

وزیر اعلی :افتخار ممدوٹ' وزیر خزانہ ممتاز محمد خان دولتانہ' وزیر: ریونیو سردار شوکت حیات خان' وزیر: تعلیم :شیخ کرامت علی۔ بعد میں جب ممتاز دولتانہ اور شوکت حیات خان نے استعفیٰ دے دیا تو تین نئے وزراء شامل کئے گئے جن میں میاں نور اللہ' سردار عبدالحمید دستی' میجر مبارک علی شاہ شامل تھے۔

صوبہ کے چیف سیکرٹری: ایچ۔ اے۔ مجید سیکرٹری میڈیکل اور انڈسٹریز: ایس۔ ایم۔ حسن' سیکرٹری سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ: آئی یو خان' سیکرٹری فنانس: ایچ اے مجید' ہوم سیکرٹری ایس ایف حسن' فنانس

کمشنر: اختر حسین (ریونیو) جے ڈبلیو ہیرن J.W.Heran (ڈویلپمنٹ)۔

پی ڈبلیو ڈی:۔ سیکرٹری اری گیشن: ایم۔اے۔ حمید' سیکرٹری نارتھ کنال:۔ عبدالکریم' سیکرٹری ویسٹرن کنال: ای۔ ایل۔ پروتھیرو (E.L.Protheroe)' بلڈنگ اور روڈ برانچ کے سیکرٹری و چیف انجینئر: شیخ عبدالقادر'

پبلک سروس کمیشن:۔ چیئرمین: ایم افضل حسین' ممبر چوہدری نذیر حسین' ممبر صوبہ سرحد: خان محمد اکبر خان سیکریٹری: ایس جی خالق

چند اہم محکموں کے سربراہ اس طرح تھے۔

ڈائریکٹر ایگریکلچر: ایچ جی صادق' ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز: نوابزادہ فتح اللہ خان ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن: ایم شریف' آئی جی پولیس: قربان علی خان' چیف کنزرویٹو آف فارسٹ: میاں اللہ بخش' انسپکٹر جنرل سول اسپتال: ایم کے ملک' ڈائریکٹر پبلک ہیلتھ: بی ایم یعقوب' انسپکٹر جیل خانہ: میجر ایم ایچ محمود' اکاؤنٹنٹ جنرل: ایم بشیر احمد' پوسٹ ماسٹر جنرل: ایم اے مجید۔

مغربی پنجاب لیجسلٹو اسمبلی (ارکان اسمبلی اور حلقے)

سپیکر: ایس۔ پی۔ سنگھا (کرسچین' مغربی وسطی پنجاب)

وزراء کی فہرست پہلے دی جا چکی ہے۔ ارکان اسمبلی اور ان کے حلقے اس طرح تھے۔

ارکان اسمبلی:۔ چوھدری عبدالغفور (شکر گڑھ مسلم دیہی)' میاں عبدالحق (اوکاڑہ مسلم دیہی)' رانا عبدالحمید خان (پاکپتن' مسلم دیہی)' عبدالحمید خان (مظفر گڑھ صدر' مسلم دیہی)' عبدالستار خان (نارتھ میانوالی' مسلم دیہی)' سردار اجیت سنگھ (جنوب مغربی پنجاب' سکھ دیہی)' اللہ بخش ٹوانہ (سرگودھا' مسلم دیہی)' رائے انور خان (جڑانوالہ' مسلم دیہی)' چوہدری اصغر علی (گجرات ایسٹ' مسلم دیہی)' سید عاشق حسین (دیپالپور' مسلم دیہی)' سردار عطاء محمد خان (ڈی جی خان نارتھ مسلم دیہی)' چوہدری عزیز دین

(لائل پور، مسلم دیہی)، سردار بہادر خان دریشک (ڈی جی خان ساؤتھ، مسلم دیہی)، چوہدری بہاول بخش (جنوب مشرقی گجرات، مسلم دیہی)، سردار برکت حیات خان (شمالی پنجاب، لیبر)، لالہ بہاری لال (جنوب مشرقی ملتان ڈویژن، جنرل دیہی)، بھیم سن سچر (لاہور شہر، جنرل شہری)، بڈھن شاہ (خانیوال، مسلم دیہی)، سردار دلیپ سنگھ کانگ Kang (لائل پور ایسٹ، سکھ دیہی)، دیو راج سیٹھی (لائل پور اور جھنگ، جنرل دیہی)، شیخ فیض محمد (ڈی جی خان سینٹرل مسلم دیہی)، پنڈت فقیر چند (ویسٹ لاہور ڈویژن جنرل دیہی)، شیخ فضل حق پراچہ (بھلوال، مسلم دیہی)، چوہدری فضل الٰہی (گجرات نارتھ، مسلم دیہی)، فضل الٰہی (ایسٹ سنٹرل پنجاب دیسی کرسچین)، سید غلام محمد شاہ (جھنگ ایسٹ، مسلم دیہی)، غلام مصطفےٰ جیلانی (لودھراں، مسلم دیہی)، چوہدری غلام رسول (ساؤتھ ویسٹ گجرات، مسلم دیہی)، سردار گورچن سنگھ باجوہ (سیالکوٹ، سکھ دیہی)، چوہدری ہربھاج رام (لائل پور اور جھنگ، ریزرویشن)، چوہدری جہاں خان (نارتھ ویسٹ گجرات، مسلم دیہی)، بیگم جہاں آراء شاہنواز (بیرون لاہور، مسلم زنانہ شہری)، سردار جسونت سنگھ دگل Dugal (نارتھ ویسٹ پنجاب، سکھ دیہی)، سردار جوگندر سنگھ مان (گوجرانوالہ و شاہدرہ، سکھ دیہی)، راجہ کالے خان (راولپنڈی ایسٹ، مسلم دیہی)، سردار کرتار سنگھ (لائل پور ویسٹ، سکھ دیہی)، راجہ خیر مہدی خان (جہلم، مسلم دیہی) مہر محمد خان کاٹھیا (منٹگمری، مسلم دیہی)، ملک خضر حیات (خوشاب، مسلم دیہی)، چوہدری کرشنا گوپال دت (شمال مشرقی شہر، جنرل شہری)، ڈاکٹر لہنا سنگھ سیٹھی (شمال مغربی شہر، جنرل شہری)، سردار مان سنگھ جھتے دار (شیخوپورہ ویسٹ، سکھ دیہی)، رائے میر محمد خان (سمندری، مسلم دیہی)، میر محمد عبداللہ خان (میانوالی ساؤتھ، مسلم دیہی)، محمد عارف خان (جھنگ ویسٹ، مسلم دیہی)، ملک فیروز خان نون (راولپنڈی ڈویژن شہر، مسلم شہری)، میاں محمد غلام جیلانی گورمانی (مظفر گڑھ نارتھ، مسلم دیہی)، میاں محمد حیات خان ننجانہ (راولپنڈی ڈویژن، زمیندار)، سردار محمد حسین (چونیاں مسلم دیہی)، چوہدری محمد حسین چٹھہ (شیخوپورہ، مسلم دیہی)، میاں محمد ابراہیم (علی پور، مسلم دیہی)، میاں افتخار الدین (قصور، مسلم دیہی)، محمد جمال خان لغاری (تمندار)، سردار محمد نواز خان (اٹک سینٹرل، مسلم دیہی)، میاں محمد نور اللہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ، مسلم دیہی)، میاں محمد رفیق (بیرون لاہور، مسلم شہری)، محمد رضا شاہ جیلانی (شجاع آباد، مسلم دیہی)،

چوہدری محمد سرفراز خان (سیالکوٹ سینٹرل، مسلم دیہی)، راجہ محمد سرفراز علی خان (چکوال، مسلم دیہی)، محی الدین لال بادشاہ (اٹک ساؤتھ، مسلم دیہی) میجر مبارک علی شاہ (جھنگ سنٹرل، مسلم دیہی)، سردار ممتاز علی خان (اٹک نارتھ، مسلم دیہی) مظفر علی خان قزلباش (لاہور، مسلم دیہی) سنت نریندر سنگھ (منٹگمری ایسٹ، سکھ دیہی)، چوہدری نصردین (سیالکوٹ نارتھ، مسلم دیہی)، نوبہار شاہ (کبیر والا، مسلم دیہی)، ملک نذر حسین (پنڈ دادن خان)، مہنت پریم سنگھ (گجرات اور شاہ پور، سکھ دیہاتی) چوہدری راج محمد خان تارڑ (حافظ آباد، مسلم دیہی)، چوہدری روشن دین (شاہدرہ، مسلم دیہی)، بجن سنگھ (قصور، سکھ دیہی)، چوہدری صلاح الدین (گوجرانوالہ نارتھ، مسلم دیہی)، سردار ساردل سنگھ (لاہور ویسٹ، سکھ دیہی)، راجہ سید اکبر خان (گوجر خان، مسلم دیہی)، رائے شہادت خان (ننکانہ صاحب، مسلم دیہی)، شریمتی سیتا دیوی (لاہور سٹی، جنرل وومن شہری)، سلطان علی نوگیانہ، (شاہ پور، مسلم دیہی)، چوہدری سندر سنگھ (لاہور ویسٹ ڈویژن، جنرل ریزرو)، بیگم تصدق حسین (اندرون لاہور، مسلم وومن شہری)، پروفیسر تلک راج (راولپنڈی ڈویژن، جنرل دیہی)، سردار اجل سنگھ (ویسٹرن شہر، سکھ شہری)، وریندرا (ویسٹ ملتان ڈویژن، جنرل دیہی)، ملک وزیر محمد (اندرون لاہور مسلم شہری)، چوہدری ظفر الحق (راولپنڈی صدر مسلم دیہی)، چوہدری ظفر اللہ خان (گوجرانوالہ ایسٹ، مسلم دیہی)،

مشرقی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی:-(اراکین اسمبلی اور حلقے)

اراکین اسمبلی:- گوپی چند بھرگاوا (یونیورسٹی)، سردار سورن سنگھ (جالندھر ویسٹ، سکھ دیہی، چوہدری لہری سنگھ (روہتک نارتھ، جنرل دیہی)، سردار پرتاپ سنگھ (امرتسر ساؤتھ، سکھ دیہی)، سردار اسحار سنگھ Isharsingh Majhail (امرتسر نارتھ، سکھ دیہی)، کیپٹن رنجیت سنگھ (حصار ساؤتھ، جنرل دیہی)، پرتھوی سنگھ آزاد (انبالہ اور شملہ، ریزرو سیٹ)، سردار بچن سنگھ (لدھیانہ سینٹرل، سکھ دیہی) بدلو رام چوہدری (روہتک سینٹرل، جنرل دیہی)، ٹھاکر بیلی رام (کانگڑہ ایسٹ جنرل دیہی)، پنڈت بھگت رام شرما

(کانگڑہ ویسٹ' جنرل دیہی)' لالہ بھگوان داس (ایسٹ پنجاب کامرس اینڈ انڈسٹری)' دلیپ سنگھ ٹھاکر (کانگڑہ ساؤتھ' جنرل دیہی)' پنڈت درگا چند (انبالہ ڈویژن' زمیندار)' سیٹھ گنگا سارن (ٹریڈ یونین' لیبر)' سردار گور بچن سنگھ (فیروز پور ویسٹ' سکھ دیہی)' ماسٹر گوربنتا سنگھ (جالندھر جنرل دیہی ریزرو) سردار اندر سنگھ (ایسٹرن ٹاؤن' سکھ شہری)' چوہدری جگدیش چندر (کرنال نارتھ' جنرل دیہی)' سردار جگجیت سنگھ مان (جالندھر ڈویژن' زمیندار)' پنڈت جیون لال (ساؤتھ ایسٹ گڑ گاؤں' جنرل دیہی)' سردار کابل سنگھ (جالندھر ایسٹ' سکھ دیہی)' سردار کبھو سنگھ (جگراؤں' سکھ دیہی)' لالہ کیدار ناتھ سہگل (امرتسر جنرل دیہی)' چوہدری منگو رام (ہوشیار پور ویسٹ' جنرل دیہی ریزرو)' چوہدری متورام (لدھیانہ اور فیروز پور جنرل' ریزرو سیٹ)' چوہدری مہرچند (ہوشیار پور ویسٹ' ریزرو)' پنڈت موہن لال (انا' جنرل دیہی)' موہر سنگھ راؤ (نارتھ ویسٹ گڑ گاؤں' جنرل دیہی)' سردار ناروتم سنگھ (ساؤتھ ایسٹ پنجاب' سکھ دیہی)' پنچم چند ٹھاکر (کانگڑہ نارتھ جنرل دیہی)' ڈاکٹر شریمتی پرکاش کور (امرتسر' سکھ وومن)' سردار پیارا سنگھ (ہوشیار پور ساؤتھ' سکھ دیہی) پرابودھ چندرا (گورداس پور' جنرل دیہی)' چوہدری پریم سنگھ (ساؤتھ ایسٹ گڑ گاؤں' جنرل دیہی ریزرو)' مہتہ رنبیر سنگھ (لدھیانہ اور فیروز پور' جنرل دیہی)' چوہدری رتن سنگھ طبیب (انبالہ اور شملہ' جنرل دیہی)' سردار رتن سنگھ (فیروز پور نارتھ' سکھ دیہی)' سردار رتن سنگھ (فیروز پور ایسٹ' سکھ دیہی)' چوہدری صاحب رام (حصار نارتھ' جنرل دیہی)' سردار بجن سنگھ (پٹی' سکھ دیہی)' چوہدری سمر سنگھ (کرنال ساؤتھ' جنرل دیہی)' ڈاکٹر سنت رام سیٹھ (امرتسر شہر' جنرل شہری)' سنت رام (جالندھر' جنرل ریزرو)' سردار سرکھ سنگھ (انبالہ نارتھ' سکھ دیہی)' شریمتی شانو دیوی سہگل (ساؤتھ ایسٹرن ٹاؤن' جنرل شہری)' چوہدری شیر سنگھ (جھاجر' جنرل دیہی)' سردار شیو سنگھ (گورداسپور نارتھ' سکھ دیہی)' سردار شیو سارن سنگھ (کانگڑہ اور نارتھ ہوشیار پور' سکھ دیہی)' پنڈت سری رام شرما (ساؤتھ ٹاؤن' جنرل شہری)' سدرشن سیٹھ (ایسٹرن ٹاؤن' جنرل شہری)' چوہدری سندر لال (کرنال نارتھ' جنرل دیہی ریزرو)' چوہدری سورج مل (ہانسی' جنرل دیہی)' سردار تارا سنگھ (فیروز پور ساؤتھ' سکھ دیہی)' سردار ادھم سنگھ (امرتسر سینٹرل' سکھ دیہی)' سردار وریام سنگھ (بٹالہ' سکھ دیہی)' سردار اجیت سنگھ (سابق ممبر ساؤتھ ویسٹ

پنجاب' سکھ دیہی)' لالہ بہاری لال چنانہ (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ ساؤتھ ایسٹ ملتان ڈویژن' جنرل دیہی)' شری سچربھم سن (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ لاہور شہر جنرل دیہی)' سردار دلیپ سنگھ کانگ (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ لائل پور ایسٹ سکھ دیہی)' شری دیورا سیٹھی (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ لائیل پور اور جھنگ' جنرل دیہی)' پنڈت فقیر چند (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ ویسٹ لاہور ڈویژن' جنرل دیہی)' سردار گور بچن سنگھ باجوہ (سابق ممبر ویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ سیالکوٹ سکھ' دیہی) چوہدری ہربھاج رام (سابق ممبر پنجاب اسمبلی نمائندہ لائل پور اور جھنگ' جنرل دیہی' ریزرو)' سردار جسونت سنگھ دگل (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ نارتھ ویسٹ پنجاب سکھ دیہی)' سردار جوگندر سنگھ مان (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ گوجرانوالہ اور شاھدرہ' سکھ دیہی)' سردار کرتار سنگھ (سابق ممبر پنجاب اسمبلی نمائندہ لائل پور ویسٹ' سکھ دیہی)' چوہدری کرشنا گوپال دت (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ نارتھ ایسٹرن ٹاؤنز' جنرل شہری)' ڈاکٹر لہنا سنگھ سیٹھی (سابق ممبر مغربی پنجاب اسمبلی نمائندہ نارتھ ویسٹرن ٹاؤنز' جنرل شہری)' سردار مان سنگھ جتھے دار (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ شیخوپورہ ویسٹ' سکھ دیہی)' سنت نریدر سنگھ (شابق ممبر مغربی پنجاب اسمبلی نمائندہ منٹگمری ایسٹ' سکھ دیہی)' مہنت پریم سنگھ (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ گجرات اور شاہ پور' سکھ دیہی)' سردار سردل سنگھ (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ لاہور ویسٹ' سکھ دیہی)' شریمتی سیتادیوی (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی' نمائندہ لاہور شہر' جنرل وومن اربن)' چوہدری سندر سنگھ (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ امرتسر اور سیالکوٹ' جنرل دیہی ریزرو)' پروفیسر تلک راج (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ ویسٹرن ٹاؤنز سکھ شہری)' شری وریندرا (سابق ممبرویسٹ پنجاب اسمبلی نمائندہ ویسٹ ڈویژن' ملتان' جنرل دیہی)۔

2- صوبہ سندھ

سندھ انتظامیہ (1843ء-1900ء)

1843-47ء کے دوران چارلس نیپیر (Charles Napier) گورنر سندھ رہے۔ سندھ کو جب بمبئی

پریذیڈنسی سے ملحق کردیا گیا تو سندھ پر جو منتظم کمشنر مقرر ہوئے ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے

نمبر شمار	نام کمشنر (سندھ)	تاریخ تقرری	
-1	پرنگل	1847ء	(Pringle)
-2	بارٹل فریئر	1851ء	(Bartle Frere)
-3	کرنل جیکب	1856ء	
	بعد میں جنرل وفات	1859ء	(Col Jacob)
-4	انویریرٹی	1859ء	(Inverarity)
-5	مینسفیلڈ	1862ء	(Mansfield)
-6	اے-ڈی-رابرٹسن	1867ء	(A.D. Robertson)
-7	ہیولاک	1867ء	(Havelock)
-8	ولیم میری ویدر	1868ء	(william Mere Weather)
-9	مل ول	1877ء	(Melville)
-10	ایچ-ان-پی ارسکن	1879ء	(H.N.P. Eriskin)
-11	چارلس پریچارڈ	1888ء	(Cherles Pritchard)
-12	ٹریور	1889ء	(Trevor)
-13	ایچ-ای-ایم جیمز	1891ء	(H.N.P. James)
			(دوبارہ 1896ء)
-14	چارلس اولی وانٹ	1895ء	(Charles Olivant)
-15	اے-ون گیٹ	1897ء	(A. Wingate)
-16	گائلز	1898ء	(Giles)
-17	ایچ-ای-ایم جیمز	1900ء	

(H.E.M.James)

1843ء میں چارلس نیپیو نے سندھ کو برطانوی ہند میں شامل کیا اور کراچی کو صدر مقام بنایا۔ اس وقت وائسرائے ہند لارڈ ایلن بوروغ تھے۔ تالپور میر سندھ کے حکمرانوں کو اپنے علاقوں سے بے دخل کرنے کے بعد بمبئی میں قید کر دیا گیا۔ صرف میر علی مراد خان تالپور کو ان کی خدمات کے عوض اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔

(بحوالہ لب تاریخ سندھ 'خداداد خان' سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد 1959ء)

تقسیم برصغیر کے بعد صوبہ سندھ کا صوبہ پاکستان میں شامل ہوا۔ اس سے پہلے 1936ء میں جو دو نئے صوبے تشکیل دیئے گئے تھے یہ ان میں سے ایک تھا جبکہ دوسرا صوبہ اڑیسہ تھا۔ 1843ء میں سر چارلس نیپیئر نے اسے بمبئی پریذیڈنسی سے منسلک کر دیا تھا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے 1930ء کی پہلی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس منعقدہ لندن میں اسکی بمبئی سے علیحدگی کا مطالبہ پیش کیا۔ جسے ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور آخر کار کمیٹی نے علیحدگی کا مطالبہ منظور کر لیا۔ لیکن مالی اعتراضات کی وجہ سے فوری فیصلہ منظور نہ کیا جاسکا۔

سندھ کا رقبہ 48,136 مربع میل اور 1941ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی 45,35,008 تھی۔ اس آبادی میں ہندو بشمول شیڈول کاسٹ 12,29,926 اور مسلمان 32,08,325 تھے۔ 31 مارچ 1947ء کو ہر قسم کے تعلیمی اداروں کی تعداد 3778 تھی جن میں سے 537 لڑکیوں کے لئے تھے۔ دس کالج تھے جن میں 4,236 طالب علم داخل تھے۔ 235 سیکنڈری سکول لڑکوں کے تھے جن میں 41,922 طالب علم اور 38 لڑکیوں کے لئے جن میں 9251 طالبات زیر تعلیم تھیں۔ صوبہ میں 2511 پرائمری سکول لڑکوں کے لئے جن میں 1,68,937 طالب علم اور لڑکیوں کے لئے 426 سکول جس میں 41,735 طالبات زیر تعلیم تھیں۔

سکھر بیراج:- اس کو لائڈ بیراج کہا جاتا تھا۔ لارڈ لائڈ Lord Lloyd بمبئی کے سابق گورنر تھے جن کے نام پر یہ بیراج مشہور تھا۔ 1923ء میں شروع ہو کر جنوری 1932ء میں مکمل ہوا۔

کراچی سندھ کا صوبائی دارالحکومت تھا اور آزادی کے بعد پاکستان کا دارالحکومت بھی بن گیا اس کے

شہر اور مضافات کو ریلوے نیٹ ورک سے ملانے کے لئے حکومت سندھ کے ایڈوائزر لیفٹیننٹ کرنل سوائن تھامس Swayne Thomas کو اس سلسلہ میں رپورٹ بنانے کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔

سندھ لیجلسٹو اسمبلی:- اس کے 58 اراکین تھے۔ اسمبلی کا پہلا سیشن 26 جنوری سے 20 فروری 1948 تک ہوا۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ ایم اے۔ کھوڑو نے پہلا بجٹ 7 فروری کو پیش کیا۔ اس اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے 20 ممبران میں سے صرف 6 ہندو ممبران نے اجلاس میں شرکت کی۔ باقی ممبران میں بشمول انکے سربراہ پروفیسر گھنشیام جیٹھ انند نے یا تو استعفیٰ دے دیا یا بھارت چلے گئے۔

سندھ کی انتظامیہ:-

گورنر:- غلام حسین ہدایت اللہ' سیکرٹری: ایس۔ ایچ۔ رضا' پی۔ ایس: جے۔ کوڈیرو (J.Codeiro)' ملٹری سیکرٹری: کیپٹن ایف۔ کرنان (F.R.Mc.F.Kernan) اور اے۔ ڈی۔ سی: کیپٹن شیر علی تھے۔

وزیر اعلیٰ:- پیر الہی بخش (منسٹر انچارج پولٹیکل سروسز' جنرل ایڈ منسٹریشن' ہوم' لیگل' اور تعلیم)

وزیر ریونیو اور پی ڈبلیو ڈی:- میر غلام علی۔

وزیر فنانس' مہاجرین کی آبادی' رینٹ کنٹرول' لوکل سیلف گورنمنٹ اور پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ: میراں محمد شاہ۔

وزیر خوراک' سول سپلائز' زراعت اور صنعت: محمد اعظم

پارلیمنٹری سیکرٹریز برائے چیف منسٹر:- محمد اعظم خان' بی۔ جے۔ الانہ' محمد مجتبیٰ قاضی۔

سیکرٹری برائے چیف منسٹر:- آغا شاہی۔

پی۔ اے " " ":- جی۔ این۔ ہندھیانی' پریرا'

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے وزیر تعلیم:- محمد اکبر قاضی۔

پی-اے برائے وزیر تعلیم:- محمد محسن' جی-ڈی-میمن

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے وزیر زراعت:- میر احمد خان تالپور۔

پی اے۔ برائے وزیر زراعت:- اعجاز علی تالپور' مراد علی تالپور۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے وزیر ریونیو:- نور محمد شاہ

پی-اے برائے وزیر ریونیو:- محمد امین زبیری۔

چیف سیکرٹری:- (سیکرٹری پولٹیکل' سروس & جنرل ایڈمنسٹریشن):- جے-بوتھ (J.Booth)-

ریونیو سیکرٹری اور ریونیو کمشنر:- ایس-رائڈلی (S.Ridely)

ہوم سیکرٹری:- این-اے-فاروقی۔

سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی/چیف انجینئر:- ایس-جی-مصطفیٰ

سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی لوئر سندھ بیراج اور چیف انجینئر:- ٹی اے ڈبلیو فائے (T.A.W.Foy)-

فنانس سیکرٹری:- ڈی-آر-سی-ہالفورڈ (D.R.C.Halford)

سیکرٹری زراعت' انڈسٹریز' اور لیبر ڈویلپمنٹ:- جی-ایس-کیہر

سیکرٹری لیگل:- محمد بخش میمن

سیکرٹری:- تعلیم' صحت اور لوکل سیلف گورنمنٹ:- یار محمد' اے-میمن۔

سیکرٹری فوڈ اور سول سپلائز:- آر-آر-پیرز-(R.R.Pearce)

سیکرٹری سندھ لیجسلیٹو اسمبلی:- ظفر علی شیخ۔

ڈویلپمنٹ کمشنر اور لیبر کمشنر:- جے-بوتھ (J.Booth)-

ریونیو کمشنر:- ایس-رائڈلی (S.Ridley)

انسپکٹر جنرل پولیس:- اے ڈبلیو-پرائڈ (A.W.Pryde)

ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس:- ایس-کاظم-رضا۔

انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات:- ڈاکٹر بی-بلوچ۔

چیف کنزرویٹر برائے جنگلات:- عبدالرحیم۔

ڈپٹی کمشنر ایکسائز سندھ: کیپٹن جعفر علی خان، جی آغا۔

ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن:- ڈاکٹر یو ایم داؤد پوتہ (شمس العلماء)

ڈائریکٹر پبلک ہیلتھ:- ڈاکٹر او ایم اکبانی (Akbani)

انسپکٹر جنرل سول اسپتال:- ڈاکٹر اے ایم عباسی۔

ڈائریکٹر ایگریکلچر:- اے ایم مصطفیٰ، ڈائریکٹر انڈسٹریز:- آر۔ ایل۔ سیٹھی

ڈائریکٹر ماہی پروری:- ڈاکٹر ایم رام سوامی نائیڈو۔

ڈائریکٹر ویٹرنری سروسز:- محمد محی الدین۔

رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز:- محمد اعظم، عبدالخلیل اعوان۔

سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس:- آئی۔ ایچ۔ صدیقی۔

ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ (سینٹرل)

کمشنر انکم ٹیکس اور کلکٹر برائے سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ:- ایل ڈبلیو تھامپسن (L.W.Thompson)

کلکٹر آف کسٹم برائے سندھ، بلوچستان:- علیم الدین۔

ڈائریکٹر آف پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف سندھ، بلوچستان سرکل:- ایس نصرت علی۔

ڈپٹی سنٹرل انٹیلی جنس آفیسر:- عبداللہ فتح دین۔

ڈی۔ ایس۔ پی، سپیشل پولیس:- خان شیر حسن خان۔

جج چیف کورٹ سندھ:- چیف جج:- جسٹس ایچ۔ بی۔ طیب علی۔

دیگر جج:- ڈی - این - او سلی وان (D.N.O.Sullivan)، وی ٹی تھاڈانی (V.T.Thadani)، جی بی کانسٹنٹائن (G.B.Constantine)، ایچ جی۔ آغا۔ رجسٹرار:- بی۔ جے۔ ڈیسا۔ (B.J.Desa)

پبلک سروس کمیشن:- ممبر ایچ بی ہنگورانی (H.B.Hingorani)

این ایم اے صدیقی' سیکرٹری قاضی عبدالغنی فیض محمد'

سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کے اراکین:- تقسیم برصغیر کے وقت سندھ اسمبلی کے 60 اراکین تھے۔ لیکن یورپین کمیونٹی کی نمائندگی تین نشستوں سے کم کرکے ایک کردی گئی۔ فروری 1948ء کے بجٹ سیشن کے بعد آٹھ ممبران کانگرس پارٹی مستعفی ہو گئے۔ ضمنی انتخاب میں غلام حسین ہدایت اللہ جو کہ گورنر لگا دیئے گئے تھے انکی جگہ غلام نبی خان پٹھان منتخب ہوئے۔

کانگریس پارٹی کے جن اراکین نے استعفیٰ دیا انکے نام یہ ہیں۔ پروفیسر گھنشیام جیٹھ آنند لیڈر کانگرس پارٹی' سوامی کرشن آنند' این آر ملکانی' نیو ندرام وشن داس' نی چل داس وزیرانی' پی وی تاہل رامانی (Tahilramani)' آر۔کے۔سدھوا' اور وشنو نیورام شرل تھے۔

سپیکر:- میران محمد شاہ' ڈپٹی سپیکر:- بدر الدین آغا' سیکرٹری:- ظفر علی شیخ

اراکین پارلیمنٹ کے نام:- عبدالستار عبدالرحمٰن پیرزادہ' میر احمد خان عبداللہ خان تالپور' علی اکبر شاہ احمد شاہ' علی محمد عطاء محمد مری۔ علی گوہر خان حاجی خان مہر' پیر علی شاہ بھاون شاہ' آغا بدر الدین احمد شمس الدین خان درانی' انور حسین غلام حسین ہدایت اللہ' میر بندے علی خان تالپور' چھوٹے رام (Choith ram.T.Valecha)' حاجی فضل محمد خان لغاری' فضل اللہ عبید اللہ قاضی' میر غلام علی خان تالپور' غلام نبی خان پٹھان' مخدوم غلام حیدر ظہیرالدین قریشی' غلام محمد ہاشم وسان' غلام نبی محمد ابراہیم دہراج' حاجی غلام رسول خان جتوئی' ڈاکٹر گوبند رام ڈی پنجابی' ہری داس لال جی' ہولا رام ایچ کیسوانی' لیفٹننٹ کرنل ڈبلیو بی ہوساک (W.B.Hossack)' میر حاجی حسین بخش خان تالپور' پیر الٰہی بخش نواز علی' اسارداس ویرنڈمل (Issardas Varindmal)' جعفر خان تاج محمد خان جمالی' بیگم جینوبائی جی الانہ' مس جیٹھی (Jethi T.Sipahimalani)' سردار قیصر خان غلام محمد خان بزدر' مدھوداس شیوالومل' محمود عبداللہ ہارون' مینگھومل پیرومل' میرن محمد شاہ زین العابدین شاہ' حاجی مولا بخش محمد عمر سومرو' ڈاکٹر محمد اکبر عبدالقیوم قاضی' محمد ایوب شاہ محمد خان کھوڑو' محمد اعظم محمد ابراہیم۔

محمد خان نواب غیبی خان چانڈیو' محمد ہاشم گزدر' محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ قاضی' سردار نبی بخش الٰہی بخش خان بھٹو' نور محمد خان' شیر محمد خان بجرانی' نور محمد شاہ مراد علی شاہ' رحیم بخش اللہ بخش خاں سومرو' سردار خان دل مراد خان کھوسو' سرومل کرپل داس' سرومل وشن داس' تائل رام ٹیک چند' میر محمد نوہاری۔

(3)صوبہ سرحد

فرنٹیر کے علاقہ (Frontier Territory) پر قبضہ کرنے کے بعد 1849ء میں برطانوی حکومت نے حکومت پنجاب کے ماتحت کر دیا تھا۔ اس علاقے میں 1919ء کے دوران افغانستان کے ساتھ لڑائی' 1919-20ء میں وزیرستان اور محسود قبائل کے ساتھ جنگ اہم واقعات ہیں۔ 1901ء میں پنجاب ایڈمنسٹریشن سے علیحدہ کیا گیا۔ 1932ء میں صوبہ پر گورنر تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سے پہلے چیف کمشنر انتظامی سربراہ ہوتے تھے۔

1941ء کی مردم شماری کے مطابق یہاں کی آبادی 54,15,666 تھی۔ جس میں سے ہزارہ کی آبادی 796230' ٹرانس انڈس اضلاع کی 2241837' ٹرانس بارڈر ایریا کی 23,77,599 افراد تھی۔

اس صوبہ کی ایڈمنسٹریشن گورنر جنرل کے ایجنٹ گورنر اور تین وزراء کی کونسل پر مشتمل تھی۔ چیف منسٹر عبدالقیوم خان' وزیر ریونیو اور سول سپلائز محمد عباس خان' وزیر تعلیم:۔ میاں جعفر شاہ۔

صوبے کی انتظامیہ:۔

گورنر:۔ امبروز ڈانڈاس (Ambrose Dundas)

سیکرٹری برائے گورنر:۔ ایم۔ڈنٹ (E.J.M.Dent)

جوڈیشنل کمشنر:۔ محمد ابراہیم خان

جج:۔ شیخ محمد شفیع (جوڈیشنل کمشنر)۔

ریونیو کمشنر:۔ وی ایم ایچ کاکس (Dt.cal.V.M.H.Cox)

انڈر سیکرٹری:- محمد امیر شاہ

چیف سیکرٹری:- میجر ڈرنگ (Major Dring)

کامرس سیکرٹری:- عبدالحمید شیخ

ڈائریکٹر آف سول سپلائز اور جوائنٹ سیکرٹری:- عبدالحمید خان' کے ایس شیخ

ہوم سیکرٹری:- ہدایت اللہ خان

فنانس سیکرٹری:- ہیلی میجر (Haily,Major) اسسٹنٹ سیکرٹری عبدالجلیل

ایڈووکیٹ جنرل:- ملک خدا بخش خان (سیکرٹری لیگل ڈیپارٹمنٹ)-

ڈائریکٹر آف انفارمیشن:- اے کے قریشی' اسسٹنٹ سیکرٹری فنانس: عبدالجلیل

اسسٹنٹ سیکرٹری:- ایم آر گالیوٹ (M.R.Gallyot)

پی اے برائے گورنر:- غلام سرور خان-

رجسٹرار سول سیکرٹریٹ:- پی ڈبلیو مارٹن (P.W.Martin)

سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی:- کرنل لانگ انڈرسن (Col.W.G.Lang-Amderson)

انسپکٹر جنرل سول اسپتال:- کرنل اے- کے صاحبزادہ-

انسپکٹر جنرل پولیس:- سی جی گریس (C.G.Grace)-

کمانڈنٹ فرنٹیئر کانسٹیبلری:- ایچ ایف سکروجی (H.F.Scroggie)

ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن:- محمد اسلم خٹک'

سپرنٹنڈنٹ آرکیالوجیکل سروے:- ڈاکٹر ایم - ناظم-

ڈسٹرکٹ اور سیشن جج:- محمد صفدر خان-

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج:- عبدالغفور خان - حبیب اللہ خان (پشاور)' ارباب تاج محمد خان (ڈی آئی خان)' خان عبدالطیف خان (ہزارہ)

ریذیڈنٹ اور پولیٹیکل ایجنٹ:-

لیفٹیننٹ کرنل خورشید پولیٹکل ریذیڈنٹ برائے صوبہ سرحد۔
شیخ محبوب علی خان ڈائریکٹر سوات' چترال
آر این بیکون (LT:Col:R.N.Bacon)
عطاء اللہ جان خان۔ پی ٹی ڈنکن (P.T.Duncan)'
ڈبلیو۔ سی۔ لیپر (Lt:Col: W.C.Leeper)
ڈپٹی کمشنرز:۔ ارباب احمد علی جان' غلام سرور خان' کیپٹن اللہ داد خان' شیر افضل خان' عبدالرشید خان'
ڈبلیو۔ سی۔ لیپر (W.C.Leeper) (مردان)

چیف کمشنر (صوبہ سرحد)

-1	ہیرلڈ ڈین	9.11.1901 To 3.6.1908	(LT:Col:Harold Deane)
	(یہ 7 جولائی 1908 کو فوت ہوئے)		
-2	جارج روس کے پل	4.6.1908 To 9.9.1919	Lt:Col:George Roos-Keppel
-3	الفریڈ ہملٹن گرانٹ	10.9.1919 To 7.3.1921	(Alfred Hamilton Grant)
-4	جان لوڈر مافے	8.3.1921 To 6.7.1923	(John Loader Maffey)
-5	ہوراٹیو نارمن بولٹن	7.7.1923 To 30.4.1930	(Horatio Norman Bolton)
-6	سٹیورٹ پیرز	10.5.1930 To 9.9.1931	(Steuart Pears)
-7	ایچ۔ گرفتھ	10.9.1930 To 17.4.1932	(Lt:Col:R.E.H.Griffith)

گورنر:۔ (صوبہ سرحد)

-1	رالف گرفتھ	18.4.1932 To 1.3.1937	(Ralph Griffith)
-2	جارج کننگ ہام	2.3.1937 To 2.3.1946	(George Cunningham)

3- اولاف کیرو (Olaf Caroe)March ء1946

4- جارج کننگ ہام (George Cunningham) Aug 1947 To Apr 1948

صوبہ سرحد لیجسلٹو اسمبلی

سپیکر:- اللہ نواز خان' (ڈی - آئی - خان ساؤتھ مسلم دیہی) ڈپٹی سپیکر:- گردھاری لال پوری۔(پشاور ایسٹ' جنرل دیہی)

اراکین اسمبلی:- خان عبدالقیوم خان (پشاور شہر' مسلم شہری)' محمد عباس خان (مانسہرہ شمالی' مسلم دیہی)' عبدالعزیز خان (اتمان' مسلم دیہی)' عبداللہ خان (ڈی - آئی - خان' نارتھ' مسلم دیہی)' عبداللطیف خان (لکی ویسٹ' مسلم دیہی)' عبدالقیوم خان (اپر پکھلی' مسلم دیہی)' ارباب عبدالرحمٰن خان (دو آبہ داؤد زئی' مسلم دیہی)' ملک اکبر علی خان (بنوں ویسٹ' مسلم دیہی)' امین جان خان خلیل (مسلم دیہی)' اسد اللہ جان خان (کلاچی' مسلم دیہی)' علی گوہر خان (پاور پکھلی' مسلم دیہی)' قاضی عطاء اللہ خان (امازئی' مسلم دیہی)' بھانجو رام گاندھی (ڈی - آئی۔ خان شہر' جنرل شہری)' سلطان حسن علی خان (سرحد زمیندار)' سردار اشار سنگھ (Ishar Singh) (ہزارہ - مردان سکھ دیہی)' میاں جعفر شاہ (نوشہرہ ساؤتھ' مسلم دیہی)' جلال الدین خان (سرحد ٹاؤن)' کنور بھان (ڈی - آئی - خان' جنرل دیہی)' مہتہ مدن لال (پشاور ویسٹ' جنرل دیہی)' مہرچند کھنہ (پشاور کینٹ' جنرل شہری)' کیول رام (بنوں ٹاؤن' جنرل شہری)' کوتورام (بنوں' جنرل ٹاؤن)' ڈاکٹر خان صاحب (ہشت نگر ساؤتھ' مسلم دیہی)' موہن لال گولاٹی (کوہاٹ' جنرل دیہی)' محمد اسحاق خان (کمال زئی' مسلم دیہی)' محمد اسلم خان (ٹیری نارتھ' مسلم دیہی)' محمد فرید خان (تناول' مسلم دیہی)' ارباب محمد شریف خان (باڑہ - مہمند' مسلم دیہی)' محمد یعقوب خان (بنوں ایسٹ' مسلم دیہی)' محمد یعقوب شاہ (نوشہرہ نارتھ' مسلم دیہی)' محمد زمان خان (ہری پور نارتھ' مسلم دیہی)' محمد زرین خان (بائی زئی' مسلم دیہی)' منفعت اللہ خان (رازار' مسلم دیہی)' میاں مشرف شاہ (پشاور لینڈ لارڈ)' پرتاب سنگھ (پشاور' سکھ دیہی)' پیر شہنشاہ (کوہاٹ' مسلم دیہی)' قائم شاہ (ہشت نگر شمالی' مسلم دیہی)' قطب الدین خان

(ٹانک، مسلم دیہی)، سردار رام سنگھ (ساؤتھرن ڈسٹرکٹس، سکھ دیہی)، گل خان (میری ساؤتھ، مسلم دیہی)، سردار بہادر خان (ہری پور سنٹرل، مسلم دیہی)، کیپٹن زین محمد خان (ایبٹ آباد ویسٹ، مسلم دیہی)، یحییٰ جان خان (پشاور سٹی، مسلم شہری)۔

4 صوبہ بنگال

ریڈکلف ایوارڈ کے مطابق مشرقی بنگال اور مغربی بنگال دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ مشرقی بنگال (مشرقی پاکستان) اور موجودہ بنگلہ دیش پاکستان کے حصہ میں آیا تھا۔

(i) مغربی بنگال:۔ یہ حصہ بھارت کو ملا اس سے دو ریاستیں تری پورہ اور کوچ بہار بھی ملحق تھیں یہاں کی ہندوو مسلم آبادی اور شرح فیصد درج ذیل ہے۔

جدول:۔35.2

	کل آبادی	ہندو	فیصد	مسلم	فیصد	دیگر	فیصد
مغربی بنگال	21196453	14330930	67.61	5301696	25.01	1563827	7.38
دو ریاستیں	1153852	742700	64.37	366254	31.74	44893	3.89
کل آبادی	22350305	15073630	67.44	5667950	25.36	1608725	7.20

1931 کی مردم شماری کے مطابق مغربی بنگال میں بلحاظ زبان 83 فیصد بنگالی بولی جاتی تھی جبکہ اور ہندی و اردو صرف 8.3٪ بولی جاتی تھی۔

جدول :۔35.3

مغربی بنگال کے تعلیمی اداروں کا اعداد و شمار

کالج	حکومتی امداد سے	دیگر امداد چلنے والے	بغیر کسی امداد کے چلنے والے	پرائیویٹ	کل کالج
آرٹس کالج	9	10	34	-	53
ٹریننگ کالج	2	2	2	-	6
پروفیشنل کالج	4	-	-	3	7
پروفیشنل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ	2	-	-	-	2
کل تعداد	17	12	36	3	68

جدول :۔35.4

سکول	طالب علموں کی تعداد						کل تعداد
	لڑکوں کے سکول			لڑکیوں کے سکول			
	لڑکے	لڑکیاں	میزان	لڑکے	لڑکیاں	میزان	
پرائمری	831272	125915	957187	1656	37825	39481	996668
مڈل انگلش	94799	14070	108869	793	14921	15714	124583
مدرسہ سکول	14111	1204	15315	42	434	476	15791
مڈل ورنیکلر	477	166	643		-	-	643
ہائی انگلش	232051	1102	233153	702	23577	24279	257432
ٹیکنیکل سکول	36164	1810	37974	-	210	210	38184
میزان	1208874	144267	1353141	3193	76960	80160	1433301

جدول :-35.5
سکولوں کی تعداد اور طالب علم

سکول	تعداد سکول		
.	لڑکے	لڑکیاں	کل تعداد
پرائمری	12868	653	15321
مڈل (انگلش)	866	108	974
مدرسہ سکول	183	5	188
مڈل ورناکلر	6	-	6
ہائی انگلش	650	68	718
سپیشل سکول	1296	3	1299
کل تعداد			

گورنر مغربی بنگال :- کیلاش ناتھ کاتجو' پرائم منسٹر:- ڈاکٹر بیدان چندرا رائے۔ ہوم منسٹر:- کرن شنکر رائے' فنانس منسٹر:- نالینی رنجن سرکار(کامرس اور انڈسٹری)

تعلیم:- ہرینندرا ناتھ چوہدری' قانون:- نہارندو دت موج مداو

سول سپلائز:- پرافولا چندرا سن' ورکس و بلڈنگ:- بعلی چندرا سنہا' لینڈ اینڈ ریونیو:- موہنی موہن برمن' لیبر:- کالی پاڑا مکرجی' جنگلات و ماہی پروری:- ہیم چندرا اریگیشن:- بھوپاتی موج دار' اگریکلچر:- جادابندارا ناتھ پنجا' سیکرٹری :ایس - این - رائے' پرائیوٹ سیکرٹری:کرشنا مورتی :' ملٹری سیکرٹری بی -بی چترجی Col:B.B.chattargi چیف سیکرٹری:ایس - سن' سیکرٹری ہوم:- رنجیت گپتا'

لیجسلٹو اسمبلی:-

سپیکر:- اشورداس جالان' ڈپٹی سپیکر:- اشوتش ملک'

مسلمان اراکین اسمبلی:- محمد رفیق (کلکتہ نارتھ' مسلم)' کے نور الدین (کلکتہ ساؤتھ' مسلم)' محمد شریف خان (ہگلی' ہاوڑا میونسپل' مسلم)' محمد قمر الدین (بارکپور میونسپل' مسلم)' عبدالہاشم (بردوان' مسلم)' مولوی مدثر حسین (بربھوم' مسلم)' ڈاکٹر محمد صدیق (بنکورا' مسلم)' سراج الدین احمد (مدنا پور' مسلم)' عبدالواحد سرکار (ہگلی' مسلم)' محمد ادریس (ہاوڑا' مسلم)' جسیم الدین احمد (24 پرگنہ ساؤتھ' مسلم)' الیاس علی ملا (24 پرگنہ سنٹرل' مسلم)' اے ایف ایم عبدالرحمٰن (24 پرگنہ نارتھ ایسٹ' مسلم)' ملا محمد عبدالحلیم (ناوا ڈوپ' مسلم)' محمد خدا بخش (برہاپور' مسلم)' کاظم علی مرزا (مرشد آباد ساؤتھ ویسٹ' مسلم)' حسن علی (ویسٹ دیناج پور' مسلم)' محمد سعید میاں (مالدا' مسلم)' مشرف حسین (جل پانگوری۔ دارجلنگ' مسلم)' حسن آراء بیگم (کلکتہ' مسلم شہری)' عبدالرحمٰن صدیقی (مسلم چیمبر آف کامرس)' اے ایم اے۔ زمان (ہگلی۔ سرام پور' رجسٹرڈ فیکٹریز' لیبر)'

(ii) **مشرقی بنگال:-** مشرقی بنگال میں چٹاگانگ اور ڈھاکہ ڈویژن کا مکمل علاقہ' ڈسٹرکٹ رنگپور' بوگرا' راجشاہی' پبنہ' اور کھلنا کے علاوہ ضلع نادیا' جیسور' دیناج پور' جل پانگوری' مالدا اور سلہٹ کے کچھ حصہ' (سلہٹ آسام کا حصہ شامل تھا)۔ اس کا رقبہ 54091' مربع میل آبادی 4,19,49,710 تھی جس میں سے 29481099 مسلمان' 11736026 ہندو' 56882 عیسائی' 1197 سکھ تھے۔ مشرقی پاکستان کہلایا۔

گورنر:- فریڈرک چالمرس بورن (Fredrick Chalmers Bourne)

وزیر اعلیٰ:- خواجہ ناظم الدین (پلاننگ ڈیپارٹمنٹ' ہوم' انصاف)

وزیر سول سپلائز' پبلک ریلشنز:- نور الامین۔

وزیر فنانس' ریونیو کامرس' انڈسٹری:- حمید الحق چوہدری۔

وزیر تعلیم:- عبدالحمید (رجسٹریشن)

وزیر مواصلات' بلڈنگز اور آبپاشی:- حسن علی'

وزیر زراعت:- محمد افضل

وزیر صحت، لوکل گورنمنٹ:- محمد حبیب اللہ چوہدری

وزیر بے محکمہ:- ڈاکٹر عبد المطلب ملک

وزیر ریلیف و بحالی وغیرہ:- مفیظ الدین احمد

وزیر ریونیو:- تفضل علی۔

چیف سیکرٹری:- عزیز احمد -(ہوم)

پرائیویٹ سیکرٹری برائے گورنر: جے-ایس-ٹرینور(J.S. Treanor)

ملٹری سیکرٹری:- میجر ڈبلیو۔ جے-بی-پرسل(W.J.BPurcell)

ایڈی کیمپ:۔ رسالدار میجر دوست محمد خان، سردار بہادر

ڈپٹی سیکرٹری:ڈی-ایل-پاور(D.L.Power)، انصار علی

ایڈیشنل سیکرٹری:اے-کیو-انصاری مولوی وضیع الرحمن، مولوی ایس-اے-خان

اسسٹنٹ پراونشل ٹرانسپورٹ کمشنر: مولوی عبد الباری

رجسٹرار ہوم ڈیپارٹمنٹ:مولوی محمد تفضل

سیکرٹری میڈیکل، ہیلتھ اور لوکل سیلف گورنمنٹ:ایف-اے-کریم

اسسٹنٹ سیکرٹری:- مولوی سراج الدوالہ، مولوی محمد قربان

رجسٹرار:۔ عبد الرحمٰن

سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ:این-ایم-خان

ڈپٹی سیکرٹری:-اے-اے-شاہ، کے-ایس-اسلام

اسسٹنٹ سیکرٹری:-ایس ایچ-علی

سیکرٹری جوڈیشنل اور لیجسلیٹو یگل افیرز:ایم-اے-اصفہانی

اسسٹنٹ سیکرٹری:- مولوی مجیب الرحمٰن

رجسٹرار:۔ مولوی فضل اکبر

جوائنٹ سیکرٹری ایگریکلچر، کوآپریشن اور ریلیف:۔جی۔اے۔فاروقی

ڈپٹی سیکرٹری:۔مولوی اے۔ایم سمیع اللہ

مولوی اے۔کے۔بزول کریم

اسسٹنٹ سیکرٹری:۔مولوی ایم۔عابد، مولوی مظہرالکریم

سیکرٹری ایجوکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ:ایف۔اے۔کریم

ڈپٹی سیکرٹری:۔مولوی میزان الرحمٰن

اسسٹنٹ سیکرٹری:۔محمد فضل الحق

سیکرٹری کمیونیکیشن، بلڈنگ، واٹرویز:۔سعید فرخ مرزا

ڈپٹی سیکرٹری:۔اے۔ڈبلیو۔سعید الدین، عبدالجلیل

رجسٹرار:۔مولوی معین الدین سیال

سیکرٹری فنانس اینڈ ریونیو ڈیپارٹمنٹ:ایم۔ایچ۔علی

ڈپٹی سیکرٹری:۔محمد نبی خان، محمد ریاض الدین،

مولوی خلیل احمد، محبوب الدین خان۔

اسسٹنٹ سیکرٹری:۔مولوی علام علی، مولوی واجد علی سرکار،

مولوی ایچ۔ملک، اے۔ایف۔ایم۔یوسف

سیکرٹری کامرس، لیبر اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ:۔نثار احمد جوائنٹ سیکرٹری:ایم۔اظفر

اسسٹنٹ سیکرٹری:۔عبدل خان۔ایف۔حق

رجسٹرار:۔ایس۔یو۔محمد

ڈپٹی سیکرٹری پلاننگ اور پبلک ریلیشنز ڈیپارٹمنٹ:ایم۔اے۔مجید

انسپکٹر جنرل پولیس:ذاکر حسین، سرجن جنرل:۔منگری، اکاؤنٹنٹ جنرل:۔سید حسن، انسپکٹر جیل خانہ جات:۔ لیفٹیننٹ کرنل ٹی۔ڈی۔احمد، پوسٹ ماسٹر جنرل:عبدالحمید خان، انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن:مولوی ایم۔ ایس۔خان ڈائریکٹر ایگریکلچر:اے۔ایم۔مصطفےٰ، ڈائریکٹر انڈسٹریز:مولوی ایم۔اے۔اعظم، ڈائریکٹر ماہی

پروری: مولوی کیو-ایم-رحمٰن

چیئرمین پبلک سروس کمیشن:-اے-جے-دوش

سیکرٹری پبلک سروس کمیشن:-خان بدیع الرحمٰن

رجسٹرار ہائی کورٹ:- فضل اکبر' ڈائریکٹر وٹرنری سروسز:-ایس-ایم-علی

ممبر بورڈ آف ریونیو:- محمد محمود

سیکرٹری (HPM) سیکرٹریٹ:-ایس-این بکر' اسسٹنٹ سیکرٹری:- حبیب الحق

ڈویژنل کمشنز:- ایم - این - سٹوراٹ(Sturat) ڈھاکہ ' ایچ - ٹفنل بارریٹ (Barrett

-Tuffnell)چٹاگانگ' ٹی- آئی-ایم-این-چوہدری (راجشاہی)'

چیف انسپکٹر آف پرائمری ایجوکیشن:- عبدالحکیم

ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن:- ڈاکٹر قدرت خدا

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کمشنر:- آغاز الدین' ڈائریکٹر انٹی کرپشن: ایم-اے- عبداللہ

ڈائریکٹر سپلائی و ڈسٹری بیوشن:- محمد مطلوب الدین سرکار

صوبائی راشننگ اتھارٹی:- ڈبلیو-اے-ایس-لیوس (WASLewis)

ڈائریکٹر ایگریکلچر، مارکٹنگ:- ڈاکٹر ایس-اے-حسین

کنزرویٹو آف فارسٹس:-وائی-ایس-احمد، رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز:- میجر ایم معین الدین

سپیشل ریلیف آفیسر:- مہتاب الدین احمد، لیبر کمشنر:- ایس-ای-بی-مرشدی

الیکٹریکل ایڈوائزر:- یوسف علی، رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز:- بی حق

سپیشل ریلیف آفیسر پیپر کنٹرول:- ایم رحمٰن، سپیشل آفیسر جیوٹ پرائس کنٹرول:- ایم-احمد-میاں

ڈائریکٹر آف پرچیز:- جے-بی-چغتائی

ڈائریکٹر آف پبلک ہیلتھ:- لیفٹیننٹ کرنل ایف-ایم-خان

چیف انجینئر پبلک ہیلتھ:- عبدالطیف (Offg)

ڈائریکٹ آف پرکیورمنٹ:- لیفٹیننٹ کرنل جے-اے-ہوم (J.A.Hume)

ڈائریکٹر آف ٹیکسٹائلز:- میر محمد حفیظ الرحمٰن، ڈائریکٹر آف سٹوریج:- کرنل میک ڈوگل (Dougall)،

ڈائریکٹر آف موومنٹس:- اے-ڈبلیو-خان

ڈائریکٹر آف پبلی کیشنز:- کے-ایم-احمد

بنگال پر تعینات لیفٹیننٹ گورنر اور گورنر
لیفٹیننٹ گورنرز

(1)	فریڈرک جے ہالیڈے	ء1854	Frederick J.Halliday
(2)	جان پی گرانٹ	ء1859	John P. Grant
(3)	سیسل بیڈن	ء1862	Cecil Beadon

William Grey	1867ء	ولیم گرے	(4)
George Campbell	1871ء	جارج کیمپبل	(5)
Richard Temple	1874ء	رچرڈ ٹمپل	(6)
Ashley Eden	1877ء	ایشلے ایڈن	(7)
Steuart C.Bayley (Offg)	1879ء	سٹیورٹ سی بیلے	(8)
A.Rivers Thompson	1882ء	ریورز تھامپسن	(9)
H.A.Cockerell	1885ء	ایچ اے کاکریل	(10)
Stewart C.Bayley	1887ء	سٹیورٹ سی بیلے	(11)
Charles Alfred.Elliot	1890ء	چارلس الفریڈ ایلیٹ	(12)
A.P.Macdonnell	1893ء	اے پی میکڈانل	(13)
Alexender Mackenzie	1895ء	الیگزنڈر میکنزی	(14)
		(16 اپریل 1898 کو ریٹائر ہوئے)	
Charles Cecil Stevens (Offg)	1897ء	چارلس سیسل سٹیونز	(15)
John Wood Burn	1898ء	جان وڈبرن	(16)
		(21 نومبر 1902ء کو فوت ہوئے)	
J.A.Bourdillon (Offg)	1902ء	جے اے بورڈی لون	(17)
A.H.Leith Fraser	1903ء	لیتھ فراسر	(18)
Lancelot Hare Offg	1906ء	لنکی لوٹ بیئر	(19)
F.A.Slacke (Offg)	1906ء	ایف اے سلیک	(20)
E.N.Baker	1908ء	ای این بیکر	(21)
		(21 ستمبر 1911ء کو ریٹائر ہوئے)	

(22)	ایف ڈبلیوڈیوک	1911ء	F.W.Duke (Offg)

یکم اپریل 1912ء کو بنگال کے لیفٹیننٹ گورنر کا عہدہ ختم کردیا گیا اور گورنر کا عہدہ قائم کیا گیا۔

Governers Of the presidency Of Fort William in Bengal

گورنر بنگال:۔

(1)	بیرون کارمیکائل آف سکرلنگ	1912ء	Baron Carmichael of Stkrling.
(2)	ارل آف رونالڈ ایشے	1917ء	Earl of Ronaldashay
(3)	لارڈ لٹن	1922ء	Lord Lytton.
(4)	سٹینلے جیکسن	1927ء	Stanley Jackson.
(5)	جان اینڈرسن	1932	John Anderson
(6)	لارڈ برابورن	1937ء	Lord Brabourne
(7)	جان آکرائڈ وڈہیڈ	1939ء	John Ackroyd woodhead(Temp)
(8)	جان آرتھر ہربرٹ	1939ء	John Arthur Herbert
(9)	تھامس رتھرفورڈ	1943ء	Thomas Rutherford(Temp)
(10)	آر-جی-کیسے	1944ء	R.G.Casey
(11)	فریڈرک جان بروز	1946ء	Frederick John Burrows,

تقسیم کے بعد

(i)	راجگوپال اچاری	15.8.1947	C.Rajeagopalachari
(ii)	بی ایل متر	11.10.1947	B.L.Mitter(Acting)
(iii)	راجگوپال اچاری	26.11.1947	C.Rajagopalachri

(i)مشرقی بنگال

(i)	فریڈرک چالمرز بورن	Frederick Chalmers Bourne

صوبے جن پر چیف کمشنر لگائے گئے تھے

(5) دہلی

ہندوستان کا دارالحکومت کلکتہ سے دہلی منتقل ہونے کا اعلان 12 دسمبر 1911ء کو دہلی دربار کے موقعہ پر کیا گیا۔ نئے دارالحکومت کا سنگ بنیاد 15 دسمبر 1911ء کو بادشاہ نے خود رکھا۔

اکتوبر 1912ء میں دہلی پر ایک چیف کمشنر مقرر کیا گیا۔ اور اس میں شامل تمام علاقہ پنجاب کے دہلی ڈسٹرکٹ پر مشتمل تھا اس کا کل رقبہ 573 مربع میل' 1911ء کی مردم شماری کے مطابق اس علاقے کی آبادی جبکہ یہ صوبے میں شامل تھا 398269 تھی۔ اور نئے علاقے کی 14552 تھی۔ دونوں کو ملا کر کل آبادی 4,12,812 افراد پر مشتمل تھی۔ دہلی کے میونسپل ٹاؤن کی آبادی 2,29,144 تھی 1941ء کی مردم شماری کے مطابق نئی دہلی کی آبادی 93,733 تھی۔ دہلی میں سیکرٹریٹ کے دفاتر کلکتہ سے اکتوبر 1924ء میں منتقل ہونا شروع ہوئے اور پرانی دہلی سے نئی دہلی منتقلی نومبر 1926ء میں شروع ہوئی نئی دہلی میونسپل کمیٹی کا اپنا چیئرمین اور سیکرٹریٹ 1932ء میں قائم ہوا۔ امپرومنٹ ٹرسٹ 1937ء میں قائم ہوا

چیف کمشنر:-صاحبزادہ خورشید' ڈپٹی کمشنر:- ایم-ایس- رندھاوا

(6) اجمیر-مارواڑا:- اجمیر ماروا کا صوبہ راجپوتانہ میں واقع تھا۔ انتظامی لحاظ سے چیف کمشنر کے ماتحت تھا۔ 25 جون 1818ء کو برطانوی قبضہ ہوا- یہاں کے چیف کمشنر شنکر پرشاد تھے۔

(7) کورگ:- جنوبی ہند میں واقع ہے۔ ریاست میسور کے مغرب میں۔ کورگ برطانوی حکومت کے براہ راست زیر تسلط سلطان ٹیپو سے لڑائی کے بعد آیا۔ انتظامی لحاظ سے چیف کمشنر سربراہ تھے۔ جن کا ہیڈ کوارٹر مرکارا (Mercara) میں تھا۔

چیف کمشنر کورگ:- دیوان بہادر کے- چنگاپا K.Chengappa

(8) انڈمان اور نکوبار:- خلیج بنگال میں واقع اور کلکتہ سے 780 میل دور ہے۔ پانچ بڑے جزیرے مل کر گریٹ انڈمان کہلاتے ہیں اور جنوب کی طرف ایک اور جزیرہ ہے جسے چھوٹا انڈمان (Andaiman Little) کہتے ہیں۔ یہاں کل 204 جزیرے ہیں۔ کل رقبہ 2508 مربع میل۔ گریٹ انڈمان گروپ کی لمبائی 219 میل اور چوڑائی 32 میل سب سے زیادہ ہے۔ زیادہ حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہاں بندرگاہوں میں پورٹ بلیر' پورٹ کارنواس اور بوننگٹن مشہور تھیں۔ 1941ء کی مردم شماری کے مطابق اصلی باشندوں کی آبادی صرف 62 تھی جن مین 25 مرد اور 37 خواتین تھیں- ان کو نکال کر جزیرہ کی کل آبادی 16000 تھی جن میں 11450 مرد اور 4550 خواتین تھیں- 1858ء تا 1945ء تک یہاں لمبی سزا یافتہ مجرم بھیجے جاتے تھے۔ اس پر جاپان نے مارچ 1942ء میں قبضہ کر لیا تھا اور اکتوبر 1945ء میں اسے واپس لے لیا گیا۔

جبکہ نکوبار آئس لینڈ انڈمان کے جنوب میں واقع تھا اور چھوٹے انڈمان سے 75 میل کے فاصلہ پر واقع ہے تھا۔ یہاں کل 19 جزیرے تھے۔ جن میں 7 غیر آباد تھے - رقبہ 635 مربع میل تھا۔ کارنکوبار میں ایک اسسٹنٹ کمشنر تعینات تھا۔

چیف کمشنر:- آئی-ماجد

(9) بلوچستان:- یہاں برٹش بلوچستان کا رقبہ 9476 مربع میل تھا جو 1879ء میں برطانوی حکومت کے زیر

تسلط آیا۔ بلوچستان کا دوسرا حصہ جس کا رقبہ 44345 مربع میل تھا۔ وقتاً "فوقتاً" لیز (Lease) پر یا برطانوی افسروں کے براہ راست زیر تسلط آتا رہا۔

جبکہ ریاست قلات' خاران اور لسبیلہ کا رقبہ 79546 مربع میل تھا۔

بلوچستان کا کل رقبہ 134002 مربع میل اور آبادی 1941ء کی مردم شماری کے مطابق 857835 افراد پر مشتمل تھی۔

بلوچستان ایجنسی:۔ گورنر جنرل کے ایجنٹ اور چیف کمشنر بلوچستان:۔

اے ڈی۔ ای ڈنڈاس (A.D.F.Dundas)

ریونیو اور جوڈیشل کمشنر:۔ سی اے جی ساوج۔ C.A.G.Savidge

سیکرٹری برائے ایجنٹ اور چیف کمشنر:۔ میجر آر۔ سی۔ مرفی Mojor R.C. Murphy

انڈر سیکرٹری برائے ایجنٹ:۔ ملک بشیر احمد خان۔

سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی:۔ کرنل این بوڈنگٹن Col: N.Boddington

ڈائریکٹر فوڈ سپلائز:۔ میجر جی ڈبلیو وول ڈرج G.W.Wooldridge

ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ سپلائز:۔ پنڈت چرنجیر لال ChiranjirLal.

پولیٹیکل ایجنٹ اور ڈی۔ سی کوئٹہ پشین:۔ اے آر خان

اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ پشین:۔ فلپ ایڈورڈ Lt:Col:Philip Edwards.

پولیٹیکل ایجنٹ چاغی:۔ شیر زمان خان۔

پولیٹیکل ایجنٹ اور ڈی سی سبی:۔ بی ایم بیکن B.M.Bacon

اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ نصیر آباد:۔ سید علیخان۔

پولٹیکل ایجنٹ لورالائی:۔ شاہ زمان خان

پولیٹیکل ایجنٹ ژوب:۔ ڈی جی تھورن برگ Major D.G.Thornburgh

چیف میڈیکل آفیسر اور انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات:۔ ایچ اے لڈ گارڈ

ڈائریکٹر ایگریکلچر بلوچستان:۔ ذربکوت خان Mãjor H.A.Ledgard

مائننگ انجینئر بلوچستان:۔ محمد طیب۔

گورنر جنرل پاکستان نے ایک ایڈوائزری کمیٹی سبی دربار کے موقعہ پر قائم کی تھی تاکہ قلات ٗلس بیلہ اور خاران کو پاکستان میں شمولیت کے لئے دعوت دی جائے۔

(10) آسام

آسام پر تعینات گورنر (1921ء تا 1947ء)

(1)	نکولس بیٹسن بیل	1921ء	Nicholas Dodd Beatson Bell
(2)	ولیم سنکلیر مارس	1922ء	William Sinclair Marris
(3)	جان ہنری کیر	1925ء	John Henry Kerr
(4)	ولیم جیمز ریڈ	1925ء	William James Reid
(5)	جان ہنری کیر	1927ء	John Henry Kerr
(6)	اگبرٹ لاری لوکس ہیمنڈ	1927ء	Egbert Laurice Lucas Hammond
(7)	مائیکل کین	1932ء	Michael Keane.
(8)	ابراہام جیمز لین	1935ء	Ibraham James Laine
(9)	مائیکل کین	1935ء	Michael Keane
(10)	رابرٹ نیل ریڈ	1937ء	Robert Niel Reid
(11)	گلبرٹ پٹکرن ہوگ	1938ء	Gilbert Pitcairn Hogg
(12)	ہنری جوزف ٹوائی نام	1939ء	Henry Joseph Twynam
(13)	رابرٹ نیل ریڈ	1939ء	Robert Niel Reid
(14)	اینڈریو گورلے کلو	1942ء	Andrew Gourlay Clow
(15)	فریڈرک چارلمرز بورن	1946ء	Frederick Chalmers Bourne (Offg)

Henery.F.Knight (Offg)	1946ء	ہنری-ایف-نائٹ	(16)
Muhammed Saleh Akbar	1947ء	محمد صالح اکبر حیدری	(17)

کونسل آف منسٹرز

Gopinath Bordoloi	وزیر اعلیٰ گوپی ناتھ بارودولول
Bishnuram Medhi	بشنورام میڈھی
Moulvi Abdul Matlib Mazumdar	مولوی عبدالمطلب
J.J.M.Nichols-Roy	نکولس رائے
Ram Nath.	رام ناتھ داس
Rupanth Brahma	روپ ناتھ براہمہ
Omeo Kumar Das	اومیو کمارداس
Maulana Muhammed Tayyebulla.	مولانا محمد طیب اللہ
Lakshesvar Borooah	لکشیے سوار بوارہ
Mrs.Bonily Khongmen (Dy speaker)	مسز بونیلی خونگمین
Lakshesvar Borooah	سپیکر لیجسلٹو اسمبلی:-لکشیو سوار

لیجسلٹو اسمبلی کے مسلمان رکن:-

مولوی عبدالماجد ضیاء الشمس (دھوبری ویسٹ)' مولوی محمد عبدالقاسم (Kashem) (دھوبری ساؤتھ)' مولوی عبدالحئی (کامروپ نارتھ)' موبوی عبدالحلیم (لکھم پور)' مولوی عبدالقدوس خان (گولپاڑہ ایسٹ)' مولوی عبدالمطلب (ہیلا کانڈی)' مولوی عبدالرؤف (بارپیٹا)' مولوی افاز الدین احمد (نوگاؤں ایسٹ)' ڈاکٹر عمران حسین چوہدری (سب ساگر)' مولوی مکبو علی (سل چر)' مولوی محمد مقصد علی

(ڈھوبری نارتھ)' مولانا محمد مفضل حسین (کریم گنج ساؤتھ)' مولوی محمد ناظم الحق (گولپاڑہ ویسٹ)' مولوی محمد رفیق (نوگاؤں ویسٹ)' مولوی محمد سعد اللہ (کمروپ ساؤتھ)' مولانا محمد طیب اللہ (دارنگ)۔

چیف سیکرٹری:۔ ایس۔ پی۔ ڈیسائی۔

آسام پبلک سروس کمیشن:۔ کامیسورداس Kameswar Das. چیئرمین

(ii) مولوی سعید الرحمٰن (ممبر) (iii) جوسنگھ رنجا

آسام کا صوبہ 1874ء میں بنایا گیا تھا تاکہ لیفٹننٹ گورنر بنگال پر سے ایک وسیع علاقے کی ذمہ داری کا بوجھ کم کیا جاسکے۔ 1941ء میں اس کی آبادی 10204733' تقسیم برصغیر کے وقت اس کا پورا ضلع سلہٹ سوائے تھاہاس (Thahas) کے مشرقی پاکستان میں شامل کر دیا گیا۔ جس کے بعد میں اس کا رقبہ 49,599.29 مربع میل رہ گیا۔ تقریباً" 43% افراد بنگالی زبان 21% آسامی زبان کے علاوہ ہندی' اڑیا' منڈاری' اور نیپالی وغیرہ بولی جاتی تھیں۔ سب سے زیادہ بارش چراپونجی کے علاقے میں ریکارڈ کی گئی تھی۔

(11) بہار

بہار پر تعینات گورنر (1920ء تا 1947ء)

(1)	لارڈ سنہا آف رائے پور	1920ء	Lord Sinha of Raipur
(2)	ہنری وہیلر	1921ء	Henry Wheeler
(3)	ہگ لینس ڈوَن سٹیفن	1927ء	Hugh Lansdown Stephenson
(4)	جیمز ڈیوڈ سفٹن	1932ء	James David Sifton
(5)	مارس گارنر ہیلے	1937ء	Maurice Garnier Hallett
(6)	تھامس الیگزنڈر سٹیوارٹ	1939ء	Thomas Alexander Stewart

(7)	تھامس جارج روتھرفورڈ	1943ء	Thomas George Rutherford.
(8)	رابرٹ فرانسس مودی	1943ء	Robert Francis Mudie
(9)	تھامس جارج روتھرفورڈ	1944ء	Thomas George Rutherford
(10)	ہگ ڈو	1946ء	Hugh Dow
(11)	جے رام داس دولت رام	1947ء	Jairamdas Daulat Ram

انتظامیہ:-

گورنر:- مادھو شری ہاری انے — Madhao Shrihari Aney.

وزیر اعلیٰ:- کرشنا سنہا (ہوم)

وزیر خزانہ:- انوگرہ نارائن سنہا (لیبر، سپلائی، اور پرائس کنٹرول)

وزیر ڈویلپمنٹ وٹرانسپورٹ:- سعید محمود، وزیر پبلک ہیلتھ:- جگ لال چوہدری۔ وزیر اریگیشن، پبلک ہیلتھ:- رام چری تر سنگھ، وزیر تعلیم:- بدری ناتھ ورما (اطلاعات)

ریونیو جنگلات، اور ایکسائز:- کرشنا بلبھ سہائے۔

وزیر صحت چیف سیکرٹری: وی-کے-بی-پلائی (V.K.B.PILLAI) بنود آنند جھا، وزیر برائے پی ڈبلیو ڈی- عبدالقیوم انصاری۔

بہار لیجسلیٹو کونسل:-

پریذیڈنٹ:- راجی ورنجن پرساد سنہا

ڈپٹی پریذیڈنٹ:- شایاما پرساد سنہا

مسلم اراکین:- محمد محمود (پٹنہ - شاہ آباد، مسلم)، سید محمد مہدی (گایا، چوٹا ناگپور ڈویژن، مسلم)، سید مبارک علی (ترہٹ ڈویژن، مسلم)، جمیل الرحمٰن (بھاگ پور ڈویژن، مسلم)،

شاہ محمد عمیر (بہار لیجسلٹو اسمبلی کے منتخب کردہ) شاہ عزیز محمد منیم، عبدالمالک (لیجسلٹو اسمبلی کے منتخب کردہ)

(ii) بہار لیجسلٹو اسمبلی:-

اسپیکر:- وندھیشواری پرساد ورما Vindhyeshwari Prasad

ڈپٹی اسپیکر:- دیواسارن سنگھ'

سیکرٹری:- رگھوناتھ پراشاد

مسلم اراکین:- جعفر امام (پٹنہ سٹی، مسلم شہری)، محمد نعمان (پٹنہ ڈویژن، مسلم شہری)، محمد عبدالغنی (ترہٹ، مسلم شہری)، علی احمد بلند اختر (بھاگلپور ڈویژن، مسلم شہری)، سید مظہر امام (چوٹا ناگپور، مسلم شہری)، شرف الدین حسین (ویسٹ پٹنہ، مسلم دیہی)، مہدی حسن (ایسٹ پٹنہ، مسلم دیہی)، غلام احمد (ایسٹ گایا، مسلم دیہی)، لطیف الرحمٰن (ویسٹ گایا، مسلم دیہی)، غلام محی الدین (شاہ آباد، مسلم دیہی)، نور حسن میاں (سارن صدر، مسلم دیہی)، محمد قاسم (سوان، مسلم دیہی)، معین الدین احمد خان (گوپال گنج، مسلم دیہی)، ڈاکٹر سعید محمود (نارتھ چمپارن صدر، مسلم دیہی)، بدیع الدین احمد (ساؤتھ چمپارن صدر، مسلم دیہی)، مظہر عالم (بیتیاہ، مسلم دیہی)، تجمل حسین (مظفرپور صدر مسلم دیہی)، بدر الحسن (حاجی پور، مسلم دیہی)، زاہد حسین (سیتا مڑھی، مسلم دیہی)، عبدالاحد محمد دنور (نارتھ - ایسٹ دربھنگا، مسلم دیہی)، محمد فرید (نارتھ ویسٹ دربھنگا، مسلم دیہی)، ڈاکٹر غلام رسول خان (سنٹرل دربھنگا، مسلم دیہی)، محمد خلیل (ساؤتھ دربھنگا، مسلم دیہی)، محمد نذیر الحسن (نارتھ مونگیر، مسلم دیہی)، محمد ابو ظفر (ساؤتھ مونگیر، مسلم دیہی)، مقبول احمد (بھاگل پور صدر۔ بنکا، مسلم دیہی)، کے بی مبارک (مادھی پورا۔ سپاول، مسلم دیہی)، ضیاء الرحمٰن (ارازیا، مسلم دیہی)، محمد شفیق الحق (ساؤتھ کشن گنج، مسلم دیہی)، محمد اسلام الدین (نارتھ ایسٹ کشن گنج، مسلم دیہی)، محمد رضی الدین (ساؤتھ ایسٹ پورنیا صدر، مسلم دیہی)، محمد طاہر (نارتھ پورنیا صدر، مسلم دیہی)، محمد یسین (ساؤتھ سنتل پرگنہ، مسلم دیہی)، برہان الدین خان (نارتھ سنتل پرگنہ، مسلم دیہی)، محمد یسین

(ہزاری باغ، مسلم دیہی)، عبدالقیوم انصاری (رانچی۔ سنگھ بھوم، مسلم دیہی)، رمضان علی (پالماؤ مسلم دیہی)، سید امین احمد (مان بھوم، مسلم دیہی)، مسز زہرہ احمد (پٹنہ سٹی، مسلم شہری خواتین)، محمد فضل الرحمٰن (نارتھ کشن گنج مسلم دیہی)۔

وہ علاقے جو بہار کی گورنر شپ کے ماتحت تھے ان کا رقبہ 69,348 مربع میل تھا۔ اس میں بہار اور چوٹا ناگپور کے صوبے شامل تھے۔ ریاست سرائے کیلا (Serikela) اور ریاست خرسوان (Kharswan) تقسیم کے بعد اس صوبے میں شامل کر دی گئی تھیں۔

12- صوبہ بمبئی

بمبئی کے گورنر 1662ء تا 1947ء

Ibraham Shipman	1662	ابراہام شپ مین	(1)
جزیرہ انجودیوا (Anjediva) میں 1664ء میں فوت ہوئے			
Humfrey Cooke	1665	ہمفرے کک	(2)
Gervase Lucas (Died on 21-5-1667)	1666	گرویس لوکس	(3)
Henry Garey (offg)	1667	ہنری گارے	(4)
George Oxenden (Died in Surat on 14-7-1669)	1668	جارج آکسنڈن	(5)
Gerald Aungier (Died in Surat on 30-6-1677)		جیرالڈ انگیر	(6)
Thomas Rolt	1677	تھامس رولٹ	(7)
John Child Bart.	1681	جان چائلڈ	(8)
Bartholomew Harris (Died in Surat 10-5-1694	1690	بارتھولومیو ہارس	(9)
Daniel Annesley (offg)	1694	ڈینیل انیس لے	(10)
John Gayer	1694	جان گائر	(11)
Nicholas Waite	1704	نکولس ویٹ	(12)
William Aislabie	1708	ولیم اسلے بی	(13)
Stephen Strutt (offg)	1715	سٹیفن سٹروٹ	(14)
Charles Boone	1715	چارلس بون	(15)
William Phipps	1722	ولیم فپس	(16)
Robert Cowan (Dismissed)	1729	رابرٹ کاؤان	(17)
John Horne	1734	جان ہارن	(18)
Stephen Law	1739	سٹیفن لاء	(19)
John Geek (offg)	1742	جان گیک	(20)

William Wake	1742	ولیم ویک	(21)
Richard Bourchier	1750	رچرڈ بورشیر	(22)
Charles Crommelin	1760	چارلس کروملین	(23)
Thomas Hodges	1767	تھامس ہوجز	(24)
(Died 23-2-1771)			
William Hornby	1771	ولیم ہارن بائی	(25)
Rawson Hart Boddam	1784-85	راسن ہارٹ بوڈام	(26)
Andrew Ramsay (offg)	1788	اینڈریو ریم سے	(27)
Maj:Gen: William Medows	1788	میجر جنرل ولیم میڈوز	(28)
Maj:Gen: Robert Abercromby	1790	میجر جنرل رابرٹ ابرکرومبی (a)	(29)
George Dick (offg)	1792	جارج ڈک	(30)
John Griffith (offg)	1795	جان گرفتھ	(31)
Jonathan Duncan (Died 11-8-1811)	1795	جوناتھن ڈنکن	(32)
George Brown (offg)	1811	جارج براؤن	(33)
Evan Nepean, Bart.	1812	ایوان نیپین	(34)
Mountstuart Eiphinstone	1819	ماؤنٹ سٹوارٹ ایلفنسٹون	(35)
Maj:Gen John Malcolm	1827	میجر جنرل جان میلکم	(36)
Lt:Gen: Thomas Sidney Beckwith	1830	لیفٹیننٹ جنرل تھامس سڈنی بیکوتھ	(37)
(Died 15-1-1831)			
John Romer (offg)	1831	جان رومر	(38)
The Earl of Clare	1831	ارل آف کلیر	(39)
Robert Grant (Died on 9-7-1838)	1835	رابرٹ گرانٹ	(40)
James Farish (offg)	1838	جیمز فارش	(41)
J. Rivette-Carnac	1839	رویٹ کارنیک	(42)
William Hay Macnaghten		ولیم ہے میکنگھن (b)	(43)
George William Anderson (offg)	1841	جارج ولیم اینڈرسن	(44)

وزیر صحت :ایم-ڈی-ڈی گلڈر (Gilder)
وزیر ایکسائز وری کنسٹرکشن :ایل ایم پٹیل
وزیر خزانہ :وانیکنتھ ایل متھا
وزیر برائے لوکل سیلف گورنمنٹ :-جی-ڈی-ورتک (Vartak)
وزیر برائے لیبر :گلزاری لال نندہ
وزیر فارسٹ اور ایگریکلچر :ایم بی پٹیل
وزیر انڈسٹریز اور ماہی پروری :جی-ڈی-ٹپاسے (Tapase)
وزیر لیگل اور سول سپلائز :ڈنکاراؤ این ڈیسائی

بمبئی لیجسلیٹو کونسل :-(مسلم اراکین و مقام نشست

پریذیڈنٹ :رام چندر اگنیش سومان
ڈپٹی پریذیڈنٹ :شانتی لال ہرجیون شاہ
عبداللطیف حاجی ہجرت خان (سنٹرل ڈویژن، مسلم دیہی)
کریم بھائی ابراہیم (بمبئی سٹی و بمبئی مضافاتی ڈسٹرکٹ، مسلم شہری)
ڈاکٹر کے-اے-حمید (بمبئی سٹی و بمبئی مضافاتی ڈسٹرکٹ، مسلم شہری)
عزیز غفور قاضی (ساؤتھرن ڈویژن، مسلم دیہی)
علی بھائی عیسی بھائی پٹیل (نارتھرن ڈویژن، مسلم دیہی)

بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی :-

سپیکر :کندن مل سوبھاچند فروڈیا

(مسلم اراکین و مقام نشست)

محمد عبدالستار (شولاپور ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، احمد میاں شارو میاں (احمد آباد ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)- محمد محسن محمد بھائی جی (کلابا ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، منظور حسین مبارک شاہ بخاری (ایسٹ کھاندیش ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، حاجی حسن علی ابراہیم (بمبئی ساؤتھ، مسلم شہری)، عبدالستار عبدالواحد (سورت ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، عبدالمجید عبدالقادر گھی والا (بل گام ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی) رضی الدین گڑووالا (دھارور ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، حاجی عیسی ابراہیم ہنی والے (بیجاپور ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، علی صاحب نبی صاحب (بیجاپور ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، محمد اسماعیل (احمد نگر ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، خواجہ بشیرالدین قاضی (ویسٹ کھاندیش ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، عبدالرحیم بابو حکیم (ناسک ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، ایس-

ایم۔ حسن (ایسٹ کھاندیش ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، عبدالقادر عبدالعزیز (پونا ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، اے۔ اے۔ کتور وکیل (دھرور ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، عبدالرزاق محمد عظیم کواری (تھانہ ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)،

اختر حسن مرزا (ٹریڈ یونین آف سی مین اور ڈوک ورکرز، لیبر)، حاجی نور محمد احمد (بمبئی سٹی نارتھ اور بمبئی مضافات ڈسٹرکٹ، مسلم شہری)، وجیہہ الدین احمد پارکر (رتناگری ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، احمد آدم سلیمان پٹیل (بروچ سب ڈویژن، مسلم دیہی)، ڈاکٹر علی بھائی ڈی پٹیل (بروچ سب ڈویژن، مسلم دیہی)، محمد عمر رجب (بمبئی سٹی نارتھ اور بمبئی مضافات ڈسٹرکٹ، مسلم شہری)، محمد عمر رجب (بمبئی سٹی نارتھ اور بمبئی مضافات ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، عبداللہ حاجی سدوا (پانچ محل سب ڈویژن، مسلم دیہی)، عبدالقادر محمد شیخ (سورت اور رندیر شہر، مسلم شہری)، جکاکو حسین شمس الدین (کنارا ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، دادا میاں سید ابراہیم (ستارہ ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)، مسز خدیجہ شفیع طیب جی (بمبئی سٹی گرگاؤں، وومن مسلم شہری)، عبداللہ محمد یمنی (احمد آباد سٹی، مسلم شہری) فضل عباس طیب علی زمیندار (کیرا ڈسٹرکٹ، مسلم دیہی)۔

<u>مختصر تاریخ</u> :- بمبئی جسے آجکل ممبئی کا نام دیا گیا ہے ایک دیوی ممبا کے نام پر رکھا گیا ہے۔ سینکڑوں سال اس پر ہندو اور مسلم حکمرانوں کی حکومت رہی۔ بمبئی جزیرے کو گجرات کے بہادر شاہ نے پرتگیزیوں کے ہاتھ میں دے دیا تاکہ وہ اس کے دشمنوں کے خلاف مدد کریں۔ ڈیڑھ سو سال کی حکومت کے بعد پرتگیزیوں نے اسے انگریزوں کو پرتگالی شہزادی پرنس کیتھرین کے جہیز میں انگلستان کے کنگ چارلس دوئم سے شادی کے بعد دے دیا۔ جس نے بعد میں اسے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کو پٹہ پر دے دیا۔

یکم اپریل 1937ء سے صوبائی خود مختاری حاصل کرنے کے بعد انتظامی لحاظ سے گورنر اور دس وزراء کی کونسل انتظامی امور کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ بمبئی لیجسلٹو اسمبلی کے ممبران کی تعداد 175 تھی جن میں سے 30 مسلم، 3 دیسی کرسچن، 2 اینگلو انڈین، 3 یورپین، 2 لینڈ لارڈ، 7 کامرس اینڈ انڈسٹری، 7 لیبر، 1 یونیورسٹی اور باقی 120 ہندو نشستیں تھیں (ہندوؤں میں سے 15 شیڈول کاسٹ کیلئے اور 7 مرہٹہ کیلئے مخصوص تھیں)۔

لیجسلٹو کونسل کے اراکین کی تعداد کم سے کم 29 اور زیادہ سے زیادہ 30 تھی۔ 20 نمائندوں کا انتخاب جنرل حلقوں سے، 5 مسلم اور 1 یورپین کیلئے نشست ہوتی تھی۔

13- صوبہ سی پی اور برار
چیف کمشنر (1861ء تا 1919ء)

Col:E.K.Elliot	1816	کرنل ای۔ کے ایلیٹ	(1)
Lt:Col:J.K.Spence(offg)	1862	جے۔ کے۔ سپنس	(2)
R.Temple(offg)	1862	آر۔ ٹمپل	(3)
Col:E.K.Elliot	1863	کرنل ای۔ کے۔ ایلیٹ	(4)
J.S.Campbell(offg)	1864	جے۔ ایس۔ کیمپبل	(5)
R.Temple	1864	آر۔ ٹمپل	(6)
J.S.Campbell(offg)	1865	جے۔ ایس۔ کیمپبل	(7)
R.Temple	1865	آر۔ ٹمپل	(8)
J.H.Morris(offg)	1867	جے۔ ایچ۔ مورس	(9)
G.Campbell	1867	جی۔ کیمپبل	(10)
J.H.Morris(offg)	1868	جے۔ ایچ۔ مورس	(11)
Confirmed 27-5-1870			
Col:R.H.Keatinge(offg)	1870	کرنل آر۔ ایچ۔ کیٹنگ	(12)
J.H.Morris	1872	جے۔ ایچ۔ مورس	(13)
C.Grant(offg)	1879	سی۔ گرانٹ	(14)
J.H.Morris	1879	جے۔ ایچ۔ مورس	(15)
W.B.Jones	1883	ڈبلیو۔ بی۔ جونز	(16)
C.H.T.Crosthwaite(offg)	1884	سی۔ ایچ۔ ٹی۔ کراستھویٹ	(17)
Confirmed 27-1-1885			
D.Fitzpatric(offg)	1885	ڈی۔ فٹز پیٹرک	(18)
J.W.Neill(offg)	1887	جے۔ ڈبلیو۔ نیل	(19)
A.Mackenzie	1887	اے۔ میکنزی	(20)
R.J.Crosthwaite(offg)	1889	آر۔ جے۔ کراستھویٹ	(21)

Until 7-10-1889			
J.W.Neill(offg)	1890	جے۔ڈبلیو نیل	(22)
A.P.MacDonell	1891	اے۔پی۔میکڈانل	(23)
J.Woodburn(offg)	1893	جے۔وڈبرن	(24)
Confirmed 1-12-1893			
C.J.Lyall	1895	سی۔جے۔لائل	(25)
D.C.J.Ibeston	1898	ڈی۔سی۔جے۔آئی بسٹن	(26)
A.H.L.Fraser(offg)	1899	اے۔ایچ۔ایل۔فریزر	(27)
Confirmed 6-3-1902			
J.P.Hewett(offg)	1902	جے۔پی۔ہیوٹ	(28)
Confirmed 2-11-1903			
F.S.P.Lely(offg)	1904	ایف۔ایس۔پی۔لیلی	(29)
Confirmed 23-12-1904			
J.O.Miller	1905	جے۔او۔مر	(30)
S.Ismay(offg)	1906	ایس۔اے	(31)
Until 2-10-1906			
F.A.T.Philips(offg)	1907	ایف۔اے۔ٹی۔فلپس	(32)
Untile 24-3-1907, Also from 20-5- To 21-11-1909			
R.H.Craddock	1907	آر۔ایچ۔کریڈ ڈوک	(33)
H.A.Crump	1912	ایچ۔اے۔کرمپ	(34)
M.W.Fox-Strangways	1912	ایم۔ڈبلیو۔فوکس۔سٹرینج ویز	(35)
B.Robertson	1912	بی۔رابرٹسن	(36)
H.A.Crump(offg)	1914	ایچ۔اے کرمپ	(37)
B.Robertson	1914	بی۔رابرٹسن	(38)
Frank George Sly,	1919	فرینک جارج	(39)

گورنرز (1920ء تا 1947ء)

(40)	فرینک سلائی	1920	Frank Sly
(41)	مونٹاگو بٹلر	1925	Montagu Butler
(42)	جے۔ٹی۔مارٹن	1927	J.T.Marten(offg)
(43)	مونٹاگو بٹلر	1927	Montagu Butler
(44)	اے۔ای۔نیلسن	1932	A.E.Nelson(offg)
(45)	مونٹاگو بٹلر	1932	Montagu Butler
(46)	ہائیڈ گوان	1933	Hyde Gowan
(47)	ای۔راگھویندرا راؤ	1936	E.Raghavendra Rao(offg)
(48)	ہائیڈ گوان	1936	Hyde Gowan
(49)	ہگ بوم فورڈ	1936	Hugh Bomford
(50)	ایف۔وی۔وائلی	1938	F.V.Wylie
(51)	ایچ۔جے۔ٹائنام	1940	H.J.Twynam
(52)	ایف۔سی۔بورن	1945	F.C.Bourne(offg)
(53)	ایچ۔جے۔ٹائنام	1945	H.J.Twynam
(54)	فریڈرک چالمرز بورن	1946	Frederick Chalmers Bourne
(55)	منگل داس منکلا رام پکواسا	1947	Mangaldas Manciaram Pakvasa

وزراء بمعہ وزارت

(1) پنڈت روی شنکر شکلاء وزیر اعلیٰ بمعہ ہوم افیرز
(2) پنڈت دوارکا پرشاد مشرا وزیر برائے لوکل سیلف گورنمنٹ
(3) درگا شنکر کرپا شنکر مہتا وزیر خزانہ
(4) سمبھاجی وینایک گوکھلے وزیر تعلیم
(5) رام راؤ کرشنا راؤ پٹیل وزیر خوراک

(6) ڈاکٹر وامان شیوداس بارلنگے وزیر قانون
(7) رامیشور اگنی بھوج وزیر برائے پبلک ورکس
(8) بلیا آنند راؤ دیش مکھ وزیر برائے ایکسائز
چیف سیکرٹری :۔پی۔ایس۔راؤ

<u>سی۔پی اور برار لیجسلٹو اسمبلی</u>
سپیکر گھنشیام سنگھ گپتا'ڈپٹی سپیکر ڈی ایل کے شاستری

<u>مسلم اراکین :</u>۔ کریم الدین (ایسٹ برار)'اے۔ایس۔خان (ویسٹ برار)'اے۔ایس فاروقی (ناگپور)'عبدالوہاب (وردھا۔چندا)'عبدالرحمن خان (ہوشنگ آباد۔چھنڈ وارا۔بیتل)' مولانا برہان الحق (جبل پور۔مانڈلا)'ضمیرالدین احمد (ساگور۔نرسنگھ پور)'حفاظت علی (نیمار)'ڈبلیو۔اے۔رضوی (رائے پور۔بلاسپور۔ڈرگ)'دیوان نجف علی خان (بھندارا۔بالاگھاٹ۔سیونی)'ہدایت علی (امروتی)'ایچ۔ایم عبداللہ (اکولا)'اے۔آر۔شاہ (یوتمل)'ایم عبدالرحمن خان (بلدانہ)' اے۔ایم طاہر علی (سی پی'کامرس)'ڈاکٹر منہاج الحسن (یونیورسٹی)۔

صوبے کا کل رقبہ 1,18,710 مربع میل تھا۔جس میں سے 80,766 انڈین سلطنت کا حصہ تھا'17809 مربع میل برار کا حصہ تھا۔جو نظام سے پٹہ پر حاصل کیا گیا تھا۔اور باقی جاگیرداروں کے قبضہ میں تھا۔کل آبادی 16813584 افراد پر مشتمل تھی'برار 1853ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا تھا۔اس کے بعد سی پی کو پٹہ پر 1903ء میں دیا گیا۔تقسیم برصغیر کے بعد سی پی اور برار کے صوبے میں 14 چھتیس گڑھ کی ریاستیں بھی شامل کرلی گئی تھیں جن کا رقبہ 35,000 مربع میل اور آبادی 40 لاکھ تھی۔

15 اگست 1947ء کو لیجسلٹو اسمبلی کے 112 منتخب نمائندے تھے۔لیکن یورپین نشست ختم کرنے کے بعد تعداد 111 رہ گئی تھی۔نشستوں کی تقسیم اس طرح تھی۔جنرل شہری 10'جنرل دیہی 74 (کل 84 نشستیں)۔مسلم شہری 2'مسلم دیہی 12'نشستیں خواتین 3'اینگلو انڈین 1'قبائلی و بیک ورڈ ایریا ایک نشست کامرس 2'لینڈ لارڈ 3 لیبر کی 2 اور یونیورسٹی کی ایک نشست۔

14- صوبہ مدراس

پریذیڈنٹ اینڈ گورنر فورٹ سینٹ جارج مدراس (1684ء تا 1781ء)

President and Governers of Fort st George in Madras

William Gayford	1684	ولیم گے فورڈ	(1)
Ellhu Yale	1687	الہو ییل	(2)
Nathaniel Higginson	1692	ناتھانیل ہگنسن	(3)
Thomas Pitt	1698	تھامس پٹ	(4)
Gulston Addison (Diedat Madras 17-10-1709)	1709	گل ستون ایڈیسن	(5)
Edmund Montague (Acting)	1709	ایڈمنڈ مونٹاگ	(6)
William Fraser (Acting)	1709	ولیم فریزر	(7)
Edward Harrison	1711	ایڈورڈ ہیریسن	(8)
Joseph Coilet	1716	جوزف کولٹ	(9)
Francis Hastings (Act)	1720	فرانسس ہیٹنگز	(10)
Nathaniel Elwick	1721	ناتھانیل الوک	(11)
James Macrae	1725	جیمز میکرے	(12)
George Morton Pitt	1730	جارج مورٹن پٹ	(13)
Richard Benyon	1735	رچرڈ بینی یون	(14)
Nicholas Morse	1744	نکولس مورس	(15)
John Hinde	-	جان ہائنڈ	(16)
Charles Floyer	1747	چارلس فلوئر	(17)
Thomas Saunders	1750	تھامس سانڈرس	(18)
George Pigot	1755	جارج پیگوٹ	(19)
Robert Palk	1763	رابرٹ پالک	(20)

CharlesBourchier	1767	چارلس بورشیر	(21)
JosiasDupre	1770	جوسیاس ڈوپرے	(22)
Alexander Wynch	1773	الیگزینڈر ونچ	(23)
LordPigot(Suspended)	1775	لارڈ پگوٹ	(24)
George Stratton	1776	جارج سٹرٹن	(25)
John Whitehill(Act)	1777	جان وائٹ ہل	(26)
CharlesSmith(Act)	1780	چارلس سمتھ	(27)
LordMacartney	1781	لارڈ میکارٹنے	(28)

گورنر آف مدراس (1785ء تا 1947ء)

LordMacartney	1785	لارڈ میکارٹنے	(1)
AlexanderDavidson(Act)	1785	الیگزینڈر ڈیوڈسن	(2)
Maj:Gen: ArchibaldCampbell	1786	آرچی بالڈ کیمپبل	(3)
JohnHolland(Act)	1789	جان ہالینڈ	(4)
EdwardJ.Holland(Act).	1790	ایڈورڈ جے ہالینڈ	(5)
Maj:Gen: William Medows	1790	ولیم میڈوز	(6)
CharlesOakeley	1792	چارلس اوکلے	(7)
LordHobart	1794	لارڈ ہوبارٹ	(8)
Maj:Gen:GeorgeHarris(Act)	1798	جارج ہارس	(9)
LordClive	1799	لارڈ کلائیو	(10)
Lord William Cavendish Bentinck	1803	ولیم کیونڈش بینٹنک	(11)
WilliamPetrie(Act)	1807	ولیم پیٹری	(12)
George HilaroBarlow	1807	جارج بارلو	(13)
Lt.Gen:John Abercromby	1813	جان ابرکرومبی	(14)
HughElliot	1814	ہگ ایلیٹ	(15)

Maj:Gen:Thomas Munro	1820	تھامس منرو	(16)
(Died 6-7-1827)			
Stephen Rumbold Lushington	1822	سٹیفن رمبولڈ لوشنگٹن	(17)
Henry Sullivan Groeme (Act)	1827	ہنری سلوان گروئم	(18)
Lt:Gen:Fredrick Adam	1832	فریڈرک ایڈم	(19)
Edward Russell (Act)	1837	ایڈورڈ رسل	(20)
Lord Elphinstone	1837	لارڈ الفنسٹن	(21)
Lt:Gen:Marques of Tweeddale	1842	مارکس آف ٹوی ڈیل	(22)
Henry Dickinson (Act)	1848	ہنری ڈکنسن	(23)
Maj:Gen:Henry Pottinger	1848	ہنری پوٹنگر	(24)
Daniel Eliott (Act)	1854	ڈینیل ایلیٹ	(25)
Lord Harris	1854	لارڈ ہارس	(26)
Charles Edward Trevelyan	1859	چارلس ایڈورڈ	(27)
William Ambrose, Morehead (Act)	1860	ولیم امبروز	(28)
Henry George Ward	1860	ہنری جارج وارڈ	(29)
(Died at Madras 2-8-1860)			
William Ambrose Morehead (Act)	1860	ولیم امبروز مورہیڈ	(30)
William Thomas Denison	1861	ولیم تھامس ڈینی سن	(31)
(Acting Viceroy & Governer Gen 1863-1864)			
Edward Maitby (Act)	1863	ایڈورڈ میٹبی	(32)
Lord Napier of Merchistoun (a)	1866	لارڈ نیپیئر آف مرچسٹاؤن	(33)
(Acting Viceroy & Gov:Gen 1872)			
Alexender John Arbuthnot (Act)	1872	الیگزینڈر جان	(34)
Lord Hobart	1872	لارڈ ہوبارٹ	(35)
(Died at Madras 27-4-1875)			
William Rose Robinson (Act)	1875	ولیم روز رابنسن	(36)

Duke of Buckingham & Chandos	1875	ڈیوک آف بکھنگم اینڈ چانڈوس	(37)
W.P.Adam	1880	ڈبلیو-پی-ایڈم	(38)
(Died at Ootacamund 24-5-1881)			
William Hudleston (Act)	1881	ولیم ہڈلسٹون	(39)
M.E.Grant Duff	1881	گرانٹ ڈف	(40)
Robert Bourke	1886	رابرٹ بورک	(41)
Lord Connemara, 12-5-1887 (by Creation)			
John Henry Grastin (Act)	1890	جان ہنری گراسٹن	(42)
Baron Wenlock	1891	بیرن وین لاک	(43)
Arthur Elibank Havelock	1896	آرتھر الی بنک ہیولاک	(44)
Baron Ampthill	1900	بیرن ایمتھل	(45)
(Acting Viceroy and Governer Gen 1904)			
James Thomson (Act)	1904	جیمز تھامسن	(46)
Gabriel Stokes (Act)	1906	گیبریل سٹوکس	(47)
Arthur Lawley	1906	آرتھر لاوے	(48)
Thomas David Gibson Carmichael (b)	1911	تھامس ڈیوڈ گبسن	(49)
(became Governer of Bengal Ist April)	1912		
Murray Hammick (Act)	1912	مرے ہامک	(50)
Baron Pentland	1912	بیرن پینٹ لینڈ	(51)
A.G.Cardew (Act)		اے-جی-کارڈیو	(52)
Baron Willingdon (c)	1919	بیرن ولنگڈن	(53)
Charles Todhunter (Act)	1924	چارلس ٹوڈہنٹر	(54)
Viscount Goschen	1924	وسکاؤنٹ گوشن	(55)
(Acting Viceroy and Gov: General 1929)			
Norman Marjoribanks (Act)	1929	نارمن مارجری بنکس	(56)
Lt:Col: George Frederick Stanley	1929	جارج فریڈرک سٹینلے	(57)

Acting Viceroy & Gov: General 1934)

(58) خان بہادر محمد عثمان	1934	(Muhammad Usman (Acting)
(59) لارڈ ارسکن	1934	Lord Erskine
(60) کرماوین کٹا ریڈی نائیڈو	1936	Venkata Reddi Nayudu (Acting) Kurma
(61) لارڈ ارسکن	1940	Lord Erskine
(62) آرتھر ہوپ	1940	Arthur Hope
(63) ہنری فولے نائٹ	1946	Henry Foley Knight (Act)
(64) آرچی بانڈ ایڈورڈ	1946	Lt:Gen: Archibald Edward Nye.

(a) Afterwards (by creation) Baron Napier of Ettrick
(b) Afterwards (by creation) Baron Carmichael of Skirling
(c) Afterwards Earl of Willingdon

انتظامیہ :۔گورنر لیفٹیننٹ جنرل آرچی بانڈ ایڈورڈ	(Archibald Edward Nye)
وزیر اعلیٰ :۔او۔پی رام سوامی ۔(Reddiar	(Ramswamy
وزارت خوراک :۔ڈاکٹر ٹی۔ایس۔ایس۔راجن ۔	(Dr. T.S.S. Rajan)
وزارت پبلک ورکس اطلاعت :۔بھکتاوت سلام ۔	(M.Bhaktavatsalam)
وزارت خزانہ :۔گوپالا ریڈی :۔	(B.Gopala Reddy)
وزیر کاٹج انڈسٹری :۔ڈاکٹر ایس۔پدم ۔	(Dr.S.Gurupadam)
وزیر صنعت و کان کنی ۔سیتارامار یڈی ۔	(H.Sitarama Reddy)
وزیر لوکل ایڈمنسٹریشن ۔چندرا مولی ۔	(K.Chandramouli)
وزیر تعلیم :۔ایوناشلنگام ۔	(T.S.Avinashilingam Chettiar)
وزیر لینڈ ریونیو :۔کالا وینکٹا راؤ ۔	(Kala Venkata Rao)
وزیر پبلک ہیلتھ :۔اے۔بی۔شیٹی :۔	(A.B.Shetty)
وزیر ملی پروری ہریجن اپ لفٹ :۔وی۔کرمیا :۔	(V.Kurmayya)

وزیر زراعت و جنگلات :۔مدھو امینن Madhva Menon

چیف سیکرٹری :۔رامونی مینن (K.Ramunni Menon)

1941ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 49840564 تھی جن میں ہندو 86.7 فیصد مسلم 7 فیصد' اور عیسائی 4 فیصد تھے۔ تامل زبان تقریباً" 40 فیصد' 37.5 فیصد تیلگو زبان' 7.9 فیصد ملایالم' اڑیا کناریز' اور ہندوستانی وغیرہ بولتے تھے۔ اس کا کل رقبہ 1,24,363 مربع میل تھا۔

مدراس لیجسلیٹو کونسل :۔

پریذیڈنٹ :۔رام کرشنا (Ramkrishna Rajulungaru)

ڈپٹی پریذیڈنٹ :۔وینکٹ اسوامی نائیڈو

مسلم اراکین :۔محمد عبدالحق (مدراس نارتھ' مسلم)' عبداللطیف فاروقی (مدراس نارتھ' سینٹرل مسلم)' کے۔ٹی۔ایم۔احمد ابراہیم (مدراس ساؤتھ' مسلم)' وی۔حمید سلطان (مدراس ساؤتھ' سنٹرل مسلم)' ایس۔کے۔شائق (مدراس' ویسٹ کوسٹ' مسلم)' ڈاکٹر تاج الدین (مدراس ساؤتھ' سینٹر مسلم)' کے۔اپی K.Uppi (مدراس ویسٹ کوسٹ' مسلم)

مدراس لیجسلیٹو اسمبلی :۔ سپیکر :۔سوا شان مکھم (J.Sivashanmukham Pillai)

ڈپٹی سپیکر :۔سی۔امانا راجہ (Mrs:C.Ammanna Raja)

مسلم اراکین :۔عبدالحمید (کرنول' مسلم دیہی)' ایم۔ایس' عبدالمجید (چنگلے پور۔ساؤتھ آر کوٹ' مسلم دیہی)' حاجی کے۔ایم۔احمد۔کٹی (مالاپ پودم' مسلم دیہی)' ایم۔ایس۔عطاء اللہ (سالم۔کوائمبٹور۔نیلگریس' مسلم دیہی)' بیگم سلطان امیر الدین (مدراس سٹی' وومن مسلم شہری) پٹھیا پومانی حسن (کالی کٹ' مسلم دیہی)' ایچ۔ایس۔حسین (منگلور' مسلم دیہی)' ایم۔وی۔حیدروس (پال گھاٹ' مسلم دیہی)' جعفر محی الدین (اننت پور' مسلم دیہی)' اے۔کے۔قادر کوٹی (کوٹایام' مسلم دیہی)' محبوب علی بیگ (ویسٹ گوداوری۔کسٹنا' مسلم دیہی)' محمد رفیع الدین احمد انصاری (نیور' مسلم دیہی)' پی۔کے۔محی الدین کٹی (پال گھاٹ' مسلم دیہی)' محمد عبدالسلام (گنٹور' مسلم دیہی)' حاجی محمد اسماعیل (بیلوری' مسلم دیہی)' این۔محمد انور (نارتھ آرکوٹ' مسلم دیہی)' محمد حسین

(مٹے ویلی، مسلم دیہی)، ایم - اے - محمد ابراہیم (تنجور، مسلم دیہی)، وی - ایس - محمد ابراہیم (ترچناپلی، مسلم دیہی)، محمد اسمٰعیل (وزگاپٹم - ایسٹ گوداوری، مسلم دیہی)، ایم - محمد اسمٰعیل (مدراس سٹی مسلم شہری)، محمد رضا خان (چتوڑ، مسلم دیہی)، کے - ایم - سیمی (ملاپ پورم، مسلم دیہی)، شاہ عالم خان سوائی (کنڈاپاہ، مسلم دیہی)، ایم - آر - پی - سید محمد (رامند، مسلم دیہی)،

ایم - ابراہیم کون ہی (چراکل، مسلم، دیہی)

ایس - اے - ایف - ابراہیم سنامولوی (مادورا، مسلم دیہی)

ماہن سچامند (چتور، مسلم دیہی)

بی - پوکر (کالی کٹ - کن نانور - ٹیلی چیری تاؤنز، مسلم شہری)

15 یو-پی

لیفٹننٹ گورنر نارتھ ویسٹرن پراونسز (1830ءتا1876ء)

(Lt. Governorsof the North Western Previnces)

C.T.Metcalfe	1836	سی-ٹی-مٹکاف	(1)
Lord Auckland ☆	1838	لارڈ آکلینڈ	(2)
T.C.Robertson	1840	ٹی-سی-رابرٹسن	(3)
Lord Ellenborough ☆	1842	لارڈ ایلن بورو	(4)
G.R.Clerk	1843	جی-آر-کلرک	(5)
James Thomson(Died at Bareilly)	1843	جیمز تھامسن	(6)
A.W.Begie(Incharge)	1853	اے-ڈبلیو-بگبی	(7)
J.R.Colvin(Died at Agra)	1853	جے-آر-کالون	(8)
E.A.Reade(Incharge)	1857	ای-اے-ریڈ	(9)
Col:H.frser(Chief Commissioner North west Provinces	1857	کرنل ایچ فریزر	(10)
Viscount Canning ☆	1858	وسکاؤنٹ کننگ	(11)
G.F.Edmonstone	1859	جی-ایف-ایڈمنڈ سٹون	(12)
R.Money(Incharge)	1863	آر-منی	(13)
Edmund Drummond	1863	ایڈمنڈ ڈرومونڈ	(14)
William Muir	1868	ولیم موئر	(15)
John Strachey	1874	جان سٹریچے	(16)
George Couper	1876	جارج کوپر	(17)

☆ The Governor-Genral in the N-W-Provinces.

لیفٹیننٹ گورنر نارتھ ویسٹرن پراونسز اور چیف کمشنر اودھ (1877ءتا1901ء)

Lt.Governors of the N.W.Provinces & Chief Commissioners of Oudh

GeorgeCouper	1877	جارج کوپر	(18)
AlfredComynsLyall	1882	الفریڈ کومنز لائل	(19)
AucklandColvin	1887	آکلینڈ کولون	(20)
H.T.Crostrhwaite	1892	ایچ-ٹی-کراسٹھویٹ	(21)
AlanCadell(offg)	1895	ایلن کیڈل	(22)
Antony P.Macdonnell(a)	1895	انٹونی-پی-میکڈانل	(23)
J.J.D.Latouche	1901	جے-جے-ڈی-لاٹوشے	(24)

(a) (Afterwards(byCreation)Baron Macdonnell)

لیفٹیننٹ گورنر یو-پی آف آگرہ اور اودھ (1902ء تا 1918ء)

Lt.Governorsofthe UnitedProvincesof Agra&Oudh

J.J.D.LaTouche	1902	جے-جے-ڈی-لاٹوشے	(1)
J.P.Hewett	1907	جے-پی-ہیوٹ	(2)
L.A.S.Porter(offg)	1912	ایل-اے-ایس-پورٹر	(3)
J.S.Meston	1912	جے-ایس-مسٹن	(4)
	(afterwards(by creation)Baron Meston)		
HarcourtButler	1918	ہارکورٹ بٹلر	(5)

گورنرز آف یو-پی (1920ء تا 1947ء)

Governersof UnitedProvinces

HarcourtButler	1920	ہارکورٹ بٹلر	(1)
WilliamMarris	1921	ولیم مارس	(2)
SamuelPerry O'Donnell(offg)	1926	سیموئل پیری اوڈونل	(3)
		الیگزینڈر مڈی مین	(4)

(Diedat Nainital)			
(Incharge) Mohd Ahmed Saeed	1928	محمد احمد سعید چھتاری	(5)
Malcolm Hailey	1928	میلکم ہیلے	(6)
George Bancroft Lambert (offg)	1930	جارج بنکروفٹ لیمبرٹ	(7)
Malcolm Hailey	1931	میلکم ہیلے	(8)
Mohammed Ahmed Seed Chattari	1933	محمد احمد سعید چھتاری	(9)
Malcolm Hailey	1933	میلکم ہیلے	(10)
(afterwards (by Creation) Barron Hailey)			
Harry Graham Haig	1934	ہیری گراہم ہیگ	(11)
Maurice Garnier Hallett (offg)	1938	مارس گارنیر ہیلے	(12)
Harry Graham Haig	1939	ہیری گراہم ہیگ	(13)
Maurice Garnier Hallett	1939	مارس گارنیر ہیلے	(14)
Francis Verner Wylie	1945	فرانسس ورنر وائلی	(15)
Mrs: Sarojini Naidu	1947	سروجنی نائیڈو	(16)

انتظامیہ :-

گورنر :- شریمتی سروجنی نائیڈو

کونسل آف منسٹرز :-

(i) پنڈت بلبھ پنت :۔وزیر اعلیٰ و وزیر جنرل ایڈمنسٹریشن (01-04-1946 سے)

(ii) حکم سنگھ :۔وزیر برائے ریونیو اور جسٹس

(iii) نثار احمد شیروانی وزیر زراعت

(iv) حافظ محمد ابراہیم :۔وزیر مواصلات

(v) سمپورن آنند :۔وزیر تعلیم ولیبر

(vi) آتمارام گوند کھر (Kher):۔وزیر صحت و لوکل گورنمنٹ

(vii) کرشنا دت پلیوال :۔وزیر خزانہ و اطلاعات

(viii) چندرا بھانو گپتا :۔وزیر خوراک اور سول سپلائز

(ix) لال بہادر :۔وزیر برائے پولیس اور ٹرانسپورٹ

(x) کمشاوا دیوا مالویا :۔وزیر برائے صنعت اور ڈویلپمنٹ

(xi) محمد وسیم ایڈووکیٹ جنرل (تعیناتی 1-8-1946)

(xii) گردھاری لال :۔وزیر ایکسائز و جیل خانہ جات وغیرہ۔

چیئرمین یو پی۔ پبلک سروس کمیشن :۔امرناتھ جھا۔
ممبران پبلک سروس کمیشن :۔محمد احمد' گوپی ناتھ سری وستاوا' ستیش چندرا چترجی۔ سیکرٹری :۔علی امیر

چیف سیکرٹری :۔بی۔این۔جھا (Jha)(offg)
سول سیکرٹریٹ یو۔پی کے بالا افسران میں سے صرف مندرجہ ذیل مسلم افسران تعینات تھے۔
ایس۔ایس حسن سیکرٹری پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ محمد مجتبےٰ صدیقی ڈپٹی سیکرٹری فوڈ اینڈ سول سپلائز۔
رضوان الحق انڈر سیکرٹری ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ
دیگر محکمے :عبدالرؤف ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ اینڈ سول سپلائز یو پی۔
محمد عزیز اللہ :۔
امیر رضا :۔سیکرٹری ابولیشن (Abolition) آف زمینداری کمیٹی۔
مدحت کامل قدوائی :۔ڈائریکٹر آف انفارمیشن
ریاض الدین احمد خان :۔گورنمنٹ اسٹیٹ آفیسر

یو۔پی لیجسلٹو کونسل :۔ پریذیڈنٹ :۔سیتارام
ڈپٹی پریذیڈنٹ :۔ شیخ مسعود الزمان
مسلم اراکین بمعہ نشست :۔نواب اسلام احمد خان (ڈیرہ دون۔سہارنپور۔میرٹھ۔مراد آباد۔بریلی۔شاہجہاں پور شہر' مسلم شہری)' خالی نشست (علی گڑھ۔متھرا۔آگرہ۔فرخ آباد۔جھانسی شہری' مسلم شہری)' حاجی ایچ۔ایم سمیع (الہ آباد۔کان پور شہر' مسلم شہری)'
محمد احسن الرحمن قدوائی (لکھنؤ شہر' مسلم شہری)' محمد غلام قادر (بنارس' مرزا پور۔گورکھ پور۔فیض آباد شہر' مسلم شہری) سید احمد (ڈیرہ دون' سہارنپور' مظفر نگر اور میرٹھ ڈسٹرکٹس' مسلم دیہی) مبشر

حسین قدوائی (لکھنؤ' اناؤ' رائے بریلی ڈسٹر کٹس 'مسلم دیہی) بیگم اعزاز رسول (ستیاپور اور ہردوئی کھیری ڈسٹر کٹس 'مسلم دیہی) 'چوہدری اختر حسین (فیض آباد گونڈا' بھزائچ' سلطان پور اور پرتاب گڑھ ڈسٹر کٹس ' مسلم دیہی) ' اظہار احمد فاروقی (بارہ بنکی ڈسٹرکٹ' مسلم دیہی)' لیڈی وزیر حسن '(Nominated)

اختر محمد خان (بلند شہر ڈسٹرکٹ' مسلم دیہی)

عبدالسمیع خان (علیگڑھ 'متھرا' آگرہ' مین پوری' ایتاہ' فرخ آباد' اٹاوہ اور کان پور ڈسٹر کٹس' مسلم دیہی)

شیخ مسعود الزمان :۔(فتح پور' الہ آباد' بانڈا' میرپور' جھانسی' اور جالان ڈسٹر کٹس 'مسلم دیہی)

حافظ احمد حسین :۔(بجنور' مراد آباد' بریلی اور گڑھوال ڈسٹر کٹس مسلم دیہی)

وحید احمد :۔(بدایوں' شاہجہاں پور' پیلی بھیت' نینی تال اور المورا ڈسٹر کٹس مسلم دیہی)

عبدالحمید (بنارس' مرزا پور' جون پور' غازی پور اور بالیا ڈسٹر کٹس 'مسلم دیہی)

مولوی محمد نثار اللہ (گورکھپور' بستی اور اعظم گڑھ ڈسٹرکٹ مسلم دیہی)

یو۔پی۔لیجسلیٹو اسمبلی :۔سپیکر :۔ پرشوتم داس ٹنڈن

ڈپٹی سپیکر :۔ نفیس الحسن

مسلم اراکین بمعہ مقام نشست :۔حافظ محمد ابراہیم (گڑھوال' بجنور' نارتھ ویسٹ ڈسٹر کٹس' مسلم دیہی)' اسرار احمد (بدایوں' ڈسٹرکٹ ویسٹ)' نہال الدین (بدایوں ڈسٹرکٹ ایسٹ) محمد فضل الرحمان خان (شاہجہاں پور ڈسٹرکٹ)' سراج حسین (پیلی بھیت ڈسٹرکٹ)' ایم سلطان عالم خان (فرخ آباد ڈسٹرکٹ)' نفیس الحسن (اٹاوہ اور کانپور ڈسٹر کٹس)' حسن احمد شاہ (فتح پور اینڈ بانڈہ ڈسٹر کٹس) نواب محمد یوسف (الہ آباد ڈسٹرکٹ ' ساؤتھ ویسٹ)' سلیم حمید خان (جھانسی' جالاون) حمیرپور' ڈسٹر کٹس)' مفتی فخرالاسلام (جونپور اور اللہ آباد' نارتھ ایسٹ ڈسٹر کٹس)' محمد نذیر (بنارس اور مرزا پور ڈسٹر کٹس)' محمد یعقوب (غازی پور اور بالیا ڈسٹر کٹس)' محمد فاروق (گورکھپور ڈسٹرکٹ ویسٹ)' ظہیر الحسنین لاری (گورکھپور ڈسٹرکٹ ایسٹ)' کرم حسین (بستی ڈسٹرکٹ ویسٹ)' محمد اسماعیل (بستی ڈسٹرکٹ ساؤتھ ایسٹ) محمد اسحاق خان (بستی ڈسٹرکٹ نارتھ ایسٹ) عبدالغنی انصاری (اعظم گڑھ ڈسٹرکٹ ویسٹ)' عبدالباقی (اعظم گڑھ ڈسٹرکٹ ایسٹ)' احتشام محمود (لکھنؤ اور اناؤ ڈسٹر کٹس)' محمد شمیم (رائے بریلی ڈسٹرکٹ)' محمد اسماعیل (سیتاپور ڈسٹرکٹ)' نواب سید اعزاز رسول (ہردوئی

ڈسٹرکٹ)' حبیب الرحمن (کھیری ڈسٹرکٹ) فیاض علی (فیض آباد ڈسٹرکٹ)' روشن زمان خان (گونڈا ڈسٹرکٹ ساؤتھ ویسٹ)' علی جعفر جعفری (گونڈا ڈسٹرکٹ' نارتھ ایسٹ)' محمد سعادت علی خان آف نانپاڑا (بھڑائچ ڈسٹرکٹ نارتھ)' مولوی محفوظ الرحمان (بھڑائچ ڈسٹرکٹ ساؤتھ)' محبوب حسین خان (سلطان پور ڈسٹرکٹ)' مولوی رکن الدین خان (پرتاب گڑھ ڈسٹرکٹ)' مولانا جمال الدین عبدالوہاب (بارہ بنکی ڈسٹرکٹ)' احمد اشرف (میرٹھ - ہاپڑ - بلند شہر - خرجہ اور نگینہ شہر)' محمد محمود علی خان (ڈیرہ دون - ہردوار - سہارنپور - مظفرگڑھ شہر) - عبدالماجد (مراد آباد - امروہہ چاندا سی شہر)' عزیز احمد خان (بریلی - پیلی بھیت شہر)' مولوی کریم الرضا خان (بدایوں - شاہجہاں پور - سمبھل شہر)' ایس - ذاکر علی (آگرہ - فرخ آباد - اٹاوہ شہر)' خالی نشست (علی گڑھ - ہتھرا متھرا - شہر)' مولانا حسرت موہانی (کانپور شہر)' ظہور احمد الہ آباد جھانسی شہر)' حاجی محمد شکور (بنارس - مرزا پور شہر)' ایس ایم رضوان اللہ (غازیپور' جونپور - گورکھپور شہر)' خالی نشست (لکھنؤ شہر)' سردار نوازش علی خان (فیض آباد - سیتا پور - بھڑائچ شہر)' چوہدری عبدالحمید (ڈیرہ دون اور سہارنپور ایسٹ ڈسٹرکٹ)' مولوی منفعت علی (سہارنپور ڈسٹرکٹ نارتھ)' زاہد حسن (سہارنپور ڈسٹرکٹ ساؤتھ ویسٹ)' خالی نشست (مظفر نگر ڈسٹرکٹ ایسٹ)' اصغر علی خان (مظفر نگر ڈسٹرکٹ ویسٹ)' لطف علی خان زمیندار (میرٹھ ڈسٹرکٹ ایسٹ)' محمد جمشید علی خان (میرٹھ ڈسٹرکٹ ویسٹ)' کنور عمار احمد خان (بلند شہر ڈسٹرکٹ ایسٹ)' محمد شوکت علی خان (بلند شہر ڈسٹرکٹ ویسٹ)' محمد عبید الرحمن شیروانی (علیگڑھ ڈسٹرکٹ)' خالی نشست (متھرا اور آگرہ ڈسٹرکٹ)' نثار احمد شیروانی (مین پوری اور ایٹا ڈسٹرکٹس) سید احمد (نینی تال' الموڑا اور بریلی نارتھ ڈسٹرکٹس)' خان محمد رضا خان (بریلی ڈسٹرکٹ ایسٹ' ساؤتھ اینڈ ویسٹ)' بشیر احمد (بجنور ڈسٹرکٹ' ساؤتھ ایسٹ)' لطافت حسین (مراد آباد ڈسٹرکٹ نارتھ ویسٹ)' قاضی محمد ثروت (مراد آباد ڈسٹرکٹ' نارتھ ایسٹ)' خالی نشست (مراد آباد ڈسٹرکٹ ساؤتھ ایسٹ)' بیگم حبیب اللہ (لکھنؤ سٹی) بیگم عبدالواجد (مراد آباد ڈسٹرکٹ نارتھ ایسٹ)' راجہ سید ساجد حسین (برٹش انڈین ایسوسی ایشن آف اودھ)'

1941ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 56346456 افراد تھی جن میں ہندو 83.27 فیصد' مسلم 15.28 فیصد' اور باقی آبادی 1.44 فیصد میں عیسائی' سکھ' جین' پارسی' بدھ اور یہودی شامل تھے۔ صوبہ یو۔ پی کا رقبہ 106247 مربع میل تھا۔ اس کے علاوہ تین ریاستوں رام پور' ٹہری گڑھوال اور بنارس کا رقبہ 6276 مربع میل تھا۔ یو پی کا کل رقبہ 112523 مربع میل ریاستوں کو شامل کرنے کے بعد ہو گیا تھا۔

اس صوبہ کا پہلے نام نارتھ ویسٹرن پراونسز 1877ء میں یونائیٹڈ پروانسز آف آگرہ اینڈ اودھ 1902ء میں اور موجودہ نام یکم اپریل 1937ء کو دیا گیا۔

1920ء تک صوبہ پر لیفٹیننٹ گورنر انتظامی امور کا نگران ہوتا تھا۔ اس کے بعد گورنر لگادیا گیا۔ اپریل 1937ء میں صوبائی خود مختاری کے بعد گورنر کے ساتھ 6 وزراء مقرر کئے گئے۔ یہ وزارت 17 جولائی 1937 سے 3 نومبر 1939ء تک قائل عمل رہی۔ اس کے بعد گورنر نے تین مشیر 4 نومبر 1939ء کو اور چوتھا 14 ستمبر 1943ء کو انتظامی امور میں اپنی مدد کیلئے مقرر کئے۔

-16 صوبہ اڑیسہ

صوبہ سندھ کی طرح اڑیسہ کا صوبہ یکم اپریل 1936ء میں قائم کیا گیا تھا۔ لیکن صوبہ سندھ کے مقابلہ میں اڑیا زبان بولنے والے افراد جو اس سے پہلے صوبہ مدراس 'بہار اڑیسہ' اور سی پی میں آباد تھے مختلف علاقوں کو ملاکر صوبہ تشکیل دیا گیا۔

اس سے پہلے اڑیسہ صوبہ بنگال کا حصہ تھ۔ لیکن 1912ء میں اسے صوبہ بہار میں شامل کردیا گیا۔ اور اسے صوبہ بہار و اڑیسہ کہاجانے لگا تھا۔

صوبہ کی کل آبادی 8728544 (1941ء) تھی جس میں ہندو 5594535 شیڈول کاسٹ 1238178' مسلم 146301 عیسائی_ بشمول اینگلو انڈین و یورپین) 27690' بدھ 454' سکھ 232' جین 139' پارسی 13' یہودی 3' اور قبائلی 1721006 تھے۔ اور کل رقبہ 32198 مربع میل تھا۔

برصغیر تقسیم کے بعد اس میں ایسٹرن انڈیا سٹیٹس کی سمولیت کے بعد اس کا رقبہ 60436 مربع میل اور بڑھ گیا۔ (اس وقت تک مایور بھان ٹیسٹ اس میں شامل نہ ہوئی تھی۔) اور آبادی بڑھ کر 13973512 افراد ہوئی۔ کل آبادی میں قبائل کی آبادی 3619349 تھی۔

صوبہ کی سب سے بڑی زبان اڑیا تھی۔ لیکن شمالی علاقوں میں بنگالی اور جنوبی علاقوں میں تھلگو بھی جاتی تھی۔

گورنر :۔

(i) جان آسٹن	John Austen Hubback 1-4-1936
(ii) ویلیم ہاتھورن	William Hawthorne 1-4-1941
(iii) چندولال مادھولال تریویدی	Chandulal Madhavlal 1-4-1946

(iv)ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو 15-8-1947 KailasNathKatjv

انتظامیہ :۔گورنر :اصف علی' وزیر اعلی :۔ ہرے کرشنا مہتاب' چیف سیکرٹری :۔این سیناپتی ۔ اڑیسہ اسمبلی چیمبر:۔اس میں کل 60 اراکین تھے جن میں 45 اراکین جنرل نشستوں پر' 4 مسلم' شامل تھے۔ مولوی محمد یوسف (کٹک صدر' مسلم)مولوی فضل حق (نارتھ کٹک ۔ ان گل ۔ مسلم)'مولوی محمد خان (بالاسور۔سمبل پور مسلم)مولوی لطیف الرحمان (ساؤتھ اڑیسہ 'مسلم)

36. برطانوی حکومت و انتظامیہ

برطانوی حکمران

برطانوی حکمران 1660ء تا موجودہ دور تک

نام	آغاز حکومت سنہ	وفات سنہ	عمر (سال)
چارلس دوم	1660	1685	55
جیمز دوم	1685	1701	68
ولیم سوم اور	1689	1702	51
میری دوم		1694	33
این	1702	1714	49
جارج اول	1714	1727	67
جارج دوم	1727	1760	77 (جارج اول کا اکلوتا بیٹا)
جارج سوم	1760	1820	81 (جارج دوم کا پوتا)
جارج چہارم	1820	1830	67 (جارج سوم کا بڑا بیٹا)
ولیم چہارم	1830	1837	71 (جارج سوم کا تیسرا بیٹا)
وکٹوریہ	1837	1901	81 (جارج سوم کے چوتھے بیٹے ایڈورڈ کی بیٹی)
ایڈورڈ ہفتم	1901	1910	68 (ملکہ وکٹوریہ کا بڑا بیٹا)
جارج پنجم	1910	1936	70 (ایڈورڈ ہفتم کا دوسرا بیٹا)
ایڈورڈ ہشتم	1936	1972	77 (جارج پنجم کا بڑا بیٹا)
جارج ششم	1936	1952	56 (جارج پنجم کا دوسرا بیٹا)
ایلزبتھ دوم (موجودہ ملکہ برطانیہ)	1952		- (جارج ششم کی بڑی بیٹی)

برطانوی وزراء اعظم

برطانوی وزراء اعظم کا عہد حکومت (1721-1951ء)

Robert Walpole(W)	1721-1742	رابرٹ ویل پول	(1)
Earl of wilmington(W)	1742-1743	ارل آف ولمنگٹن	(2)
Henry Pelham(W)	1743-1754	ہنری پل ہام	(3)
Duke of New Castle(W)	1754-1756	ڈیوک آف نیو کیسل	(4)
Duke of Devonshire(W)	1756-1757	ڈیوک آف ڈیون شائر	(5)
Duke of New Castle(W)	1757-1762	ڈیوک آف نیو کیسل	(6)
Earl of Bute(T)	1762-1763	ارل آف بیوٹ	(7)
George Grenville(W)	1763-1765	جارج گرن ول	(8)
Marques of Rockingham(W)	1765-1766	مارکس آف روکنگھم	(9)
Earl of Chatham(W)	1766-1768	ارل آف چتھم	(10)
Duke of Grafton(W)	1768-1770	ڈیوک آف گرافٹن	(11)
Lord North(T)	1770-1982	لارڈ نارتھ	(12)
Marques of Rockingham(W)	1782	مارکس آف روکنگھم	(13)
Earl of Shellburne(W)	1782-1783	ارل آف شال برن	(14)
Duke of Portland(Cl)	1783	ڈیوک آف پورٹ لینڈ	(15)
William Pitt(T)	1783-1801	ولیم پٹ	(16)
Henry Addington(T)	1801-1804	ہنری اڈنگٹن	(17)
William Pitt(T)	1804-1806	ولیم پٹ	(18)
Lord Grenville(W)	1806-1807	لارڈ گرن ول	(19)
Duke of Portland(T)	1807-1809	ڈیوک آف پورٹ لینڈ	(20)
Spencer Perceval(T)	1809-1812	سپنسر پرسے وال	(21)

Earlof liverpool(T)	1812-1827	(22) ارل آف لور پول
GeorgeCanning(T)	1827	(23) جارج کیننگ
ViscountGoderich(T)	1827-1828	(24) وسکاؤنٹ گوڈرچ
Dukeof wellington(T)	1828-1830	(25) ڈیوک آف ولنگٹن
EarlGrey(W)	1830-1834	(26) ارل گرے
ViscountMelbourne(W)	1834	(27) وسکاؤنٹ مل بورن
RobertPeel(T)	1834-1835	(28) رابرٹ پیل
ViscountMelbourne(W)	1835-1841	(29) وسکاؤنٹ مل بورن
RobertPeel(T)	1841-1846	(30) رابرٹ پیل
JohnRussel(W)	1846-1852	(31) جان رسل
EarlofDerby(T)	1852	(32) ارل آف ڈربی
Earlof Aberdeen(P)	1852-1855	(33) ارل آف ابرڈین
ViscountPalmerston(L)	1855-1858	(34) وسکاؤنٹ پامرسٹن
EarlofDerby(C)	1858-1859	(35) ارل آف ڈربی
ViscountPalmerston(L)	1859-1865	(36) وسکاؤنٹ پامرسٹن
EarlRussel(L)	1865-1866	(37) ارل رسل
EarlofDerby(C)	1866-1868	(38) ارل آف ڈربی
BenjaminDisraeli(C)	1868	(39) بنجمن ڈسرائیلی
WilliamEwartGladstone(L)	1868-1874	(40) ولیم اوارٹ گلیڈسٹون
BenjaminDisraeli(C)	1874-1880	(41) بنجمن ڈسرائیلی
WilliamEwartGladstone(L)	1880-1885	(42) ولیم اوارٹ گلیڈسٹون
Marquesof Salisbury(C)	1885-1886	(43) مارکس آف سالسبری
WilliamEwartGladstone(L)	1886	(44) ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون
Marquesof Salisbury(C)	1886-1892	(45) مارکس آف سالسبری
WilliamEwartGladstone(L)	1892-1894	(46) ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون
EarlofRosebery(L)	1894-1895	(47) ارل آف روز بیری

Marquesof Salisbury(C)	1895-1902	مارکس آف سالسبری	(48)
ArthurJamesBalfour(C)	1902-1905	آرتھر جیمز بالفور	(49)
Henry Campbell-Bannerman(L)	1905-1908	ہنری کیمبل	(50)
HerbertHenry Asquith(L)	1908-1915	ہربرٹ ہنری اسکوتھ	(51)
(CI)	1915-1916		
DavidLloydGeorge(CI)	1916-1922	ڈیوڈ لائڈ جارج	(52)
AndrewBonarLaw(C)	1922-1923	انڈریو بونارلا	(53)
Stanley Baldwin	(C)1923-1924	سٹینلے بالڈون	(54)
JamesRamsay MacDonald(La)	1924	جیمز ریمسے میکڈانلڈ	(55)
Stanley Baldwin(C)	1924-1929	سٹینلے بالڈون	(56)
JamesRamsay MacDonald(La)	1929-1931	جیمز ریمسے میکڈانلڈ	(57)
(CI)	1931-1935		
Stanley Baldwin(CI)	1935-1937	سٹینلے بالڈون	(58)
Arthur NevilleChamberlain(CI)(ci)	1937-1940	آرتھر نیول چیمبرلین	(59)
WinstonSpencer Churchill(CI)	1940-1945	ونسٹن سپنسر چرچل	(60)
(C)	1945		
ClementRichard Attlee(La)	1945-1951	کلیمنٹ رچرڈ اٹیلی	(61)

تقسیم برصغیر کے وقت برطانیہ میں لیبر پارٹی کی حکومت تھی۔ اور وزیر اعظم اٹیلی حکومت کے سربراہ تھے۔
وزرائے اعظم کے آگے جن پارٹیوں کی حکومت تھی ان کو مندرجہ ذیل نشانات سے ظاہر کیا گیا ہے۔
W=وگ (Whig)، T=ٹوری (Tory)، CI=مخلوط (Coalition)،
L=لبرل (Liberal)، C=کنزرویٹو (Conservative)، La=لیبر (Labour)،
P=پیلائٹ (Peelite).

برطانوی نو آبادیوں کے لئے متعین سیکرٹری آف سٹیٹ
(Secretaries of state for the Colonies)

1854ء تک وزارت جنگ اور نو آبادیات کا محکمہ اکٹھے تھے اور ان کے انچارج وزیر Secretary of state for war and the Colonies کہلاتے تھے۔

برطانوی نو آبادی کے لئے متعین سیکرٹری آف سٹیٹ 1774-1946ء

Henry Dundas	11-7-1794	ہنری ڈانڈاس	(1)
Robert Hobart	17-3-1801	رابرٹ ہوبارٹ	(2)
Earl Camden	12-5-1804	ارل کیمڈن	(3)
Viscount Castlereagh	10-6-1805	وسکاؤنٹ کیسلریگ	(4)
William windham	14-2-1806	ولیم ونڈہام	(5)
Viscount Castlereagh	25-3-1807	وسکاؤنٹ کیسلریگ	(6)
Earl of liverpool	31-10-1809	ارل آف لور پول	(7)
Earl of Bathurst	11-6-1812	ارل آف باتھرسٹ	(8)
Viscount Goderich	30-4-1827	وسکاؤنٹ گوڈریچ	(9)
William Huskisson	3-9-1827	ولیم ہسکسن	(10)
George Murray	30-5-1828	جارج مرے	(11)
Viscount Goderich	22-11-1830	وسکاؤنٹ گوڈریچ	(12)
Lord Stanley	3-4-1833	لارڈ سٹینلے	(13)
Thomas Spring Rice	5-6-1834	تھامس سپرنگ رائس	(14)
Earl of Aberdeen	-11-1834	ارل آف ابرڈین	(15)
Lord Glenelg	18-4-1835	لارڈ گلینلگ	(16)
Marques of Normanby	20-2-1839	مارکس آف نارمن بائی	(17)
Lord John Russell	30-8-1839	لارڈ جان رسل	(18)
Lord Stanley	3-9-1841	لارڈ سٹینلے	(19)
William Ewart Gladstone	23-12-1845	ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون	(20)

EarlGrey	3-7-1846	ارل گرے	(21)
JohnSomersetPakington	27-2-1852	جان سرسٹ	(22)
Dukeof Newcastle-Under-Lyme	8-12-1852	ڈیوک آف نیوکیسل	(23)
GeorgeGrey	10-6-1854	جارج گرے	(24)
SidneyHerbert	8-2-1855	سڈنی ہربرٹ	(25)
JohnRussell	23-2-1855	جان رسل	(26)
WilliamMolesworth	21-7-1855	ولیم مولس ورتھ	(27)
HenryLabouchere	17-11-1855	ہنری لیبوچیر	(28)
LordStanley	26-2-1858	لارڈ سٹینلے	(29)
EdwardBulwer-Lytton	31-5-1858	ایڈورڈ بلور لیٹن	(30)
DukeofNewcastle-under-Lyme	18-6-1858	ڈیوک آف نیوکیسل	(31)
EdwardCardwell	4-4-1864	ایڈورڈ کارڈ ویل	(32)
EarlofCarnavron	6-7-1866	ارل آف کارنیورون	(33)
DukeofBuckingham chandos	8-3-1867	ڈیوک آف بکنگھم	(34)
EarlGranville	10-12-1868	ارل گران ول	(35)
EarlofKimberley	6-7-1870	ارل آف کمبرلے	(36)
Earlof Carnavron	21-2-1874	ارل آف کارنیورون	(37)
MichaelHicksBeach	4-2-1878	مائیکل ہکس بیچ	(38)
EarlofKimberley	28-4-1880	ارل آف کمبرلے	(39)
EarlofDerby	11-12-1882	ارل آف ڈربی	(40)
Frederick ArthurStanley	24-6-1885	فریڈرک آرتھر سٹینلے	(41)
EarlGranville	6-2-1886	ارل گرینول	(42)
EdwardStanhope	3-8-1886	ایڈورڈ سٹین ہوپ	(43)
HeneryThurstonHolland	14-1-1887	ہنری تھرسٹن ہالینڈ	(44)
MarquesofRipon	17-8-1892	مارکس آف رپن	(45)
JosephChamberlain	28-6-1895	جوزف چیمبرلین	(46)

AlfredLyttelton	9-10-1903	الفریڈ لا یٹلٹون	(47)
EarlofElgin	11-12-1905	ارل آف الجن	(48)
EarlofCrewe	16-4-1908	ارل آف کریوی	(49)
LewisHarcourt	7-11-1910	لیوس ہار کورٹ	(50)
AndrewBonarLaw	27-5-1915	اینڈریو بونار لا	(51)
WalterHumeLong	11-12-1916	والٹرہیوم لانگ	(52)
ViscountMilner	1-1919	وسکاؤنٹ ملنر	(53)
WinstonSpencerChurchill	14-2-1921	ونسٹن سپنسر چرچل	(54)
DukeofDevonshire	25-10-1922	ڈیوک آف ڈیون شائر	(55)
JamesHenryThomas	23-1-1924	جیمز ہنری تھامس	(56)
LeopoldStennettAmery	7-11-1924	لیوپولڈ سٹینٹ	(57)
LordPassfield	8-1-1929	لارڈ پاس فیلڈ	(58)
JamesHenryThomas	26-8-1931	جیمز ہنری تھامس	(59)
PhilipCunliffe-Lister	9-11-1931	فلپ کن لف لسٹر	(60)
MalcomMacdonald	7-6-1935	میلکم میکڈانلڈ	(61)
JamesHenryThomas	27-11-1935	جیمز ہنری تھامس	(62)
WilliamOrmsbyGore	29-5-1936	ولیم آرمبسی گور	(63)
MalcolmMacdonald	16-5-1938	میلکم میکڈانلڈ	(64)
LordLloyd	13-5-1940	لارڈ لائڈ	(65)
LordMoyne	8-2-1941	لارڈ موئین	(66)
ViscountCarnborne	23-2-1942	وسکاؤنٹ کارن بورن	(67)
OliverStanley	24-11-1942	اولیور سٹینلے	(68)
GeorgeHenryHall	3-8-1945	جارج ہنری ہال	(69)
ArthurGreechJones	7-10-1946	آرتھر کریچ جونز	(70)

برطانوی گورنر اور گورنر جنرل (برصغیر میں)

برطانوی گورنر اور گورنر جنرل اور وائسرائے 1757ء-1948ء

گورنر بنگال

	نام	آغاز حکومت	عہد	
(1)	لارڈ کلائیو	(Ist Gorerner ship)	(1757-1760)	Lord Clive
(2)	ہال ول	Offg Governer Jan-Aug	(1760-1760)	Halwell
(3)	ہنری وینسی ٹارٹ	(Aug 1760)	(1760-1765)	Henery Vansittart
(4)	کلائیو	(2nd Governership)	(1765-1767)	Clive
(5)	ویرلسٹ		(1767-1769)	Verelst
(6)	کارٹیر		(1769-1772)	Cartier
(7)	وارن ہیسٹنگز		(1772-1774)	Warren Hastings

گورنر جنرل فورٹ ولیم بنگال

(Under Regulating act of 1773)

	نام	عہد	آغاز حکومت	
(1)	وارن ہیسٹنگز	20-10-1774	(1774-1785)	Warren Hastings
(2)	جان میکفرسن	8-2-1785 (offg)	(1785-86) 21 Months	John Macpherson
(3)	کارنوالیس	12-9-1786(a)	(1786-1793)	Lord Cornwallis
(4)	جان شور	28-10-1793(b)	(1793-1798)	John Shore
(5)	الفریڈ کلارک	17-3-1798 (offg)		Alfred Clark
(6)	ارل آف مارننگٹن	18-5-1798(c)		Lord Wellesley Earl of Mornington
(7)	کارنوالس	30-7-1805 (IInd time)	(1805-1806)	Lord Cornwallis
(8)	جارج بارلو	10-10-1805	(1805-1807)	George H.Barlow
				L.A.P Anderson

Lord Minto	(1807-1813)	31-7-1807 (d)	لارڈ منٹو	(9)
Earl of		4-10-1813 (e)	ارل آف موئرا	(10)
Marquis of Hasting		(1813-1823)	مارکس آف ہیسٹنگ	(11)
John Adam	1823	13-1-1823 (offg)	جان ایڈم	(12)
Lord Baron Amherst	(1823-1828)	1-8-1823(f)	بیرن ایمرسٹ	(13)
William Butterworth Bay lay		13-3-1828 (offg)	ولیم بٹروَرتھ	(14)
William Cavendish Bentinck	(1828-1835)	4-7-1828	ولیم کیونڈش	(15)

a. Created Marques Cornawallis 15-8-1872
b. Afterward by creation Baron Telegn mout.
c. Created Marques wellesley 2-12-1799.
d. Created Earl of Minnto 24-2-1813
e. Created Marques of Hastings 2-12-1816
f. Created Earl Amherst 2-12-1826

گورنر جنرل آف انڈیا

(Under Charter act of 1833)

	عہد	آغاز حکومت	نام	
William Cavendish Bentinck	(1828 1835)	14-11-1834	ولیم کیونڈش بینٹنک	(1)
Charles metcalfe (officiating)	(1835-1836)	20-3-1835(a)	چارلس مٹکاف	(2)
Baron of Auckland	(1837-1842)	4-3-1836 (b)	بیرن آف آک لینڈ	(3)
Baron Ellen borough	(1842-1844)	28-2-1842 (c)	بیرن ایلین بوروغ	(4)
William Wilber force bird		15-6-1844 (offg)	ولیم ولبرفورس	(5)
Henry Hardinge	(1844-1848)	(23-7-1844 (d)	ہنری ہارڈنگ	(6)
Earl of Dalhousie	(1848-1856)	12-1-1848 (e)	ارل آف ڈلہوزی	(7)
Viscount Canning	(1856-1858)	20-2-1856 (f)	وسکاؤنٹ کیننگ	(8)

a. Afterwards (by Creation) Baron Metcalfe
b. Created Earl of Auckland 21-12-1839
c. Afterward (by creation) Earl of Ellen Bourgh.
d. Created Viscount Hardinge 2-5-1846
e. Created Morques of Dalhousie 25-8-1846
f. Afterwards (by creation) Earl Canning.

یکم مئی 1854ء کو بنگال پر پہلا لیفٹیننٹ گورنر لگایا گیا اس سے پہلے بنگال براہ راست گورنر جنرل کے ماتحت ہوتا تھا۔ یکم اپریل 1912ء کو بنگال کا علیحدہ گورنر لگایا گیا اور لیفٹیننٹ گورنر کا عہدہ ختم کر دیا گیا۔

وائسرائے ہند

(Governor General & Viceroys Under Govt of India Act 1858)

نام	عہد	آغاز حکومت	
(1) وسکاؤنٹ کیننگ	(1858-1862)	1-11-1858	Viscount Canning (a)
(2) ارل آف الجین	(1862 - 1863)	12-3-1862	Earl of Elgin - I
(3) رابرٹ نیپئر	(officiating)	21-11-1863	Robert Napier (b)
(4) ولیم ٹی ڈینی سن	(")	2-12-1863	William T Denison
(5) جان لارنس	(1864-1869)		John Lawrance (c)
(6) ارل آف میو	(1869 - 1872)	12-1-1869	Earl of Mayo
(7) جان سٹریچے	(officiating)	9-2-1872	John Strachey (d)
(8) لارڈ نیپئر	(")	23-2-1872	Lord Napier of Merchustoun
(9) بیرن نارتھ بروک	(1872-1876)	3-5-1872	Baron Northbrook (f)
(10) بیرن لٹن	(1876-1880)	12-4-1876	Baron Lytton - I (g)
(11) مارکس آف رپن	(1880-1884)	8-8-1880	Marques of Ripon
(12) ارل آف ڈفرن	(1884-1888)	13-12-1884	Earl of Dufferin (h)
(13) مارکس آف لینزڈاؤن	(1888 - 1893)	10-12-1888	Marques Lansdowne
(14) ارل آف ال جن	(1894-1899)	27-1-1894	Earl of Elgin - II
(15) بیرن کرزن	(1899-1905)	6-1-1899	Baron Curzon of Kedleston
(16) بیرن امپتھل	(officiating)	30-4-1904	Baron Ampthill
(17) بیرن کرزن		13-12-1904	Baron Curzon of Kedleston (i)
(18) ارل آف منٹو	(1905-1910)	18-11-1905	Earl of Minto - (ii)

Baron Hardinge of Penshurst (j)	23-11-1910	(19) برن ہارڈنگ (1910 - 1916)
Baron Chelmsford	4-4-1916	(20) برن چلمسفورڈ (1916-1921)
Marques of Reading	2-4-1921	(21) مارکس آف ریڈنگ (1921-1926)
Lord Lytton - II	10-4-1925	(22) لارڈ لٹن
Earl of Reading	6-8-1925	(23) ارل آف ریڈنگ
Baron Irwin	3-4-1926	(24) برن ارون
Lord Goschen	29-6-1929	(25) لارڈ گوشن
Earl of willingdon	18-4-1931	(26) ارل آف ولنگڈن
George Stanley	16-5-1934	(27) جارج سٹنلے
Marques of Linlithgow	18-4-1936	(28) مارکس آف لنلتھگو
Wiscount Wavell	20-10-1943	(29) وسکاؤنٹ ویول
Johon Calville (officiating 3 Months)	4-6-1945	(30) جان کالول
Viscount Mountbatten	24-3-1947	(31) وسکاؤنٹ ماؤنٹ بیٹن

ماؤنٹ بیٹن تقسیم ہند کے بعد 21 جون 1948ء تک وائسرائے رہا۔ جس کے بعد چکرورتی راج گوپال اچاریہ نے بھارت کے پہلے اور آخری گورنر جنرل کا عہدہ جنوری 1950ء تک سنبھالا۔ پھر بھارت میں ڈاکٹر راجندر پرشاد نے صدر کا عہدہ سنبھالا۔

a. Created Earl Canning 21-5-1859
b. Afterwards (by creation) Baron Napier of Magdala.
c. Afterwards (by creation) Baron Lawrance
d. Afterwards John Strachey;.
e. Afterwards (by creation) Baron Napier of Ettrick
f. Afterwards (by creation) Earl of North Brook.
g. Created Earl of Lytton 28-4-1880
h. Created Marquis of Dufferin & Ava 12-11-1888
i. Created an Earl-1 Jun 1911
j. During Tenure of office the viceroy is Grand Master and 1st and Principal knight of the two Indian orders (G.M.S.I and G.M.I.E) on quitting office he becomes G.C.S.I & G C I.E with the date of Assumption of Viceroy.

کمانڈر انچیف (برصغیر میں)

برصغیر پر برطانوی کمانڈر انچیف 1774-1947

LtGen John Clavering	1774	جان کلیورنگ	(1)
"" Eyre Coote	1779	آئر کوٹ	(2)
"" Robert Sloper	1758	رابرٹ سلوپر	(3)
General Earl Corn Wallis	1786	ارل کارنوالس	(4)
Maj:Gen Robert Abercromby	1793	رابرٹ ایبرک رومبی	(5)
"" Alured Clarke	1798	الورڈ کلارک	(6)
Lt:Gen Gerard (Lord Lake)	1801	جیرارڈ	(7)
Gen Marquis Cornwallis	1805	مارکس کارنوالس	(8)
LtGen Lord Lake	1805	لارڈ لیک	(9)
LtGen G.Hewett	1807	جی-ہیوٹ	(10)
LtGen George Nugent	1812	جارج نوگنٹ	(11)
Gen Marquis of Hastings	1813	مارکس آف ہسٹنگ	(12)
LtGen Edward Paget	1823	ایڈورڈ پیجٹ	(13)
LtGen Viscount Combermere	1825	وسکاؤنٹ کومبر میئر	(14)
LtGen Earl of Dalhousie	1830	ارل آف ڈلہوزی	(15)
LtGen Edward Barnes	1832	اڈورڈ برن	(16)
LtGen William C.Bentinck	1833	ولیم-سی-بینٹنک	(17)
LtGen Henery Fane	1835	ہنری فین	(18)
LtGen Jasper Nicolls	1839	جس پر نکولس	(19)
LtGen Lord Gough	1843	لارڈ گاوگ	(20)
LtGen Charles James Napier	1849	چارلس جیمز نیپئر	(21)
LtGen William Maynard Gomm	1850	ولیم مینارڈ گوم	(22)

LtGenGeorge Anson	1856	جورج اینسن	(23)
LtGenPatrickGrant	1857	پیٹرک گرانٹ	(24)
GenColinCampbell(LordClyde)	1857	کولن کیمپل	(25)
GenHughRose	1860	ہگ روز	(26)
LtGen W.R.Mansfield	1865	مینسفیلڈ	(27)
GenRobertCornelis,LordNapier	1870	رابرٹ کارنیلس	(28)
LtGenFrederickPaulHaines	1876	فریڈرک پال ہائنس	(29)
LtGenDonaldMartinSteward	1881	ڈونالڈ مارٹن سٹیوارڈ	(30)
LtGenLordRoberts	1885	لارڈ رابرٹس	(31)
GenGeorgeStewartWhite	1893	جارج سٹیورٹ وہائٹ	(32)
"" WilliamLockHart	1898	ولیم لاک ہارٹ	(33)
"" Arthurpower-Palmer	1900	آرتھر پاور پامر	(34)
FieldMarshallViscountKitchener	1902	وسکاؤنٹ کچنر	(35)
GenO'MooreCreagh	1909	اومور کریگ	(36)
"" BeauchampDuff	1914	بی چامپ ڈف	(37)
"" CharlesMunro	1916	چارلس منرو	(38)
FieldMarshallRawlinson	1920	راولنسن	(39)
"" WilliamBirdwood	1925	ولیم برڈووڈ	(40)
"" PhillipChetwode	1930	چیٹ ووڈ	(41)
"" Robert ArchibaldCassels	1935	رابرٹ آرچیبالڈ کیسل	(42)
GenC.J.E.Auchinleck	1941	آچنلک	(43)
FieldMarshallArchibaldP.Wavell	1941	آرچی بالڈ ویول	(44)
"" C.J.E.Auchinleck	1943	آچنلک	(45)

میکڈانلڈ لاک ہارٹ 15-8-1947 سے 31-12-47 (LtGen R.M.Macdonald Lockart)

پاکستان بننے کے بعد فوج کے کمانڈر انچیف

ڈگلس گریسی	(Gen Douglas Gracey)
این۔جی۔گین	Dy Chief of Staff Maj:Gen.N.G.Gane
جے۔ڈبلیو۔جے فورڈ	(Navy) Rear Admiral J.W.Jefford
پیری کیو	(Air Force) A.V.M.A.L.A.Perry Keew.

پاک فوج 15 اگست 1947ء کو کل برطانوی فوجی آفیسر 1600
کیم جنوری 1948ء کل پاکستانی آرمی آفیسر 3371 (584 برطانوی)
673 برطانوی آرمی آفیسرز نے رضاکارانہ اپنی خدمات پیش کیں۔

کل میجر جنرل	=	11	(6 برطانوی اور 5 مسلمان)
کل بریگیڈیئر	=	32	(17 برطانوی اور 15 مسلمان)
کل ایریا کمانڈر	=	4	(1 برطانوی اور 3 مسلمان)
کل ایئر فورس آفیسرز	=	259	(27 برطانوی اور 232 مسلمان)
کل نیوی آفیسرز	=	174	(27 برطانوی اور 147 مسلمان)

پاک فوج کے بارے میں تفصیلات علیحدہ باب میں ملاحظہ کریں۔

برٹش آرمی کے آخری ایام (چند تاریخی واقعات)

14 اگست 1947ء کو لیفٹیننٹ جنرل ٹکر (TUKER) نے ایسٹرن کمانڈ کے تمام برٹش یونٹس کو تحریر کیا۔

" Today is the last day on which you perform your duties in India, as British Regiments of all arms have performed them for the last two hundred years. The British Army has been for all

these years the firm structure on which our nation has succeeded in building for the first time in all history an India which was one single geographic and administrative whole----------"

'Your famous Regiments now leave India for good.
'Today, therefore, I am thanking you on behalf of every officer and man for all that you have done for us in these past two difficult years........... In these few days of waiting, do well as you have done so far, and leave India with your fame at the peak of its honour. Take with you to Britain the willing spirit of Co-operation that you have shown out here in the cause of India, and so strive for your country-------'

فیلڈ مارشل آچنلک (Claude J.E. Auchinleck) جو انڈیا میں کمانڈر انچیف تھے انہوں نے اسی روز ایک سپیشل انڈین آرمی آرڈر جاری کیا

(Special Indian Army Order).

New Dehli 14th Aug 1947.

S/A.o.79/S/47.

Discontinuance of Indian Army Orders.

This is the last Indian Army Order.

آچنلک (Auchinleck) اب ہندو پاکستان کی فوج کا سپریم کمانڈر تھا۔ قطعاً" رخصت ہونے کے موڈ میں نہ تھا۔ 14 اگست کو وہ کراچی سے دہلی جاتے ہوئے لاہور میں رکا تھا۔
6 اگست 1947ء کو لال قلعہ دہلی میں ایک الوداعی دعوت کا اہتمام کیا گیا جس کو ان پاکستانی آرمی افسروں کی الوداعی دعوت کا نام دیا گیا جو کہ پاکستان میں خدمات انجام دینے کے لئے 15 اگست کے بعد روانہ ہونے والے تھے۔ اس موقعہ پر پنڈت نہرو' سردار بلدیو سنگھ' نیا انڈین آرمی چیف جنرل کریاپا (Cariappa) اور کچھ برٹش سینئر افسر وہاں موجود تھے۔ اس موقعہ پر جنرل کریاپا نے کہا۔

We have worked together for so long as members of the same team We will continue to do so in the same spirit, for the defence of our two Dominions against external aggression We now serve in two different armed forces but we fervently hope that nothing any one says or does will mar our present spirit of friendship

اس پارٹی کے تین روز بعد ہی اس پارٹی میں شریک چار مسلمان افسروں کو سکھوں نے ٹرین میں شہید کر دیا جو کہ پاکستان جارہے تھے اور دیگر 150 پاکستانی افسر اور ان کے بیوی بچے بھی اسی ٹرین میں شہید کر دیئے گئے۔

(The last days of British Raj page 216,217 & 232)

37. قحط اور خشک سالی

برصغیر میں زمانہ قدیم سے ہی بعض اوقات غذائی پیداوار آبادی کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی تھی تو اس کے نتیجہ میں قحط کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ برصغیر کو اس صورتحال سے کئی بار گزرنا پڑا۔ جن واقعات کو ریکارڈ کیا گیا ہے ان میں 650ء کا قحط جس نے پورے ملک کو متاثر کیا تھا۔ اس کے بعد مختصر تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سن عیسوی	متاثرہ علاقہ	مختصر تفصیلات
650ء	پورا ملک	
941ء	بعض صوبوں کی آبادی نقل مکانی کر گئی	
1022ء	"	
1033ء	"	
1148-50ء	مسلسل قحط سالی کا سامنا رہا	
1344ء	بالائی برصغیر	(بادشاہ محمد تغلق نے دہلی کو خالی کرنے کا حکم دے دیا اور آبادی کو دیوگری (موجودہ دولت آباد) دکن چلے جانے کو کہا۔
1396-1407ء	دکن	درگادیوی قحط' آبادی اتنی کم ہو گئی کہ برسوں کاشت نہ ہو سکی
1595-98ء	شمالی علاقوں میں	-
1630ء	گجرات	شہر اور اضلاع لوگوں سے خالی ہو گئے تھے۔ 1631 میں ایک ولندیزی تاجر نے بتایا کہ سوالی (Swally) میں صرف 11 خاندان 260 خاندانوں میں سے زندہ بچے تھے۔

1769-70ء	بنگال	ایک تہائی آبادی تقریباً ایک کروڑ افراد تباہ ہوئے
1783ء	شمالی علاقوں میں	چالیسا (Chalisa) کا قحط
1790-92ء	دکن	دوجی بارا یا سکل (Skull) کا قحط۔ دوجی بارا کا قحط بدترین سمجھا جاتا ہے اس کے اثرات بمبئی، حیدر آباد اور مدراس کے شمالی اضلاع تک پہنچ گئے جہاں امدادی کیمپ کھولے گئے۔
1660-1750ء	-	کے درمیانی عرصے میں 14 بڑے قحط آئے
	-	جن کے بارے میں معلومات میسر نہیں
1838-1899ء		کے درمیانی عرصے میں 8 بڑے قحط آئے
1838ء	یو۔پی	تقریباً 8 لاکھ افراد تباہ ہوئے۔
1861ء	یو۔پی	
1865-1867ء	اڑیسہ	اس سے 1,80,000 مربع میل کا علاقہ اور چار کروڑ 75 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ غذائی امداد پر 95 لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا۔ اندازہ ہے کہ صرف اڑیسہ میں ایک تہائی آبادی (دس لاکھ افراد) ہلاک ہوئے۔
1866ء	مدراس	
1886-1870ء	برصغیر کے مغربی علاقے	اندازہ ہے کہ 15 لاکھ کی کل آبادی میں سے مارواڑ سے دس لاکھ افراد نے نقل مکانی کی۔
1873-74ء	بہار	
1876-78ء	برصغیر کے جنوبی علاقے میں	اس سے مدراس، میسور، حیدر آباد اور بمبئی

		کے علاقے دو سال تک متاثر رہے۔ اور دوسرے سال سی پی اور یو پی کے علاوہ پنجاب کی ایک چھوٹی پٹی کو بھی متاثر کیا۔ قحط سے 2,57,000 مربع میل علاقہ اور 5 کروڑ 85 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ صرف برطانوی مقبوضہ علاقوں میں 52,50,000 افراد ہلاک ہوئے۔ برٹش انڈیا میں ساڑھے آٹھ کروڑ روپے غذائی ضروریات پر صرف ہوئے۔ برطانیہ اور دیگر مقبوضہ نوآبادیوں سے 84 لاکھ روپیہ کا عطیہ موصول ہوا۔
1899-1900ء		4,75,000 مربع میل کا علاقہ اور 5 کروڑ 95 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ اس کی زیادہ شدت سی پی' برار' بمبئی' اجمیر اور حصار ڈسٹرکٹ (پنجاب) میں تھی۔ اس کے علاوہ راجپوتانہ' بڑودہ' سینٹرل انڈیا' حیدر آباد اور کاٹھیاواڑ میں بھی اثرات کافی شدید تھے۔ یہ قحط خشک سالی کے باعث پیش آیا۔
1943ء	بنگال	کمیشن کی رپورٹ کے مطابق 15 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ اور 60 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔
1943	بیجاپور (بمبئی)	

38. برصغیر کی تاریخ کے حوالے سے اہم واقعات

جدول :38.1 1937ء کے جنرل الیکشن کے نتائج

صوبہ	کل نشستیں	کانگرس کی حاصل کردہ	کل مسلم نشستیں	مسلم لیگ کی حاصل کردہ نشستیں	دیگر مسلم پارٹیوں کی حاصل کردہ نشستیں
مدراس	215	159	28	11	17
بمبئی	175	86	29	20	9
بنگال	250	54	117	40	77
یو-پی	228	134	64	27	37
پنجاب	175	18	84	1	83
بہار	152	98	39	-	39
سی-پی	112	70	14	-	14
سرحد	50	19	36	-	36
آسام	108	33	34	9	25
اڑیسہ	60	36	4	-	4
سندھ	60	7	36	-	36
کل نشستیں	1585	714	485	108	377

India Divided: Page 143

جدول 38.2: 1945-46ء میں ہونے والے انتخابات کے اعداد و شمار

اسمبلیوں میں مسلم نشستیں اور انکی تفصیل

نام اسمبلی	نشستوں کی مجموعی تعداد	مسلم نشستوں کی مجموعی تعداد	مسلم لیگ کی حاصل کردہ نشستیں
مرکزی اسمبلی	142	30	30
یوپی اسمبلی	288	66	54
اڑیسہ اسمبلی	60	4	4
بمبئی اسمبلی	175	30	30
مدراس اسمبلی	215	29	29
بہار اسمبلی	152	40	34
سی پی اسمبلی	112	14	13
پنجاب اسمبلی	175	86	73
آسام اسمبلی	108	34	31
سندھ اسمبلی	60	34	26
سرحد اسمبلی	50	38 (بمعہ دو نشست زمینداران)	17
بنگال اسمبلی	250	119	112
میزان		524	453

جدول 38.3: مرکزی اسمبلی میں مسلم لیگ کی مسلم نشستوں پر کامیابی (1945-46ء)

(مجموعی مسلم نشستوں کی تعداد 30)

صوبہ وار تقسیم نشست		مسلم لیگ کے جیتنے والے امیدوار کا نام اور حاصل کردہ ووٹ
آسام:	1	(i) علی اصغر 4497 ووٹ بمقابلہ منور بخت قوم پرست 197 ووٹ
سی پی و برار:	1	(i) نواب صدیق علی خان (بلامقابلہ)
مدراس:	3	(i) کے ایم رحمت اللہ 2372 بمقابلہ عبدالقدوس قوم پرست 129 (ii) عبدالستار 6300 بمقابلہ پلٹ انجی کویا 632 (iii) مولوی جمال الدین (بلامقابلہ)
سندھ:	1	(i) سیٹھ عبداللہ ہارون 17163 بمقابلہ علی محمد راشدی آزاد 7887
بمبئی:	3	(i) قائد اعظم 3602 بمقابلہ حسین بھائی شیعہ پولیٹیکل کانفرنس 127 (ii) ایم۔ ایم قلمدار (بلامقابلہ) (iii) سیٹھ احمد جعفر 1291 بمقابلہ حسین بھائی شیعہ پولیٹیکل کانفرنس 183
بہار اور اڑیسہ:	3	(i) خان بہادر حبیب الرحمٰن 1233 (ii) عابد حسین (بلامقابلہ) (iii) محمد نعمان (بلامقابلہ)
پنجاب:	6	(i) مولانا ظفر علی خان 4096 بمقابلہ کے ایل گابا خاکسار 624 (ii) کیپٹن عابد حسین 2325 بمقابلہ سید سلطان شاہ آزاد 5 (iii) حافظ محمد عبداللہ 7149 بمقابلہ چوہدری محمد قاسم آزاد 2132 (iv) شیر شاہ جیلانی (بلامقابلہ) (v) مولانا غلام بھیک نیرنگ (بلامقابلہ) (vi) نواب سر مہر شاہ (بلامقابلہ)

صوبہ وار تقسیم		مسلم لیگ کے جیتنے والے امیدواروں کا نام و حاصل کردہ ووٹ
بنگال:	6	(i) عبدالرحمن صدیقی 4580 بمقابلہ ایس واجد علی قوم پرست 320 (ii) حسین سہروردی 20359 بمقابلہ ولی الرحمن قوم پرست 1470 (iii) رفیع الدین صدیقی 19027 بمقابلہ اکرام الحق قوم پرست 856 (iv) شاہ عبدالحمید 23264 بمقابلہ محی الدین خان کانگرس 946 (v) چوہدری محمد اسماعیل 9195 بمقابلہ خان بہادر ہاشم علی آزاد 1014 (vi) مولوی تمیز الدین خان 12027 بمقابلہ عبدالحکیم غزنوی قوم پرست 770
یو۔پی:	6	(i) ڈاکٹر ضیاء الدین 3280 بمقابلہ شاکر علی قوم پرست 566 (ii) غضنفر اللہ خان 3410 بمقابلہ حاجی یعقوب قوم پرست 1456 (iii) نواب محمد اسماعیل 7300 بمقابلہ ڈاکٹر حماد فاروقی قوم پرست 851 (iv) محمد یامین خان 1796 بمقابلہ فخرالدین قوم پرست 458 (v) نوابزادہ لیاقت علی خان 4530 بمقابلہ محمد احمد کاظمی قوم پرست 2722 (vi) میر احمد خان 3152 بمقابلہ احترام علی قوم پرست 3596
میزان	30	

جدول 38.4: 1945-46ء کے انتخابات میں سیاسی جماعتوں کی شمولیت (مسلم نشستوں پر)

نمبر شمار	سیاسی پارٹی	امیدواروں کی تعداد	کامیاب امیدواروں کی تعداد	فی صد کامیابی
1	مسلم لیگ	521	453	86.45
2	کانگرس	96	23	4.4
3	یونینسٹ	74	12	2.3
4	قوم پرست	68	11	2.1
5	جمعیت العلماء ہند	50	5	0.95

نمبر شمار	سیاسی پارٹی	امیدواروں کی تعداد	کامیاب امیدواروں کی تعداد	فی صد کامیابی
6	آزاد امیدوار	451	5	0.95
7	مومن	21	5	0.95
8	کرشک پرجا	14	4	0.76
9	سید گروپ	10	4	0.76
10	احرار	30	1	0.19
11	امدات پارٹی	3	1	0.19
12	خاکسار	13	-	-
[illegible]	مسلم پارلیمنٹری بورڈ	10	-	-
14	مسلم مجلس	10	-	-
15	کمیونسٹ	6	-	-
16	ریڈیکل	3	-	-
17	سنی بورڈ	2	-	-
18	شیعہ پولیٹیکل پارٹی	2	-	-
19	شیعہ بورڈ	2	-	-
20	پروجا (آسام)	1	-	-
	کل مسلم نشستیں:	524		
	مسلم لیگ کی حاصل کردہ نشستیں:	453		

جدول :38.5 مختلف پارٹیوں کے مسلم حلقہ انتخاب سے حاصل کردہ ووٹ

(مسلمانوں نے کل 6291402 ووٹ ڈالے)

نمبر شمار	نام پارٹی	تعداد ووٹ	فی صد
1	مسلم لیگ	4697069	74.66
2	آزاد امیدوار	365984	5.82
3	یونینسٹ	283272	4.5
4	کانگریس	282805	4.49
5	قوم پرست	177789	2.83
6	کرشک پروجا (آسام)	131191	2.08
7	جمعیت العلماء ہند	95974	1.53
8	مجلس احرار	67953	1.08
9	سید گروپ	60731	0.90
10	مومن کانفرنس	31091	0.49
11	خاکسار	21125	0.33
12	مسلم مجلس (مدارس)	17099	0.27
13	امارات پارٹی (بنگال)	16941	0.27
14	مسلم پارلیمنٹری بورڈ (بنگال)	15816	0.25
15	سنی بورڈ (یو-پی)	11088	0.18
16	ریڈیکل ڈیموکریٹک (بنگال)	669	0.01
17	شیعہ پولیٹیکل کانفرنس	310	-
18	کمیونسٹ پارٹی	8593	0.14
19	شیعہ بورڈ (یو-پی)	5847	0.09
20	پروجا (آسام)	251	-

1921ء میں مختلف صوبوں کا مقرر کردہ مالی حصہ

1919ء کی اصلاحات میں یہ طے ہو چکا تھا کہ صوبوں کے اپنے آزاد ذرائع آمدنی ہوں گے۔ اور سینٹر اور صوبوں کے درمیان مالی اختلاف رائے کے مواقع ختم کرنے کے لئے دو فہرستیں تیار کی گئیں۔ سنٹر کے ماتحت 47 موضوعات تھے جن میں دفاع' خارجہ' ریلوے' جہاز رانی' پوسٹ اور ٹیلی گراف' انکم ٹیکس' کرنسی' آل انڈیا سروس وغیرہ شامل تھے اور صوبوں کے ماتحت 52 موضوعات تھے جن میں تعلیم' لوکل گورنمنٹ' میڈیکل' پبلک ہیلتھ' زراعت' لینڈ ریونیو' آبپاشی' جنگلات' ایکسائز' پولیس اور انصاف وغیرہ شامل تھے۔

اس دوران گورنمنٹ انڈیا شدید مالی بحران کا شکار تھی اور یہ طے کیا گیا کہ صوبے اپنے ذرائع سے کچھ حصہ سنٹر کو ادا کریں۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی فائنسنل ریلیشن کمیٹی (Financial Relation Committee) قائم کی گئی جس کے صدر لارڈ میسٹن (Lord Meston) تھے۔ کمیٹی نے تقریباً" دس کروڑ روپے کے خسارہ کو صوبوں میں تقسیم کیا۔ اس سلسلہ میں دو طریقہ وضع کئے گئے تھے۔ تفصیلات کا کتاب کے موضوع سے تعلق نہیں ہے۔ البتہ 1921-22ء میں مختلف صوبوں کے ذمہ جتنا حصہ آتا تھا اس کی مالیت درج کر دی گئی ہے۔ ان اعداد و شمار سے صوبوں کی اپنی مالی حیثیت کا اندازہ اس دور میں لگانا ممکن ہو سکے گا۔

جدول 38.6:

نام صوبہ	حصہ جو صوبے نے ادا کرنا تھا (روپے)
مدراس	3,48,00,000
بمبئی	56,00,000
بنگال	63,00,000
یو۔پی	2,40,00,000
پنجاب	1,75,00,000
برما	64,00,000
سی پی اور برار	22,00,000
آسام	15,00,000

صوبوں کی طرف سے احتجاج کے بعد 1928-29ء میں اسے معاف کر دیا گیا۔

(Page 457-58: History of India 1526-1951)

39- برصغیر کی ریاستیں

1947-48ء تک ایک جائزہ

چیمبر آف پرنسز (Chamber of Princes)

1919ء میں وائسرائے اور گورنر جنرل لارڈ چیمز فورڈ Lord Chelmsford اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا (Montagu) نے پارلیمنٹ میں آئینی اصلاحی تجاویز پیش کیں جس کے نتیجہ میں چیمبر آف پرنس Chamber of Princes یا نریندرا منڈل وجود میں آئی۔ چیمبر کا باضابطہ افتتاح 8 فروری 1921ء کو ڈیوک آف کناٹ نے کیا۔ چیمبر کے آئین کے مطابق ہر ممبر کو ایک ووٹ کا حق حاصل تھا۔ لیکن چھوٹی ریاستوں نے اس حق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ جس کی وجہ سے بڑی ریاستوں میں تشویش پھیل گئی اور بڑی ریاستوں اور چھوٹی ریاستوں کے درمیان اختلافات شدید ہو گئے' مہاراجہ پٹیالہ نے 1936ء میں چانسلر شپ سے ان ہی وجوہات کی بناء پر استعفےٰ دے دیا اس کے بعد والئی بیکانیر نے سٹینڈنگ کمیٹی سے استعفےٰ دیا۔ اور حالت یہ ہوگئی کہ صرف ایک والی ریاست جو کہ 17 گن سلوٹ کا اختیار رکھتے تھے چیمبر کے معاملات میں عملی طور پر متحرک رہ گئے۔ مہاراجہ پٹیالہ کی جگہ والی دھولپور نے چانسلر شپ حاصل کی۔ اس سلسلہ میں وائسرائے ہند نے والیان ریاست کے ساتھ گفت و شنید کے بعد ایک میٹنگ فروری 1937ء میں بلائی۔ میٹنگ اور دیگر تفصیلات سے قطع نظر فروری 1937ء میں مہاراجہ پٹیالہ دوبارہ چانسلر منتخب ہو گئے۔ اس کے بعد جام صاحب نواں نگر (Nawangar) نے یہ عہدہ کئی سال تک سنبھالے رکھا حتیٰ کہ 1944ء میں نواب بھوپال اس عہدہ پر منتخب ہوئے۔

جدول :۔39.1 برصغیر کی ریاستیں جو بھارت میں ضم ہو گئیں

تاریخ	ریاست کا نام	ریاستوں کی تعداد	جس صوبے میں ضم کی گئیں	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن لاکھوں میں
1-1-1948	اٹھ گڑھ' اٹھمالک بامرا' بارامبا' باودھ' بونائی ڈسپلا' ڈھنکنال گنگ پور' ہندول' کالا ہانڈی' کیونجھر کھانڈ پاڑا' نرسنگ پور نیاگڑھ' نیل گری' پل لاہارا' پٹنہ' دائراکھول' رن پور' سونے پور' تلچھر تگی ریا	23	اڑیسہ	23637	40.46	98.74

تاریخ	ریاست کا نام	ریاستوں کی تعداد	جس صوبے میں ضم کی گئیں	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن لاکھوں میں
1-1-1948	بستر، چنگ بھاکر، چوہی کھادان، جیش پور، کانکیر، کلواردھا، کھیراگڑھ، کوریا، نند گاؤں، رائے گڑھ، سکتی، سارن گڑھ، سرگوجا، اودے پور۔	14	سی-پی اور برار	31598	28.20	88.06
1-2-1948	مکرائی	1	"	151	0.14	0.25
22-2-1948	بنگناپلے	1	مدراس	259	0.45	3.25
23-2-1948	لوہارو	1	مشرقی پنجاب	226	0.28	1.96
3-3-1948	پوڈوک کوٹائی	1	مدراس	1185	4.38	27.56
3-3-1948	دوجانہ	1	مشرقی پنجاب	91	0.31	4.16
8-3-1948	اکل کوٹ، اندھ، بھور، جام کھنڈی، جاتھ، کوروندواڑ	17	بمبئی	7651	16.93	142.15

تاریخ	ریاست کا نام	ریاستوں کی تعداد	جس صوبے میں ضم کی گئیں	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن لاکھوں میں
	(سینئر) کوروں واڑ (جونیئر) میراج (سینئر) مدھول' رام روگ' سانگلی' سلوانور' سلونت وادی وادی جانگیر' جن جیرہ' پچل تن					
7-4-1948	پٹودی	1	مشرقی پنجاب	53	0.22	4.26
15-4-1948	پنجاب ہل سٹیٹس باگھل باگھٹ' مل سان' بشاہر' بھاج جی' بیجا' درکوٹی دھامی' جبل' کیون تھل' کمار سائیں' کوٹی ہار' کوتھر' ماہ لوگ' سانگری' منگل سر مر' تھاروچ' چمبہ' مانڈی' سوکٹ۔	21	یہ علاقے سینٹر کے تحت ایک یونٹ میں ہماچل پردیش کہلائے	10,600	9.36	84.56

تاریخ	ریاست کا نام	ریاستوں کی تعداد	جس صوبے میں ضم کی گئیں	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن لاکھوں میں
18-5-1948	سرائے کیلا، کھارسلوان	2	بہار☆	623	2.08	6.45
1-6-1948	کچھ	1	سنٹر کے تحت	8461	5.01	80.00
10-6-1948	18 مکمل خود مختار گجرات سٹیٹس، بلاسینر، بانس واڑا، باریا، کیمبے، چھوٹا اودے پور، دھرم پور، جاہر، لوناواڑا، راج پیپلا، سانچن، سانت، اوار، وجے نگر، داتا، پالن پور، جبو گھوڑا اور سروہی کے علاوہ نیم مختار اور بے اختیار ٹھکانے، جاگیریں اور تعلقہ جن کا تعلق گجرات سے تھا	157	بمبئی	19,300	27,09	165.00
	کل ریاستیں	241	.	1,03,385	134.91	706.40

تاریخ	ریاست کا نام (ii) یونین (Unions)	ریاستوں کی تعداد ضم کی گئیں	جس صوبے میں مربع میل	رقبہ لاکھوں میں	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن
15-2-1948	449 یونٹ بشمول 30 خود مختار سٹیٹس، آف نوانگر، بھاؤنگر، پوربندر، دھرن گودھرا، موروی گوندل جعفرآباد، راجکوٹ وان کانیر، پالی تانا، دھرول، چوڑا، لمب ڈی، وادھوان لاکھتر سائیلا، والا، جسدان، امرنگر (لطھ ولی) سوا ڈیا، لاٹھی، مولی، باجانہ، ویرپور، مالیا کوٹ دا سنگانی۔ جٹ پور، لکھا، پٹ ڈی، اور نوا نگرا	217	سوراشٹرا	31885	35.22	800.00
17-3-1948	الور، بھارت پور، دھول پور، اور کرولی	4	یونائیٹڈ سٹیٹس آف متھسا	7536	18.38	183.06

تاریخ	ریاست کا نام	ریاستوں کی تعداد	جس صوبے میں ضم کی گئیں	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن لاکھوں میں
2-4-1948	اجے گڑھ' باؤنی' بواندھا' بجاور' چھتر پور' چرخاری داتیا' میہر' ناگود اور چھا' پنا' ریوا' سام تھر' علی پور' بنکاپہاڑی' بیری' بھائی ساونڈھا بیہاٹ' بجنا' دھروائی گاری ہار گاروں' جاسو' جگنی' کامتا راجولا خانیادھان' کوٹھی' کوگاسی' نئی گاؤں' ربائی پاہرا' پالدیو (نیا گاؤں) سارلا' سوہاوال تاراؤن۔ اور توری فتح پور۔	35	یونائیٹڈ سٹیٹس آف وندھیا پردیش	24610	35.69	243.30
18-4-1948	بانسوارا' بوندی' ڈونگر پور' جھالاور' کشن گڑھ' کوٹا پرتاب گڑھ' شاہ پورا' ٹونک اور اودے پور	10	یونائیٹڈ اسٹیٹس آف راجستھان	29977	42.61	316.67

تاریخ	ریاست کا نام	ریاستوں کی تعداد	جس صوبے میں ضم کی گئیں	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	مالی پوزیشن لاکھوں میں
15-5-1948	علی راجپور، بڑوانی، دیواس سینئر، دیواس (جونیئر)، دھر، گوالیار، اندور، جاؤرا جھابوا، کھلچی پور، نرسنگ گڑھ، راج گڑھ رتلام، سائیلانہ، سیتامؤ، جوبٹ، کاٹھیاوارا، اگروائی، مٹھوار، اور پیپلودا	20	گوالیار اندور مالوا یونین	46273	71.50	776.42
15-7-1948	پٹیالہ، کپور تھلہ، نابھہ، جند، فرید کوٹ، مالیر کوٹلہ، نالاگڑھ، اور کلسیہ	8	پٹیالہ اینڈ ایسٹ پنجاب اسٹیٹس یونین	10119	34.24	500.00
	میزان	294	-	150400	237.64	2819.45
	گرینڈ ٹوٹل	535	-	254235	372.55	3525.85

برصغیر کی کچھ ریاستوں کا تعارف (48-1947ء)

(1) **کاٹھیاواڑ** :۔ کاٹھیاواڑ کی ریاستوں میں 13 سلوٹ Salute ریاستیں' 107 محدود اختیارات والی ریاستیں' اور 329 غیر اختیاری جاگیریں' تعلقہ' سب ملکر 499 یونٹ بنتے تھے۔ جن کا رقبہ 22000 مربع میل' اور آبادی 35 اور 40 لاکھ کے درمیان تھی۔

(2) **سوراشٹرا سٹیٹ** :۔ اس میں جو ریاستیں شامل کی گئیں ان کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے جس میں کاٹھیاواڑ 440 کی ریاستیں جن میں 13 سلوٹ' 113 محدود اختیارات والی ریاستیں جنکی آبادی 40 لاکھ' رقبہ 35,000 مربع میل' اور ریونیو 6.5 کروڑ روپیہ تھا۔ 16 فروری 1948ء کو اکٹھا کر دیا گیا۔

(3) **سنٹرل انڈیا سٹیٹس (مالوا سٹیٹ)** :۔ اس میں سینٹرل انڈیا کی اسٹیٹس شامل کی گئیں' اس میں اندور' گوالیار وغیرہ شامل تھیں۔

(4) **چھتیس گڑھ اسٹیٹس** :۔ اس میں چودہ چھتیس گڑھ کی ریاستیں شامل تھیں۔ جنہیں جنوری 1948ء میں سی۔ پی شامل کر دیا گیا۔

(5) **دکن اسٹیٹس** :۔ فروری 1948ء میں نئی یونائیٹڈ دکن اسٹیٹ میں آٹھ دکن کی ریاستیں شامل کی گئیں۔ رقبہ 8000 مربع میل' جس میں اکال کوٹ' اوندھ' بھور' جام کھنڈی' جھاٹ' کرنڈواڑ جونیر' کرنڈواڑ سینئر' مدھول' میراج جونیئر' میراج سینئر' پھلتن' رام درگ' سانگلی' ساونور اور وادی شامل تھیں۔

(6) **گجرات اسٹیٹس** :۔ 18 ریاستیں۔ رقبہ 27000 مربع میل' 26 لاکھ آبادی' جس میں بانسڈا' باریہ' کیم بے' دھرم پور' جاہر' لوناواڑا' راج پپلا' سانت' ایدار اور وجے نگر' بالاسی نور' چھوٹا اودے پور' ساچن' رادھن پور' وانتا' پالن پور' جبو گوڈا' اور سروہی وغیرہ شامل تھیں صوبہ بمبئی میں شامل کر دی گئیں۔۔

(7) **ہماچل پردیش** :۔ نیا صوبہ 15 اپریل 1948ء کو وجود میں آیا۔ رقبہ 11000 مربع میل۔ آبادی دس لاکھ' شملہ کی 21 پہاڑی ریاستوں پر مشتمل تھا۔

(8) **منگرول اور مناوادار اسٹیٹس** :۔ اس میں منگرول' مناوادار' سردار گڑھ' اور بابری واڑ کی ریاستیں شامل تھیں۔ بھارت میں ضم کر لیا گیا۔

(9) **متسیا اسٹیٹ** :۔ اس میں الور' بھارت پور' دھولپور' اور کاراولی شامل تھیں متسیا یونین کا کل رقبہ 7536 مربع میل اور آبادی 20 لاکھ تھی۔

(10) **راجھستان اسٹیٹ** :۔رقبہ 30 ہزار مربع میل' آبادی 45 لاکھ۔ اس میں کوتاہ' بنڈی' ڈنگر پور' جلور' بانسوارا' پرتاپ گڑھ' ٹونک' کشن گڑھ' شاہا پورا اور اودے مل کر راجھستان یونین میں شامل ہوئی تھیں۔

(11) **بوندھیا پردیش اسٹیٹ** :۔اس میں 35 ریاستیں شامل ہوئیں جو بھندیل کھنڈ اور باھگل کھنڈ کے علاقے میں تھیں۔ رقبہ 25000 مربع میل۔ آبادی 35 لاکھ۔ اس میں ریوا' پنہ وغیرہ کی ریاستیں اس یونین میں شامل ہوئیں۔

(12) ریاست دیر' ریاست سوات' ریاست چترال' خیر پور' بہاولپور' قلات' خاران' بسیلا اور مکران پاکستان میں شامل ہوئیں۔

(13) ریاست جموں وکشمیر کے ایک حصہ پر' حیدر آباد اور جوناگڑھ پر بھارت نے قبضہ کر لیا۔ نواب جونا گڑھ نے باقاعدہ پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا تھا۔ فروری 1948ء میں وہاں ریفرنڈم کرایا گیا۔ مناوادار' منگرول' سردار گڑھ اور بانٹوا کی ملحقہ ریاستیں بھی جوناگڑھ کے ساتھ بھارت کے قبضہ میں چلی گئیں

(14) 1948ء میں ایک اور یونین پھلکیان سٹیٹ کے نام سے تشکیل دی گئی تھی جس میں مشرقی پنجاب کی ریاستیں نابھ' کپور تھلہ' جھند' فرید کوٹ' مالیر کوٹلہ اور پٹیالہ شامل تھیں۔

چند ریاستوں اور ان کے سربراہان کا مختصر تعارف

نام ریاست	محل وقوع	والی ریاست	نسل واجداد
اکال کوٹ	دکن	وجے سنگھ فتح سنگھ بھونسلے	پراد کے مراٹھہ ریاست (دانوجی پٹیل سے)
امرنگر (تھنڈے والی)	سینٹرل کاٹھیاواڑ	دربار شری امروالا	(جاٹتانی کاٹھی نسل سے)
بہاولپور	پنجاب	صادق محمد عباسی	حضرت عباس بن عبدالمطلب کی نسل سے
بنگنا پالے	مدراس	فضل علی خان	حسین علی خان 1769ء میں جاگیر حاصل کی۔

نام ریاست	محل وقوع	والی ریاست	نسل واجداد
بانس وارا	راجپوتانہ کے جنوب میں	چندر ویر سنگھ جی	اہاڑاسی سوڈیا راجپوت (میواڑ)
باریا	پنچ محل ڈسٹرکٹ	رنجیت سنگھ جی	چوہان راجپوت
بڑودا	گجرات کاٹھیاواڑ کے درمیان	پرتاپ سنگھ گائیکواڑ	-
باروانی	سینٹرل انڈیا	دیوی سنگھ جی	سی سوڈیا راجپوت (اودے پور)
بنارس	-	وی بھوتی نرائن سن جی	قدیم ہندو ریاست
بھدروا	دیو کانٹھا گجرات گروپ	نٹور سن راناجیت سن جی	واگھیلا راجپوت
بھاونگر	کاٹھیاواڑ	کرشن کمار سن جی	گوہیل راجپوت
بھوپال	سینٹرل انڈیا	محمد حمید اللہ خان	افغان میرازی خیل
بھور	پونا کے نزدیک	رگوناتھ راؤ شنکر راؤ	-
بیکانیر	راجپوتانہ	راجیشور نریندرا	راٹھور راجپوت
بلکھا	جوناگڑھ۔وساوادار سیکشن	راوایتوالا	والا کاٹھی راجپوت
بونڈی	راجپوتانہ کے جنوب مشرق میں	ہرجندرا شرومانی	ہارا چوہان راجپوت (ہاراوتی)
کیمبے	بڑودا اور احمد آباد	مرزا حسین یاور خان	مغل شیعہ نجم الثانی فیملی
چمبہ	کشمیر کانگڑہ گورداس پور	لکشمن سنگھ	سورج بنسی راجپوت
چرخاری	سینٹرل انڈیا	جیندرا سنگھ	راجہ ماہی پال سنگھ کا بیٹا آف سہاریلا سٹیٹ

نام ریاست	محل وقوع	والی ریاست	نسل و اجداد
چھوٹا اودے پور	گجرات کے شمال مشرق میں	ویرن دار سنہا	حکمران کم عمر تھا۔
چھوٹی خلوان	بنگال ناگپور سیکشن	پرنا کشور داس	
چترال	شمالی پاکستان	حاجی محمد مظفر الملک	امیر تیمور کی نسل سے مرزا ایوب نے امیر چترال کی بیٹی سے شادی کی جو سکندر اعظم کی اولاد میں سے بتائے جاتے ہیں۔
کوچین	مالابار کے نزدیک بحیرہ عرب کے کنارے	راما ورما	
کوچ بہار	مغربی بنگال	جگر دیندرہ نرائن بھوپ	ان کی والدہ مہاراجہ بڑودہ کی بیٹی تھیں
دس پلا	ایسٹرن اسٹیٹ یونین	کشور چندرا دیو بھانج	بھانج خاندان کا سترھواں حکمران
داتیا	بندیل کھنڈ	گوند سنگھ جو دیو بہادر	بندیلا راجپوت ارچھا گھرانے سے،
دیواس سینئر	مالوا ایجنسی سینٹرل انڈیا	کرشن جی راؤ پوار	حکمران کم عمر تھا۔
دیواس جونیئر	سینٹرل انڈیا	یسمنت راؤ بھاؤ صاحب پوار	دیواس کی دونوں ریاستیں دو بھائیوں نے جو پوار (پارمار) راجپوت قبیلہ سے تھے اور مالوا سے آئے تھے قائم کی تھیں
دھر	مالوا گروپ سینٹرل انڈیا	آنند راؤ پوار	پارمار راجپوت

نام ریاست	محل وقوع	والی ریاست	نسل و اجداد
دھرم پور	گجرات	وجے دیو جی	سی سوڈایا راجپوت
دھولپور	مشرقی راجپوتانہ	اودے بھان سنگھ جی	جٹ (بامراؤلیا)
دھرن گادھرا	کاٹھیاواڑ کے شمال میں	مایور دھلواج سنجت	مہاراجہ جودھپور کی بیٹی سے شادی ہوئی
ڈنگر پور	راجپوتانہ کے جنوب میں	لکشمن سنگھ جی	سی سوڈا راجپوت (لیوٹ اہارا)
گوندل	کاٹھیاواڑ	بھوج راج جی مہاراجہ ٹھاکر	راجپوت (جاڈیجہ)
گوالیار	سینٹرل انڈیا	جیواجی راؤ سندیا	مرہٹہ ریاست
حیدر آباد	-	میر عثمان علی خان	آصف جاہ (اورنگزیب کا جنرل اور ترکمان تھا۔ یہ ابو بکر صدیق کی اولاد میں سے ہیں
اچل کرنجی	کولہاپور سٹیٹ	وینایک راؤ ہنت سچیو گھورپڑے	(جاگیردار)
ادار (ثانی ماروار)	جنوبی راجپوتانہ	ہمت سنگھ جی	راٹھور
اندور	سینٹرل انڈیا	یشونت راؤ ہولکر	ملہار راؤ ہولکر (پ)1693ء
جمبوگوڑا	گجرات اسٹینس گروپ	رنجیت سن جی گھمبیر سنہاجی	راجہ وکرماجیتا (مالوا) پارمار راجپوت
جموں اور کشمیر	-	ہری سنگھ	-
جنجیرہ	کولاباڈسٹرکٹ کے جنوب میں بمبئی پریذیڈنسی	سدی محمد خان	مسلمان اور سنی

نام ریاست	محل وقوع	والی ریاست	نسل و اجداد
جاؤرا	مالوا سنٹرل انڈیا	محمد افتخار علی خان (مرحوم)	عبدالمجید خان افغان تاجک خیل سوات قبیلہ سے
جسدان	کاٹھیاواڑ	آلا خاچار	مہاراجہ کرن شوروتا ایورصیا کی اولاد
جاٹھ	دکن	وجے انبھ راؤ	مراٹھا شیٹ۔ ستواجی راؤ چاون کی اولاد
جاوہار	بمبئی پریذیڈنسی	یسونت راؤ مٹنگ شاہ وکرم شاہ	جلیاباکنے کی اولاد۔
جھلاور	راجپوتانہ کے جنوب مشرق میں	ہری سندرا بہادر	
جودھ پور	(مارواڑ) راجپوتانہ سٹیٹس	ہانونت سنگھ جی	راٹھور راجپوت
جوناگڑھ	کاٹھیاواڑ کے جنوب مغرب میں		
کانگر	ایسٹرن اسٹیٹس یونین	بھانو پرتاپ دیو	راجپوت (سوموانشی)
کپور تھلہ	مشرق پنجاب	جگجیت سنگھ (سکھ)	راجپوت (جسلمیر) کی اولاد
کولہار پور	جنوبی مراٹھا علاقہ	شمبھاجی چھتراپتی	-
کوٹاہ	جنوب مشرقی راجپوتانہ	بھیم سنگھ جی	ہارا (چوہان راجپوت)
کچھ	سندھ شمال کی طرف	مدن سنہاجی سوائے بہادر	جاریجہ راجپوت
لختر	مشرق کاٹھیاواڑ	اندرا سنگھ جی	دھرن گادھرا گھرانہ
لاٹھی	کاٹھیاواڑ	پراہلاڈ سنہاجی	گوہل راجپوت
لوناواڑا	گجرات سٹیٹس گروپ	ویربھدرا سنہاجی	سولانکی راجپوت
مناوادار	کاٹھیاواڑ	غلام معین الدین خان	عثمان زئی پٹھان جنگی

نام ریاست	محل وقوع	والی ریاست	نسل و اجداد
			شادی صدیقہ بیگم ہمشیرہ شیخ صاحب آف منگرول سے ہوئی
مایور بھانجی	مشرقی انڈیا	پرتاپ چندرا بھان دیو	بھانجہ والسی کھشتریا آف اڑیسہ کے سربراہ تھے۔
محمد گڑھ	سنٹرل انڈیا	محمد صابر قلی خان	والد کا نام نواب صدیق قلی خان والدہ اسدی بیگم کا تعلق باقی محمد خان آف بھوپال سے تھا
مدھول	مدراس پریذیڈنسی	چلدراجندرا واڈیار	-
نرسنگڑھ	مالوا	وکرم سنگھ جی	پاومار راجپوت
نوانگر	کچھ۔ کاٹھیاواڑ	دگوی جے سنہاجی	جاڈیجہ راجپوت
پالن پور	متصل بڑودہ مارواڑ	طالع محمد خان	یوسف زئی لوہانی پٹھان
پٹیالہ	مشرقی پنجاب	یاداوندرا سنگھ	سکھ ریاست
پوربندر	کاٹھیاواڑ	-	جیٹھواس راجپوت
رادھن پور	گجرات کے شمال میں رن کچھ	زور آور خان	بابی جعفر خان کے گھرانے سے
راجکوٹ	کاٹھیاواڑ	پرادیومنا سنہاجی	جاڈیجہ راجپوت
راج پپلا	گجرات سٹیٹس	وجے سنہاجی	گوہیل راجپوت
رام پور	یو۔پی	سید رضا علی خان	-
رتلام	مالوا۔ سنٹرل انڈیا	لوکندرا سنگھ جی	راجپوت
ریوا	سنٹرل انڈیا	مرتاند سنگھ	-
ساچن	بمبئی پریذیڈنسی	محمد حیدر محمد یاقوت خان	عرب یا ابی سینیا (سابق نواب جنجیرہ۔ سدی عبدالکریم یاقوت کے گھرانے سے۔

نسل واجداد	والی ریاست	محل وقوع	نام ریاست
راٹھور راجپوت	دلیپ سنگھ جی	انڈیا	سانلمانہ سنٹرل
گھورپیدہ گھرانہ سی سوڈا راجپوت	یشونت راؤ ہندو راؤ	میسور	سندور
پادمر راجپوت	پراوان سنہاجی	گجرات	سانت
-	یشورام	مغربی انڈیا	ساونت وادی
	ساونت بھونسلے		
مہاراجہ سمان پرکاش کی اولاد	راجندر پرکاش	سوالیکار پنجس	سرمر
ارکیشل راجہ آف پالاماؤ کی اولاد	سرن سنگھ دیو	سی۔پی	سرگوجا
افغان سالارزئی آف بونیر	فاروق علی خان	راجپوتانہ۔سینٹرل انڈیا	ٹونک
کشتریا خاندان	بالاراماورما	جنوب مغربی انڈیا	ٹراونکور
سی سوڈیا راجپوت	بھوپال سنہاجی	راجپوتانہ کے	اودے پور
		جنوب مشرق میں	(میواڑ)
ویرانی کاٹھی	سورج والا	مغربی کاٹھیاواڑ	واڈیا
گوہیل راجپوت	گھمبیروغلت سنہاجی	کاٹھیاواڑ	والا
جھالا راجپوت	سرندرازور آوسنہاجی	"	وادھون

40- پنجاب کی تقسیم

تقسیم برصغیر کے وقت سب سے مشکل اور کٹھن مرحلہ اس وقت پیش آیا جب پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مسئلہ سامنے آیا۔ 1947ء میں تقسیم تو کر دی گئی لیکن اس کے نتیجہ میں جو حالات پیش آئے۔ اس کی صدائے بازگشت آج 50 سال گزرنے کے بعد بھی سنائی دیتی ہے۔ برطانوی حکومت کی دو سو سالہ تاریخ میں اگر بے اعتنائی اور بے انصافی کی کوئی بڑی مثال دی جا سکتی ہے تو وہ اس تقسیم کی صورت میں دی جاسکتی ہے۔ خاص طور سے پنجاب کی تقسیم نے ایسا کلنک کا ٹیکہ لگایا کہ وہ صدیوں تک بھلایا نہ جاسکے گا۔ اس کے بعد انتظامیہ نے گرفت اتنی ڈھیلی چھوڑ دی کہ لاقانونیت کا بازار گرم ہو گیا۔ کہ لاکھوں افراد تباہ و برباد ہو گئے۔ آج تک یہ بحث جاری ہے کہ آخر بے انصافی کس کے ساتھ ہوئی۔

تقسیم برصغیر کے وقت مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندگی اور کانگرس ہندوؤں کی نمائندگی کر رہی تھی لیکن کانگرس کے سیکولر ازم کے پرچار نے بعض مسلمانوں اور کچھ دیگر اقلیتوں کو ان کا ہمنوا بنا دیا۔ مسلمانوں کا دعویٰ انتہائی مضبوط تھا لہٰذا مسلم مملکت کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے کو تھا۔ اس وقت پنجاب میں تین قوتیں برسرپیکار تھیں۔ مسلمان جو پنجاب کے بیشتر اضلاع میں اکثریت کے حامل تھے۔ دوسری قوت کانگریس یا اس کے ہم نواؤں کی تھی۔ لیکن ایک تیسری قوت سکھوں کی تھی۔ جن کا مرکز ہی پنجاب تھا۔ کانگریس کی ہم نوائی کے نتیجے میں سکھوں کو تو کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ جب انہوں نے پاکستان کو آزاد ہوتے دیکھا اور پنجاب کی تقسیم سامنے آئی تو ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ بہرحال تینوں قوتوں نے اپنا موقف خوب پیش کیا۔ اور اپنے اپنے انداز میں تفصیلات بیان کیں اس سے تقسیم کے وقت پنجاب کے ہر علاقے کے بارے میں اعداد و شمار انتہائی تفصیل سے سامنے آئے۔ ان اعداد و شمار کو پیش کیا جارہا ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ تاریخ کے طالب علم کے ذہن میں جب بھی اس غیر منصفانہ تقسیم کے بارے میں سوالات پیدا ہوں گے لازماً" اسے اس دور کی تفصیلات جاننے کے لئے ان اعداد و شمار کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس موضوع پر کئی کتابیں تحریر کی جاچکی ہیں۔ لیکن یہ موضوع ہی اتنا بڑا اور اہم ہے کہ اس پر مسلسل تحقیق کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر پنجاب کے عوام اس موضوع سے جو دلچسپی رکھتے ہیں وہ قابل بیان نہیں ہے۔ پنجاب کی چپہ چپہ پر اس کے نقوش مثبت ہیں۔ سکھوں کی سیاسی غلطیوں کی وجہ سے مشرقی پنجاب کو دو حصوں ہریانہ صوبہ اور پنجاب میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح انہیں اپنی اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا جو انہوں نے کانگریس کی حمایت کی وجہ سے کی تھی۔

صوبہ پنجاب کے بارے میں اور مشرقی و مغربی پنجاب کے بارے میں تفصیلی اعداد و شمار

ترتیب موضوعات کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں صرف ان اعداد و شمار کو پیش کیا گیا ہے جن سے مختلف فریقوں کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

پنجاب کی تقسیم سے متعلق جسٹس دین محمد اور جسٹس منیر نے 5 اگست 1947ء کو جو رپورٹ پیش کی اس کے اہم حصے درج ذیل ہیں۔ (ریڈ کلف ایوارڈ سے پہلے جو رپورٹ پیش کی گئیں)

(1) انڈین نیشنل کانگریس نے مشرقی پنجاب کے لئے جن حصوں کا دعوی کیا ان میں تمام انبالہ ڈویژن' تمام جالندھر ڈویژن' تمام لاہور ڈویژن کے علاوہ ضلع لائلپور و منٹگمری (ملتان ڈویژن) کے علاقے شامل تھے۔

(2) سکھوں نے مشرقی پنجاب کے جن علاقوں پر اپنا دعوی کیا ان میں انڈین نیشنل کانگریس نے جو حصہ مانگے تھے ان کے علاوہ مزید تحصیل خانیوال اور میلسی (ملتان ڈویژن) کے علاقے شامل تھے۔

(3) مسلمانوں نے مغربی پنجاب کے لئے جو علاقے مانگے ان کو علیحدہ جدول میں بیان کیا گیا ہے۔

جدول 40.1: مشرقی پنجاب کی قومیت کے لحاظ سے تقسیم

نمبر شمار	علاقہ کا نام	رقبہ مربع میل	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
1	حصار	5213	1006709	285208	60731	128240	524602	7928
2	روہتک	2246	956399	166569	1466	135103	645371	7890
3	گڑگاؤں	2234	851458	285992	637	119250	441287	4292
4	کرنال	3126	994575	304346	19887	136713	529588	4041
5	انبالہ	1851	847745	268999	156543	124006	288652	9545
6	شملہ	80	38576	7022	1032	7092	22374	1056
7	کانگڑہ	9979	899377	43249	4809	120622	725909	4788
8	ہوشیار پور	2195	1170323	380759	198194	170243	413837	7290
9	جالندھر	1334	1127190	509804	298741	154431	156579	7635

10	لدھیانہ	1399	818615	302482	341175	65169	106346	3243
11	فیروز پور	4085	1423076	641448	479486	71504	216229	14409
12	امرتسر	1572	1413876	657695	510845	22704	194727	27905
	میزان	35314	11547919	3853573	2073546	1255377	4265401	100022
	فیصد		%100	%33.4	%17.9	%10.9	%36.9	%0.9

(صفحہ نمبر62)

جدول 40.2: ہندو دعویٰ کی روشنی میں مشرقی پنجاب

نمبر شمار	نام علاقہ	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
1	انبالہ ڈویژن	4695462	1318136	240296	650404	2451874	34752
2	جالندھر "	5438581	1877742	1322405	582269	1618800	37365
3	لاہور "	7218001	4199658	1442006	196505	1025005	354827
4	لائل پور "	1396305	877518	262737	68122	135937	51991
5	منٹگمری "	1329103	918564	175064	43456	167510	24509
	میزان	20077452	9191618	3442508	1540756	5399126	503444
	فیصد	%100	%45.78	%17.15	%7.67	%26.89	%2.51

جدول 40.3: سکھ دعوی کی روشنی میں مشرقی پنجاب

نمبر شمار	نام علاقہ	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
1	انبالہ ڈویژن	4695462	1318136	240296	650404	2451874	34752
2	جالندھر "	5438581	1877742	1322405	582269	1618800	37365
3	لاہور "	7218001	4199658	1442006	196505	1025005	354827
4	لائل پور "	1396305	877518	262737	68122	135937	51991
5	منٹگمری "	1329103	918564	175064	43456	167510	24509
6	میلسی تحصیل	281109	213413	21131	9104	34762	2699
7	خانیوال "	252471	176892	24380	7870	34038	9291
	میزان	20611032	9581923	3488019	1557730	5467926	515434
	فیصد	%100	%46.49	%16.92	%7.55	%26.63	%2.51

(صفحہ نمبر 63,64)

جدول 40.4: مسلم لیگ نے اپنی یادداشت میں جن علاقوں کو نامزد کیا

نمبر شمار	نام علاقہ	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
1	راولپنڈی ڈویژن	4700958	4020141	234071	21341	394863	30542
2	ملتان "	6325571	4761481	518621	141801	811035	92633
3	لاہور، امرتسر سیالکوٹ،	7064867	4140110	1434426	186518	951662	352151

	گوجرانوالہ اور شیخوپورہ ڈسٹرکٹ گورداسپور، شکرگڑھ وبٹالہ کی تحصیلات						
4	پٹھانکوٹ کے حصہ جن پر دعویٰ کیا گیا	132739	55351	7453	8493	59103	2339
5	فیروزپور تحصیل (تمام)	290286	160371	70782	11163	42357	5613
6	زیرہ تحصیل (تمام)	210819	137586	50209	7201	11662	4161
7	فاضلکا تحصیل (کے حصہ)	125119	70970	13315	7471	32534	829
8	مکتسر تحصیل (کے حصے)	108060	71922	21141	1933	12357	707
9	موگا تحصیل (کے حصے)	76618	20131	40740	1084	13989	674
10	جگراؤں تحصیل (کے حصے)	102120	45976	38264	5390	12013	477
11	لدھیانہ تحصیل (کے حصے)	225165	132450	35804	15476	39839	1596
12	سرالہ تحصیل (کے حصے)	26545	17246	4031	1769	3448	51

13	روپڑ تحصیل (کے حصے)	37812	18629	10575	2742	5084	782
14	ہوشیار پور اور اناتحصیل داسویا تحصیل سوالک کے مغرب میں گڑھ شنکر تحصیل	823736	338434	170263	120101	187676	7262
15	جالندھر ضلع (مکمل)	1127190	509804	298741	154431	156579	7635
	میزان	21377605	14400602	2948736	686914	2734201	507452
	فیصد	%100	%67.83	%13.79	%3.21	%12.79	%2.38

(صفحہ65)

جدول 40.5 سکھ دعوئی میں مشرقی پنجاب کے زیر آب پاشی نہری علاقے

ضلع کا نام علاقہ	نہر کا نام	زیر آبپاشی علاقہ (ایکڑوں میں)	ضلع کا کل زیر آبپاشی
(1) روہتک	ویسٹرن جمنا کنال	795627	795627
(2) کرنال	ویسٹرن جمنا کنال	627317	
	سرسوتی کنال	154880	782197
(3) انبالہ	ویسٹرن جمنا کنال	4547	4547
(4) حصار	ویسٹرن جمنا کنال	639421	

	گھاگر کنال	72978	
	سرہند کنال	35425	747824
(5)فیروز پور	سرہند کنال	1212532	
	ایسٹرن کنال	341623	1554155
(6)لدھیانہ	سرہند کنال	229469	229469
(7)منٹگمری	ایسٹرن کنال	272	
	دیپالپور کنال	680436	
	پاکپتن کنال	485424	
	لوئر باری دو آب کنال	996892	
	لوئر چناب کنال	10	2163034
(8)لاہور	دیپالپور کنال	298387	
	اپر باری دو آب	834086	
	لوئر باری دو آب	12421	1144894
(9)ملتان (صرف آدھا)	پاکپتن کنال	392963	
	میلسی کنال	345817	
	لوئر باری دو آب کنال	214192	
	حویلی کنال	448576	1401548
(10)گورداسپور	اپر باری دو آب کنال	123232	123232
(11)امرتسر	اپر باری دو آب کنال	488512	488512
(12)لائل پور	لوئر باری دو آب کنال	128	
	اپر چناب کنال	2431	
	لوئر چناب کنال	1706786	1709345
(13)گوجرانوالہ	اپر چناب کنال	682303	
	لوئر چناب کنال	330024	1012327
(14)شیخوپورہ	اپر چناب کنال	746134	

	لوئر چناب کنال	451882	1198016
(15) سیالکوٹ	اپر چناب کنال	14124	14124
(16) جھنگ (آدھا حصہ)	لوئر چناب کنال	208650	
	حویلی کنال	53678	
	رنگپور کنال	86532	
	لوئر جہلم کنال	164858	513718
میزان		13882567	13882567

(صفحہ 69)

جدول 40.6 سکھ دعوئی میں مغربی پنجاب کے زیر آبپاشی نہری علاقے

1. ملتان (آدھا حصہ)	پاکپتن کنال	392963	
	میلسی کنال	345817	
	لوئر باری دو آب کنال	214192	
	حویلی کنال	448576	1401548
2. جھنگ (آدھا حصہ)	لوئر چناب کنال	208650	
	حویلی کنال	53678	
	رنگپور کنال	86532	
	لوئر جہلم کنال	164858	513718
3. مظفرگڑھ	حویلی کنال	397	
	رنگپور کنال	156738	157135
4. گجرات اپر	جہلم کنال	499257	
	لوئر جہلم کنال	16648	515905
5. شاہ پور	اپر جہلم کنال	2974	

	لوئر جہلم کنال	925525	928499
6.جہلم	پنڈ دادن خان کنال	6328	6328
7.شاہ پور، مظفر گڑھ، میانوالی	تھل کنال	1896000	1896000
میزان		5419333	5419333

جدول :40.7 برٹش پنجاب میں آبادی کی تقسیم

(i)	مسلم	16217242	%57.07
(ii)	سکھ	3757401	%13.22
(iii)	شیڈول کاسٹ	1248635	%4.39
(iv)	ادھرمی	343685	%1.21
(v)	جین	38233	%0.13
(vi)	کاسٹ ہندو	6301737	%22.18
(vii)	عیسائی	504941	%1.78
(viii)	دیگر	6945	%.02
	میزان	28418819	%100

(صفحہ 84)

جدول :40.8 سکھ دعویٰ میں کل زیر آبپاشی علاقوں کے اعداد و شمار

	زیر آب پاشی علاقے	فیصد
برٹش پنجاب	19301900	%100
مغربی پنجاب	5419333	%28.08
مشرقی پنجاب	13882567	%71.92

(صفحہ 70)

جدول 40.9: باری دو آب میں آبادی کی تقسیم

نمبر شمار	نام علاقہ	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
.1	گورداسپور ڈسٹرکٹ ☆	833684	428128	198750	16562	143734	46510
.2	امرتسر ڈسٹرکٹ	1413876	657695	510845	22704	194727	27905
.3	لاہور ڈسٹرکٹ	1695375	1027772	310646	32685	252004	72268
.4	منٹگمری "	1329103	918564	175064	43456	167510	24509
.5	ملتان "	1484333	1157911	61628	24530	225342	14922
	میزان	6756371	4190070	1256933	139937	983317	186114
	فیصد	%100	%62.02	%18.60	%2.07	%14.56	%2.75

(صفحہ 71)

☆ دریائے راوی کے جنوب میں ڈسٹرکٹ گورداسپور کا مطلب تمام گورداسپور ڈسٹرکٹ سوائے پٹھانکوٹ تحصیل کے 96 دیہات، گورداسپور تحصیل کے 12 دیہات اور بٹالہ تحصیل کے 4 دیہات اور تمام شکرگڑھ تحصیل۔

جدول :40.10 پنجاب کے کچھ اضلاع میں آبادی کی تقسیم

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
.1	لاہور	1695375	1027772	310646	32685	252004	72268
.2	امرتسر	1413876	657695	510845	22704	194727	27905
.3	گورداسپور	1153511	589923	221261	45839	244935	51553
.4	لائلپور	1396205	877518	262737	68122	135937	51931
.5	شیخوپورہ	852508	542344	160706	22438	66744	60276
.6	گوجرانوالہ	912234	642706	99139	7485	100630	62274
.7	سیالکوٹ	1190497	739218	139409	65354	165965	80551
.8	گورداسپور	1153511	589923	221261	45839	244935	51553
.9	امرتسر	1413876	657695	510845	22704	194727	27905
.10	منٹگمری	1329103	918564	175064	43456	167510	24509

جدول :40.11 پنجاب کی کچھ تحصیلات (آبادی کی تقسیم)

نمبر شمار	تحصیل	کل آبادی	مسلم	سکھ	شیڈول کاسٹ	ہندو	عیسائی و دیگر
.1	اجنالہ	237049	140939	67986	2200	13215	12709
.2	فیروزپورہ	290286	290286	160371	70782	11163	42357
.3	زیرہ	210819	137586	50209	7201	11662	4161
.4	نوکدر	228783	135918	52037	19497	20269	1062
.5	جالندھر	443010	226623	86996	59597	64121	5673

.6	کپور تھلہ	130528	76614	29715	8939	14646	614
.7	سلطان پور	84462	55909	18186	5113	4937	317
.8	بھولاتھ	73055	53281	11327	3591	3642	1214
.9	بیلسی	281109	213413	21131	9104	34762	2699
.10	فیروز پور جھرکا	123743	97500	14	11855	13922	452
.11	نوہ	147649	85462	12	16425	45445	305
.12	امرتسر	789159	359025	243297	14394	161377	11066
.13	ترن تارن	387663	157731	199562	6110	20135	4130
.14	پٹھانکوٹ	153134	24859	10938	1848	967	10975
.15	گورداسپور	328819	42732	27310	766	15736	8186
.16	بٹالہ	380053	18027	23676	581	3787	21374

(Partition of Punjab Volume III)

تحصیل بٹالہ (ضلع گورداسپور) کے مسلمانوں کی ایک یادداشت

صدر مسلم لیگ بٹالہ نے مسلمانان بٹالہ کی طرف سے ایک یادداشت چیئرمین باؤنڈری کمیشن کو جون 1947ء میں پیش کی جس میں سے کچھ اہم نکات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

مسلم آئرن انڈسٹری بٹالہ :۔بٹالہ کی 191 منظور شدہ فاؤنڈری اور فیکٹریوں میں سے 175 مسلمانوں کی ملکیت تھیں۔ اور اول درجے کی کوئی بھی فیکٹری غیر مسلموں کی ملکیت نہیں تھی حتی کہ صرف دو فیکٹریاں درجہ دوم میں آتی تھیں۔ ان کے علاوہ مسلمان بلیک سمتھ (BlackSmith) 150 کے لگ بھگ ورکشاپوں کے مالک تھے۔ ان سب میں کام کرنے والی لیبر بھی مسلمان تھی۔ (قادیان جو تحصیل بٹالہ میں واقع تھا اسکو یادداشت کے ذریعہ پاکستان میں شامل کرنے کے لئے کہا گیا تھا)۔

اس یادداشت کے ساتھ 101 فاؤنڈریوں کے نام' قیام کی تاریخ' ملازمین کی تعداد کے ساتھ ان کا مذہب' مشینری کی تعداد اور مالیت' سالانہ مجموعی پیداوار' انکم ٹیکس جو ادا کیا گیا اس کی مالیت کوئلہ کی کھپت' اور لوہے کی کھپت کے اعداد و شمار منسلک تھے۔ صرف بٹالہ انجینئرنگ کمپنی جو سب سے بڑی تھی اس میں 1000 ملازمین اور مشینری کی مالیت بارہ لاکھ روپے تھی۔ اور سالانہ مجموعی پیداوار 24 لاکھ روپیہ تھی۔ اس کے علاوہ 176 جنرل آئرن اور سٹیل انڈسٹریز کے صرف نام درج تھے جو مسلمانوں کی ملکیت تھے۔

(The Partition of Punjab Vol-1 Page 472)

سکھوں کی طرف سے باؤنڈری کمیشن کو یادداشت

24 جولائی 1947ء کو سردار ہرنام سنگھ نے سکھوں کی طرف سے ایک یادداشت پیش کی جس میں دریائے راوی کے شمالی علاقے کو مکمل غیر مسلم علاقہ قرار دیتے ہوئے پٹھانکوٹ' گورداسپور' شکر گڑھ کی تحصیلات اور گاؤں (ضلع گورداسپور) ناروال اور پسرور تحصیلات اور گاؤں (ضلع سیالکوٹ) کے بارے میں مندرجہ ذیل تفصیلات پیش کی گئیں۔

کل زمین 567168 ایکڑ میں سے مسلم آبادی کی زمین 203348 ایکڑ جن کا کل لینڈ ریونیو 878928 روپے تھا جس میں سے مسلمانوں نے 320151 روپے اپنے حصہ کی ادائیگی کی۔ 1941ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 556418 افراد تھی جس میں سے مسلم 274213 تھے۔

جن علاقوں پر مسلم لیگ نے اپنی یادداشت میں دعویٰ کیا تھا

جدول :۔40.12 ان علاقوں کی تحصیلات' رقبہ اور آبادی

نمبر شمار	علاقہ جس تحصیل کا حصہ تھا	رقبہ (مربع میل)	کل آبادی	مسلم	ہندو	سکھ	شیڈول کاسٹ	عیسائی و دیگر
1	فاضلکا	236	64264	48275	4111	8966	2447	465
	فیصد		%100	%75.12	%6.40	%13.95	%3.81	%0.72
2	مکتسر	351	108060	71922	12357	21141	1933	707
	فیصد		%100	%66.56	%11.44	%19.56	%1.79	%0.65
3	جگراؤں	78	26898	18647	1445	5534	1206	66
	فیصد		%100	%69.32	%5.37	%20.57	%4.49	%0.25
4	لدھیانہ	238	181141	124905	35380	9323	9971	1562
	فیصد		%100	%68.95	%19.53	%5.15	%5.51	%0.86
5	سمرالہ	70	26558	18746	3354	2503	1908	47
	فیصد		%100	%70.59	%12.63	%9.43	%7.18	%0.17
6	نواں شہر	120	67058	33939	13196	11106	8822	22
	فیصد		%100	%50.59	%19.67	%16.56	%13.15	%0.03
7	پھلور	96	48726	32762	5457	5070	5348	89
	فیصد		%100	%67.24	%11.20	%10.40	%10.98	%0.18
8	روپڑ	150	66968	34335	10493	15817	5303	1020
	فیصد		%100	%51.27	%15.67	%23.62	%7.92	%1.52
9	انا	22	3822	2103	982	167	565	-

نمبر شمار	علاقہ جس تحصیل کا حصہ تھا	رقبہ (مربع میل)	کل آبادی	مسلم	ہندو	سکھ	شیڈول کاسٹ	عیسائی و دیگر
	فیصد		%100	%55.02	%25.83	%4.37	%14.78	%0.0
10	گڑھ شنکر	70	14292	8162	2526	1193	2293	118
	فیصد		%100	%57.11	%17.67	%8.35	%16.04	%0.66
11	ہوشیار پور	291	233022	122094	37794	36397	36203	1534
	فیصد		%100	%52.40	%16.22	%15.62	%15.10	%0.66
12	داسویا	299	212042	123272	27741	34480	21495	5054
	فیصد		%100	%58.14	%13.08	%16.26	%10.14	%2.38
13	پٹھانکوٹ	174	110774	50284	47663	5873	4748	2206
	فیصد		%100	%45.39	%43.07	%5.26	%4.29	%1.99
14	تھانہ مجیٹھہ (امرتسر تحصیل)	61701	32028	4389	21197	1543	2544	

جدول:-40.13 سکھ اور مسلم آبادی کی جائیدادوں اور زیر قبضہ رقبہ کی تقسیم

علاقہ (ضلع)	کل آبادی	آبادی		رقبہ زیر تسلط		لینڈ ریونیو		جائیدادوں کی تعداد		قابض افراد کی تعداد	
		مسلم	سکھ	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ
لاہور	1695375	1027772	310646	511797	936349	581235	1113579	93660	78477	16101	8777
		%60.6	%18.3	%31	%56	%32	%60				
امرتسر	1413876	657695	510845	207988	713046	338364	1364285	62397	124828	20741	15168
		%46.5	%36.1	%22	%74	%19	%76				
گورداسپور	1153511	589923	221261	405022	363385	668694	758727	101435	62841	20766	9076
		%51.1	%19.19	%35	%32	%35	%40				
سیالکوٹ	1190497	739218	139409	507175	276183	811398	469237	135661	35907	35439	3656
		%62	%11.7	%53	%29	%52	%30				
گوجرانوالہ	912234	642706	99139	874551	382438	965762	540683	62774	22152	12361	1596
		%70.4	%10.8	%61	%27	%56	%32				
شیخوپورہ	852508	542344	160706	734384	511981	1382446	1230399	63569	27806	4719	2541
		%63.6	%18.8	%54	%38	%49	%43				
لائلپور	1396305	877518	262735	1074019	562998	5436870	3638323	103544	38102	9590	1490
		%62.84	%18.82	%62	%32	%57	%38				
منٹگمری	1329103	918564	175064	1332928	436062	2865588	1064933	100340	20142	3737	902
		%69.1	%13.17	%62	%20.43	%61	%22.85				

جدول:- 40.14 مسلمان اکثریتی تحصیلات میں یہی تقسیم

علاقہ		آبادی		رقبہ زیر تسلط		لینڈ ریونیو		جائدادوں کی تعداد		قابض افراد کی تعداد	
(ضلع)	کل آبادی	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ	مسلم	سکھ
جالندھر	443010	226623	86996	111219	118431	235379	276534	43721	29812	7304	4706
		%51.15	%19.46	%46	%48	%43	%51				
نوکادر	228783	135918	52037	128757	89085	238048	197317	54730	23128	6709	3234
		%59.42	%22.74	%56	%39	%52	%43				
فیروزپور	290286	160371	70782	157208	205082	105761	182616	14800	25578	5833	5880
		%55.25	%24.38	%39	%51	%33	%57				
زیرا	210819	137586	50209	158655	137089	133840	142086	32051	17854	6598	4201
		%65.26	%23.82	%51	%44	%46	%49				
اجنالہ	237049	140939	67986	100787	149299	123278	246350	26553	19972	9020	2524
		%59.46	%28.68	%39	%58	%32	%64				

41۔ یورپی اقوام کی برصغیر پر قبضہ کی جدوجہد اور بحر ہند

برصغیر میں پیدا ہونے والی بعض اشیاء کی یورپین مارکیٹ میں بہت مانگ تھی۔ یہ چیزیں عموماً خشکی کے راستہ یا کچھ سمندری راستے سے بھیجی جاتی تھیں۔ ترکوں کی طاقت میں جب اضافہ ہوا تو خشکی کے راستے تجارتی مقاصد کے لئے یورپین اقوام کے لئے قریب قریب بند ہو گئے۔ تو پرتگیز پہلی قوم تھی جس نے اس میں سبقت حاصل کی۔ پرتگال کا پرنس ہنری (1339-1460ء) نیوی گیٹو (Navigator) کے نام سے مشہور ہوا نے اس میدان میں ایسی ٹھوس بنیاد فراہم کر دی کہ اس کے نتیجہ میں پرتگیز 1471ء میں خط استواء عبور کرتے ہوئے 1481ء میں دریائے کانگو تک جا پہنچے۔

کنگ ایمونیل (Emmanuel) کی سرپرستی میں واسکوڈی گاما نے بحری جہاز کے ذریعہ 8 جولائی 1497ء کو لزبن کے نزدیک بیلم (Belem) سے اپنے سفر کا آغاز کیا اور 11 مئی 1948ء کو برصغیر میں کالی کٹ کے مقام پر لنگر انداز ہوا۔ اس زمانے میں سمندری حکمرانی اور برصغیر کی تجارت مسلمانوں کو ہاتھ میں تھی۔

1501ء میں واسکوڈی گاما دوسری مرتبہ برصغیر آیا اور کیناانور (Cannanore) میں ایک فیکٹری قائم کی اور 1503ء میں واپس چلا گیا۔ آہستہ آہستہ پرتگیزیوں نے اپنے مراکز کالی کٹ، کوچین اور کینانور میں کھول لئے۔ 1503ء میں کوچین کی لڑائی اور 1509ء میں ڈایو (Diu) کے مقام پر جو جنگیں ہوئیں وہ برصغیر کی تاریخ میں بہت اہمیت کی حامل تھیں۔ شاہ زمورین (Zamorin) جن کو "پہاڑوں اور نہروں کے آقا" کا خطاب دیا گیا تھا اس زمانے میں اپنے آپ کو بلا شرکت غیرے سمندری حکمران سمجھتے تھے۔ حقیقتاً زمورین کی کامیابی میں ملابار کے ایک مسلمان خاندان کا بہت عمل دخل تھا جو سو سال سے زائد عرصے تک زمورین کے بحری بیڑے کے ایڈمرل رہے۔ حتیٰ کہ گجرات کے سلاطین اور کونکن (Konkan) کے حکمرانوں نے بھی انکی برتری تسلیم کر لی۔ اس سے پہلے 500 سال تک یہ دعوی کالی کٹ کے حکمران کرتے رہے تھے۔ شاہ زمورین نے پرتگیزیوں پر حملہ کیا لیکن کوچین کے مقام پر شکست کھائی۔ جس کے ساتھ ہی پرتگیز برتری کا آغاز ہو گیا۔

تاریخ میں کالی کٹ کے ایڈمرل مارا کرز (Marrakkars) کے نام سے مشہور تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر اور بحری اڈہ پونانی (Ponnani) میں واقع تھا۔ بعد میں جب پرتگیزیوں کے

ساتھ ان کی بحری معرکہ آرائی بڑھ گئی تو یہ کوٹاکل (Kottakkal) کی طرف چلے گئے جہاں انہوں نے بحری اڈہ اور قلعہ تعمیر کیا۔ زمورین کی طاقت جب پرتگیزیوں کے ساتھ معرکہ آرائیوں میں کافی حد تک کمزور ہو گئی تو انہوں نے ترکوں سے امداد طلب کی اور کامبے اور کالی کٹ Cambay اور Calicut کے حکمرانوں اور ترکی کے سلطان کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا۔ ترک سلطان سلیمان نے اپنے گورنر مصر سلیمان پاشا الخادم کو ہدایات جاری کیں کہ وہ سویز میں مقدس لڑائی کی تیاری کرے۔ اور ان تمام بندرگاہوں پر قبضہ کر لے جن کی وجہ سے مکہ اور مدینہ کے راستہ بند کئے جاسکتے ہوں۔

دراصل البوقرق کے ملاکا (Malacca) پر قبضہ سے پہلے جو خیالات تھے ان کے مطابق وہ مور (Moor) نسل کے مسلمانوں کو برصغیر سے نکالنے کی خواہش رکھتا تھا۔ اس کے مطابق اگر ملاکا مور مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائے تو مکہ اور قاہرہ دونوں تباہ ہو جائیں گے۔

سلیمان 1538ء کو برصغیر پہنچا لیکن ترک بحری بیڑہ 20 فروری 1538ء کو یہاں پہنچنے کے بعد بعض وجوہات کی بناء پر واپس چلا گیا۔

برصغیر کی تاریخ میں ایک نام کنجالی (Kunjali) کا ہے جس نے بہادری کے ساتھ پرتگیز قوت کا مقابلہ کیا۔ اسی دوران کنجالی نے 1553ء اور 1564 میں بعض معرکے سر کئے۔ 1569ء میں وائسرائے کونڈے دی اٹوکویرا Conde de Atouquiera نے ایک بہت بڑا بیڑہ روانہ کیا جن کا مقابلہ کنجالی سے ہوا پرتگیز کپتان ڈی میرنڈا زخمی اور بعد میں ہلاک ہو گیا اور کنجالی کو فتح نصیب ہوئی۔ کنجالی 1595ء میں فوت ہوا۔

1580ء میں پرتگال کو سپین کے فلپ۔ II نے اپنے ملک سپین کا حصہ بنا دیا سپینی اور پرتگیز سخت متعصب کیتھولک عقیدے کے مالک تھے اور جبراً عوام کو مذہب بدلنے پر مجبور کرتے تھے۔ مسلمانوں سے انہیں ایسی ضد تھی کہ مقبوضہ علاقوں میں مسجدوں کو گرجا گھروں میں تبدیل کر دیتے۔ البتہ مقامی عورتوں سے شادیاں کرتے رہے۔ آخر کار سترھویں صدی کے شروع میں ان کا زوال شروع ہو گیا۔

ولندیزی تاجر بھی برصغیر آنے کے لئے بے تاب تھے 1592ء میں بڑے بڑے ولندیزی تاجروں کی ایمسٹرڈم میں میٹنگ ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ برصغیر سے تجارت کے لئے ایک کمپنی قائم کی جائے۔ 1595ء میں پہلا ولندیزی بحری بیڑہ مشرق کے لئے روانہ ہوا۔ کارنیلس ہاؤٹ مین (Cornelius Houtman) 1597ء میں بہت سا سامان لے کر واپس پہنچا۔ کئی ولندیزی

کمپنیاں اسی طرح شروع ہوئیں لیکن 1602ء میں تمام کمپنیوں کو ایک "ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی" میں شامل کر دیا گیا۔ 1604ء میں ان کا معاہدہ مالابار کے حکمران زمورین کے ساتھ ہوا کہ پرتگیزیوں کو بے دخل کیا جا سکے۔ ولندیزی یہاں تو کچھ حاصل نہ کر سکے البتہ 1641ء میں انہوں نے ملاکا پر قبضہ کر لیا۔ 1658ء میں سیلون پر قبضہ کیا۔ برصغیر میں انکے زیر قبضہ نیگاپٹنام (Negapatnam) جو مدراس کے ساحل پر واقع تھا اس کے علاوہ بنگال کے علاقے میں چن سورہ (Chinsurah) کا علاقہ بھی شامل تھا۔

کولمبو پر قبضہ کی تاریخ 7 مئی 1654ء تحریر کی گئی ہے۔ کوچین اور مالابار کے کچھ حصہ پر ولندیزیوں کا قبضہ 1663ء میں ہوا۔ 70-1660ء کے دوران جس طرح پرتگیزیوں نے بحر ہند کو نظر انداز کیا اسی طرح ولندیزیوں کی بھی کوئی خاص توجہ اس طرف نہ رہی اور اسی دوران برٹش کمپنی کو سورت' مدراس اور کلکتہ میں اپنے قدم مضبوط کرنے کا موقعہ مل گیا۔

پرتگیزیوں نے اپنے تجارتی تعلقات وجے نگر کی ریاست سے استوار رکھے اور اس ریاست کا زوال پرتگیزیوں کی طاقت کا زوال ثابت ہوا۔ 1961ء میں پرتگیزی مقبوضہ علاقے جن میں گوا' داماؤ (Damao) اور نگر حویلی شامل تھے بھارتی افواج نے قبضہ کر لیا۔

ڈنمارک بھی دیگر یورپین اقوام کی طرح برصغیر سے تجارت میں دلچسپی رکھتا تھا۔ انہوں نے 1620ء میں ٹرانکی بار (Tranquebar) جو تنجور ڈسٹرکٹ میں واقع تھا اپنی جگہ بنائی۔ 1676ء میں انہوں نے سرامپور (Serampore) پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ڈنمارک کو اپنا مستقبل برصغیر میں کچھ بہتر نظر نہ آیا تو 1845ء میں یہ تمام علاقے حکومت برطانیہ کو فروخت کر دیئے۔

برطانوی اور فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنیوں کا دور برصغیر کی تاریخ میں بہت اہم ہے۔

فرانسیسی مالابار کے ساحل پر 1527ء کے قریب پہنچے لیکن انڈیا کے ساتھ ان کی باقاعدہ تجارت کا آغاز 1601ء میں ہوا۔ فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی 1664ء میں قائم کی گئی جسے بحر ہند میں مستقل قبضہ مڈغاسکر اور ہمسایہ جزیروں کا دے دیا گیا۔ ساتھ ہی برصغیر میں فیکٹریاں قائم کی گئیں اور فرانسیسیوں نے دیگر یورپی قوموں کی طرح چھوٹی تجارتی منڈیاں قائم کر لیں۔ مارچ 1670ء میں اس مقصد کے لئے سیلون میں قدم جمانے کا فیصلہ کیا گیا۔ وہاں پہنچنے پر کینڈی (Candy) کے بادشاہ نے ٹرنکومالی پر قبضہ کا اختیار دے دیا۔ لیکن فرانسیسی جب وہاں پہنچے تو ولندیزی پہلے سے ہی وہاں قدم جما چکے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید برصغیر کی تاریخ کچھ اور ہی ہوتی۔ البتہ پانڈی چری میں بنیاد رکھ دی گئی فرانسیسیوں نے 1740ء میں انگریزوں کے قدم روکنے کے لئے خلیج بنگال کا رخ کیا لیکن معمولی جھڑپوں کے بعد سلسلہ

رک گیا۔ 1758ء میں ایک دفعہ پھر کوشش کی گئی۔ لیکن انگریز اپنے قدم ہندوستان میں جما چکا تھا اور اب سوال بحرِ ہند اور برصغیر کے ساحلوں پر برتری کا تھا۔ فرانسیسیوں نے 1782ء میں حیدر علی سے مل کر ایک اور کوشش کی لیکن حیدر علی کے انتقال کے بعد انگریزوں کی پوزیشن اتنی مستحکم ہوئی کہ 1941ء تک پھر بحرِ ہند میں کوئی سوال اس کو غیر مستحکم کرنے کا پیدا ہی نہ ہوا۔ اور وہ برصغیر کے ساتھ بحر ہند کے پانیوں پر بھی حکمرانی کرنے لگا۔

انیسویں صدی میں جب فرانسیسی فلیٹ ٹریفلگر کے مقام پر 1805ء میں تباہ ہو گیا تو برطانیہ دنیا میں تنہا سمندری طاقت رہ گیا۔ اور سوئز کینال کی تعمیر بھی اسی دوران ہوئی جس نے انگریزوں کی طاقت میں اضافہ کیا۔ البتہ 1895ء میں امریکہ نے سپین کو شکست دے کر فلپائن پر اپنا قبضہ جما لیا۔

کافی عرصے بعد جرمن بھی بحرِ ہند میں داخل ہوئے اور ٹانگانیکا پر قبضہ کر لیا۔ اسی طرح صومالیہ پر قبضہ کے بعد اٹلی کو بھی بحرِ ہند میں داخلہ کا موقعہ حاصل ہوا۔ بحیرہ احمر میں جبوتی پر فرانس نے قبضہ کر لیا جو عدن کے بالمقابل تھا۔ اور بحری اڈے قائم کیے گئے۔

بحرِ ہند کی تصویر جو پہلی جنگ عظیم 18-1914ء سے پہلے کھینچی جا سکتی ہے کچھ اس طرح تھی۔ بحرِ ہند پر انگریزوں کا مکمل راج تھا۔ کوئی قوم یا قومیں مل کر بھی اس کے اختیارات کو آنکھوں میں آنکھ ڈال کر دیکھنے کی حیثیت میں نہ تھیں۔ لیکن جرمنی، اٹلی اور فرانس مشرقی افریقہ کی سرزمین پر موجود تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد بحرِ ہند سے جرمنی کی موجودگی ختم ہو گئی۔

بحرِ ہند میں جاپانیوں نے بالآخر انگریزی اجارہ داری کو ختم کر دیا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان انڈمان اور نکوبار تک پر قابض ہو گیا اور اپریل 1942ء میں سیلون پر بھی حملہ آور ہوا۔

دوسری جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد برصغیر میں آزاد مملکتوں کے قیام کے ساتھ ہی بحرِ ہند میں طاقت کا توازن مختلف ہو گیا مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان، سیلون اور برما کے ساتھ ٹکرانے والی بحر ہند کی لہریں ان آزاد مملکتوں کے راج میں بہنے لگیں۔ امریکی اثر و نفوذ، روسی طاقت کے اثرات بحرِ ہند پر سایہ فگن ہوئے۔

برصغیر میں فرانسیسی مقبوضہ علاقے

فرانسیسیوں نے سب سے پہلے 1603ء میں تجارتی مقاصد کے لئے سمندری راستے سے

برصغیر کا رخ کیا جس میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ 1642ء میں کارڈینل ریچی لیو (Richelieu) نے ڈی اوریئنٹ (d'orient) کے نام سے اپنی مہم کا آغاز کیا لیکن کوئی نتیجہ حاصل نہ ہو سکا۔ کالبرٹ (Colbert) نے 1664ء میں بڑے پیمانے پر کمپنی قائم کی لیکن مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہونے کے بناء پر مڈغاسکر میں مرکز قائم کر لیا۔ اسی کمپنی کے ریذیڈنٹ کیرون (Caron) نے سورت میں ایک ایجنسی قائم کی اس کے بعد انہوں نے ولندیزیوں سے ٹرنکومالی کی بندرگار جو سیلون میں واقع تھی چھین لی۔ ولندیزیوں نے جلد ہی اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ کیرون نے 1672ء میں سان تھومے (San Thome) ولندیزی مقبوضہ علاقے پر جو ان کے قبضہ میں بارہ سال سے تھا قبضہ کر لیا۔ لیکن ولندیزیوں نے 1674ء میں اسے واپس لے لیا۔

فرانکوئس مارٹن (Francois Martin) نے کمپنی کے بنیادوں کو مضبوط کیا اور ٹرنکومالی اور سان تھومے کے بعد پانڈی چری کو 1683ء میں مقامی راجہ سے خریدا۔ اس وقت یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ 1693ء میں ولندیزیوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور 1697ء میں معاہدہ Ryswick کے بعد پانڈی چری پر دوبارہ فرانس کا قبضہ ہو گیا اور پھر یہ مستقل طور پر سب سے اہم فرانسیسی مقبوضہ علاقے کا درجہ اختیار کر گیا۔

زیریں بنگال میں چندر گاؤں 1688ء میں سلطنت دہلی سے حاصل کیا گیا۔ ماہے (Mahe) 1725-26 میں زیر قبضہ آیا۔

(i) **پانڈی چری** :۔ برصغیر میں فرانسیسی مقبوضہ علاقوں میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ اس کا دارالحکومت گورنر کا ہیڈ کوارٹر بھی تھا۔ یہ Coromendal Coast پر واقع اور سڑک کے راستہ مدراس سے اس کا فاصلہ 105 میل تھا۔ مقبوضہ علاقے کا کل رقبہ 115 مربع میل اور آبادی 222572 افراد تھی۔ پانڈی چری ٹاؤن کی آبادی 59835 تھی۔

(ii) چندر ناگور :۔ ہگلی کے کنارے پر آباد تھا۔ 1948ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی 44786 افراد پر مشتمل تھی۔ فرانس نے اس پر مستقل قبضہ 1688ء میں کیا۔ جس سے پہلے ان کا یہاں عارضی قبضہ تھا۔

(iii) **کاری کل (Karikal)** :۔ یہ Coromendal Coast پر مدراس کے تنجور (Tanjore) ڈسٹرکٹ اور خلیج بنگال کے درمیان واقع تھا' اس میں کل 110 دیہات اور کل رقبہ 53 مربع میل تھا۔ انتظامی لحاظ سے یہ گورنر پانڈی چری کے زیر کمان تھا۔

یہاں کی آبادی 93053 (1883ء)۔ 75526 (1891ء)، 54003 (1901ء)

,60447(1941ء) اور 60665(1948ء) میں تھی۔

مندرجہ بالا 110 دیہات کو 6 کیمون (Commune) میں تقسیم کیا گیا تھا۔

(i)Karikal (ii)La Grande Aide (iii)Nedungadu,
(iv)Cot-Kery (v)Nearvy (vi)Trincular

ہر کیمون کا ایک میئر اور کونسل ہوتی تھی۔ کاریکل فرانس کے قبضہ میں 1815ء کے بعد آیا۔ کاریکل ٹاؤن کی آبادی 23008 تھی۔

کل فرانسیسی مقبوضہ علاقوں میں 5 کے علاوہ کچھ لاجز (Lodges) اور پلاٹ شامل تھے۔ جن کا کل رقبہ 203 مربع میل اور آبادی 362045 تھی۔ کچھ پلاٹ جہاں فرنچ فیکٹریاں وغیرہ قائم تھیں وہ جگدیا (Jugdea) قاسم بازار' برہا پور' پٹنہ' ڈھاکہ' موسولی پٹم' کالی کٹ اور سورت وغیرہ کے علاقوں میں تھے۔

پرتگالی مقبوضہ علاقے

پرتگالی مقبوضہ علاقے تمام صوبہ بمبئی کی حدود میں واقع تھے۔ جن میں گوا کا علاقہ بحیرہ عرب کے ساحل پر' دامان کا علاقہ گجرات کے ساحل پر جسے Pragana-Nagar-Avely کہا جاتا تھا۔ اور ڈایو Diu کا چھوٹا جزیرہ جس کے ساتھ دو جگہیں گوگولا (Gogola) اور سمبور کاٹھیاواڑ کے انتہائی جنوب کی سمت میں واقع تھا۔ ان تینوں علاقوں کو پرتگیز Estado da India Portuguesa کہتے تھے۔ پرتگیز انڈیا کا کل رقبہ 3983 مربع کلو میٹر تھا اور آبادی 624177(1940ء) تھی۔

گوا (Goa):۔ اس کے شمال میں ساونت وادی (Savantwadi)' مغرب میں بحیرہ عرب' جنوب میں شمالی کنارا' اور مشرق میں مغربی گھاٹ کے علاقے تھے۔ زیادہ سے زیادہ لمبائی شمال سے جنوب کی سمت 62 میل تھی۔ اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی مشرق سے مغرب کی سمت 40 میل تھی۔ کل رقبہ 3806 مربع کلو میٹر تھا۔ جو پرانے مقبوضہ علاقوں پر مشتمل تھا جن میں گوا کا جزیرہ بھی شامل تھا جس پر پرتگیزیوں نے 1510ء میں قبضہ کیا تھا۔ اور ہمسایہ میونسپلٹی کے علاقے Salsette' باردیز' اور مورموگاؤ (Mormugao) جن پر 1543ء میں قبضہ ہوا۔ اور نئے علاقے (Conquests)

(New)جن میں میونسپلٹی کے علاقے پرنیم (pernem) سانکویلم (Sanquelim)' پونڈا (Ponda) کیوپم (Quepem) کاناکونا (Canacona)' ستاری (Satari) اور سنگویم (Sanguem) جن پر اٹھارویں صدی کے آخری حصہ میں اور انیسویں صدی کے شروع میں قبضہ کیا گیا تھا۔

گوا کی کل آبادی 540925 (1940) افراد پر مشتمل تھی جن میں سے 2,86,599 ہندو' 2,45,878 کیتھولک' اور باقی آبادی مسلم' پارسی اور یہودیوں پر مشتمل تھی۔

دامان (Daman) کی آبادی 63521 اور دایو (Diu) کی 19731 افراد پر مشتمل تھی۔ پرتگیز انڈیا میں 4 شہر' 3 ٹاؤن' اور 600 دیہات شامل تھے جن میں 1,30,000 گھرانے آباد تھے۔

ولہاس (Velhas) کا علاقہ گنجان آباد تھا اور یہاں کے باشندے بیرون ملک ملازمت کا رجحان رکھتے تھے اور 48-1947ء میں تقریباً" 1,20,000 گوا کے باشندے پاک و ہند کے علاوہ برٹش ایسٹ افریقہ میں ملازم تھے۔ ولہاس میں اکثریت کیتھولک مذہب سے تعلق رکھتی تھی۔ نواس (Novas)) میں ہندو بمقابلہ کیتھولک اکثریت میں تھے۔ (مسلمان اقلیت میں تھے اور انکی تعداد سینکڑوں میں تھی اور وہ کونانکی اور ہندوستانی زبانیں بولتے تھے۔)

مختصر تاریخ :۔گوا پر 1510ء میں مشہور پرتگیز الفانسو ڈی البوقرق (Albuquerque) نے قبضہ کیا اور یہاں پرتگیز اقتدار کی مضبوط بنیاد رکھ دی۔ اس وقت سے گوا اہمیت کا حامل ہے۔ سلطنت بیجاپور کی فوجوں سے ان کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ لیکن پرتگیز مزید Velhas Conquistas یا نئے مقبوضہ علاقے ہی حاصل کر سکے۔

اس کے بعد مراٹھے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ پرتگیزیوں کی جنگیں ہوئیں 1741ء میں مراٹھوں نے گوا کے نواح میں حملہ کیا جس سے گوا شہر بھی خطرے میں پڑ گیا۔ پرتگال سے 12000 فوج کے افراد یہاں پہنچے جنہوں نے حملہ آوروں کو شکست دی اور نتیجہ میں Novas Conquistas کے علاقہ کو پرتگیز مقبوضہ جات میں شامل کر لیا۔ 1844ء میں کچھ لوگوں کو پناہ دینے کے معاملے پر برٹش گورنمنٹ بمبئی سے حالات خراب ہو گئے۔ 1852ء میں رینس آف ستاری (Ranes of Sattari) نے Novas Conquistas میں بغاوت کر دی۔ 1871ء میں آرمی نے بغاوت کر دی جس کے نتیجہ میں شاہ پرتگال کے بھائی نے آکر آرمی کو ختم کر دیا جس کے بعد دوبارہ اس کا اجراء نہیں کیا گیا۔ 1895ء میں ٹروپس میں دوبارہ بغاوت پھیل گئی اور

رینس نے دوبارہ باغیوں کے ساتھ شمولیت اختیار کر لی اور یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکا جب تک کہ لزبن سے ایک وفد نہ بھیجا گیا۔ رینس نے 1901ء میں ایک دفعہ پھر بغاوت کر دی۔ اس کے بعد 1912ء میں جب اسی نے دوبارہ بغاوت کی تو فوج کو باہر سے اس مسئلہ کے نپٹنے کے لئے بلایا گیا جس نے 1913ء کی گرمیوں میں اس پر قابو پایا۔ اس کے بعد کوئی اہم مسئلہ نہیں اٹھا۔

انتظامیہ:۔ انتظامی لحاظ سے پرتگیز انڈیا ایک گورنر جنرل کے ماتحت تھا جو دارالحکومت پنجن (Panjin) میں رہتے تھے۔ اس کو بعد میں نوا۔ گوا کہا جانے لگا تھا۔ اس کے تین ڈسٹرکٹ تھے جن کے نام گوا' دامان' اور ڈایو تھے۔ آخری دو ایک لیفٹیننٹ گورنر کے ماتحت تھے جبکہ ڈسٹرکٹ گوا براہ راست گورنر جنرل کے زیر انتظام تھا۔

پورٹ آف مورموگاؤ (Mormugao):۔ یہ پرتگیز انڈیا میں ویسٹ انڈیا پرتگیز ریلوے کا آخری سٹیشن تھا۔ جسے مدراس ہیڈ کوارٹر سے مدراس اینڈ ساؤتھرن مرہٹہ ریلوے چلاتی تھی۔

دامان:۔ یہ گلف آف کمبے (Cambay) کے دہانہ پر اور بمبئی سنٹرل سٹیشن سے چار گھنٹہ کی مسافت پر واقع تھا۔ یہ دو حصوں میں تقسیم تھا ایک خاص دامان تھا اور دوسرا نگر حویلی دونوں کے درمیان ایک باریک انڈین پٹی تھی جہاں سے بی بی اینڈ سی آئی ریلوے گزرتی تھی۔ دامان خاص کا رقبہ 22 مربع میل جس میں 26 گاؤں شامل تھے اور آبادی 19741 (1931ء) تھی جس میں سے صرف 1675 افراد عیسائی تھے۔ گھرانوں کی کل تعداد 4095 تھی۔ نگر حویلی کا رقبہ 60 مربع میل اور آبادی 38260 (1931ء) تھی۔ کرسچن کی تعداد صرف 400 تھی اور یہاں 6069 گھرانے آباد تھے۔ جب 1558ء میں پرتگیزیوں نے یہاں اپنا مستقل قبضہ قائم کیا تو یہاں قائم مسجد کو چرچ میں تبدیل کر دیا اور آٹھ مزید اپنی عبادت گاہیں تعمیر کیں۔ دیسی عیسائیوں نے یورپین لباس اختیار کر لیا۔ یہاں پرتگالی اور گجراتی زبانیں بولی جاتی تھیں۔

ڈایو (DIU):۔ یہ جزیرہ جزیرہ نما کاٹھیاواڑ کے انتہائی جنوب سے ہٹ کر واقع تھا۔ اس کے تین حصے تھے (i) خاص ڈایو جزیرہ (Diu Island) گوگولا گاؤں اور سمبور کا قلعہ۔

جزیرہ ڈایو کی زیادہ سے زیادہ لمبائی 7 میل اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال سے جنوب کی جانب 2 میل تھی۔ رقبہ 20 مربع میل۔ ڈایو ٹاؤن کی آبادی 50,000 کے قریب اور جزیرہ کی کل آبادی 19731 (1940ء) تھی جن میں سے 350 کرسچن تھے۔

انتظامیہ :-

گورنر جنرل آف پرتگیز انڈیا :- Commandante Quintanilha Dias

چیف آف ملٹری سٹاف :- Maj: Alexandre Aguiar

پولیس کمشنر :- Maj: Daniel Fernandes Aguiar

ڈائریکٹر ہیلتھ :- Dr. Victor Dias.

ڈائریکٹر پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف :- Oliveira Chaves

پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ :- ڈائریکٹر انجینئرنگ :- Jose Godinho

ڈپٹی ڈائریکٹر :- Bernardino Camilo Da Costa

ہائی کورٹ کے جج :- چیف جسٹس :- Dr. Antonio Miranda

Dr. Braganza Pereira, Dr. Virgilio Souza.

Dr. Nicolau Sobrinho, Dr. B. Rau.

ایڈووکیٹ جنرل :- Vasco Ferreira Martins

ڈائریکٹر فنانس :- A.J.M. De Melo Moreira

(ڈپٹی) ایڈووکیٹ جنرل :- Dr. Antonio Taumaturgo Pereira

منتخب نمائندے برائے لیجسلٹو کونسل :۔

(i)Rev. FatherCanon CastilhoSerpado Rosari0 Noronha(ii) AntonioJose Joao FranciscoPintode Menezes(iii) Antonio AnastasioBrutoda Costa (iv) Vinacia SinaiCoissoro(v) Dr.Joao Filipe Ferreira

بھارتی وائس کونسل نواگوا میں :۔ Prof: ArmandoMenezes

پرتگیز وائسرائے اور گورنر

1	ڈوم فرانسکوڈی الیماڈا	وائسرائے	1509-1505ء	Dom FranciscoDe Almeida
2	افونسوڈی البوقرق	گورنر	1509-1515ء	Afonsode Albuquerque
3	لوپو سوادس ڈی البرگاریا	گورنر	1515-1518ء	LopoSoaresde Albergarias
4	ڈیگولوپس ڈی سکویرا	گورنر	1518-1522ء	DiogoLopesde Sequeira
5	ڈوم دوارتے ڈی مینی سس	گورنر	1522-1524ء	DomDuarte de Meneses
6	ڈوم واسکوڈی گما	وائسرائے	1524ء	Dom VascodeGama
7	ڈوم ہنرک ڈی مینی سس	گورنر	1524-1526ء	Dom Henriquede Meneses
8	لوپو واز ڈی سامپائیو	گورنر	1526-1529ء	Lopo VazdeSampaio
9	نوڈی کنہا	گورنر اور تیسرا وائسرائے	1529-1538ء	NunodaCunha

Portugese Trade with India in the sixteenth century, Page 249, K.S.Mathew, Ramesh Jain Manohar Publications, New Dehli, 1983.

42. پریس... (Press)

برصغیر میں آباد انگریز ابتداء میں اخبارات انگلستان سے منگوایا کرتے تھے۔ اس دور میں چونکہ اخبارات سمندری راستے سے آیا کرتے تھے اس لئے ان کے یہاں پہنچنے میں آٹھ نو ماہ کا عرصہ لگ جایا کرتا تھا۔ ابتداء میں انگریزوں کے درمیان باہمی چپقلش نہ تھی لیکن جب انہیں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تو رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے انہیں مقامی طور پر اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی

1766ء میں ولیم بولٹس نامی انگریز نے ایک اشتہار کلکتہ کے بعض مقامات پر چسپاں کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ کلکتہ میں چھاپہ خانہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بے حد تکلیف ہے۔ انگریزی رعایا کے لئے یہ بڑی اہمیت کی بات ہے کہ وہ ایک دوسرے کا حال جان سکیں وغیرہ۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ارباب نے اسے بے دخل کر دیا۔

برصغیر کا پہلا انگریزی اخبار:۔ اس کا نام "بنگال گزٹ" تھا۔ اسے جیمز آگسٹس ہکی نے جاری کیا۔ اسے ہکی گزٹ بھی کہتے ہیں۔ یہ غالباً" 1778ء کا واقعہ ہے۔ 1782ء میں یہ اخبار بند ہو گیا۔ جس سال ہکی کا اخبار جاری ہوا اسی برس "انڈین گزٹ" اخبار جاری کیا گیا۔ یہ تقریباً" نصف صدی تک تاریخ بنانے کے بعد 1833ء میں "بنگال ہرکارو" میں شامل کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ دونوں اخبار 1866ء میں "دی انڈین ڈیلی نیوز" میں شامل کر دیئے گئے۔ دیگر اخباروں کی تفصیلات اس طرح ہیں۔ "بنگال ہرکارو" کے مدیر چارلس میک کلینز تھے۔

جدول 42.1:

نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت	سن اشاعت ء
1	بنگال گزٹ	بنگال	1780
2	کلکتہ گزٹ	بنگال	فروری 1784
3	کلکتہ کرانیکل	بنگال	1786
4	بنگال جرنل	بنگال	
5	مدراس کوریئر	مدراس	1785
6	ہرکارو	"	1791
7	مدراس گزٹ	"	1795

8	انڈیا ہیرلڈ	"	1795
9	بمبئی ہیرلڈ	بمبئی	جولائی 1790
10	دی کوریئر	"	1790
11	بمبئی گزٹ	"	جون 1790
12	انسٹی ٹیوٹ گزٹ	غازی پور	1868

جدول :42.2 کلکتہ میں اخباروں کی اشاعت (ستمبر 1828ء)

نام اخبار	تعداد	کیفیت
بنگال ہرکارو	155	روزنامہ
جان بل	204	"
انڈیا گزٹ	280	سہ روزہ
گورنمنٹ گزٹ	297	"
کلکتہ کرانیکل	189	"
جام جہاں نما (فارسی)	26	روزنامہ

جدول :42.3 فارسی اخبارات :۔

1	مراۃ الاخبار	کلکتہ		راجہ رام موہن رائے
2	جام جہاں نما	کلکتہ	مئی 1822ء	لالہ سدا سکھ
3	شمس الاخبار	کلکتہ	مئی 1823ء	(1827ء میں بند ہوا)
4	اخبار سی رام پور	سی رام پور		(دو سال جاری رہا)
5	آگرہ اخبار	شمالی ہند	1831ء	
6	زبدۃ الاخبار	"	1833ء	مدیر منشی واجد علی خان

7	آئینہ سکندر	کلکتہ	1831ء	مدیر مولوی سراج الدین احمد
8	ماہ عالم افروز	"	1833ء	(ہفت روزہ) مدیر مولوی وہاج الدین
9	لدھیانہ اخبار	لدھیانہ	1835ء	مدیر Hodges
10	سلطان الاخبار	کلکتہ	اگست 1835ء	(1857ء میں بند ہو گیا) منشی غلام رحمن
11	مہر منیر	کلکتہ	جنوری 1841ء	ہفتہ میں تین بار نکلتا تھا۔
12	گلشن نوبہار	"	1854ء	مدیر عبدالقادر
13	دوربین			(1857ء میں نکل رہا تھا)
14	سراج الاخبار	دہلی	1841ء	ہفت روزہ تعداد 34
15	مفرح القلوب	کراچی	1855ء	ہفت روزہ (کراچی میں مقیم ایرانی قونصل خلص علی مشہدی نے جاری کیا)
16	مطلع خورشید	سکھر	1855ء	(بعد میں یہ دونوں اخبار ملا دیے گئے اور مفرح القلوب و مطلع خورشید کے نام سے 1906 تک چھپتے رہے)
17	احسن الاخبار	بمبئی	نومبر 1844ء	
18	صادق الاخبار	دہلی	1844ء	

جدول 42.4: اردو اخبارات

1	جام جہاں نما	کلکتہ	مئی 1823ء	ایڈیٹر لالہ سدا سکھ
2	دہلی اردو اخبار	دہلی	1836ء	مولوی محمد باقر ہفت روزہ 1848ء میں اشاعت 79 1857ء میں بند ہو گیا
3	مظہر الحق	دہلی	اکتوبر 1843ء	شیعہ فرقے کا اخبار' مولوی محمد باقر نے جاری کیا۔ غالباً 1848ء میں بند ہوا

4	سید الاخبار		1837ء	سرسید احمد خان کے بھائی کے نام جاری ہوا۔ مدیر مولوی عبدالغفور۔ سنی فرقے کا ترجمان۔
5	صادق الاخبار	دہلی	(i)نامعلوم	اس نام سے غالباً دہلی سے 4 اخبار نکلتے رہے۔
			(ii)1853ء	مہتمم مصطفیٰ خان
			(iii)1854ء	جمیل الدین خان نے جاری کیا
			(iv)1856ء	شیخ خدا بخش " " "
6	کریم الاخبار	دہلی	1845ء	مولوی کریم الدین نے جاری کیا۔
7	خلاصۃ الاخبار	"		
8	خلاصہ اطراف	"		
9	ضیاء الاخبار	"		
10	اخبار دہلی	"		
11	ومید الاخبار	"		
12	نور مغربی و نور مشرقی	"		
13	کوہ نور	لاہور	جنوری 1850ء	بانی منشی ہرسکھ رائے ابتداء میں ہفت روزہ تھا۔ پھر ہفتہ دوبار اور پھر تین بار نکلنے لگا۔ 1888ء میں روزنامہ ہو گیا 1904ء میں بند ہو گیا۔
14	دریائے نور	لاہور	1850ء	مدیر شہوار الدین تھے
15	لاہور گزٹ	"	1855ء	
16	پنجاب جرنل	"	-	1856ء میں موجود تھا۔
17	دی پنجابی	"	1856ء	اردو اور پنجابی میں شائع ہوتا تھا۔
18	چشمہ خورشید	"	1857ء	سیالکوٹ سے لاہور پھر واپس سیالکوٹ

				سے چشمہ فیض کے نام سے نکلنے لگا۔
19	مفاد ہند	"		اس زمانے میں ڈپٹی کمشنر لاہور کی سرپرستی میں جاری تھا۔
20	چشمہ فیض	سیالکوٹ	1852ء	منشی دیوان چند
21	ریاض الاخبار	"	-	تفصیلات مل نہ سکیں
22	ریاض نور	ملتان	1852ء	
23	شعاع الشمس	"	1854ء (غالباً)	غلام نصیر الدین
24	گلزار پنجاب	گوجرانوالہ	1850ء	منشی کنڈا مل
25	مطلع الانوار	گجرات	مئی 1854ء	یا گجرات اخبار
26	خوش بہار	پشاور	1857ء	
27	سہیل پنجاب	راولپنڈی	1859ء (اندازہ)	
28	شملہ اخبار	شملہ		
29	عنقائے روزگار	"	1856ء	
30	نور علی نور	لدھیانہ		
31	نیر اعظم	پٹیالہ		
32	باغ نور	امرتسر		
33	اخبار طبابت	پشاور		
34	بحر حکمت	لاہور		
35	معلم ہند	لاہور		
36	صدر الاخبار	آگرہ	1846ء	(آگرہ کالج کا اخبار)
37	اخبار الحقائق	"		(سہ روزہ)
38	اسعد الاخبار	"	1847ء	قمر الدین نے جاری کیا۔
39	مطلع الاخبار	"		مہتمم شیخ خادم علی
40	قطب الاخبار	"	1849ء	اشاعت 42 تھی
41	اخبار النواح	"	1849ء	اشاعت 43 تھی۔

42	نور الابصار	〃	1852ء (غالباً)	اشاعت 244
43	بدھی پرکاش	〃	1852ء (غالباً)	ہندی اخبار۔ اشاعت 217
44	سفیر آگرہ	〃	جنوری 1856ء	منشی نور کشول نے جاری کیا۔
45	نزہت الارواح	〃		
46	گورنمنٹ گزٹ	〃		
47	مفید الخلائق	〃		
48	اخبار حسینی	〃		
49	مطلع العلوم	〃		
50	شرف الاخبار	〃		
51	لکھنؤ اخبار	لکھنؤ	1847ء (غالباً)	
52	طلسم لکھنؤ	〃	1856ء	
53	سحر سامری	〃	نومبر 1856ء	
54	مخزن الاخبار	〃	1856ء	
55	سدھاکر اخبار	بنارس		
56	بنارس اخبار	〃		
57	بنارس گزٹ	〃		
58	باغ و بہار	〃		
59	زائرین ہند	〃		
60	مفتاح الاخبار	بمبئی		
61	جام جمشید	〃		
62	جام جہاں نما	〃		
63	عمدۃ الاخبار	بریلی		
64	نفع الاخبار	علی گڑھ		
65	اعظم الاخبار	مدراس	1848ء	
66	آفتاب عالم تاب	〃		(1849ء میں نکلتا تھا)

67	تیسر الاخبار	"		اسی عرصے میں جاری ہوا۔
68	مظہر الاخبار	"	1856ء	پہلے دس روزہ تھا۔ پھر ہفت روزہ ہو گیا
69	طلسم حیرت	"	1850ء	(مدراس کج) اس کے ایڈیٹر غلام محی الدین حنیف تھے
70	جامع الاخبار			مدیر رحمت اللہ

جدول 42.5: 1857ء سے پہلے مشہور اخباروں کی تعداد اشاعت

اخبار	شہر	اشاعت	سال
کوہ نور	لاہور	227	1850
کوہ نور	"	349	1854
دریائے نور	"	100(سے زائد)	1850
دہلی اردو اخبار	دہلی	69	1844
دہلی اردو اخبار	"	79	1848
سید الاخبار	"	50	1844
سید الاخبار	"	27	1848
صادق الاخبار	"	200	1857
فوائد الشائقین	"	110	1850
قران السعدین	"	14	1853
شملہ اخبار	شملہ	66	1850
قطب الاخبار	آگرہ	42	1850
اخبار النواح	"	43	1850
نور الابصار	"	244	1850
سدھاکر	بنارس	74	1850
بنارس اخبار	"	44	1849

بنارس اخبار	"	26	1850
بنارس گزٹ	"	26	1850
باغ و بہار	"	40	1850
زائرین ہند	"	75	1850
مفتاح الاخبار	میرٹھ	68	1850
جام جمشید	"	100	1847
مالوہ اخبار	اندور	108	1850

جدول 42.6: انیسویں صدی کے چند نمایاں اخبارات

70A	مہذب	لکھنؤ	یکم اگست 1890	مولانا عبدالحلیم شرر نے جاری کیا
71	ہندوستانی	"	1883	
72	قیصر الاخبار	آلہ آباد	جنوری 1877	منشی سراج الدین خان نے جاری کیا
73	احسن الاخبار	"	جنوری 1878	حاجی محمد اکبر الحق نے جاری کیا
74	اکمل الاخبار	دہلی		1857ء کے تھوڑے عرصہ بعد جاری ہوا مالک حکیم محمد محمود خان تھے
75	پنجابی اخبار	لاہور	جنوری 1884	مالک و مدیر محرم علی چشتی تھے۔ 1904ء میں بند ہوا
76	آفتاب پنجاب	لاہور	جولائی 1873	دیوان بوٹا سنگھ نے جاری کیا۔
77	کشف الاخبار	بمبئی	مئی 1858 (غالباً)	مدیر منشی امان لکھنوی تھے۔
78	شمس الاخبار	مدارس	1859	
79	جریدہ روزگار	"	1875	
80	اخبار صبح	"	1859	مدیر عبدالرحمن شفاف

81	طلسم حیرت (مدراس پنچ)	"	1859	مدیر غلام محی الدین حریف
82	شاہی محمود الاخبار	"	1863	مدیر محمد اکبر
83	اخبار کرناٹک	"	1865	سرپرست حاجی محمد قاسم
84	یادگار زمانہ	"	1871	مدیر منشی محمد عبدالرزاق
85	مظہر العجائب	"	1879	سلطان محمود حنفی نے جاری کیا
86	تحفہ	"	1884	پندرہ روزہ مولوی ذکی الدین احمد
87	احسن الجرائد	"	1881	حکیم محمد حسین نے جاری کیا
88	حاکم	"	1886	محمد انور نے جاری کیا۔
89	الماس	"	1894	مدیر مولوی نور اللہ حسین
90	مخبر دکن	"	1895	عبدالقادر نے جاری کیا
91	نیر آصفی	"	1898	مدیر حکیم محمد سعید چودھری
92	آفتاب دکن	"	1900	جلال الدیان گھائل نے نکالا
93	مرأۃ الاخبار	"		
94	قاصد مدارس	"		
95	اتحاد	"		
96	دبیر مدراس	"		
97	کرناٹک پنچ	"		
98	دبیر ہند	"		
99	دکن پنچ	"		
100	عزیز الاخبار	"		
101	قاسم الاخبار	بنگلور	1865	منشی محمد قاسم نجم نے جاری کیا
102	میسور اخبار	"	1873	
103	منشور محمدی	"	1872	محمد شریف نے جاری کیا
104	محافظ بنگلور	"		محمد عبدالمجید نکالتے تھے۔

105	باد صبا	"	1885	محمد ابراہیم طیش نے نکالا
106	بنگلور اخبار	"		سہ روزہ۔
107	خورشید دکن	حیدر آباد دکن	1877	
108	آصف الاخبار	"	1878	نارائن راؤ ایڈیٹر
109	ہزار داستان	"	1880	محمد سلطان عاقل "
110	شوکت الاسلام	"	1884	جانی کرتن "
111	معلم شفیق	"	1884	محب حسین "
112	اخبار آصفی	"	1885	محمد سلطان عاقل "
113	دکن پنچ	"	1887	کشن راؤ "
114	افسر الاخبار	"	1887	مشتاق احمد "
115	خیال یوب	"	1887	عبد السلام عرشی "
116	محبوب القلوب	"	1889	عبد السلام "
117	ملک و ملت	"	1895	احمد ناطق "
118	نظارہ عالم	"	1896	قدرت اللہ مضطر "
119	شفق	"	1880	حسن رضوی
120	سید الاخبار	"	1895	آقائے شیرازی
121	اردو گائیڈ	کلکتہ	1858	اردو کا پہلا روزنامہ اخبار مولوی کبیر الدین احمد خان نے جاری کیا
122	اودھ اخبار	۔		اردو کا دوسرا روزنامہ اخبار جو 1874 میں روزنامہ ہوا
123	روزنامچہ پنجاب	لاہور	1875	مالک خواجہ احمد حسن تھے اردو کا تیسرا روزنامہ اخبار اور لاہور کا پہلا روزنامہ
124	شفیق ہند	لاہور	1884	منشی مہر بخش ہفت روزہ
125	شام وصال	"		روزنامہ مدیر مولوی سیف الحق ادیب

126	نسیم صبح	لاہور	-	روزنامہ مولوی سیف الحق
127	رہبر ہند		دسمبر 1875	جنوری 1885 میں روزانہ نکلنے لگا۔
128	آئینہ نمائش	کلکتہ	دسمبر 1883	مالک مولوی غلام ہمدانی (روزنامہ)
129	پیک صبا	کلکتہ	مئی 1885	علی اصغر نے جاری کیا۔
130	روزنامچہ لکھنؤ	لکھنؤ	جنوری 1882	مالک خدا بخش خان
131	روزانہ	"		11 جون 1885 سے روزانہ ہوا مالک حاجی تیغ بہادر تھے
132	قیصر الاخبار ہند	الہ آباد	نومبر 1877	سراج الدین احمد خان نے جاری کیا روزنامہ
133	روزنامچہ عالم	"	اکتوبر 1884	شیخ ریاض الدین احمد روزنامہ
134	پیک آصفی	حیدر آباد دکن	جنوری 1884	مولوی سعید احمد روزنامہ
135	سفیر دکن	"	1880	مدیر امجد علی اشہری
136	مشیر دکن	"	1892	پنڈت کشن راؤ۔ مدیر مولوی محب اللہ تمنائی
137	اتحاد	مدارس	1885	روزنامہ (1884 میں سہ روزہ تھا)
138	حدیقہ روزگار	رنگون	جنوری 1883	مینجر حکیم شیخ فرید تھے (روزنامہ)
139	خادم ہند	بمبئی	مارچ 1883	روزنامہ' مالک منشی کشن سروپ
140	انیس بہار	پٹنہ	1876	
141	اخبار عام	لاہور	جنوری 1871	مالک پنڈت مکند رام ایڈیٹر گوپی ناتھ 1893-94 کے گزیٹر میں اسکی اشاعت 2358 تھی جبکہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کی 1400 تھی یہ اخبار 1930 میں بند ہو گیا۔
142	ہمائے پنجاب	لاہور	اپریل 1870	

143	پیسہ اخبار	لاہور	1888	بانی منشی محبوب عالم تھے۔
144	پیسہ اخبار	فیروزوالا	1887	"
145				1924ء میں بند ہو گیا۔ اسکی اشاعت بطور ہفت روزہ 1894ء میں 5100,1897 میں ہفت روزہ 11000' روزنامہ 1000' 1917ء میں ہفت روزہ 3500 اور روزنامہ 1099 تھی۔
146	وکیل	امرتسر	19ویں صدی کے آخر میں	مالک شیخ غلام محمد تھے پہلے ہفت روزہ تھا پھر سہ روزہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ عبداللہ العمادی اور ابوالکلام آزاد بھی وابستہ رہے۔
147	وطن	لاہور	1902	بانی مولوی ثناء اللہ خان ہفت روزہ 1915ء میں روزنامہ ہوا اور 1935 میں بند ہو گیا
148	ہندوستان	لاہور	1904	بانی لالہ دینا ناتھ
149	دیپک			روزنامہ " 1915 میں بند ہوا
150	دیش			روزنامہ " 1924 میں بند ہوا
151	ہمالہ			ہفت روزہ " 1924 میں بند ہوا
152	زمیندار	لاہور	جون 1903	مولانا سراج الدین نے جاری کیا 1909 میں مولانا ظفر علی خان نے اسکی ادارت سنبھالی۔
153	کشمیری میگزین	لاہور	1906	ماہنامہ تھا' 1913 میں ہفت روزہ ہو گیا
154	پنجہ فولاد	"	1901	محمد الدین فوق نے دونوں کو جاری کیا

				کشمیری میگزین 1934 میں بند ہوا
155	اردوئے معلی			مولانا حسرت موہانی
156	مسلم گزٹ	لکھنؤ		مولانا وحید الدین سلیم پانی پتی
157	علم و عمل	حیدر آباد دکن	1904	مدیر مولوی محب حسین روزنامہ
158	صحیفہ	"	1911	مدیر مولوی اکبر حسین (روزنامہ) 40 سال جاری رہا
159	معارف	"	1911	روزنامہ
160	عثمان گزٹ	"	-	روزنامہ
161	مدینہ	بجنور	1912	مدیر حامد انصاری
162	ہمدم	لکھنؤ	1912	مولانا عبد الباری نے جاری کیا تقسیم ہند تک زندہ رہا
163	اردو سوراجیہ	الہ آباد	1907	
164	آزاد	کانپور		اسی دور میں جاری ہوا (ہفت روزہ)
165	پٹنہ اخبار	پٹنہ	1913	ہفت روزہ، مدیر ساجد احمد جان
166	اتحاد	"		اسی دور میں جاری ہوا
167	ہمدرد	دہلی	فروری 1913	مولانا محمد علی جوہر' کامریڈ اخبار نومبر 1914 میں اور ہمدرد اگست 1915 میں بند ہو گیا
168	المصباح	کلکتہ	1900	ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد ہفت روزہ
169	مخزن	لاہور		اسی دور میں شیخ عبد القادر کی زیر ادارت نکلتا تھا
170	احسن الاخبار	کلکتہ		ہفت روزہ' اسی دور میں جاری ہوا' مدیر مولانا ابوالکلام آزاد
171	تحفہ محمدیہ	"		"

172	الہلال		جولائی 1912	ہفت روزہ، مولانا ابوالکلام آزاد
173	سیاست	لاہور	1919	روزنامہ
174	پرتاپ	"	مارچ 1919	مدیر مہاشے کرشن
175	بندے ماترم		1920	بانی لالہ لاجپت رائے
176	کیسری		1921	مدیر لالہ شام لال کپور
177	ملاپ	لاہور	اپریل 1923	مہاشے خوشحال چند نے جاری کیا
178	تیج	دہلی	1923	بانی سوامی شردھانند
179	پیغام	کلکتہ	ستمبر 1921	مدیر مولانا ابوالکلام آزاد
180	نئی روشنی	الہ آباد		اسی دور میں نکلا، روزنامہ تھا
181	ہمدرد		نومبر 1924	میں دوبارہ جاری ہوا اور کامریڈ بھی مولانا محمد علی جوہر نے دوبارہ جاری کیا۔
182	انقلاب	لاہور	اپریل 1927	مولانا عبدالمجید سالک اور غلام رسول مہر

جدول 42.7: 1924ء تا 1937 کے دوران چند نمایاں اخبار

183	احسان	لاہور	1934	ناشر ملک نور الٰہی
184	سیاست			اسی دور میں جاری ہوا
185	احرار اور مجاہد			مجلس احرار کے اخبار
186	زمزم	لاہور		
187	پاسبان	لاہور		روزنامہ نصر اللہ خان عزیز
188	تریاق	لاہور		ڈاکٹر محمد عالم
189	انصاف	لاہور		
190	مساوات	"		
191	جمہور	"		

192	الجمعیت	دہلی		جمعیت العلماء ہند نے جاری کیا
193	وحدت	دہلی		روزنامہ مولانا مظہر الدین
194	غریبوں کا اخبار	"		خواجہ حسن نظامی
195	ہمدم	لکھنؤ		جالب دہلوی
196	حقیقت	"		انیس احمد عباسی
197	سرفراز	"		آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے جاری کیا
198	پیام	حیدر آباد دکن	1936	قاضی عبد الغفار روزنامہ
199	عصر جدید	کلکتہ		شائق احمد عثمانی
200	زمانہ	"		روزنامہ' مولانا محمد اکرم خان
201	ہند	کلکتہ		مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی
202	خلافت	بمبئی		مولانا شوکت علی
203	ہلال	"		روزنامہ' علی بہادر خان
204	اجمل	"		روزنامہ
205	ہفت روزہ اخبار			دیوان سنگھ مفتون
206	انقلاب لاجواب	لاہور		منشی محبوب عالم
207	شیرازہ		1935	مولانا چراغ حسن حسرت
208	خیام			ہفت روزہ' شبلی بی کام
209	صدق جدید			ہفت روزہ مولانا عبد الماجد دریا آبادی

جدول 42.8: 1938 تا 1947ء کے دوران چند نمایاں اخبار

210	شہباز	لاہور		مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش
211	پربھات	لاہور	1942	لالہ ننک چند رائے
212	اجیت	لاہور		اکالی دل کا اخبار روزنامہ
213	رہبر ہند			روزنامہ آل انڈیا جاٹ مہاسبھا
214	آزاد	"		مجلس احرار اسلام

215	جنگ	״		سرکاری اخبار ۔ ملک یوسف عزیز
216	پنچایت	״		ہفت روزہ (سرکاری) مولانا چراغ حسن حسرت
217	ہمارا پنجاب	״		ہفت روزہ ۔ باری علیگ
218	ملت	پشاور	1944	روزنامہ سردار اورنگزیب خان مدیر رشید اختر ندوی
219	سرحد	״		روزنامہ رحیم بخش غزنوی
220	آزادی	״		روزنامہ دوست محمد اثر
221	انصاف	״		قاضی عبدالحلیم اثر
222	دوسرا سرحد	״		ہفت روزہ میر عبدالصمد
223	پیغام	״		
224	پیغام جنگ	״		
225	شمشیر سرحد	״		
226	ڈیلی نیوز	״		
227	شیر سرحد	״		
2289	اخوت	״		
229	استقلال	بلوچستان		سرپرست عبدالصمد خان اچک زئی مدیر اللہ بخش سلیم
230	الاسلام	״		قاضی محمد عیسیٰ، مدیر مولانا عبدالکریم
231	پاسبان	״		
232	بلوچستان سماچار	״		ہندو اخبار
233	صداقت	״		״
234	جمہور	״	1946	غازی فضل احمد جمہور
235	تنظیم	״		میر جعفر خان جمالی۔ ایڈیٹر نسیم حجازی
236	قومی آواز	لکھنؤ		سرپرست جواہر لال نہرو

237	تنویر	"		چودھری خلیق الزمان
238	ہندوستان ڈیلی	بمبئی	1939	روزنامہ' ملک غلام محمد خان
239	انقلاب جدید	"	1939	روزنامہ مدیر عبدالحمید انصاری
240	قومی جنگ	"		کمیونسٹ پارٹی کا اخبار' بعد میں نام نیا زمانہ دے دیا گیا۔ مدیر سجاد ظہیر
241	صدائے عام	پٹنہ		نذیر حسین
242	ساتھی	"		روزنامہ' سہیل عظیم آبادی
243	منشور	دہلی		روزنامہ' حسن ریاض
244	جنگ	دہلی		میر خلیل الرحمٰن
245	انجام	دہلی		عمر فاروقی
246	نوائے وقت	لاہور	جولائی 1944	روزنامہ' حمید نظامی (پندرہ روزہ مارچ 1940)
247	ڈان	دہلی		الطاف حسین (انگریزی)
248	پاکستان ٹائمز	لاہور		میاں افتخار الدین (انگریزی)

جدول 42.9: بھارت میں چند اردو ناشرین اور تاجران کتب (1948ء تک)

نمبر شمار	نام ادارہ	مقام	قائم شدہ
1	مکتبہ دارالمصنفین	اعظم گڑھ	1915
2	قومی کتب خانہ	بریلی	1940
3	نور نبی بک سیلر	بنارس	1936
4	کتب خانہ رحیمیہ	دیوبند	1937
5	کتب خانہ صدیقیہ	سہارنپور	1942
6	محبوب نیوز ایجنسی	شاہجہانپور	1944
7	پبلی کیشنز ڈویژن مسلم یونیورسٹی	علیگڑھ	1903
8	ایجوکیشنل بک ہاؤس	علی گڑھ	1925
9	وجاہت علی بک سیلر	گورکھپور	1925
10	نسیم بک ڈپو	لکھنؤ	1928
11	حاجی غنی احمد بک سیلر	لکھنؤ	1895
12	صدیق بک ڈپو	لکھنؤ	1916
13	انوار بک ڈپو	لکھنؤ	1914
14	مکتبہ علمیہ	میرٹھ	1940
15	کامیاب انسٹی ٹیوٹ آف میڈیسن	میرٹھ	1947
16	شرف الدین بک سیلر	نوتواں	1947
17	نور محمد اینڈ سنز	کٹک (اڑیسہ)	1901
18	عبدالقادر نیوز ایجنٹ	تاڑپتری (آندھرا)	1945
19	کمرشل بک ڈپو	حیدر آباد (آندھرا)	1940
20	ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید	"""""	1925
21	ادارہ ادبیات اردو	"""""	1931
22	محمودیہ بک ڈپو	"""""	1932

نمبر شمار	نام ادارہ	مقام	قائم شدہ
23	اسلامیہ بک ڈپو	کرنول (آندھرا)	1947
24	اردو بک سٹال	وجے واڑہ (آندھرا)	1939
25	کمالیہ بک ڈپو	بھاگلپور (بہار)	1948
26	کتاب منزل	پٹنہ (بہار)	1949
27	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری	پٹنہ (بہار)	1891
28	آزاد کتاب گھر	جمشید پور (بہار)	1949
29	ملت اردو لائبریری	سیون ڈیمہ (بہار)	1940
30	اپنا کتب خانہ	کٹیہار (بہار)	1946
31	مسافر ایجنسی	" " " " "	1939
32	آزاد بکڈپو	امرتسر	1940
33	رادھا کرشن آنند اینڈ کو	جموں توی	1940
34	ہرنام داس اینڈ برادرس	جموں توی	1912
35	غلام نبی خان بک سیلر	سوپور (جموں و کشمیر)	1948
36	شاہین بک سٹال	سری نگر	1945
37	سکندر نیوز ایجنسی	سری نگر	1945
38	شیخ غلام محمد اینڈ سنز	سری نگر	1938
39	مکتبہ شاہراہ	دہلی	1948
40	دیہاتی پستک بھنڈار	"	1936
41	پنجابی پستک بھنڈار	"	1948
42	مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی	"	1947
43	میر صلاح الدین حسام الدین	"	1916
44	خاتون مشرق بک ڈپو	"	1936
45	الوعظ پبلی کیشنز	"	1910
46	سنٹرل بک ڈپو	"	1946

نمبر شمار	نام ادارہ	مقام	قائم شدہ
47	دینی بک ڈپو	دہلی	1926
48	کتب خانہ رشیدیہ	"	1924
49	الجمعیتہ بک ڈپو	"	1949
50	ندوۃ المصنفین	"	1938
51	گرگ اینڈ کمپنی	"	1930
52	دین دنیا پبلشنگ کمپنی	"	1921
53	انجمن ترقی اردو	"	1949
54	تاج پبلشرز	"	1949
55	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ	نئی دہلی	1949
56	مکتبہ شان ہند	"	1938
57	مکتبہ الحسنات	"	1947
58	وطن پریس	بنگلور	1937
59	فیروز بکڈپو	"	1942
60	غوثیہ بک ڈپو	بلہاری (کرناٹک)	1905
61	ہمدرد بک ڈپو	بنگلور	1910
62	مسلم بک ڈپو	"	1917
63	محبوب بکڈپو	"	1945
64	فیض بک ڈپو	داون گیر (کرناٹک)	1935
65	کلیم بک ڈپو	احمد آباد	1940
66	وکیل بکڈپو	"	1915
67	تحریک ڈپو	ناڑیاڈ (گجرات)	1936
68	انڈیا بک سٹال	بھوپال	1940
69	رشید بک ڈپو	برہانپور	1930
70	اردو نیوز ایجنسی	دہار (مدھیاپردیش)	1947

نمبر شمار	نام ادارہ	مقام	قائم شدہ
71	حیدر علی بک سیلر	کلکتہ	1948
72	عزیزیہ نیوز ایجنسی	اکولہ (مہاراشٹر)	1938
73	سید نیوز ایجنسی	اچل پور (مہاراشٹر)	1945
74	صفی اللہ بک سیلر	بمبئی (مہاراشٹر)	1925
75	عثمانیہ بک ڈپو	بمبئی (مہاراشٹر)	1937
76	بھوپالی بک ایجنسی	پونا (مہاراشٹر)	1942
77	انصاری بک سٹال	جلگاؤں (مہاراشٹر)	1940
78	صدیق اختر انصاری بکڈپو	کامٹی (مہاراشٹر)	1940
79	رفیع بکڈپو	مالیگاؤں (مہاراشٹر)	1949
80	شوقی کتاب گھر	" " " " "	1935
81	لطیفیہ بک ڈپو	ناگپور "	1940
82	حنیف بکڈپو	" " " " "	1938

(بحوالہ ڈائرکٹری اردو ناشرین وتاجران کتب' اردو اکادمی دہلی' مارچ 1987ء)

بھارت و پاکستان (48-1947)

43 بھارت

جدول 43.1: لیجسلیٹو کونسل

صوبہ	کل نشستیں	جنرل نشستیں	مسلم	عیسائی	لیجسلیٹو اسمبلی کی نشستیں	گورنر کی نشستیں
مدراس	53-55	35	7	3	-	8-10
بمبئی	28-29	20	5	-	-	3-4
یو-پی	57-59	34	17	-	-	6-8
بہار	28-29	9	4	-	12	3-4

جدول 43.2: لیجسلیٹو اسمبلی

صوبہ	کل نشستیں	جنرل		پسماندہ قبائلی علاقے	سکھ	مسلم	اینگلو انڈین	عیسائی	کامرس انڈسٹری کان کنی پلانٹنگ	زمیندار
		کل نشستیں	شیڈول کاسٹ							
مدراس	212	146	30	1	-	28	2	8	6	6
بمبئی	172	114	15	1	-	29	2	3	7	2
مغربی بنگال	90	44	14	-	-	21	3	1	7	2
یو-پی	226	140	20	-	-	64	1	2	3	6
مشرقی پنجاب	81	31	6	-	20	23	-	-	1	2

بہار	150	86	15	7	-	39	1	1	4	4
سی پی برار	111	84	20	1	-	14	1	-	2	3
آسام	71	37	5	9	-	16	-	1	4	-
اڑیسہ	60	44	6	5	-	4	-	1	1	2

جدول 43.3: عورتوں کی نشستیں

صوبہ	لیبر	جنرل	سکھ	مسلم	اینگلو انڈین	عیسائی
مدراس	6	6	-	1	-	1
بمبئی	7	5	-	1	-	-
مغربی بنگال	8	1	-	1	1	-
یوپی	3	4	-	2	-	-
مشرقی پنجاب	2	-	1	-	-	-
بہار	3	3	-	1	-	-
سی پی برار	2	3	-	-	-	-
آسام	3	1	-	-	-	-
اڑیسہ	1	2	-	-	-	-

بمبئی کی سات جنرل نشستیں مراٹھوں کے لئے مختص تھیں۔
پنجاب میں زمین داروں کی نشستوں میں سے ایک نشست تمندار کے لئے مختص تھی۔ آسام اور اڑیسہ میں عورتوں کے لئے مختص نشستیں غیر فرقہ ورانہ تھیں۔

حکومت بھارت کی آزادی کے فورا" بعد پہلی کیبنٹ اور قلمدان کی تقسیم

چکرورتی راج گوپال اچاری (21 جون 1948ء سے) گورنر جنرل

.1	جواہر لال نہرو :۔	وزیر اعظم، وزارت بیرونی امور، دولت مشترکہ تعلقات، سائنٹفک ریسرچ۔
.2	سردار پٹیل :۔	وزیر داخلہ، اطلاعات، ریاستی امور، نشریات (ڈپٹی پرائم منسٹر)
.3	سردار بلدیو سنگھ :۔	وزیر دفاع
.4	جے رام داس دولت رام :۔	وزیر خوراک اور زراعت
.5	آر۔ کے۔ شانمکھم چیٹی :۔	وزیر خزانہ
.6	شیاما پرشاد مکرجی :۔	وزیر صنعت و سپلائی
.7	مولانا ابوالکلام آزاد :۔	وزیر تعلیم اور آرٹس
.8	جان متھائی :۔	وزیر ٹرانسپورٹ و ریلوے۔
.9	جگ جیون رام :۔	وزیر لیبر
.10	این۔ وی۔ جدگل :۔	وزیر تعمیرات، کان کنی اور پاور
.11	کے۔ سی۔ نیوجی :۔	وزیر تجارت
.12	راجکماری امرت کور :۔	صحت
.13	رفیع احمد قدوائی :۔	مواصلات
.14	بی۔ آر۔ امبیدکر :۔	قانون
.15	موہن لال سکسینا :۔	ریلیف و آباد کاری
.16	گوپالہ سوامی آیانگر :۔	وزیر بے محکمہ

گورنر اور چیف کمشنر

.1	گورنر آسام :۔	محمد صالح اکبر
.2	گورنر بہار :۔	جریام داس دولت رام

3.	گورنر بمبئی :۔	مہاراج سنگھ
4.	گورنر سی پی و برار :۔	منگل داس منچھارام
5.	گورنر مشرقی پنجاب :۔	چاندو لال مادھو لال
6.	گورنر مدراس :۔	ArchibaidEdwardNye
7.	گورنر اڑیسہ :۔	آصف علی
8.	گورنر یوپی :۔	سروجنی نائیڈو
9.	گورنر مغربی بنگال :۔	کیلاش ناتھ کلجو
10.	گورنر مشرقی پنجاب :۔	فرانسس مودی FrancisMudie
11.	چیف کمشنر دہلی :۔	صاحبزادہ خورشید
12.	چیف کمشنر اجمیر ماروارا :۔	شنکر پرشاد
13.	چیف کمشنر کورگ :۔	دیوان بہادر کے چنگایا
14.	چیف کمشنر انڈمان نکوبار :۔	آئی۔ساجد (نکوبار)

ہندوستان کے مقبوضہ علاقے

1.	فرانسیسی مقبوضہ علاقے :۔	یہ کل 5 علاقے تھے جنکا رقبہ 230 مربع میل اور آبادی 362,045 تھی۔ جنکی تفصیل اس طرح ہے۔
	(i) پانڈی چری :۔	رقبہ 115 مربع میل' آبادی 2,22,572۔
	(ii) چندر ناگاؤں :۔	دریائے ہگلی کے کنارے آبادی 44786 (1948)
	(iii) کاری کال :۔	خلیج بنگال اور مدراس کے درمیان 110 دیہات پر مشتمل ہے۔ رقبہ 53 مربع میل' آبادی 70543 (1943ء)
2.	پرتگیزی مقبوضہ علاقے :۔	یہ کل تین علاقے تھے جنکا رقبہ 3983 مربع میل اور آبادی 624177 (1940) تھی جنکی تفصیل اس طرح ہے۔
	(i) گوا :۔	بحیرہ عرب کے کنارے مشرقی سمت میں کل آبادی 540925

		تھی۔ جن میں سے 286599 ہندو' 245878 کیتھولک' باقی آبادی میں مسلمان' یہودی اور پارسی شامل تھے
	(ii) دامن :۔	آبادی 63521
	(iii) دیو (Diu) :۔	آبادی 19731 افراد تھی۔

بھارت کی پہلی قانون ساز اسمبلی میں مسلمان اراکین

(i)	مدراس :۔	حاجی عبد الستار' حاجی اسحاق سیٹھ' کے۔ٹی۔ایم احمد ابراہیم' محبوب الٰہی بیگ پوکر صاحب بہادر'
(ii)	بمبئی :۔	عبدالقادر محمد شیخ' عبدالقادر عزیز خان
(iii)	مغربی بنگال :۔	راغب احسن' جسیم الدین احمد' نذیر الدین احمد' عبدالحمید
(iv)	یو۔پی :۔	بیگم اعزاز رسول' امیر حیدر خان آف محمود آباد' عزیز احمد خان' مولانا حسرت موہانی' نواب محمد اسماعیل خان' رفیع احمد قدوائی' ایس۔ایم۔رضوان اللہ۔
(v)	مشرقی پنجاب :۔	ایس۔ایم۔الٰہی' چوہدری محمد حسن' صوفی عبدالحمید خان' مولانا داؤد غزنوی۔
(vi)	بہار :۔	حسین امام' سید جعفر امام' لطیف الرحمٰن' محمد طاہر' تجمل حسین
(vii)	سی پی و برار :۔	قاضی کریم الدین
(viii)	آسام :۔	محمد سعد اللہ' سید عبدالرؤف۔
(ix)	اڑیسہ' دہلی' اجمیر ماروارا' کورگ	----

ریاستیں

(i)	میسور :۔محمد شریف
(ii)	گوالیار' بڑودہ' کوچین' اودے پور' جے پور' جودھ پور' بیکانیر' الور' کوٹاہ اندور' دیوا' کولہا پور' پٹیالہ' مایور بھانج
(iii)	فرنٹیر گروپ :۔ سکیم و کوچ بہار گروپ' تریپورہ منی پور' اور خاصی سٹیٹس گروپ۔
(iv)	انٹیریر گروپ :۔یو پی سٹیٹ گروپ بی۔ ایچ۔ زیدی
(v)	ایسٹرن راجپوتانہ اسٹیٹس گروپ' سینٹرل انڈیا اسٹیٹ گروپ بمعہ بندیل کھنڈ اور مالوا' ویسٹرن انڈیا اسٹیٹس گروپ' گجرات اسٹیٹس گروپ' دکن اور مدراس اسٹیٹس گروپ ایسٹرن اسٹیٹس گروپ I' ایسٹرن اسٹیٹس گروپ II ریزی ڈیوری (Residuary) اسٹیٹس گروپ۔

جدول :43.4 بھارت کے دیہاتی ہندوؤں کی ذات کے لحاظ سے تقسیم (1952-54)

(اعداد و شمار ملین میں)

دیہاتی علاقے	گھرانوں کی کل تعداد	ہندو گھرانوں کی تعداد	گھرانوں کی ذات کے لحاظ سے تقسیم			
			اونچی ذات	درمیانی ذات	نچلی ذات	کاشت
شمالی	10.9	9.7	1.8	3.7	1.8	2.4
مشرقی	16.6	14.6	1.6	5.0	4.4	3.7
جنوبی	12.6	10.6	0.3	0.5	7.5	2.4

مغربی	5.6	5.2	0.1	0.5	4.0	0.6
مرکزی	9.3	8.8	0.3	1.1	5.9	1.6
شمال مغربی	5.2	4.2	0.5	1.6	1.1	1.1
میزان (ملین میں)	60.1	52.9	4.5	12.2	24.4	11.8
فیصد		%100	%8.4	%23.1	%46.2	%22.3

جدول 43.5: بھارت کے دیہاتی ہندوؤں کی ذات کے لحاظ سے پیشے (1952-54)

(اعداد و شمار ملین میں)

	ہندو گھرانے بلحاظ ذات					
پیشہ	اونچی ذات	درمیانی ذات	نچلی ذات	شیڈول	میزان	فیصد
(i) زراعت						
زمیندار☆	1.1	0.9	1.7	0.2	3.8	7.5
کاشتکار☆☆	2.0	6.5	10.2	3.2	21.9	41.4
بٹائی پر☆☆☆	0.2	0.8	1.5	1.0	3.4	6.5
زرعی مزدور	0.1	1.5	4.1	4.3	9.9	18.4
جنگلات ماہی گیری اور مویشی پروری	0.02	0.2	0.8	0.3	1.3	2.4
میزان زراعت	3.3	9.8	18.3	8.9	40.4	76.3
(ii) دیگر	1.2	2.4	6.1	2.9	12.5	23.7
میزان	4.5	12.2	24.4	11.8	52.9	
فیصد	%100	%100	%100	%100	%100	%100

*Farmer**Cultivator***Sharecropper

جدول 43.6: ہندو ذاتوں کی شہری گھرانوں کے لحاظ سے پیشہ وارانہ تقسیم (54-1952)☆

(فیصد)

	ہندو ذاتوں کا گروپ (فیصد)				
گھرانوں کا پیشہ	اونچی ذات	درمیانی ذات	نچلی ذات	شیڈول	تمام
زراعت	7.9	12.7	19.4	10.8	14.0
غیرزراعتی					
کان کنی	-	0.2	-	0.2	0.1
صنعت (تمام)	5.2	11.8	14.1	16.4	12.1
کنسٹرکشن و سینی ٹیشن	1.7	4.0	5.0	15.9	5.6
تجارت☆☆	10.3	18.4	12.6	6.3	13.2
ٹرانسپورٹ اور کمیونی کیشن	7.7	8.2	10.8	14.2	9.9
ایڈمنسٹریٹو اور پروفیشنل سروس	58.0	37.5	28.8	27.0	36.5
دیگر	9.2	7.1	9.3	9.2	8.6
میزان (غیر زراعتی)	92.1	87.3	80.6	89.2	86.0

میزان (زراعتی و غیرزراعتی شعبے)	100	100	100	100	100
ذاتوں کے لحاظ سے ہندو شہری آبادی کے گھرانوں کی تقسیم	17.4	29.5	39.4	13.6	100
ذاتوں کے لحاظ سے کل ہندو آبادی	9.9	24.2	45.1	20.6	100

* Percentage Distribution of Urban House holds in major Household Occupation Groups by major Hindu cast Groups (1952-54)

** Trade & Commerce

جدول 43.7: بھارتی سینٹرل لیجسلیٹو باڈیز کے اراکین کا پیشہ ورانہ پس منظر (1947-1952)
(کل اراکین کا فیصد)

	لیجسلیٹو باڈیز	
پیشے کی قسم	پروویژنل پارلیمنٹ (1947ء)	لوک سبھا (1952ء)
زراعت	6	19
بزنس	8	10
قانون	32	25
پریس	11	8

ایجوکیشن	8	7
دیگر پیشے	5	5
سروسز	5	2
سوشل ورک	14	17
متفرق اور نامعلوم	11	8
میزان (فیصد)	%100	%100

جدول 43.8 :- شہری و دیہاتی آبادی بلحاظ پیشہ ورانہ تقسیم (1951ء)

(ملین)

	دیہاتی آبادی		شہری آبادی	
پیشے	1951	فیصد	1951	فیصد
کاشتکار	68.8	58	1.8	8
زرعی لیبر	26.7	23	1.1	5
کان کنی، جنگلات وغیرہ	3.8	3	0.5	2
ہاؤس ہولڈ انڈسٹری☆	-	-	-	-
صنعت	6.7	6	5.8	25
کنسٹرکشن	0.8	1	0.7	3
ٹریڈ اور کامرس	3.1	3	4.2	18
ٹرانسپورٹیشن	0.7	1	1.5	6
دیگر سروسز	7.4	6	7.4	32
میزان	118.1	100	23.1	100
نان ورکر	180.7		39.2	
کل آبادی	298.8		62.3	

× In 1951 Occupational figures for workers in "household Industry" and Manufacturing"(صنعت) were cobmined

43.1 ہندوستان میں قانون سازی

آرڈیننس: ستمبر 1946ء تا دسمبر 1947ء
ایکٹ: نومبر 1946ء تا دسمبر 1947ء

The Indian Legislature

The following is a list of the ordinances promulgated between sept 1946 & May 1948

1	The essential supplies (Temporary Powers) Ordinance	25 9 1946
2	The Requisitioned land (Continuance of Powers) Ordinance	25 9 1946
3	The Emergency provisions (Continuance) ordinance	25 9 1946
4	The Foreigners Act (amendment) ordinance	25 9 1946
5	The Delhi Special Police Establishment Ordinance	25 9 1946
6	The Special Tribunals (Supplementary provisions) Ordinance	30 9-1946
7	The Indian Navy (Discipline) Amendment Ordinance	10-10-1946
8	The Sugar (Temporary Excise Duty) Ordinance	23-10-1946
9	The Indian Tariff Act (Amendment) Ordinance	23-10-1946
10	The Indian Tariff Act (IInd Amendment) Ordinance	26-10-1946
11	The Railways (Emergency Provisions) Ordinance	14-12-1946
1947		
1	The Argentine (Jute & Cereals) Agreement	7-1-1947

	Ordinance	
2.	The Indian Tariff Amendment Ordinance	16-1-1947
3.	The Press (Special Powers) Ordinance	29-1-1947
4.	The Punjab Disturbed Areas (Special powers of Armed Forces) ordinance	19-3-1947
5	The Capital issues (continuance of control) Ordinance	22-3-1947
6	The Coal Production Fund (Repealing) Ordinance	26-4-1947
7	The patents and Designs (Extension of time) Ordinance	26-4-1947
8	The Tea (Export License) Ordinance	24-5-1947
9	The NWFP Disturbed Areas (Special powers of Armed Forces) Ordinance	2-7-1947
10	The Press (Special Powers No. 2) Ordinance	28-7-1947
11	The Bengal Disturbed Areas (Special Powers of Armed Forces) ordinance	11-8-1947
12	The Delhi Premises (Requisition and eviction)	13-8-1947
13	The Central Nursing Council Ordinance	13-8-1947
14	The Assume Disturbed Areas (Special power of Armed Forces) Ordinance	13-8-1947
15	The extra provincial jurisdiction Ordinance	24-8-1947
16	The Railways (protection by Armed Forces) Ordinance	10-9-1947
17	The East Punjab and Delhi (Disturbed Areas, Special Powers of Armed Forces) Ordinance	18-9-1947
18	The Delhi & Ajmer Merwara Rent Control (amendment) Ordinance	20-9-1947
19	The Reserve Bank of India (Temporary amendment) ordinance	20-9-1947
20	The Banking Companies East Punjab and	27-9-1947

No.	Ordinance	Date
	Delhi Ordinance	
21	The Delhi Premises (Requisition & Eviction) amendment Ordinance	29-9-1947
22	The UP Disturbed Areas (Special Powers of Armed Forces) Ordinance	3-10-1947
23	The Delhi Evacuee Property (supplementary) Ordinance	4-10-1947
24	The Delhi Refugees Registration Ordinance	11-10-1947
25	The Banking companies (East Punjab & Delhi) amendment ordinance	27-10-1947
26	The Delhi Refugees Registration (Amendment) Ordinance	28-10-1947
27	The Indian merchant Shipping (Restriction of transport of Registry) Ordinance	31-10-1947
28	The Cotton Textiles equalisation fund Ordinance	4-12-1947
29	The Banking Companies (East Punjab & Delhi) IInd Amendment Ordinance	13-12-1947
30	The Junagadh Administration (Property) Ordinance	24-12-1947
31	The Negotiable Instruments act and the Indian Limitation Act (Temporary Amendment) Ordinance	27-12-1947
	1948	
1	The Pakistan Military Personnel Amnesty Ordinance	19-1-1948
2	The Indian Army act (application) Ordinance	23-1-1948
3	The Transfer of property (India) Ordinance	7-2-1948
4	The Delhi Improvement Trust (Amendment) Ordinance	13-2-1948
5	The Indian Navy (Discipline) Amendment Ordinance	1-4-1948
6	The exchange of Prisoners Ordinance	20-4-1948
7	The Coal Mines Provident Fund & Bonus	23-4-1948

	Schemes Ordinance	
8	The Delhi water supply (Emergency Provision) Ordinance	24-4-1948
9.	The Arbitral Tribunal (Dissolution) Ordinance	3-5-1948
10	The Durgah Khawaja Saheb (Amendment) Ordinance	11-5-1948

ACTS

The following is a list of Acts passed by the legislature The date given is the date on which they became law (Nov 1946-Dec 1947)

1	The Reverse Bank of India (Amendment) Act	16-11-1946
2	The essential supplies (Temporary Powers) Act	19-11-1946
3	The Delhi Special Police Establishment Act	19-11-1946
4	The Special Tribunals (Supplementary Provisions) Act	22-11-1946
5	The Banking Companies (Restriction of Branches) Act	22-11-1946
6	The Hindu Marriage Disabilities Removal Act	22-11-1946
7	The Indian Tea Control (Amendment) Act	22-11-1946
8	The Registration of Transferred Companies (Amendment) Act	22-11-1946
9	The Foreigners Act	23-11-1946

1947

1	**The** Criminal tribes (Amendment) Act	11-3-1947
2	The Prevention of Corruption Act	11-3-1947
3	The Indian Extradition (Amendment) Act	11-3-1947
4	The Coffee Market expansion (Amendment) Act	11-3-1947
5	The Factories (Amendment) Act	11-3-1947
6	The Indian Railways (Amendment) Act	11-3-1947

7	The Foreign Exchange Regulation Act	11-3-1947
8	The Indian Navy (Discipline) Amendment Act	11-3-1947
9	The Sugar (Temporary Excise duty) Act	11-3-1947
10	The explosives (Temporary Provisions) Act	17-3-1947
11	The Reserve Bank of India (Amendment) Act	17-3-1947
12	The Railways (Transport of Goods) Act	17-3-1947
13	The Delhi Muslim Waqfs (Amendment) Act	17-3-1947
14	The Industrial Disputes Act	17-3-1947
15	The Armed forces (Emergency Duties) Act	20-3-1947
16	The Trading with the Enemy (continuance of Emergency Provision) Act	20-3-1947
17	The Requisitioned land (continuance of powers) Act	24-3-1947
18	The Imports & Exports control Act	24-3-1947
19	The Delhi and Ajmer-Merwara Rent Control Act	24-3-1947
20	The Indian Finance Act	31-3-1947
21.	The Business Profit Tax Act	11-4-1947
22.	The Income Tax & Excess profits Tax (Amendment) Act	18-4-1947
23	The Reserve Bank of India (IInd Amendment) Act	18-4-1947
24	The Rubber (Production & Marketing) Act	18-4-1947
25	The Indian Tariff (Amendment) Act	18-4-1947
26	The Control of shipping Act	18-4-1947
27	The Motor Vehicles (Amendment) Act	18-4-1947
28	The Indian Coinage(Amendment) Act	18-4-1947
29	The Capital Issues (continuance of control) Act	18-4-1947
30	The Taxation of income (Investigation commission") Act	18-4-1947
31	The Antiquities (Export Control) Act	18-4-1947
32	The Coal Mines Labour Welfare Fund Act	18-4-1947

33	The Negotiable Instruments (Amendment) Act	18-4-1947
34	The Indian Boilers (Amendment) Act	18-4-1947
35	The Panth piploda Laws (Amendment) Act	18-4-1947
36	The Indian Medical Council (Amendment) Act	18-4-1947
37	The Indian Patents & Designs (Extension of time) Amendment Act	15-12-1947
38	The Foreigners (Amendment) Act	15-12-1947
39	The Press (Special Power) Act	18-12-1947
40	The Foreign Exchange Regulation (Amendment) Act	18-12-1947
41	The Indian Merchant shipping (Amendment) Act	18-12-1947
42	The Indian Finance (Supplementary) Act	18-12-1947
43	The United Nations (Security Council) Act	20-12-1947
44	The Income Tax and Business Profits Tax (Amendment) Act	20-12-1947
45	The Indian Trade Unions (Amendment) Act	20-12-1947
46	The United Nations (Privileges & Immunities) Act	20-12-1947
47	The extra Provincial Jurisdiction Act	24-12-1947
48	The Indian Nursing Council Act	31-12-1947
49	The Delhi Premises (Requisition & Eviction) Act	31-12-1947
50	The Delhi and Ajmer- Merwara Rent control (Amendment) Act	31-12-1947
51	The Indian cotton cess (Amendment) Act	31-12-1947
52	The Ajmer -Merwara (Extension of laws) Act	31-12-1947
53	The Salaries of Ministers Act	31-12-1947

44۔ پاکستان

پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی

پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبرز میں صبح دس بجے بروز 10 اگست 1947ء منعقد ہوا۔ وزیر اعظم کے لئے نوابزادہ لیاقت علی خان کی نامزدگی عمل میں آئی جس کی تائید خواجہ ناظم الدین نے کی جوگندر ناتھ منڈل عارضی چیئرمین نامزد ہوئے اور خطاب کیا۔

اسمبلی کے صدر کا انتخاب اگلے روز ہوا۔ قائد اعظم کو اس عہدہ کے لئے نامزد کیا گیا اور سات دیگر امیدواروں نے انکی تائید کی۔ ان کے مقابلہ میں کوئی امیدوار نہ تھا۔ قائد اعظم کے صدر منتخب ہونے کے بعد انہیں لیاقت علی خان' ایم اے کھوڑو' عبدالقاسم خان' بیگم شاہنواز' جوگندر ناتھ منڈل' کرن شنکر رائے (کانگریس) وغیرہ نے مبارک باد پیش کی۔

اسمبلی میں پاکستان کا قومی جھنڈا منظوری کے لئے جب نوابزادہ لیاقت علی خان نے پیش کیا تو اس موقعہ پر مغربی پنجاب کانگریس کے رکن بھیم سن سچر (Bhim Sen Sacher) نے خطاب کی اجازت ہندی میں طلب کی۔ تو صدر مجلس نے یہ رولنگ دی کہ ہاؤس کی زبان انگریزی ہے۔ تاوقتیکہ کوئی رکن اچھی طرح اپنا مدعا انگریزی میں بیان نہ کر سکتا ہو۔ بھیم سن سچر نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ سات اراکین کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو قومی جھنڈے کے ڈیزائن کا فیصلہ کرنے کے بعد اگلی صبح اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے۔ ان کا اعتراض تھا کہ لیاقت علی خان نے اپنے پیش کردہ جھنڈے کی پیشگی اقلیتوں سے منظوری نہیں لی۔ اس پر لیاقت علی خان نے وضاحت پیش کی کہ یہ جھنڈا یوم آزادی 14 اگست کو پیش کیا جانا ہے اور وقت کی کمی کے باعث وہ مسلمان اراکین سے بھی مشورہ نہیں کر سکے۔ اور یہ بتایا کہ پیش کردہ جھنڈے میں چاند ستارہ تین چوتھائی سبز رنگ کے علاوہ ایک چوتھائی سفید رنگ اقلیتوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ مزید درخواست کی کہ جناب سچر اپنی تحریک پر زور نہ دیں اس کے بعد پیش کردہ جھنڈے کی منظوری دے دی گئی۔

پینل آف چیئرمین کے لئے صدر نے مندرجہ ذیل اراکین کی منظوری دی۔

(i)۔ تمیز الدین خان (ii)۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک (iii)۔ کرن شنکر رائے۔

کمیٹیوں کے لئے مندرجہ ذیل اراکین کو منتخب کیا گیا۔

(i) ایم ایچ گزدر (ii) دھرندر ناتھ دتہ (iii) سردار بہادر خان (iv) تمیز الدین خان (v) نور احمد (vi) نذیر احمد خان (vii) لالہ اوتار نرائن گجرال (viii) اسماعیل ابراہیم چندریگر کو کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ (Rule of Procedure)

اس کے بعد اسمبلی نے پاکستانی شہریوں اور اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے سلسلہ میں ایک سات رکنی کمیٹی کے قیام کے لئے صدر کو اختیارات تفویض کئے یہ ضروری نہیں تھا وہ اراکین اسمبلی ہی ہوں۔ لہٰذا مندرجہ ذیل اراکین کا تقرر ہوا۔

(i) سردار عبدالرب نشتر (ii) ڈاکٹر محمود حسین (iii) ہمسن سچر (iv) ایم اے کھوڑو (v) شیخ کرامت علی (vi) پروفیسر راجکمار چکروتی (vii) غضنفر علی خان (viii) پریم ناری برما (ix) فضل الرحمن (x) بیگم شاہنواز (xi) بھیرات چندرا منڈل (xii) ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (xiii) عبدالقاسم خان (xiv) جوگندر ناتھ منڈل۔

اسمبلی میں ایک اور قرارداد سردار عبدالرب نشتر نے پیش کی جسے بعد میں پاس کر دیا گیا۔ اس قرارداد کے تحت صدر کو یہ اختیارات حاصل ہوئے کہ وہ وقتاً فوقتاً ایسی کمیٹی تشکیل دیں جو انڈین سٹیٹس کے نمائندوں، قبائلی علاقوں، خارجی و نیم خارجی علاقوں سے گفت و شنید کے بعد ان کی اسمبلی میں شمولیت ممکن بنا سکیں۔

شاہ برطانیہ کا پیغام

14 اگست کو گورنر جنرل آف انڈیا، ماؤنٹ بیٹن ہمراہ صدر پاکستان اسمبلی قائد اعظم تشریف لائے اور شاہ برطانیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

"I send you my greetings and warmest wishes on this great occassion when the new Dominion of Pakistan is about to take its place in the British Common Wealth of Nations In thus achieving your independence by agreement, you have set an example to all freedom loving people throughout the world

I know that I can speak for all sections of opinion within the British Common wealth when I say that their support will not fail you in upholding democratic principles I am confident that the statesmanship and spirit of co-operation which have led to the historic developments you are now celebrating, will be the best guarantee of your future happiness and prosperity

"Great responsibilities lie ahead of you and your leaders May the blessing of the Almighty sustain you in all your future task be assured always of my sympathy and support as I watch your continuing efforts to advance the cause of humanity "

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا خطاب

"Tomorrow two new sovereign states will take their place in the common wealth. Not young nations but heirs of old and proud civilisations Fully independent states whose leaders are statesmen already known and respected throughout the world. whose poets and philosophers. scientists and Warriors have made their imperishable contributions to the service of mankind. not immature Governments or weak. but fit to accept their great share of responsibility for the peace and progress of the world "

"The birth of Pakistan is an event in history" added Mountbatten. and went on to pay a tribute to Quaid-e-Azam. The Pakistan Governor General He said "All this has been achieved with toil and sweat I wish I could say also without tear and blood. but terrible crimes have been committed It is justifiable to reflect however that far more terrible things might have happened if the majority had not proved worthy of the high endeavour of their leaders. or had not listened to that great appeal which Mr Jinnah and Mahatma Gandhi together made and which the respective future Governments reiterated in a statement in partition council The two Governments declared that it is their intention to safeguard the legitimate interests of all citizens irrespective of religion cast or sex Both Governments further undertook that there shall be no discrimination against those who. before August 15. may have been political opponents The honouring of these worlds will mean nothing less than a charter of liberty for a fifth of the human race "

Striking a touching note. Lord Mountbatten said. "This is a parting between friends who have learned to honour and respect one another. even in disagreement It is not an absolute parting. I rejoice to think. not an end of comradeship Many of my countrymen for generations have been born in this country. many lived their lives here. and many have died here Some will remain for trade and commerce. and others in Government service. and in the Armed forces who count it an honour they have been invited to serve you During the centuries that British and Indians have known one another. the British mode of life. customs. speech and thought have been profoundly influenced by those of India. more pro-foundly that has often been realised.

اس کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مغل شہنشاہ اکبر کے عہد کی مثال دی جس میں سیاسی اور مذہبی رواداری مثالی تھی۔ انہوں نے کہا۔

"Akbars tradition has not always been consistently followed by British or Indians, but I pray for the world's sake, that we will hold fast, in the years to come, to the principles that this great ruler taught us. May Pakistan prosper always. May her citizens be blessed with health and happiness. May learning and the arts of peace flourish in her boundaries, and may she continue in friendship with her neighbours and with all nations of the world."

اس کے بعد صدر نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے کہا کہ وہ شاہ برطانیہ کو نیک خواہشات و تمناؤں کی یقین دہانی کرا دیں جو پاکستان کی دوستی برطانوی قوم اور شاہ برطانیہ سے ہے۔ قائد اعظم نے اس موقعہ پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"I thank your excellency for your expressions of goodwill and good wishes for the future of Pakistan. It will be our constant effort to work for the welfare and well being of all communities in Pakistan. The tolerance and goodwill that the great Emperor Akbar showed to all the non-Muslims is notof recent origin. It dates back thirteen centuries ago when our Prophet not only by words but by deeds treated the Jews and Christians handsomely after he had conquered them. He showed to them the utmost tolerance and regard and respect for their faith and beliefs. The whole history of Muslims, wherever they ruled, is replete with those humane and great principles which should be followed and practised by us."

اسمبلی کے لئے جس کے صدر قائد اعظم تھے۔ مولوی تمیز الدین خان کو نائب صدر (DeputyPresident) چنا گیا تھا۔

حکومت پاکستان کی آزادی کے بعد پہلی کیبنٹ

پاکستان کی پہلی نمائندہ اسمبلی کے اجلاس کے بعد جس میں قائد اعظم کو اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ 14 اگست 1947ء کو قائد اعظم لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ہمراہ اسمبلی میں تشریف لائے جہاں حکومت کی منتقلی عمل میں آئی۔ اگلے روز لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس میاں عبدالرشید نے قائد اعظم سے بحیثیت گورنر جنرل پاکستان کا حلف لیا۔ پاکستان میں جو پہلی کیبنٹ تشکیل دی گئی اس کی تفصیل بمعہ قلمدان اس طرح ہے۔

وزراء :۔

(i)	لیاقت علی خان :۔	وزیر اعظم بمعہ وزارت خارجہ' دولت مشترکہ اور دفاع
(ii)	ابراہیم چندریگر :۔	وزیر تجارت' صنعت اور تعمیرات
(iii)	غلام محمد :۔	وزیر خزانہ
(iv)	سردار عبدالرب نشتر :۔	وزیر مواصلات
(v)	غضنفر علی خان :۔	وزیر خوراک' صحت اور زراعت
(vi)	جوگندر ناتھ منڈل :۔	وزیر قانون اور محنت
(vii)	فضل الرحمٰن :۔	وزیر داخلہ' تعلیم اور اطلاعات

گورنر :۔

گورنر صوبہ سندھ :۔	غلام حسین ہدایت اللہ
گورنر صوبہ پنجاب :۔	فرانس موڈی Francis Mudie
گورنر صوبہ سرحد :۔	جارج کننگ ہام George Cunningham
گورنر صوبہ بنگال :۔	فریڈرک بورن Frederic Bourne

پاکستان کی مرکزی وزارتوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام وزیر	مدت	محکمے اور انکی مدت
	لیاقت علی خان وزیر اعظم	15-8-1947 تا 16-10-1951	(i) دفاع :- 15-8-1947 تا 16-10-1951 (ii) خارجہ تعلقات و امور دولت مشترکہ 15-8-1947 تا 27-12-1947 (iii) امور کشمیر 31.10.1949 تا 13-4-1950 (iv) سرحدی امور 12-9-1948 تا 16-10-1951
وزراء			
1.	آئی۔ آئی چندریگر	15-8-1947 تا 7-5-1948	
2.	ملک غلام محمد	15-8-1947 تا 19-10-1951	(i) خزانہ: 15-8-1947 تا 19-10-1951 (ii) اقتصادی امور 12-3-1948 تا 19-10-1951
3.	عبدالرب نشتر	15-8-1947 تا 2-8-1949	مواصلات
4.	راجہ غضنفر علی خان	15-8-1947 تا 30-7-1948	خوراک و زراعت، صحت، مہاجرین و بحالیات
5.	جوگندر ناتھ منڈل	15-8-1947 تا 16-9-1950	قانون، محنت، تعمیرات
6.	فضل الرحمٰن	15-8-1947 تا 24-10-1951	امور داخلہ، اطلاعات و نشریات، تعلیم
7.	ظفر اللہ خان	27-12-1947 تا 24-10-1951	خارجہ تعلقات و امور دولت مشترکہ
8.	عبدالستار پیرزادہ	30-12-1947 تا 24-10-1951	خوراک، زراعت، صحت، قانون، محنت
9.	خواجہ شہاب الدین	8-5-1948 تا 24-10-1951	داخلہ، اطلاعات و نشریات، مہاجرین و بحالیات
10.	ایم اے گورمانی	3-1-1949 تا 31-10-1949	بے محکمہ
		13-4-1950 تا 24-10-1951	امور کشمیر
11.	سردار بہادر خان	10-9-1949 تا 24-10-1951	مواصلات، صحت و تعمیرات
12.	چوہدری نذیر احمد	10-9-1949 تا 24-10-1951	صنعت و حرفت
13.	ڈاکٹر اے ایم مالک	20-9-1949 تا 24-10-1951	صحت و تعمیرات، اقلیتی امور

نمبر	نام	مدت	محکمہ
	وزرائے مملکت		
.14	ڈاکٹر محمد حسین	24-10-1950 تا 24-10-1951	ریاستیں اور سرحدی علاقے
.15	ڈاکٹر آئی ایچ قریشی	24-10-1950 تا 24-10-1951	مہاجرین و بحالیات
.16	عزیز الدین احمد	23-4-1951 تا 24-10-1951	اقلیتی امور
	نائب وزراء		
.17	ڈاکٹر محمد حسین	3-2-1949 تا 24-10-1951	دفاع' ریاستیں اور سرحدی علاقے
.18	سردار بہادر خان	17-2-1949 تا 10-9-1949	امور خارجہ' دولت مشترکہ اور مواصلات
.19	ڈاکٹر آئی ایچ قریشی	17-2-1949 تا 24-10-1950	امور داخلہ' اطلاعات و نشریات مہاجرین و بحالیات
.20	سردار محمد نواز خان	10-9-1949 تا 30-6-1950	دفاع' ریاستیں اور سرحدی علاقے
.21	غیاث الدین پٹھان	23-4-1951 تا 24-10-1951	خزانہ

(بحوالہ پاکستان کیوں ٹوٹا صفحہ 270تا272)

جدول 44.1: پاکستان کی آبادی (وہ علاقے جو آزادی کے بعد پاکستان میں شامل ہوئے)

علاقہ	1901	1911	1921	1931	1941	1951
پاکستان	45504379	50936588	54362875	59146241	70279361	75842165
بلوچستان	810746	834703	799625	868617	857835	1174036
(i) اضلاع	382106	414412	420648	463508	501631	622058
(ii) ریاستیں	428640	420291	378977	405109	356204	551978
مشرقی بنگال	28927786	31555056	33254096	35604170	41997297	42062610
فیڈرل ایریا کراچی	1,36,297	186771	244162	300779	435887	1126417
صوبہ سرحد بمعہ فرنٹیر ریجن	2041534	3819027	5076476	4684364	5415666	5899905
(i) اضلاع	2041534	2196933	2251340	2425076	3038076	3252747
(ii) فرنٹیر ریجن	(مردم شماری نہیں ہوئی)	1622094	2825136	2259288	2377599	2647158
صوبہ پنجاب بمعہ بہاولپور	10314090	10990580	11760170	13874837	17167768	20651140
(i) اضلاع	9593213	10209939	10978979	12890225	15826559	18828015
(ii) بہاولپور ریاست	720877	780641	781191	984612	1341209	1823125
صوبہ سندھ بمعہ خیرپور	3273926	3550451	3228346	3813474	4404908	4928057
(i) اضلاع	3076613	3326663	3035215	3586291	4099121	4608514

319543	305787	227183	193131	223788	199313	(ii)خیرپور ریاست

Govt of Pakistan Census, Table 3.،1951

پاکستان کا پہلا بجٹ

28 فروری کو وزیر خزانہ جناب ملک غلام محمد نے پاکستان کا پہلا بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ میں ریلوے کی آمدنی اور اخراجات شامل کیے گئے تھے۔

جدول: 44.2

Gross Revenue	In Lakh Rupees	
	1947-48	1948-49
Principal Heads of Revenue	17.37	31.20
Railway, Post & Telegraph	20.10	36.89
Other heads	5.32	11.48
Total	42.79	79.57
Gross Expenditure		
Defence Service	34.24	37.11
Railway, Post & Telegraph	22.15	37.15
Other expenditure	9.81	15.42
	66.20	89.68
Deficit	-23.41	-10.11
Effect of Taxation proposal	+0.40	+10.16
Final Position	-23.01	+0.05

علاقائی زبانیں اور انکی تفصیل

حکومت پاکستان نے 1951ء کی مردم شماری کے لئے مختلف زبانوں اور ان زبانوں کے بنیادی تعلق کے حوالے سے ایک جدول ترتیب دیا تھا۔ اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

جدول 44.3:

بنیادی زبان	مختلف زبانیں
آسٹرک فیملی (AUSTRIC)	
1. سنتھالی اور خاصی	سنتھالی، خاصی
ڈراویڈان فیملی	
2. براہوئی (BAPAHUI)	براہوی
3. ساؤتھ انڈین زبانیں	تامل، ملایالم، تیلگو، کنیڑیز
4. قبائلی ڈراویڈان زبانیں	اوراون (ORAON)، مالتھو (MALTHO)، اوڈکی (ODKI)
انڈو یورپین فیملی	
ڈارڈک برانچ (Dardic)	
5. کافر زبانیں	کلاش (بلیک کافر)، باش گلی (ریڈ کافر)۔
6. کھووار (KHOWAR)	کھوار، چترالی، ارنڈنی (Arandni)، ڈنڈارک (Dandarik)، ڈامیلی (Dameli)، جادری، بیار (Biyar)، ملولو (Malolo)، گدیدی (Gididi)، کاشگری

8. کوہستانی	کوہستانی، گوجاری، اجاری، توروانی (Torwati) کالامی
9. شینا	شینا
<u>یورپین برانچ</u>	
10. انگریزی	انگریزی
<u>انڈو آرین برانچ</u>	
11. آسامی	آسامی
12. بنگالی	بنگالی، چٹاگاونی، سلہٹی، چکمہ ہاجونگ (Hajong)
13. گجرات	گجراتی۔
14. ہندی	ہندی، ہندوستانی، بہاری (غیر مسلموں کے لئے)
15. مراٹھی	مراٹھی، ٹھاکری
16. اڑیا (Oriya)	اڑیا
17. پنجابی	پنجابی، ملتانی، باندا، بہاولپوری، ڈیراوالی، جعفرکی (Jafirki)، کھیترانی، ڈوگرا، پہاڑی۔
18. راجستھانی	راجستھانی، میواتی، مارواڑی، جے پوری، اجمیری، بیکانیری، راجپوتانی، کاٹھیاواڑی، بھیلی۔
19. سندھی	سندھی، جٹکی، سرائیکی، لاسی، تھریلی (Thareli)، ڈھاٹکی (Dhatki)، کچھی۔

20. اردو	اردو، ہندوستانی، بہاری (مسلمانوں کیلئے)
ایرانی برانچ	
21. بلوچی	بلوچی، مکرانی، کیچ
22. فارسی	فارسی، دیہوانی (Dehwani)، یارگھا (Yargha) بدخشانی، لوری چینی
23. پشتو	پشتو، افغانی، کابلی، پٹھانی۔
سامی فیملی	
24. عربی	عربی
تبتو۔ چینی فیملی	
25. اراکانی	اراکانی، ماگھی، مارنگ (Marang)،
26. برمی	برمی
27. آسامی، برمی زبانیں	منی پوری (Meithei)، لوشائی، گارو (Garo)، تریپوری۔
مختلف وسطی ایشیائی زبانیں	
28. قبائلی بانیں	واکک (Wakik) قازق، ترکی، کرغیزی ہنزہ۔
29. دیگر زبانیں۔	

(Population Census. Govt of Pakistan. 1951)

ان زبانوں کو بولنے والے افراد کی تعداد اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

جدول :۔44.4 پاکستان میں بولی جانے والی مادری زبانیں (1951ء کی مردم شماری کے مطابق افراد)

زبان	پاکستان (a)	بلوچستان	مشرقی بنگال	فیڈرل ایریا کراچی	سرحد	پنجاب	سندھ
کل افراد	75635496	1154167	41932329	1122406	5864550	20636702	4925342
آسٹرک فیملی							
سنتالی، خاصی	1,11,294	-	1,11,283	11	--	-	
ڈراویڈان فیملی							
براہوی	218556	195745	-	351	--	-	22460
ساؤتھ انڈین زبانیں	5724	59	2896	2609	-	90	70
قبائلی ڈراویڈان زبانیں	94		37	57	-	-	
انڈو یورپین فیملی							
ڈراڈک برانچ							
کافر زبانیں	2943	-	-	41	2902	-	-
کشمیری	2551	349	-	761	-	1441	-
کھوار	94599	-	-	12	94587	-	
کوہستانی	66804	7	-	131	65647	1019	
شینا	100	-	-	-	-	100	-
یورپین برانچ							
انگریزی	12359	350	2412	7983	125	1050	439
انڈو آرین برانچ							
آسامی	873	-	870	3		-	-
بنگالی	41167474	566	41160310	3199	900	2208	291

گجراتی	228492	234	2836	127555		208	97659
ہندی	124923	42	123356	644	345	13	523
مراٹھی	1007	18	216	773			
اڑیا	16609		16592	17			
پنجابی	20842524	76922	7121	(c)99235	1008434	19498051	152458
راجھستانی	78009	5	992	(d)6696	-	942	69374
سندھی	3994238	(b)186436	3736	(e)157466	23	9280	3637297
اردو	2457444	19521	268286	565816	50064	1074276	479487
ایرانی برانچ							
بلوچی	943049	394023		97509	4	3142	448371
فارسی	21340	11118	946	2481	4422	356	2017
پشتو	5062285	268695	2008	37284	(f)4635689	44141	44470
سامی فیملی							
عربی	1249	21	208	808	20	57	135
تبت چینی فیملی							
اراکانی	73849		73848	1			
برمی	39657		39510	111		36	
دیگر تبت برمی	111860		111820	6		34	
مختلف وسطی ایشیائی							
قبائلی زبانیں	347	-	101	102	-	37	107
دیگر زبانیں	15241	56	2951	10444	1388	218	184

(a) پاکستان کی کل آبادی میں غیر ملکی شامل نہیں ہیں سوائے 4700 افغانی پوندہ کے جنکی مادری زبان پشتو ہے۔

(b) سندھی زبان میں جدگکی (7820) اور لاسی (6681) شامل ہیں۔

(c) پنجابی میں صرف 196 افراد ایسے ہیں جنہوں نے اپنی مادری زبان ملتانی بتائی ہے۔

(d) راجستھانی افراد میں 919 افراد ایسے ہیں جنہوں نے اپنی زبان کاٹھیواڑی بتائی ہے۔

(e) سندھی زبان میں 5 افراد ایسے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو دسی اور 2 افراد نے جنگلی بتایا ہے۔

(f) فرنٹیر ریجن کی آبادی 1755152 ہے۔ جس کے بارے میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ انکی مادری زبان پشتو ہے۔

زبان ذریعہ گفتگو (1951 کی مردم شماری کے مطابق)

عموماً" پاکستان میں جن زبانوں کو اظہار گفتگو کا ذریعہ بنایا جاتا ہے انکی تعداد 9 کے قریب ہے۔ پاکستان کے مختلف جغرافیائی خطوں میں ان زبانوں کو بولنے والوں کا تناسب فیصدی درج ذیل ہے۔

جدول :44.5

صوبہ و ریاست	عربی	بلوچی	بنگالی	انگریزی	فارسی	پنجابی	پشتو	سندھی	اردو
پاکستان	0.09	1.5	56.0	1.9	0.31	29.0	4.9	5.9	7.3
بلوچستان و ریاستیں		41.0	.	1.1	2.1	7.3	25.0	20.0	7.3
اضلاع		27.0		1.9	3.0	14.0	47.0	9.2	13.0
ریاستیں		56.0	.	0.21	1.2	0.27	0.51	32.0	1.7
مشرقی بنگال	0.10		98.0	1.3	0.06	0.02		0.02	1.1
فیڈرل کیپٹل کراچی	0.21	9.2	0.45	8.7	2.0	9.5	3.7	17.0	68.0
صوبہ سرحد و فرنٹیر ریجن	0.15	0.01	0.03	0.75	0.65	33.0	77.0	0.01	4.9
اضلاع	0.02	0.01	0.03	0.93	0.47	42.0	75.0	0.01	5.6
فرنٹیر ریجن	0.64		-	0.12	1.3	4.0	85.0		2.2
پنجاب و بہاولپور ریاست	0.06	0.02	0.02	3.0	0.56	90.0	0.28	0.06	16.0

اردو	سندھی	پشتو	پنجابی	[illegible]	انگریزی	بنگالی	بلوچی	عربی	صوبہ و ریاست
16.0	0.02	0.29	96.0	0.60	3.0	0.02	0.03	0.07	اضلاع
13.0	0.54	0.25	97.0	0.15	2.8				بہاولپور ریاست
14.0	80.0	0.36	3.5	0.05	1.5	0.02	10.0	0.05	سندھ و چندپور
14.0	79.0	0.37	3.4	0.25	1.6	0.02	11.0	0.05	اضلاع
5.0	92.0	0.24	4.4	0.15	0.69	0.01	3.6	0.01	خیرپور ریاست

اس ٹیبل میں غیر ملکی قومیت سے تعلق رکھنے والے افراد شامل نہیں ہیں۔ سوائے افغان پوندوں کے جن کا تعلق فرنٹئیر ریجن سے ہے اس میں شامل ہیں۔

(Census of Pakistan 1951, Volume I. Table 7. A Speech). Govt of Pakistan.

پاکستان میں مہاجرین کی تعداد اور مسائل

(ایک سروے رپورٹ بحوالہ "پاکستان" 1948-1949ء)

جدول :44.6

پاکستانی صوبے	مسلم مہاجرین (آمد)	غیر مسلم (انخلاء)	آبادی میں اضافہ (+) کمی (-)
مغربی پنجاب (مارچ 1948 تک)	54,87,000	38,63,000	+16,24,000
سندھ (مئی 1948ء تک)	7,07,000	10,72,000	3,65,000
بہاولپور سٹیٹ (جولائی 1948 تک)	2,65,000	2,38,000	+27,000
خیرپور سٹیٹ (مئی 1948 تک)	-	55,000	-55,000
صوبہ سرحد	31,000	2,69,000	-2,38,000
بلوچستان (مارچ 1948 تک)	9000	66000	-57000
میزان	64,99,000	55,63,000	+9,36,000

نقل مکانی کے دوران مغربی پنجاب میں چند ہندو اور سکھ رک گئے جبکہ سندھ کے تین لاکھ ہندو وہیں مقیم رہے۔ مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں مہاجرین کی مردم شماری کے بعد انکی تعداد میں چار لاکھ کا اور اضافہ درج کیا گیا اس طرح آخری اعداد و شمار جو جمع کئے گئے ان کے مطابق

مسلمان مہاجرین جو پاکستان میں داخل ہوئے   70,00,000 افراد

غیر مسلم جو پاکستان کو چھوڑ کر چلے گئے   55,63,000 افراد

(مندرجہ بالا اعداد و شمار میں جموں و کشمیر سے آنے والے مہاجرین کی تعداد شامل نہیں کی گئی تھی جو تعداد میں چار لاکھ سے کم نہیں تھے۔ کیونکہ اس وقت غالب خیال یہی تھا کہ یہ مہاجرین اپنے آبائی گھروں کو واپس چلے جائیں گے جو بعد میں غلط ثابت ہوا)

(Pakistan 1948-49 year Book)

قیام پاکستان کے دوران فرقہ وارانہ تشدد اور صعوبتوں سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کا صحیح اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ البتہ 1941ء کی مردم شماری کی روشنی میں 4,27,000 مسلمان ایسے تھے جن کا اندراج ہونا باقی تھا۔

مہاجرین کی آمد کا سلسلہ سب سے پہلے مغربی پنجاب میں ہوا۔ حکومت پاکستان نے مختصر عرصے میں جگہ جگہ مہاجر کیمپ کھول دیئے۔ ستمبر 1948ء میں 4,25,000 مہاجرین مغربی پنجاب کے کیمپوں میں پناہ لے چکے تھے اور ان پر 78770 روپے روزانہ کے اخراجات آتے تھے۔ مہاجرین کی بحالی اور امداد کے کام کی اہمیت کے پیش نظر وزیر اعظم پاکستان نے اکتوبر 1947ء میں اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور منتقل کر لیا اور سینٹرل منسٹری برائے مہاجرین اور بحالی کو بھی یہیں منتقل ہونے کا حکم دے دیا گیا۔

مغربی پنجاب نے مہاجرین کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔ صوبائی اعداد و شمار کے مطابق صرف فروری 1949ء تک 52,63,400 مہاجرین میں سے 39,03,000 کو دیہاتی علاقوں میں اور 13,60,000 افراد کو شہری علاقوں میں آباد کیا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس دوران 75 تا 80 فیصد مہاجرین کو اقتصادی لحاظ سے اسی سطح پر آباد کیا گیا جس پر وہ تقسیم سے قبل تھے۔

حکومت پاکستان نے 30 اگست 1948 کو ایک آرڈیننس کے تحت پورے ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی اور سینٹر نے مہاجرین کی بحالی کے کام کی کمان اپنے ہاتھ میں براہ راست لے لی۔ مغربی پنجاب میں 52,00,000 سے زائد مہاجرین کی آبادکاری قابل عمل نہ تھی لہٰذا حکومت سندھ سے باقی دو لاکھ مہاجرین کو اپنے صوبے میں آباد کرنے کی درخواست کی گئی۔ ایک اور آرڈیننس جاری کیا گیا جس کے تحت پاکستان سے نقل مکانی کرنے والوں کی جائیدادوں پر حکومت کا قبضہ ممکن ہو گیا۔

کراچی اور سندھ میں مہاجرین :۔ تقسیم برصغیر سے پہلے کراچی کی آبادی 4,00,000 تھی 1948-49 میں بڑھ کر 12,00,000 تک پہنچ گئی۔ اس کی ایک وجہ تو کراچی کادارالخلافہ قرار پانا تھا جس کی وجہ سے سرکاری دفاتر اور غیرملکی سفارتخانوں کا یہاں قیام عمل میں آیا۔ دوسری وجوہات میں تجارتی مرکز اور بندرگاہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کے سب سے اہم شہر کی حیثیت حاصل تھی۔ مہاجرین کی کثرت سے یہاں آمد کے سبب مکانوں کی نتہائی قلت ہوگئی اور مہاجرین کو ہزاروں کی تعداد میں خیموں میں رہائش اختیار کرنی پڑی۔ مئی 1948ء میں مہاجرین کی جو مردم شماری صوبہ سندھ بشمول کراچی منعقدہ کی گئی اس کے مطابق 7,06,738 مہاجرین وہاں پناہ لے چکے تھے۔ جن میں سے صرف کراچی میں پناہ گزینوں کی تعداد 4,72,184 تھی۔ اور اس تعداد میں اوسطاً 5000 افراد ماہانہ کا اضافہ بھی ہو رہا تھا۔

اندازاً 10,72,000 غیر مسلم سندھ سے روانہ ہوئے۔ سنٹر نے جن دو لاکھ مغربی پنجاب سے مہاجرین کو سندھ میں آباد کیا ان میں سے بہت سے مہاجرین رسم و رواج' زبان اور مقامی لوگوں کے غیر حوصلہ افزاء رویہ اور کچھ سرکاری اہلکاروں کے غلط رویہ کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر سندھ کو چھوڑ گئے۔

صوبہ سرحد :۔یہاں 50,000 مہاجرین کی آبادکاری عمل میں آچکی تھی۔ اس صوبہ میں شاید ہی کوئی ایسی قابل کاشت زمین ہو جسے غیر مسلم چھوڑ کر چلے گئے ہوں۔ یہاں مہاجرین کی آبادکاری زیادہ تر ضلع پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں عمل میں آئی۔ کچھ ضرورت مندوں کو فی کس 100 روپیہ دیا گیا تاکہ وہ اپنی نئی زندگی کا آغاز کر سکیں۔ صوبائی حکومت کے ان پر 73,000 روپے کے اخراجات ہوئے۔ لیکن بعد میں سنٹرل گورنمنٹ نے 4 لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ مہاجرین کی بحالی کے لئے صوبائی حکومت کو دی۔ دو انڈسٹریل سنٹر برائے مہاجر خواتین پشاور میں کھولے گئے۔ 1948-49 کے دوران ایک لاکھ روپیہ قائداعظم ریلیف فنڈ سے مہاجرین کے لئے اور دس ہزار روپیہ خواتین امدادی سنٹرز کے لئے منظور کیا گیا۔

بلوچستان اور بہاولپور :۔مارچ 1948ء کی مردم شماری کے مطابق 66000 غیر مسلم روانہ ہونے والوں کے مقابلہ میں صرف 10,000 مسلم مہاجرین صوبہ بلوچستان میں آئے۔ جبکہ بہاولپور میں 2,69,000 مہاجرین آباد ہوئے اور 42000 مزید آباد کئے جانے کا پروگرام تھا۔

چھوڑی گئی جائیدادوں کے مسائل :۔دونوں طرف جانے والے عوام کی وجہ سے دونوں ہی حکومتوں کو چھوڑی گئی جائیدادوں کے مسائل کا سامنا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک میٹنگ 5 اکتوبر 1947ء کو حکومت

بھارت اور پاکستان کے درمیان ان مسائل پر بات چیت کے لئے ہوئی۔ دسمبر 1947ء میں مغربی پنجاب حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت ایک کسٹوڈین اور ڈپٹی کسٹوڈین مقرر کیا گیا تاکہ جانے والے غیر مسلموں کی جائیدادوں کی دیکھ بھال کرے۔ اسی طرح کے اقدامات بعد میں مشرقی پنجاب میں بھی کئے گئے۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان نے بھی ایسے ہی اقدامات کئے۔ مختلف صوبوں میں روابط منظم کرنے کے لئے سنٹرل گورنمنٹ نے دو آرڈیننس جاری کئے اور ایسی جائیدادوں کا براہ راست کنٹرول سنبھال لیا اور سندھ' کراچی اور پشاور میں کسٹوڈین مقرر کئے۔

حکومت بھارت اور پاکستان کے درمیان خرید و فروخت' تبادلہ برائے شہری جائیداد کے سلسلہ میں اہم بنیادی اصولوں پر اتفاق ہو گیا۔ صرف زرعی زمینوں پر تصفیہ ہونا باقی تھا کہ جون 1949 میں بھارت نے ایک ایکٹ کے تحت اس معاہدہ کو توڑ کر اسے کھٹائی میں ڈال دیا۔

اغواء شدہ عورتوں کا مسئلہ :۔اغواء شدہ عورتوں اور بچوں کی بازیابی کا سلسلہ دسمبر 1947ء میں شروع کیا گیا اور دونوں حکومتوں نے اس کا عزم کیا کہ وہ یہ کام تندہی سے کریں گی۔ یہ بہت مشکل ہے کہ یقینی تعداد ان مسلمان خواتین کی بتائی جا سکے جو اغواء ہوئیں محتاط اندازہ کے مطابق انکی تعداد 50,000 کے قریب تھی۔ دسمبر 1947ء سے 9839 مسلمان خواتین اور بچے مشرقی پنجاب سے بازیاب ہوئے۔ جبکہ 78000 غیر مسلم عورتوں اور بچوں کو مغربی پنجاب سے بازیاب کیا گیا۔ جنوری 1949ء میں ایک مشترکہ اپیل خواجہ شہاب الدین اور گوپال سوامی آیا نگر نے اس سلسلہ میں کی اس کے بعد حکومت پاکستان اور حکومت بھارت نے ایک آرڈیننس جاری کیا اور پولیس کو مزید اختیارات دیئے گئے کہ وہ اغواء شدہ عورتوں کو بازیاب کر سکیں۔

(Page179-184)

پاکستان کا بین الاقوامی تعلقات میں کردار

وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان اور خان سردار بہادر خان ڈپٹی منسٹر کی حیثیت سے فروری 1949ء میں متعین کئے گئے۔

پاکستان فارن سروس :۔آغاز میں 120 افسروں کی پلاننگ کی گئی تھی جس میں 13 تھرڈ سیکرٹری جنوری 1949ء میں ہونے والے مقابلہ امتحان کے بعد بھرتی کئے گئے اور 85 نشستیں پاکستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پر کی جانی تھیں۔ (1949-1948 تک)

پاکستانی سفارتکاروں کی بیرون ملک تعیناتی (48-1947)

(1)	قائداعظم کے ذاتی نمائندے افغانستان کابل میں	ایم۔ ایچ۔ قزلباش
(2)	مصر، سکندریہ میں	جے۔ اے۔ رحیم
(3)	ایران، تہران میں	محمد حسن
(4)	سفیر برائے امریکہ، واشنگٹن میں	مرزا ابوالحسن اصفہانی۔
(5)	برما، رنگون میں	ابن حسن
(6)	ہائی کمشنر، برطانیہ، لندن میں	حبیب آئی رحیم تولا۔
(7)	ہائی کمشنر، بھارت، نئی دہلی میں	زاہد حسین
(8)	ٹریڈ کمشنر، آسٹریلیا، سڈنی میں	اے۔ ڈی۔ اظہر۔

بھارتی سفارت خانہ :۔ پاکستان بننے کا اعلان ہونے کے بعد 11 اگست کو سری پرکاسا (SRI Parkasa) جن کا تعلق یوپی سے اور کانگرس کے اہم رہنما تھے کو نئی مملکت کے لئے ہائی کمشنر نامزد کیا گیا۔ کچھ ہی عرصے بعد سردار سمپورن سنگھ (Sampuran Singh) کو ڈپٹی ہائی کمشنر لاہور نامزد کیا گیا۔ وی۔ وسوا ناتھن (V.Viswana than) جن کا تعلق انڈین سول سروس سے تھا اور طویل ڈپلومیٹک تجربہ کے حامل تھے کو پاکستان کے دارالحکومت کراچی میں بحیثیت ڈپٹی ہائی کمشنر بھارتی سفارتخانے کی تنظیم کے لئے بھیجا گیا۔ تقریباً اسی وقت کے ایل پنجابی (K.L.Punjabi) جن کا تعلق انڈین سول سروس سے تھا کو پشاور میں ڈپٹی ہائی کمشنر نامزد کیا گیا۔ لیکن بعد میں انہیں لاہور تبدیل کر دیا گیا اور انکی جگہ میجر بی کے کپور لیڑان آفیسر پشاور کی حیثیت سے سنبھال لی۔

کراچی میں سب سے پہلے ہائی کمشنر اور ڈپٹی ہائی کمشنر نے اپنے کام کا آغاز ایک پرائیویٹ ہوٹل سے کیا۔ لیکن اس کے بعد وہ دامودار محل (Damodar Mahal) ایک عالیشان بلڈنگ جو نیو بندر روڈ ایکسٹنشن کراچی میں تھی منتقل ہو گئے۔ ان کے مسائل میں 15000 سنٹرل گورنمنٹ کے ملازمین کا انخلاء تھا جو کہ سندھ، بلوچستان، سرحد اور بہاولپور میں پھیلے ہوئے تھے۔ ایک ٹرانسفر بیورو بنایا گیا اور تمام سرکاری ملازمین کا انخلاء یکم نومبر 1947ء کو مکمل ہوا۔

کراچی میں ریجنل فوڈ کنٹرولر میجر جنرل اے سی آرنلڈ (A.C.Arnold) نے اپنا دفتر

انڈونیشیا کا مسئلہ :- انڈونیشیا میں ہالینڈ کی چڑھائی کے بعد پاکستان نے بطور احتجاج 24 دسمبر 1948ء تمام ڈچ پروازوں پر پاکستان کے اوپر سے گزرنے پر پابندی لگا دی۔ اس کے علاوہ کے ایل ایم (KLM) کا فیول لائسنس معطل کر دیا گیا۔ پاکستان کے ایک غیر سرکاری وفد نے انڈونیشیا کا دورہ 12 اکتوبر 1948ء کو کیا جس میں پاکستانی 159 سابق فوجیوں کا مسئلہ بھی شامل تھا۔

مارچ 1947ء میں ختم کیا۔

پاکستان میں بھارتی سفارتکار

کراچی :-	ڈپٹی کمشنر :-	ایس کے کرپلانی	(S.K.Kriplani)
	ایڈیشنل ہائی کمشنر :-	این۔ آر۔ ملکانی	(N.R.Malkani)
	سیکرٹری برائے ہائی کمشنر :-	دیش پانڈے	(Deshpande)
	اتاشی :-	بی۔ کے۔ مساند	(B.K.Massand)
		اے۔ کے۔ رائے	(A.K.Roy)
		اے۔ بی۔ بھد کامکر	(A.B.Bhadkamkar)
لاہور :-	ڈپٹی ہائی کمشنر	سردار سمپورن سنگھ	
	او۔ ایس۔ ڈی	کے۔ ایل۔ پنجابی	
پشاور :-	لیئژن آفیسر	کے۔ آئی۔ کھنہ	

بھارت کے ہائی کمشنر کو تبدیل کیا گیا اور انہیں آسام کا گورنر لگا دیا گیا اور بعد میں انکی کی جگہ ڈاکٹر سیتا رام نے سنبھالی۔

اردن کے سفیر نے اپنے کاغذات 9 دسمبر 1948ء کو پیش کیے۔

سعودی عرب کے سفیر نے اپنے کاغذات 17 جنوری 1949ء کو اور ناروے کے سفیر نے 9 مئی کو اپنے کاغذات پیش کیے۔ مصر اور ایران کے سفارتخانوں میں ان کے سفیر جنوری اور اپریل 1949ء کو تشریف لائے۔ ارجنٹائن اور سپین کے کونسل جنرل آچکے تھے۔ آسٹریلیا کے ہائی کمشنر مئی 1949ء میں تشریف لائے۔

انٹرنیشنل کانفرنسیں :- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی دو نشستیں ہوئیں پہلی 21 ستمبر تا 12 دسمبر 1948 پیرس میں۔ دوسری نیویارک میں 5 اپریل تا 18 مئی 1949ء تک۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے اس میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ بھارت کے ساتھ پاکستان کی اعلیٰ سطح کی جو کانفرنس ہوئیں وہ دسمبر 1948ء' جنوری 1949ء اور اپریل 1949 کو ہوئیں۔ کشمیر کے مسئلہ پر فائر بندی جنوری 1949ء کو ہوئی۔

پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی (اراکین کے نام)

مشرقی بنگال :-	عبدالمسعود عبدالحمید	عبداللہ المحمود	مولانا محمد عبداللہ الباقی
	عبدالقاسم خان	مولانا محمد اکرم خان	عزیز الدین احمد
	مولوی ابراہیم خان	اے کے فضل الحق	فضل الرحمن
	غیاث الدین پٹھان	حمید الحق چوہدری	ایچ ایس سہروردی
	اشتیاق حسین قریشی	لیاقت علی خان	مفیظ الدین احمد
	ڈاکٹر محمود حسین	اے۔ایم۔مالک	مرتضیٰ رضا چوہدری
	محمد علی	محمد حبیب اللہ بہار	خواجہ ناظم الدین
	نور احمد	نور الامین	سراج الاسلام
	مولانا شبیر احمد عثمانی	خواجہ شہاب الدین	بیگم شائستہ اکرام اللہ
	مولانا تمیز الدین خان	عبدالمتین چوہدری	عبدالحمید
جنرل :-	جوگندر ناتھ منڈل	پریم ہری برما	دھریندرا ناتھ ڈاٹا
	کرن سےکمر رائے	راج کمار چکرورتی	سرش چندرا
			چھوٹوپدھایا
	بھوپندر کمار ڈتا	جانندرا چندرا موجمدار	برات چندرا منڈل
	دھانان جائے رائے	سچندرا نرائن سنیال	ہریندرا کمار سور
	اکشے کمار داس		
مغربی پنجاب :-	میاں افتخار الدین	چوہدری نذیر احمد خان	ملک فیروز خان نون
	ممتاز محمد دولتانہ	شیخ کرامت علی	عمر حیات ملک
	بیگم جہاں آراء شاہنواز	سردار شوکت حیات	غضنفر علی خان
	محمد علی جناح	افتخار حسین ممدوٹ	
جنرل :-	لالہ اوتار نرائن گجرال	بھیم سن سچر	رائے بہادر گنگا سارن
سکھ :-	سردار کرتار سنگھ	سردار اجال سنگھ	
سندھ :-	پیرزادہ عبدالستار	محمد ہاشم گزدر	ایم۔اے۔کھوڑو
سرحد :-	خان عبدالغفار خان	خان سردار بہادر خان	
بلوچستان :-	نواب محمد خان جوگیزئی		

پاکستان کا دوسرا بجٹ

پاکستان کا دوسرا بجٹ 28 فروری 1949ء کو پیش کیا گیا۔ جس کی تفصیلات اس طرح ہیں۔

جدول 44.7:

اعداد و شمار لاکھ روپیہ میں۔

	بجٹ اندازہ 1947-48	بجٹ اندازہ 1948 49	ترمیمی بجٹ 1948-49	بجٹ اندازہ 1949-50
ریونیو				
پرنسپل ہیڈ آف ریونیو	17,37	41,10	47,00	55,43
ریلوے، پوسٹ اور ٹیلی گراف	20,10	37,15	37,65	39,05
دیگر ہیڈ	5,32	11,48	10,99	13,71
میزان	4279	8973	9546	111,26
اخراجات				
ڈیفنس سروس	34,24	37,11	40,28	47,22
ریلوے پوسٹ ٹیلی گراف	22,15	37,15	36,89	37,90
دیگر اخراجات	9,81	15,42	18,04	26,08
میزان	66,20	8968	9521	11120
Deficit(-)	+6	+43	+5	--2341

(Page 39. The Second Year 1948-49, Pakistan)

اسٹیٹ بنک آف پاکستان

جب 3 جون 1947ء کو تقسیم برصغیر کے پلان کا اعلان ہوا اور 15 اگست 1947ء آزادی کا دن مقرر ہوا تاکہ دو علیحدہ مملکتیں وجود میں آجائیں۔ لہٰذا اس وقت سے اگست تک تقسیم کا عمل مکمل کیا جانا تھا۔ عقلمندی کا تقاضا یہ نہیں تھا کہ مانیٹری سسٹم کو فوری طور پر تقسیم کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جاتا۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ ریزرو بنک آف انڈیا' پاکستان (مانیٹری سسٹم اور ریزرو بنک) آرڈر 1947ء کے تحت اپنی سرگرمیاں کرنسی اور بنکنگ کے حوالے سے 30 ستمبر 1948 تک جاری رکھے گا۔

اپریل 1948ء میں حکومت پاکستان نے پاکستان کے بھارت میں ہائی کمشنر جناب زاہد حسین کی سربراہی میں ایک سپیشل برانچ' منسٹری آف فنانس میں قائم کی تاکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ محدود وقت مشکلات کے باوجود یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بنک کا قیام عمل میں آیا۔

30 جون 1948ء تک ریزرو بنک آف انڈیا کے تین دفاتر کراچی' لاہور اور ڈھاکہ میں قائم تھے۔ یکم جولائی 1948ء کو تینوں دفاتر سٹیٹ بنک نے اپنی تحویل میں لے لئے۔ ایک ایکسچینج آفس چٹاگانگ میں بھی کھولا گیا۔

حکومت کی وصولی اور ادائیگی کا کام امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخیں انجام دیتی رہیں۔ جس کے بعد میں سٹیٹ بنک نے لاہور اور ڈھاکہ میں 18 اور 28 اکتوبر 1948ء کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ 22 اپریل 1949ء کو ایک کرنسی آفس پشاور میں کھولا گیا۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان کا پہلا سب سے اہم کام انڈین کرنسی کی جگہ پاکستانی کرنسی کو جاری کرنا تھا۔ جس کے لئے نئے نوٹ چھاپنے کی ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کی مشہور کمپنی Messers Thomas De La Rue & Co کی خدمات حاصل کی گئیں۔ 100، 10، اور 5 روپے کے پاکستانی نوٹوں کا اجراء یکم اکتوبر 1948ء کو عمل میں آیا۔ صرف چھ دن کی مدت میں انہیں پورے ملک میں قابل عمل بنایا گیا۔ پاکستان کے ایک اور دو روپیہ کے نوٹ برطانیہ کی کمپنی Messers Bradbury Wilkinson & Co نے چھاپے۔ ان کے لئے ڈیزائن بنائے گئے اور مارچ 1949ء میں جاری ہوئے۔ 30 جون 1948ء کو انڈین کرنسی کی قانونی حیثیت ختم کر دی گئی۔ انڈین روپے کا سکہ اور چھوٹے سکے البتہ چلتے رہے۔ اپریل 1948ء کے بعد جب پاکستانی سکوں کا اجراء ہوا تو انڈین سکوں کی واپسی کا عمل شروع ہوا اور سٹیٹ بنک نے ان سکوں کی واپسی اور تبادلے کا کام سنبھالا۔

پاکستان میں ریزرو بنک آف انڈیا کے نوٹ جن پر حکومت پاکستان لکھا گیا تھا اس بنک نے یکم اپریل 1948ء سے پاکستان میں سرکولیشن کے لئے جاری کئے تھے۔ ان نوٹوں کی مالیت 30 جون 1948ء کو 51.57 کروڑ روپیہ تھی اور ان کے بدلے سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ریزرو بنک آف انڈیا سے اثاثے حاصل کرنے تھے۔ ریزرو بنک کے نوٹ سرکولیشن سے واپس لے کر ان کو واپس کرنے کے بعد اس کی مالیت کے برابر اثاثوں کا حصول اور اتنی ہی نئی مالیت کے پاکستانی نوٹوں کا اجراء شامل تھا اس کام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جتنی جلدی پاکستان وہ نوٹ واپس کرتا اتنی ہی جلدی اثاثوں کی منتقلی عمل میں آتی۔ یہ معمولی کام نہ تھا کہ پورے ملک سے نوٹوں کو واپس لے کر اکٹھا کیا جائے اور پھر بھارت واپسی کا بندوبست ممکن بنایا جائے۔ عوام کی رہنمائی کے لئے پبلسٹی مہم چلائی گئی اور انہیں بتایا گیا کہ وہ ریزرو بنک آف انڈیا کے نوٹ جلد واپس کریں کیونکہ پھر ان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی نوٹوں کے تبادلے لئے سہولیات فراہم کی گئیں کہ انکو ٹریژریز' امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخوں' شیڈول بنکوں کے علاوہ کوآپریٹو بنکوں اور سٹیٹ بنک آف پاکستان سے بھی تبدیل کرایا جا سکتا تھا۔ 20 مئی 1949ء تک 134.02 کروڑ روپیہ کے نوٹ واپس کئے گئے اور ان کے بدلے 127.54 کروڑ روپے کے اثاثہ حاصل کئے گئے۔

پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن

یکم فروری 1949ء کو حکومت پاکستان کے سیکرٹری فنانس اور چیئرمین Messers Thomas De La Rue & Co کے مابین پاکستان میں سیکیورٹی پرنٹنگ پریس کے قیام کے لئے معاہدہ عمل میں آیا۔ پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کی فیکٹری کو کراچی میں لگایا جانا تھا اور اس میں 60 فیصد حکومت پاکستان نے اور بقایا 40 فیصد متذکرہ کمپنی نے کیپٹل کی مد میں لگانے تھے۔ 11 مارچ 1949ء کو خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔

لائف انشورنس

لائف انشورنس کی زیادہ تر کمپنیاں بھارتی تھیں اور ایک دو کے علاوہ سب نے اپنے دفاتر بند کر دیئے۔ بدقسمتی سے پاکستانی قوم کے زیادہ تر افراد کی لائف انشورنس بھارتی کمپنیوں سے ہوئی تھی۔

بھارتی انشورنس کمپنیوں نے عدم تحفظ کے بہت سے نکات اٹھائے۔ حکومت پاکستان نے انشورنس ایکٹ 1938ء میں ترمیم منظور کی جس کے تحت انشورنس کمپنیوں کو ڈیپازٹ کی مد میں 50٪ کی چھوٹ دی گئی۔ اسی طرح نان لائف انشورنس بزنس میں بھی چھوٹ دی گئی۔ لیکن اس کے باوجود بھارتی کمپنیوں نے اعتراضات جاری رکھے۔ جس پر دونوں ملکوں نے ایک کانفرنس وسط دسمبر 1948 کو دہلی میں منعقد کی اور ایک معاہدہ طے پا گیا۔

1948-49ء میں پاکستان میں قائم شدہ کمپنیوں کی صورتحال (کل 8)

لائف :5　　فائر :3　　میرین :3　　مختلف :48

ایسی کمپنیوں کی صورتحال جو قائم تو کہیں اور تھیں لیکن شاخیں پاکستان میں تھیں۔

لائف :6　　فائر :61　　میرین :47　　مختلف :478

نیشنل بلڈنگ سرگرمیوں پر سینٹر کے اخراجات

	بجٹ تخمینہ	کل اخراجات کا فیصد
1947-48	58513000 روپے 13.2	
1948-49	94187000 روپے	17.9
1949-50	129890000 روپے	18.8

صنعتی ترقی :۔ دسمبر 1948ء میں انڈسٹریل فنانس کارپوریشن کے قیام کے لئے ایک بل پیش کیا گیا۔ جس کا کیپٹل 300,00,000 روپے' جو 500 روپے کے 60,000 حصوں میں تقسیم ہونا تھا۔

سٹیٹ بینک :۔ یکم جولائی 1948ء کو بنک کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا کیپٹل 3 کروڑ روپے تھا اس کا 51٪ سٹیٹ نے ادا کرنا تھا۔ سٹیٹ بنک نے ریزرو بنک آف انڈیا کی تمام برانچوں کو اپنی تحویل میں لے لیا جو لاہور کراچی اور ڈھاکہ میں تھیں۔ ایک دفتر چٹاگانگ میں بھی کھولا گیا۔

غیر ملکی تجارت :۔ یکم جولائی سے 31 دسمبر 1948ء تک پاکستان نے جو سامان امپورٹ کیا اس کی مالیت 31 کروڑ روپیہ تھی۔ (اس میں بھارت شامل نہیں ہے۔)

جدول 44.8: (کروڑ روپیہ میں)

امپورٹ :-	15-31 اگست 1947ء		کل ایکسپورٹ :-	بیلنس (Balance)
	مارچ 1948	13.9	48.6	+34.7
	اپریل 1948	2.36	12.55	+10.19
	مئی 1948	1.56	4.45	+2.89
	جون 1948	2.30	5.61	+3.31
	جولائی 1948	3.51	3.86	+0.37
	اگست 1948	3.98	6.37	+2.39
	ستمبر 1948	4.75	4.68	-0.07
	اکتوبر 1948	5.72	1.86	-3.84
	نومبر 1948	5.71	5.39	-0.32
	دسمبر 1948	7.40	9.51	+2.11
	جنوری 1949	8.13	6.76	-1.37
	فروری 1949	8.30	11.19	+2.89
	مارچ 1949	10.36	8.09	-2.27
	میزان 1948-49	64.08	80.36	+16.28

پاکستان (1948-49) ایک جائزہ

کل رقبہ :- 3,60,780 مربع میل (جوناگڑھ کا رقبہ 3438 مربع میل تھا جو کل رقبہ میں شامل نہیں ہے)

(i) مغربی پاکستان 306860 (ii) مشرقی پاکستان: 53920

آبادی :- مشرقی پاکستان: 46.72 ملین، مغربی پاکستان: 33.54 ملین

کل آبادی = 80.26 ملین

مغربی پاکستان میں 109 افراد فی مربع میل

مشرقی پاکستان میں 870 افراد فی مربع میل

زراعت :۔کل زیر کاشت رقبہ 45 ملین ایکڑ
زیر آب پاشی 35 ملین ایکڑ

جدول :44.9 اہم فصلیں

نام فصل	رقبہ زیر کاشت (0,000 ایکڑ)	پیداوار (0,000 ٹن)
چاول	21036	7625
گندم	9733	3265
روئی	3091	194
پٹ سن	2054	1222
گنا	681	883
چائے	89	19
مختلف فصلیں	8847	1947

جدول 44.10 معدنی پیداوار

پٹرولیم	11,811,720 گیلن	کرومائیٹ Clay :	132849 ٹن
کوئلہ	405325 ٹن	جپسم :	39770
لائم سٹون	726167 ٹن	سلفر:	66,300
پہاڑی نمک	256041 ٹن		(1941-44)

ریلوے اور سڑکیں

کل لمبائی نارتھ ویسٹرن ریلوے 5363 میل
ایسٹ بنگال ریلوے 1631 میل کل لمبائی :6994 میل۔

جدول :44.11

سڑکیں (میل)	(Metalled) میٹلڈ	(Un-Metalled) ان میٹلڈ	میزان
مشرقی پاکستان	3060	18013	21073
مغربی پاکستان	9973	30894	40863
کل لمبائی (میل)	13033	48907	61940

مختلف ملکوں کا امپورٹ میں فیصد حصہ

بھارت	%44	ایران	%6.3
برطانیہ	%25	دیگر ممالک	%12.2
امریکہ	%12.5		

ایکسپورٹ (فیصد) (اگست 1947 تا اگست 1948)

برطانیہ	%22.0	بیلجیم	%8.1
بھارت	%10.0	فرانس	%6.7
امریکہ	%9.5	اٹلی	%6.6
روس	%9.5	چین	%5.1
		دیگر ممالک	%22.5

جدول :44.12 ٹریڈ بیلنس (Value Rs:00,000)

	امپورٹ	ایکسپورٹ	بیلنس
15 اگست 1947 تا 31 مارچ 1948	1388	4859	3471
کیم اپریل 1948 تا 31 دسمبر 1948	3720	4527	807
میزان	5108	9386	4278

Page 270, 71 (The Second Year, Pakistan, 1948-49)

پاکستان میں زمینداروں (Landowners) کے اعداد و شمار (حصہ اول)

1947ء میں تقسیم برصغیر کے بعد نقل مکانی اور اقتصادی حالات کا جائزہ آزادی کے چند سال بعد ہی ممکن تھا۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم دستاویزات 1951ء کی مردم شماری کی روشنی میں حکومت پاکستان نے جاری کیں۔ مردم شماری کے دوران 12 سال کی عمر سے زیادہ جن اشخاص نے اپنے آپ کو زمیندار (Landowner) ظاہر کیا ان کی اقتصادی مشاغل
(Economic Activities) جاننے کے لئے سوالنامہ میں مندرجہ ذیل باتیں پوچھی گئی تھیں۔
1۔ کہ آپ کا پہلا پیشہ کیا ہے؟ (اگر اس نے اپنے آپ کو کاشتکار ظاہر کیا تو پھر اس سے اگلا سوال یہ پوچھا گیا کہ)2۔ کیا وہ زمین کے مالک ہیں (اگر ان کا جواب ہاں میں نکلا تو وہ اعداد و شمار اس جدول میں شامل کئے گئے ہیں۔
زمیندار جن کی عمر بارہ سال سے اوپر تھی اور جنہوں نے خود کو خود کفیل (Selfsupporting) یا کچھ حد تک خود کفیل ظاہر کیا تھا ان سے مزید سوال یہ پوچھا گیا کہ آپ اپنی زمینوں کا کرایہ نقدی یا دیگر صورتوں میں جن کو دوسرے کاشت کرتے ہیں وصول کرتے ہیں۔ زمینداروں کے دیگر مشاغل جاننے کے لئے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس قسم کی ملازمت یا انڈسٹری میں جنوری کے دوران کام کرتے رہے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں اخذ کیا گیا کہ (i) زمیندار جو کاشت کاری سے منسلک ہیں (ii) ان کے غیر زراعتی مشاغل (iii) انکی فوج میں شمولیت وغیرہ۔ جن لوگوں نے اس کا جواب نہیں میں دیا انکو اقتصادی طور پر غیر مصروف (Inactive Economically) دکھایا گیا ہے۔

جن گروہوں میں کام کرتے ہیں	پاکستان	بلوچستان (a)	مشرقی بنگال	کراچی (b)	سرحد	پنجاب (c)	سندھ
1.کل زمیندار	11648846	176117	8150196	2129	447313	2575059	298032
2.زرعی و ماہی گیری	11437826	166066	8087137	45	428358	2485360	270860
3.فوج کی ملازمت	25608	5446	289	185	10668	8992	28
4.انڈسٹری، کامرس اور دیگر ملازمتیں	130188	4477	48644	1709	8062	64723	2573
(i)انڈسٹری	*	*	*	331	3746	21429	1039
(ii)ٹریڈ اور کامرس	*	*	*	276	3576	22392	938
(iii)ٹرانسپورٹ شپنگ وغیرہ	*	*	*	23	92	4679	92
(iv)گورنمنٹ سروس	*	*	*	456	381	5638	354
(v)دیگر ملازمتیں اور پیشے	*	*	*	623	267	10585	150
5.غیر معروف	55224	128	14126	190	225	15984	24571

*:علیحدہ اعداد و شمار نہیں مل سکے (a) بلوچستان بشمول سٹیٹ یونین
(b) کراچی فیڈرل کیپٹل ایریا (c) :پنجاب بشمول بہاولپور سٹیٹ

پاکستان میں زمینداروں اور جاگیرداروں کے اعداد و شمار (حصہ دوئم)

پاکستان میں مالکان زمین کے اعداد و شمار پچھلے صفحہ پر پیش کیے گئے جو 1951ء کی مردم شماری کی رپورٹ پر مبنی تھے کتاب کے موضوع کے اعتبار سے اعداد و شمار 48-1947 تک دیئے جانے تھے۔ لیکن بعض جگہ ایک دو سال بعد کے اعداد و شمار بھی شامل کئے گئے ہیں۔ لیکن صرف اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اعداد و شمار کئی سال بعد تک کے دیئے جارہے ہیں۔

زمینداروں اور جاگیرداروں کے متعلق قارئین کی دلچسپی کے لئے ریسرچ فورم کراچی کے سبط حسن نمبر سے "پاکستان کا زرعی ڈھانچہ اور طبقات" سے چند اعداد و شمار بھی شامل اشاعت کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں زمینداروں و جاگیرداروں کی طبقاتی تقسیم بیان کی گئی ہے وہ بھی درج ذیل ہیں۔

جدول 44.14: پاکستان کے صوبوں میں زمین کی ملکیت کی تبدیلی 1950 تا 1976 ☆

فارم سائز (ایکڑوں میں)	سن	مالک (فیصد) ☆☆				رقبہ ملکیت (فیصد) ☆☆☆			
		پاکستان	پنجاب	سندھ	سرحد	پاکستان	پنجاب	سندھ	سرحد
5 یا اس سے کم	1950	64.4	66.3	29.8	70.3	15.3	15.7	3.6	31.9
	1971	-	60.4	36.7	-	-	20.6	5.6	-
	1976	70.8	69.1	40.3	85.9	24.9	26.1	8.2	40.8
5 تا 25	1950	28.7	28.9	46.0	21.6	31.7	39.0	18.8	25.2
	1971	-	35.6	42.9	-	-	45.7	29.9	-
	1976	25.1	27.4	41.5	12.4	39.4	43.0	30.5	33.0
25 تا 100	1950	5.7	4.1	16.2	6.9	21.8	21.9	23.2	19.7
	1971	-	3.5	17.7	-	-	21.6	40.3	-
	1976	3.5	3.0	15.8	1.5	24.0	21.7	40.4	15.2
100 سے زائد	1950	1.2	0.7	8.0	1.2	31.2	23.4	54.4	23.3
	1971	-	0.5	2.7	-	-	12.1	24.2	-

	1976	0.5	0.5	2.4	0.2	12.6	9.2	20.9	11.0
500 سے زائد	1950	0.1	0.1	0.9	0.1	15.4	9.9	29.1	12.4

* Change in Distribution of land owner ship in provinces of Pakistan Since 1950 to 1976.

** Percentage of all owners

*** Percentage of all onwed Area.

(ریسرچ فورم۔6' سبط حسن نمبر' ریسرچ فورم پبلی کیشنز کراچی۔ صفحہ نمبر155)

جدول :44.15 پاکستان میں اوسطاً" فارم سائز میں تبدیلی 1972ء تا 1980ء

فارم سائز	پاکستان		پنجاب		سندھ		سرحد	
(ایکڑوں میں)	1972	1980	1972	1980	1972	1980	1972	1980
1تا0	0.49	0.49	0.49	0.49	0.67	0.60	0.50	0.48
5تا1.0	2.75	2.69	2.78	2.71	3.06	2.98	2.53	2.45
12.5تا5	8.21	8.02	8.23	8.05	8.43	8.07	7.53	7.40
25تا12.5	16.45	16.47	16.29	16.16	16.76	17.08	16.36	16.83
50تا25	31.89	31.84	31.62	31.54	31.97	32.62	32.00	31.94
150تا50	71.86	72.07	70.29	70.95	77.92	71.73	73.18	79.63
150اور زیادہ	280.13	310.31	255.57	274.86	374.00	316.00	287.50	481.00
اوسط	13.00	11.50	13.10	11.70	12.70	11.50	9.10	7.60

(ریسرچ فورم۔6' صفحہ 158)

جدول: 44.16 دیہاتی گھرانوں کی صوبوں میں فیصد تقسیم 72-1971ء

کلاس (طبقہ)	صوبہ	ایک ایکڑ سے کم	1.0 تا 5.0 ایکڑ	5.0 تا 12.5 ایکڑ	12.5 تا 25.0 ایکڑ	25 تا 50 ایکڑ	50 تا 150 ایکڑ	150 اور زائد ایکڑ	تمام فارم سائز
زمیندار	پنجاب						0.17	0.03	0.21
	سندھ						0.62	0.10	0.72
٣٣	سرحد						0.23	0.02	0.25
سرمایہ دار کاشتکار	پنجاب				12.72	10.23	3.56	0.37	26.88
٣	سندھ				12.87	5.48	2.10	0.42	20.88
٣	سرحد				3.71	4.31	2.95	0.72	11.69
خاندانی کاشتکار	پنجاب	2.80	14.74	21.17	11.10				49.82
	سندھ	0.32	6.69	11.11	9.21				27.32
	سرحد	9.11	29.99	17.26	6.01				62.37
بٹائی پر کاشت	پنجاب	0.85	5.90	16.34					23.09
	سندھ	0.10	11.28	39.70					51.08
	سرحد	2.41	12.20	11.08					25.69
تمام طبقات	پنجاب	3.65	20.65	37.51	23.82	10.32	3.73	0.40	100.00
	سندھ	0.42	17.97	50.81	22.08	5.48	2.72	0.52	100.00
	سرحد	11.52	42.19	28.34	9.72	4.31	3.18	0.74	100.00

مندرجہ بالا کلاس (طبقوں کی تشریح :-

زمیندار :-یہ زمین کے بہت بڑے علاقے کے مالک ہوتے ہیں اور تقریباً" اس ساری زمین کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹائی پر بے زمین کسانوں کو دیتے ہیں۔ زمیندر دوسرے لوگوں سے زمین کرائے یا ٹھیکے پر نہیں لیتے۔ ساری کی ساری محنت بٹائی پر زمین لینے والا خاندان ہی فراہم کرتا ہے۔ زمیندار نہ اپنے ہی لئے کام کرتے ہیں نہ دوسروں کے لئے۔ یہاں زمیندار اور کسان کے تعلقات جس میں پیداوار کی بٹائی بھی شامل ہے معاشی عوامل نہیں بلکہ پرانے روایتی عوامل کی بنیاد پر طے ہوتے ہیں۔

سرمایہ دار کاشتکار (امیر کسان) :۔ سرمایہ دار کاشتکار جس خطہ زمین پر کاشت کرتے ہیں اس کا بہت یا کچھ حصہ سرمایہ دار کاشتکار کی اپنی ذاتی ملکیت ہوتا ہے۔ جبکہ کچھ حصہ وہ دوسرے سے کرایہ یا ٹھیکہ پر لیتا ہے۔ یہ عام طور پر دوسروں کو اپنی زمین کرائے یا ٹھیکے پر نہیں دیتے۔

خاندانی کاشتکار (غریب اور درمیانے کسان) :۔یہ طبقہ ایسے خاندانوں پر مشتمل ہوتا ہے جو اپنی کاشت کردہ زمین کے ایک حصہ کے مالک ہوتے ہیں یا اسے کرائے یا ٹھیکے پر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اپنی زمین کا کچھ حصہ دوسروں کو کرائے یا ٹھیکے پر بھی دے سکتے ہیں۔ بہرحال یہ لوگ اپنی پیداوار کے لئے تقریباً" پورے طور پر خاندانی یا گھریلو محنت پر ہی انحصار کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر دوسروں کے لئے کام نہیں کرتے اور نہ ہی دوسروں کو اپنے کھیتوں پر مزدور کی حیثیت سے رکھتے ہیں۔

بٹائی پر کاشت کرنے والے (کسان) :۔بٹائی پر کاشت کرنے والے بے زمین کسان کاشت کرنے کے لئے پوری زمین ہی کرائے پر لیتے ہیں اور زمیندار کو اکثر اس کا حصہ جنس کی صورت میں ہی کسی روایتی طور پر طے شدہ بنیاد پر دیتے ہیں۔ اس طبقے میں ہم ان غریب کسانوں کو بھی شامل کر سکتے ہیں جو بہت تھوڑی سی زمین کے مالک ہوتے ہیں اور اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے وہ دوسروں سے بٹائی پر زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیتے ہیں۔ بٹائی پر کاشت کرنے والے اجرتوں پر مزدور نہیں رکھتے اور مکمل طور پر گھریلو محنت پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ اپنی معمولی آمدنیوں میں اضافہ کرنے کے لئے زمینداروں کے ہاتھوں اپنی محنت بیچ سکتے ہیں۔

اجرتوں پر کام کرنے والے مزدور :۔یہ طبقہ ایسے بے زمین محنت کشوں پر مشتمل ہوتا ہے جو اپنی محنت فروخت کر کے اپنی روزی کماتے ہیں۔ یا عام طور پر امیر کسانوں یا سرمایہ دار کاشتکاروں کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان کو اجرت کا کچھ حصہ جنس اور کچھ حصہ نقد کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ یہ مستقل طور پر کام کر سکتے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ تر کو موسمی طور پر ہی کام ملتا ہے۔

جدول نمبر 44.14 کے اہم نکات :۔(i) ایک سو ایکڑ سے زیادہ زمین کے مالکان کا حصہ تعداد اور رقبہ کے لحاظ سے ہر صوبے میں کم ہوا۔ خاص طور پر پنجاب اور صوبہ سرحد میں 5 ایکڑ سے کم کے مالکان میں اضافہ ہوا۔ اس سے خاص طور پر چھوٹے قطعات اراضی کی تقسیم در تقسیم کی صورتحال ظاہر ہوتی ہے۔ ان قطعات اراضی کے مالک غریب کسان ہیں جو بڑھتے ہوئے دباؤ میں آکر اپنی زمین امیر کاشتکاروں کو ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ اور پھر زراعت یا اس سے باہر کسی متبادل روزگار کی تلاش کرتے ہیں۔

(ii) 1959ء اور 1972ء کی زرعی اصلاحات کے قوانین کا پہلے سے اندازہ ہونے اور کچھ ان کے رد عمل کے طور پر دو چیزیں ہوئی ہیں۔ پہلی یہ کہ قانونی اور غیر قانونی ہر دو طریقوں سے بڑے پیمانے پر

ایک ہی خاندان میں زمین کی منتقلی ہوئی۔ اس طرح اس بات کے باوجود کہ انفرادی طور پر بڑے قطعات اراضی کی ملکیت میں کمی ہوئی ہے۔ لیکن عملی طور پر تقریباً" ساری زمین اسی خاندان کے پاس رہی۔ اس سے شاید 5 سے 25 ایکڑ اور 25 سے 100 ایکڑ تک کے قطعات اراضی کے بڑھتے ہوئے حصہ کی کچھ وضاحت ہوجائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بڑے قطعات اراضی کی تقسیم نے نئے زرعی پیداواری عوامل کو متعارف کرانے میں مدد کی ہے۔ جن کے فوائد کسانوں کے ساتھ بانٹے نہیں جاتے۔

جدول 44.15 کے اہم نکات :۔ (i) 5 ایکڑ سے کم اراضی والے کھیت صوبہ سرحد اور اس کے بعد پنجاب میں حاوی ہیں۔ تینوں صوبوں میں تعداد میں ان کے حصے میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح کاشت کردہ رقبہ میں بھی ان کے حصہ میں اضافہ ہوا۔ لیکن صوبہ سرحد میں اس کا حصہ اب تک 20 فیصد سے کم ہے۔ جبکہ پنجاب میں اس کا حصہ سات فیصد سے کم ہے اور یہی صورتحال سندھ میں ہے۔ یہ کھیت زیادہ تر غریب کسان کاشت کرتے ہیں جو اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے دوسروں کے لئے کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

(ii) سندھ اور پنجاب میں زیادہ تر کھیت 5 اور 25 ایکڑ کے درمیان ہیں اور خاص طور پر سندھ میں کاشت کردہ رقبہ کا زیادہ تر حصہ ان کھیتوں پر مشتمل ہے ان کھیتوں پر سندھ میں بٹائی کی کاشت حاوی ہے۔ جبکہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں یہ خاندانی کاشت کاروں کے زیر کاشت ہوتے ہیں۔ 25 ایکڑ سے زیادہ کے کھیتوں کا حصہ ان دو صوبوں میں کم ہوا ہے۔ جبکہ سندھ میں اس میں اضافہ ہوا ہے سندھ میں ان کے کاشت کے رقبہ کے حصہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس بات کے باوجود کہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں بڑے کھیتوں کا حصہ کم ہوا ہے لیکن اراضی کا تناسب تعداد کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔

پاکستان لیبر فورس

مندرجہ ذیل اعداد و شمار بھی 1951ء کی مردم شماری سے لئے گئے ہیں۔ تمام افراد جنکی عمر 12 سال یا اس سے زیادہ تھی ان سے جو سوالات کئے گئے اس کے نتیجہ میں جو صورت حال سامنے آئی اس کے مطابق کل افراد اور انکی تقسیم اس طرح ہے۔

جدول :44.17

		خود کفیل			
		سول لیبر فورس			
صوبہ و ریاستیں	کل افراد	زراعتی	غیر زراعتی	علاوہ سول لیبر فورس	زیر کفالت
پاکستان☆	73080344	17127887	5570853	423993	50757611
بلوچستان و سٹیٹ یونین	1154167	260320	93744	17151	782952
(i) اضلاع	602588	122788	62487	16202	401111
(ii) سٹیٹ یونین	551579	137532	31257	949	381841
مشرقی بنگال	41932329	10715467	2170873	127947	28918042
کراچی (فیڈرل ایریا)	1122406	4944	373796	16229	727437
سرحد و فرنٹیئر ریجن	4109398	884084	392811	51412	2199921
(i) اضلاع	3222172	659024	311815	51412	2199921
(ii) فرنٹیئر ریجن☆	887226	225060	80996	-	581170
پنجاب و بہاولپور	20636702	4076825	2081687	179328	14298862
(i) اضلاع	18814201	3665210	1942847	165449	13040295
(ii) بہاولپور	1822501	411215	138840	13879	1258567
سندھ و خیرپور	4925342	1186247	457942	31926	3249227
(i) اضلاع	4605934	1106047	435926	29792	3034169
(ii) خیرپور	319408	80200	22016	2134	215058

* Excluding the estimated population of Frontier Regions The Total population of frontier regions excluding non-Pakistanis is 2.642 thousand, out of which 8 87,226 have been enumerated and the rest estimated (Census of Pakistan 1951)

پاکستان لیبر فورس (خواتین)۔

پچھلے صفحہ پر دیئے گئے جدول کے مطابق اور 1951ء کی مردم شماری کی روشنی میں صرف خواتین کے اعداد و شمار اس طرح ہیں۔

جدول :44.18

پاکستان کل خواتین کی تعداد	34738372	
بلوچستان اور سٹیٹس یونین	5,21,155	(سول لیبر فورس خود کفیل زراعت 1704' غیر زراعت (4616
مشرقی بنگال	1,99,94,754	(182799" '816461""""""""")
کراچی (کیپٹل)	479114	(10587" '208""""""""""")
سرحد و فرنٹیئر ریجن	1938022	(55912" '68750"""""""")
پنجاب و بہاولپور	9586848	(37216" '101751"""""""")
سندھ و خیر پور	2218479	(8505" '28039"""""""")

جدول 44.19: پاکستان میں انڈسٹریل کارکن (بحوالہ پاکستان 49-1948)

انڈسٹریل کارکن	کارکنوں کی تعداد
فیکٹری انڈسٹریز گروپ	2,00,000
چائے	1,50,000
ریلوے	1,50,000
مرکنٹائل میرین	1,25,900
ڈوک (Docks)	15,000
کان کنی	7,000
دیگر	15,000
میزان	6,62,900

پاکستان ریلوے (49-1948)

ریلوے کے بارے میں تفصیلات علیحدہ باب میں بیان کی گئی ہیں۔ البتہ 49-1948ء کے حوالے سے کچھ تفصیلات اس طرح ہیں۔

برصغیر کی تقسیم کے بعد دو آزاد ریلوے سسٹم پاکستان کے حصہ میں آئے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے مغربی پاکستان میں اور ایسٹ بنگال ریلوے مشرقی پاکستان میں۔ دونوں ریلوے سسٹم کے درمیان 1200 میل کا فاصلہ اور بھارت کی سرزمین تھی۔ تقسیم کے نتیجہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایک بڑا حصہ بھارت کے حوالے کر دیا گیا۔ اور جودھپور ریلوے کے سندھ سیکشن کا تھوڑا سا اس میں شامل کیا گیا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا 5362 میل لمبا سیکشن جو کہ برصغیر میں سب سے بڑا تھا ابھی تک پاکستان کے زیر استعمال ہے۔ مشرقی پاکستان میں 1620 میل لمبا سیکشن حصہ میں آیا۔

بوستان ۔ فورٹ سنڈیمن سیکشن پر کان مترزئی کا سب سے بلند ریلوے سٹیشن 2 فٹ "6 گیج لائن پر پاکستان کا حصہ میں آیا جس کی سطح سمندر سے بلندی 7221 فٹ ہے۔ اور شملہ سے 4 فٹ زیادہ ہے۔ دوسرے نمبر پر شیلاباغ سٹیشن جو 6394 فٹ بلندی اور "6-5 گیج پر واقع ہے۔ سب سے زیادہ بلندی پر اور لمبائی میں براڈ گیج پر واقع خوجک سرنگ 6396 فٹ بلندی پر واقع ہے۔ اس کی لمبائی

تقریباً سوا دو میل ہے۔ ایسٹرن بنگال ریلوے کی 1620 میل لمبائی میں سے دو تہائی حصہ میٹر گیج اور ایک بٹا تین حصہ براڈ گیج پر مشتمل تھا اور نیرو گیج (Narrow) کی بہت کم لمبائی کا حصہ اس میں شامل تھا۔ برہم پترا پر کوئی پل نہ ہونے کے سبب یہ دو حصوں میں تقسیم تھی۔ دریا کو پار کرنے کے لئے بجرے یا سٹیمر استعمال کئے جاتے تھے۔ ویگنوں کو ریلوے لائن سے مزین بجروں پر دھکیل دیا جاتا تھا۔ ایک بجرے پر 39 ویگنیں آ سکتی تھیں۔ اور تقریباً" 200 ویگنیں روزانہ دریا کے پار آتی اور جاتی تھیں۔ لاہور کی لوکو اور کیرج ورکشاپ میں تقریباً" 12000 اور سید پور (مشرقی پاکستان) کی ورکشاپ میں تقریباً" 4000 ملازم تھے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں لوکو موٹیو کی تعداد 829' کیرج 1680 اور مال گاڑی کی ویگنوں کی تعداد 21943 تھی۔ جبکہ ایسٹ بنگال ریلوے میں یہ تعداد اس طرح تھی لوکو موٹیو 434' کیرج 1023 اور مال گاڑی کی ویگنیں 13983 تھیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے براڈ گیج لوکو موٹیو میں سے 172 کو کوئلہ سے تیل میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ جبکہ دونوں حصوں میں باقی لوکو موٹیو کوئلہ سے چلتے تھے۔ 14 ڈیزل انجن بھی تیل سے چلتے تھے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پاس تھے دونوں حصوں کی سالانہ فیول کی کھپت درج ذیل ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے :۔ کوئلہ ساڑھے سات لاکھ ٹن' فیول آئل ڈیڑھ لاکھ ٹن' ڈیزل 865 ٹن۔

ایسٹرن بنگال ریلوے :۔ 5 لاکھ ٹن'۔۔

کوچنگ ٹریفک :۔

1948-49ء میں پاکستان بننے کے ایک ہی سال بعد جو صورتحال سامنے آئی اس کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

(دوران 1948-49)

ریلوے	مسافروں کی تعداد (ہزاروں میں)	فاصلہ کی اوسط	مسافر میل (ہزاروں میں)
نارتھ ویسٹرن ریلوے	62750	44 میل	2762036
ایسٹ بنگال ریلوے	64138	29 میل	1604654

سادہ لفظوں میں نارتھ ویسٹرن ریلوے ہر مغربی پاکستانی شہری کو 44 میل کے فاصلہ تک سال میں دو مرتبہ لے جاتا تھا اور ایسٹ بنگال ریلوے ہر مشرقی بنگال کے شہری کو 38 میل سال میں لے جاتا تھا۔

مال گاڑی کی ٹریفک

ریلوے	لیجائی گئی بھری ہوئی ویگنوں کی تعداد	کل ٹن میل (ہزاروں میں)
نارتھ ویسٹرن ریلوے	580671	3856382
ایسٹرن بنگال ریلوے	285028	☆493301

*Doesnot Include the Crosstraffic figures.

سول ایوی ایشن 49-1948ء

دو قومی ایرلائنوں میں سے پہلی اورینٹ ایرویز لمیٹڈ کے 25 جہاز تھے جو 11304 میل کے 9 ہوائی راستوں پر چلتے تھے۔

سروس	ہفتہ وار پروازوں کی تعداد
(i) کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور	2
(ii) کراچی۔ کوئٹہ	2
(iii) کراچی۔ احمد آباد۔ بمبئی	3
(iv) کراچی۔ دہلی۔ ڈھاکہ۔ کلکتہ	2

(v) کلکتہ۔چٹا گانگ۔اکیاب	1
(vi) کلکتہ۔چٹا گانگ۔اکیاب۔رنگون	2
(vii) کلکتہ چٹا گانگ۔اکیاب۔چٹا گانگ ڈھاکہ چٹا گانگ۔کلکتہ	3
(viii) کلکتہ۔چٹا گانگ۔ڈھاکہ۔چٹا گانگ۔کلکتہ	1
(ix) کلکتہ۔ڈھاکہ۔کلکتہ	2

دوسری ایئر لائن پاک ایئر لمیٹڈ کی سروس درج ذیل ہے۔

سروس	ہفتہ وار پروازوں کی تعداد
(i) کراچی۔دہلی۔لاہور لاہور۔دہلی۔کراچی	روزانہ
(ii) کراچی۔لاہور لاہور۔کراچی	روزانہ
(iii) لاہور۔راولپنڈی۔پشاور پشاور۔راولپنڈی۔لاہور	3

پاک ایئر لمیٹڈ کے پاس 78 ہوائی جہاز تھے جن میں D.C 4 سکائی ماسٹرز شامل تھے۔ 31 مارچ 1949ء کو ماہانہ روٹ 3574 اور کل 104121 میل تھا۔

پاکستان پبلک سروس کمیشن (49-1948ء)

تقسیم کے بعد بنگال پبلک سروس کمیشن کے ممبر ایس سہروردی کو پاکستان پبلک سروس کمیشن کا پہلا ممبر مقرر کیا گیا۔ نومبر 1947 سے لے کر اکتوبر 1948 تک وہ اس کے اکیلے ممبر تھے۔ اکتوبر 1948ء میں ایم افضل حسین سابق چیئرمین جوائنٹ پبلک سروس کمیشن برائے سرحد و پنجاب نے چیئرمین پاکستان پبلک سروس کمیشن کا عہدہ سنبھالا اور نومبر 1948ء میں عبدالغفور خان سابق ڈسٹرکٹ اور سیشن جج نے ممبر کا عہدہ سنبھالا۔

افواج پاکستان

جدول 45.1: برٹش آرمی آفیسرز پاکستان میں (1947-48)

	1947ء		1948ء	
عہدہ	پاکستانی	برٹش	پاکستانی	برٹش
کمانڈر انچیف	-	1	-	1
چیف آف سٹاف	-	1	-	1
پرسنل سٹاف آفیسرز				
سی جی ایس	-	yes	-	yes
اے۔جی	-	yes	yes	-
کیو۔ایم۔جی	-	yes	-	yes
ایم۔جی۔او	-	yes	-	yes
ملٹری سیکرٹری	yes	-	yes	-
ڈائریکٹرز	3	باقی سب برٹش	4	باقی سب برٹش
ڈویژن کمانڈرز	1	5	4	2
سکول		تمام برٹش	-	تمام برٹش کمانڈار
سینٹرز	-	″	-	″
دیگر	14	*52	51	21

☆ان کے علاوہ تین ہندو آفیسر بھی تھے۔

جدول 45.2: مختلف علاقوں کی انڈین آرمی میں شمولیت

سال (سن)	شمال مشرقی ہند پنجاب، سرحد، کشمیر	نیپال	شمالی مغربی ہند گڑھوال، کماؤں	جنوبی ہند یوپی، بہار	برما
1856	%10 سے کم	ناقابل ذکر	کم سے کم 90%	-	-
1858	%47	%6	%47	-	-
1883	%48	%17	%35	-	-
1893	%53	%24	%23	-	-
1905	%47	%15	%22	%16	-
1919	%46	%14.8	%25.5	%1.2	%1.7
1930	%58.5	%22	%11	%5.5	%3

Source:-India Divided Page 97.

پاکستان ڈیفنس کونسل کی پہلی میٹنگ 6,5 ستمبر 1947ء کو منعقد ہوئی جس میں جناب لیاقت علی خان چیئرمین، جنرل فرینک میسروی (Frank Masservy) کمانڈر انچیف آرمی، اور ریر ایڈمرل جے۔ ڈبلیو۔ جے فورڈ (J.W.Jefford) کمانڈر انچیف نیوی، اور ایئر وائس مارشل پیری کین (Perry Keene) بحیثیت ممبر شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ چوہدری محمد علی سیکرٹری جنرل، لیفٹیننٹ جنرل ڈگلس گریسی (Douglas Gracy) چیف آف سٹاف آرمی، غلام عباس فنانشل ایڈوائزر منسٹری آف ڈیفنس، گروپ کیپٹن ال ورتھی (Elworthy) بھی ممبران میں شامل تھے۔ ایس۔ آئی۔ حق ڈپٹی سیکرٹری ڈیفنس بحیثیت سیکرٹری شامل ہوئے۔

کمانڈر انچیف :۔ لیفٹیننٹ جنرل فرینک میسروی اگست 1947ء میں نارتھرن کمانڈر کے جنرل آفیسر کمانڈنگ تھے۔ 14 اگست 1947 کو پاکستان آرمی کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا۔ 10 فروری 1948ء کو انکی جگہ جنرل گریسی نے لی اور وہ 17 جنوری 1951ء تک کمانڈر انچیف کے عہدہ پر فائز رہے۔

دیگر اہم عہدے :۔

1. میجر جنرل ایچ آئی ڈیویز (H.I.Davies) 15-8-1947 To 30-11-1947
چیف آف جنرل سٹاف

اس سے پہلے جنرل ڈیویز اپریل 1947ء تا اگست 1947 کمانڈر سٹاف کالج کوئٹہ رہے۔

2. میجر جنرل آر اے ہٹن 1-2-1947 (R.A.Hutton)
چیف آف جنرل سٹاف

3. بریگیڈئر میکولم ڈائریکٹر (Macullum)

4. لیفٹیننٹ کرنل شاہد حمید پرائیویٹ سیکرٹری برائے ایف - ایم - آچنلک (Auchinlek) رہے۔ ستمبر 1947ء میں نیشنل گارڈ کے سیٹ اپ کے لئے ذمہ داریاں سنبھالیں۔

5. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو-ڈی-جے ینگ (W.D.J.Young) جن کا تعلق انڈین میڈیکل سروس سے تھا کرنل شاہد حمید کی جگہ مقرر ہوئے۔

6. لیفٹیننٹ کرنل پیک ووڈ (Packwood) ڈائریکٹر تھے۔

7. میجر گل مواز ستمبر 1947ء میں سٹاف ڈیوٹی ڈائریکٹوریٹ میں تعینات کئے گئے۔

8. فروری 1948ء میں ملٹری انٹیلی جنس کو علیحدہ ڈائریکٹوریٹ کی حیثیت دی گئی اور اس کے پہلے ڈائریکٹر بریگیڈیئر شیر خان مقرر ہوئے۔ اور دسمبر 1949ء میں کراچی کے نزدیک ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے دیگر افسران میں کرنل ایم۔ اے لطیف خان 29 مارچ 1948ء کو شمولیت اختیار کی۔

9. بریگیڈیئر ٹی-وی-انگس (Angus) ڈائریکٹر ملٹری ٹریننگ 14 ستمبر 1947ء کو مقرر ہوئے۔ ان کی جگہ بریگیڈیئر ڈی۔ آئی۔ جیرارڈ (D.I.Jarrard) 6 جنوری 1948ء کو مقرر ہوئے۔

10. ویپن اور ایکویپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں کرنل اختر خان تعینات کئے گئے اور فروری 1948ء میں انکی جگہ کرنل ایم ایچ حسین نے لی۔

11. بریگیڈیئر جم سن (Gimson) نے 29 اپریل 1948ء کو ڈائریکٹر آرمرڈ کارپس کا عہدہ سنبھالا۔

12. بریگیڈیئر ایل-اے-ہارس (L.A.Harris) ڈائریکٹر آرٹلری تھے۔ انکی جگہ جنوری 1948ء میں بریگیڈیئر آر۔ مورلے (R.Morley) تعینات ہوئے۔

13. بریگیڈیئر چارلس ورتھ (Charlesworth) ڈائریکٹر سگنلز تھے۔ انکی جگہ یکم جنوری 1948ء کو بریگیڈیئر ایچ - ایل - لیوس (H.L.Lewis) تعینات ہوئے سگنلز

ڈیپارٹمنٹ میں دو برٹش لیفٹیننٹ کرنل بھی تھے۔

14. میجر جنرل جے۔ بی۔ ڈیلی سن پہلے ایڈ جوٹنٹ جنرل تھے جو دسمبر 1948ء تک رہے انکی جگہ میجر جنرل رضا کی تعیناتی یکم جنوری 1948ء کو ہوئی جو اس سے پہلے ڈائریکٹر آف آرگنائزیشن تھے۔

15. بریگیڈیئر سی پی مرے (C.P.Murray) یکم جنوری 1948ء کو ڈائریکٹر آف آرگنائزیشن تعینات کیے گئے۔

16. بریگیڈیئر ایچ۔ ایل۔ ہل (H.L.Hill) 13 دسمبر 1947ء کو ڈائریکٹر پرسنل سروس تعینات کئے گئے اور 14 ستمبر 1950ء تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔

17. میجر جنرل ایس ایم اے فاروقی ڈائریکٹر میڈیکل ڈائریکٹوریٹ تھے۔ دسمبر 1948ء میں ڈائریکٹر جنرل میڈیکل سروس تعینات کیے گئے۔

18. میجر جنرل ایف جے واش (F.J.Walsh) پہلے کوارٹر ماسٹر جنرل تھے۔

24 دسمبر 1947ء کو میجر جنرل گریوز (Greeves) نے یہ عہدہ سنبھالا۔ 5 نومبر 1948ء کو میجر جنرل ناصر نے اس عہدہ کا چارج لیا۔

19. بریگیڈیئر ایم جے اے شی ہان (M.J.A.Sheehan) پہلے ڈائریکٹر سپلائی اور ٹرانسپورٹ تھے۔ اس کے بعد اپریل 1948ء میں بریگیڈیئر جمالدار نے یہ عہدہ سنبھالا۔

20. بریگیڈیئر گل شیرنون پہلے ڈائریکٹر دی ماؤنٹ' وٹرنری اور فارمز تھے۔

21. میجر جنرل وہائٹ سائڈ (Whiteside) نومبر 1947ء میں ماسٹر جنرل آف آرڈیننس سروس تعینات کئے گئے اور فروری 1951ء تک اس عہدہ پر کام کرتے رہے۔

22. آرڈیننس فیکٹریز ڈائریکٹوریٹ کو پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ 1950ء میں شفٹ کیا گیا۔

23. بریگیڈیئر مرفی (Eco Morphy) ڈائریکٹر آرڈیننس سروسز اگست 1947ء تا ستمبر 1950ء

24. بریگیڈیئر جی۔ ڈبلیو۔ پرسر (G.W.Purser) اگست 1947ء تا فروری 1948ء ڈائریکٹر ای۔ ایم۔ ای رہے۔ ان کی جگہ بریگیڈیئر ڈبلیو۔ پی۔ بی۔ ایشٹن (W.P.B.Ashton) فروری 1948ء میں تعینات کئے گئے جو نومبر 1955ء تک اس عہدہ پر کام کرتے رہے۔

25. کرنل جے براؤن اگست 1947ء سے ستمبر 1950ء تک ڈائریکٹر انسپکشن اینڈ ٹیکنیکل

ڈویلپمنٹ رہے۔

26. بریگیڈئیر ملیز جیفریز (Millis Jafferries) جو چیف انجینئر نارتھ کمانڈ تھے کو میجر جنرل کی ترقی دے کر انجینئر ان چیف (Engineer in chief) لگایا گیا تھا اور اس عہدہ پر وہ جنوری 1950ء تک کام کرتے رہے۔ ان کی جگہ بریگیڈئیر ڈبلیو۔ ایل۔ ڈی۔ ویچ (W.L.D.Veitch) تعینات کئے گئے جو اس سے پہلے اگست 1947ء سے ڈپٹی انجینئر ان چیف تھے۔

27. بریگیڈئیر ایف۔ ای۔ چلورز (F.E.Chilvers) ستمبر 1947ء سے 13 اگست 1950ء تک ڈائریکٹر آف ورکس کے عہدہ پر تعینات رہے۔

28. بہاولپور سٹیٹ:۔ بہاولپور ریاست کا 3 اکتوبر 1947ء کو پاکستان کے ساتھ الحاق ہوا۔ اس وقت لیفٹیننٹ جنرل مارڈن (Marden) ریاستی فوج کے سربراہ تھے۔ نومبر 1948ء میں میجر جنرل گریوز کو حکومت پاکستان نے بہاولپور سٹیٹ فورسز کی کمان لینے کا حکم دیا۔ جنوری 1949ء میں سٹیٹ فورسز کو پاکستان آرمی میں شامل کر دیا گیا۔

بریگیڈئیر جی۔ کیو۔ گیلانی کیم نومبر 1947ء تا 6 جولائی 1948ء

بریگیڈئیر ایچ۔ ایل۔ سی۔ رابرٹسن (H.L.C.Robertson) 7 جولائی 1948ء تا 30 اگست 1948ء

بریگیڈئیر ایس۔ اے۔ رضوی 31 اگست 1948ء تا 31 اکتوبر 1948ء

بریگیڈئیر کے کیمپبیل مائکلے جان (K.Campbell-Mieklejohn) کیم نومبر 1948ء تا 17 اپریل 1949ء۔

29. میجر جنرل لارڈ لوٹ (Lord Lovett) ساتویں ڈویژن کے کمانڈر تھے۔ جن کا ہیڈ کوارٹر راولپنڈی کے کلکتہ آفس میں قائم تھا۔ 10 جنوری 1948ء کو میجر جنرل لو فٹس ٹوٹن ہام (LoftusTotenham) نے اس کی کمان سنبھالی۔

30. بریگیڈئیر جے۔ ایم۔ بارلو (J.M.Barlow) 14 اگست 1947ء تا 3 اکتوبر 1947ء تک اس کے بعد بریگیڈئیر سی۔ ایچ۔ بی۔ روڈہام (C.H.B.Rodham) 14 اکتوبر 1947ء، سے 11 دسمبر 1947ء تک، پھر بریگیڈئیر ایم۔ آئی۔ ماجد 12 دسمبر 1947ء سے 31 جنوری 1948ء تک اور ان کے بعد بریگیڈئیر ایچ۔ آئی احمد کیم فروری 1948ء سے 14 دسمبر 1949ء تک 10 بریگیڈ کے کمانڈر رہے۔

31. بریگیڈیئر نذیر احمد 15 اگست 1947ء تا 7 اکتوبر 1947ء تک پھر بریگیڈیئر ایم وائی رائٹ (M.Y.Wright) 8 اکتوبر 1947ء تا 31 نومبر 1947ء تک اور ان کے بعد بریگیڈیئر ایم اعظم خان 25 بریگیڈ کے کمانڈار رہے۔
32. میجر جنرل محمد اکبر خان 15 اگست 1947ء سے 6 دسمبر 1950ء تک 8 ڈویژن کے کمانڈار رہے۔
33. بریگیڈیئر سٹفنسن (Stephenson) یکم نومبر 1947 سے 31 دسمبر 1947ء تک بریگیڈیئر کے۔ ایم۔ شیخ یکم جنوری 1948 سے 10 فروری 1948ء تک اور ان کے بعد 11 فروری 1948ء کو 51 بریگیڈ کے کمانڈار رہے۔
34. میجر جنرل آر میک کے (R.McCay) 12 نومبر 1946ء سے یکم جنوری 1948ء تک اور ان کے بعد میجر جنرل نذیر احمد نے انکی جگہ 9 (فرنٹیر) ڈویژن کی کمان سنبھالی۔
35. بریگیڈیئر احمد جان نے ستمبر 1948ء سے 6 دسمبر 1948ء تک 52 بریگیڈ کی کمان سنبھالی۔ ان کے بعد بریگیڈیئر محمد موسیٰ نے انکی جگہ لی۔
36. بریگیڈیئر کے اے روچ (K.A.Roche) ستمبر 1947 سے جنوری 1948ء تک پھر بریگیڈیئر کے ایم شیخ نے فروری 1948ء سے جون 1949ء تک 100 بریگیڈ کی کمان سنبھالی۔
37. بریگیڈیئر پی ڈبلیو پارکر (P.W.Parker) اگست 1947ء سے جنوری 1948ء تک اور بریگیڈیئر آر۔ ڈبلیو۔ پیٹرز (R.W.Peters) جنوری 1948ء سے مارچ 1948ء تک اور پھر لیفٹیننٹ کرنل میک من (Mac Mun) مارچ 1948ء سے اپریل 1948ء تک اور ان کی جگہ بریگیڈیئر محمد اکبر اپریل 1948ء میں 101 بریگیڈ کے کمانڈار رہے۔
38. بریگیڈیئر ایم ضیاء الدین ستمبر 1947ء تا جنوری 1948ء اور پھر جنوری 1948ء تا نومبر 1948 تک اور ان کے بعد بریگیڈیئر آدم خان نومبر 1948ء میں 102 بریگیڈ کے کمانڈار رہے۔
39. میجر جنرل محمد افتخار خان نے یکم جنوری 1948ء کو 10 ڈویژن کی کمان سنبھالی۔ دسمبر 1949ء میں ان کا انتقال ہوائی حادثہ میں ہو گیا ان کے ہمراہ بریگیڈیئر شیر خان بھی تھے۔
40. بریگیڈیئر آر۔بی۔سکاٹ (R.B.Scott) 14 دسمبر 1947ء تک 14 (پیرا) بریگیڈ

(ائیرلینڈ نگ) کے کمانڈار رہے ان کے بعد 29 دسمبر 1947ء کو بریگیڈیئر شیر علی نے ان کی جگہ لی۔

41. بریگیڈیئر آر۔ اے۔ روچ (R.A.Roche) نے یکم اپریل 1947ء سے 21 ستمبر 1947ء تک 103 بریگیڈ کی کمان سنبھالی ان کے بعد بریگیڈیئر محمد افتخار خان 22 ستمبر 1947ء سے 31 دسمبر 1947ء بریگیڈیئر محمد موسیٰ یکم جنوری 1948ء سے 27 جولائی 1948ء تک اور پھر ان کے بعد بریگیڈیئر ایم اے لطیف خان 28 جولائی 1948ء سے کمانڈار رہے۔

42. بریگیڈیئر ایچ ڈبلیو ڈی میکڈانلڈ (H.W.D.Macdonald) 29 جولائی 1947ء سے 18 ستمبر 1947ء تک بریگیڈیئر نذیر احمد 20 ستمبر 1947ء سے 27 ستمبر 1947ء تک کرنل احمد جان 7 جنوری 1948ء سے 7 فروری 1948ء تک اور پھر بریگیڈیئر سی ایچ بی روڈھم (C.H.B.Rodham) 114 بریگیڈ کے کمانڈار رہے۔

43. میجر جنرل محمد یوسف نومبر 1948ء سے دسمبر 1949ء تک 12 ڈویژن کے کمانڈار رہے۔

44. بریگیڈیئر گلزار احمد 17 نومبر 1948ء کو 104 بریگیڈ کے کمانڈار تعینات ہوئے۔ 25 دسمبر 1949ء کو بریگیڈیئر الطاف قادر نے انکی جگہ سنبھالی۔

45. بریگیڈیئر سی۔ اے۔ ایل۔ ڈیوس (C.A.L.Davis) یکم دسمبر 1948ء کو 105 بریگیڈ کے کمانڈار مقرر ہوئے۔ 14 دسمبر 1949ء کو ان کی جگہ بریگیڈیئر رحیم اللہ تعینات ہوئے۔

46. میجر جنرل بی۔ ایس۔ مولڈ (B.S.Mould) 14 ڈویژن ایسٹ پاکستان آرمی کے اگست 1947ء میں کمانڈار مقرر ہوئے۔ 8 جنوری 1948ء کو میجر جنرل محمد ایوب خان نے اسکی کمان سنبھالی۔

47. بریگیڈیئر ڈبلیو ڈبلیو اے لارنگ (W.W.A.Loring) اگست 1947ء سے دسمبر 1947ء تک پھر بریگیڈیئر ایم کے ادریس یکم جنوری 1948ء سے 3 (انڈی پینڈنٹ) آرمرڈ بریگیڈ کے کمانڈار رہے۔

48. بریگیڈیئر جے ایم ایل کرافورڈ (J.M.L.Crwford) یکم اگست 1947ء سے 13 نومبر 1949ء تک 1 آرمی گروپ رائل پاکستان آرٹلری کے کمانڈار رہے۔ ان کے بعد بریگیڈیئر ایم ییٹس (M.Yates) نے 14 نومبر 1949ء کو اسکی کمان سنبھالی۔

49. بریگیڈیئر پی۔ایچ۔ایل۔فنڈلے (P.H.L.Findlay) نے 7 اکتوبر 1947ء سے دسمبر 1952ء تک 2 آرمی گروپ رائل پاکستان آرٹلری کی کمان سنبھالی۔

50. لیفٹیننٹ کرنل جے۔ڈبلیو۔کیولر (J.W.Cavler) نے مئی 1950ء میں اور بریگیڈیئر ایف۔بی۔پن چارڈ (F.B.Pinchard) نے اکتوبر 1950ء میں 3 آرمی گروپ رائل پاکستان آرٹلری کی کمان سنبھالی۔

51. بریگیڈیئر ایف۔آر۔کلو (F.R.Kallue) جنوری 1948ء سے لائن آف کمیونیکیشن کے کماندار رہے۔

52. میجر صاحبزادہ یعقوب خان 15 اگست 1947ء سے جون 1948ء تک گورنر جنرل باڈی گارڈز کے کماندار رہے۔ میجر عباس خان درانی 7 جون 1948ء سے اس عہدہ پر تعینات کیے گئے۔

53. لیفٹیننٹ کرنل سی۔سی۔سی۔فاران (C.C.C.Farran) 1944ء سے 24 اگست 1947ء تک' لیفٹیننٹ کرنل جے۔ای۔اے۔موبرلے (J.E.A.Moberley) 25 اگست 1947ء سے دسمبر 1947ء تک اور کرنل اے ڈی ڈریو (A.D.Dreu) جنوری 1948ء کو 13 (ڈیوک آف کناٹس اون) لانسرز کے کماندار مقرر ہوئے۔

54. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو ای لاک ہارٹ (W.E.Lockhart) اکتوبر 1947ء سے نومبر 1947ء تک' کرنل این اے کے رضا نومبر 1947ء سے نومبر 1948ء تک لیفٹیننٹ کرنل مصطفیٰ خان نومبر 1948ء کو 10 گائیڈز (کوئن وکٹوریہ اون) کیولری کے کماندار تعینات ہوئے۔

55. لیفٹیننٹ کرنل ایچ جی ایکل (H.G.Aikal) جنوری 1947ء سے اگست 1947ء تک لیفٹیننٹ کرنل مسعود خان اگست 1947ء سے اگست 1948ء تک اور لیفٹیننٹ کرنل اے رشید خان اکتوبر 1948ء کو 11 (پرنس البرٹ وکٹرز اون) کیولری کے کماندار تعینات ہوئے۔

56. لیفٹیننٹ کرنل ڈی۔جی۔اجرٹن (D.G.Egerton) 1945ء سے اکتوبر 1947ء تک' لیفٹیننٹ کرنل ایچ۔آئی احمد 26 اکتوبر 1947ء سے فروری 1948ء تک' لیفٹیننٹ کرنل ایم ایم آئے بیگ فروری 1948ء سے اکتوبر 1949ء تک 5

(پروبائنز)ہارس کے کمانڈار رہے۔

57. لیفٹیننٹ کرنل حسام ال آفندی فروری 1948ء میں 6 لانسرز کے کمانڈار رہے
6(Duke of Connaught'sown) Lancer

58. لیفٹیننٹ کرنل جی ای ایم - میڈوز (G.E.M Meadows) مئی 1947ء سے دسمبر 1947ء تک اور لیفٹیننٹ کرنل جے - یو - ویک فیلڈ (J.U.Wakefield) مئی 1948ء سے جولائی 1949ء تک 19 لانسرز (King George'sown) کے کمانڈار رہے۔

59. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو پی بی ملن (W.P.B.Milne) ستمبر 1947ء سے نومبر 1950ء تک 21 ماؤنٹین رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔ (فیلڈ رجمنٹ)۔

60. میجر اے - آر - بل (A.R.Ball) دسمبر 1946ء تا فروری 1947ء لیفٹیننٹ کرنل بڈلف (Beddulph) مارچ 1947ء سے جنوری 1948ء تک اور لیفٹیننٹ کرنل براؤن (Brown) جنوری 1948ء سے فروری 1948ء تک میجر ایم - جے - کیانی فروری 1948ء سے مئی 1948ء تک' لیفٹیننٹ کرنل واٹسن (Watson) مئی 1948ء سے فروری 1949ء تک پاکستان آرٹلری رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

61. لیفٹیننٹ کرنل جنکنس دسمبر 46ء تا فروری 1947ء' انکے بعد لیفٹیننٹ کرنل لائل گرانٹ فروری 1947ء تا جون 1947ء میجر عباس بیگ جون 1947 تا دسمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل اے سی ای ڈیوریکس (A.C.E.Devereux) دسمبر 1947ء تا فروری 1949ء تک فیلڈ رجمنٹ SP4 کے کمانڈار رہے۔

62. لیفٹیننٹ کرنل ایچ اے جیکسن فروری 1946ء تا ستمبر 1947ء تک ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل جے ایم ایل کرافورڈ (J.M.L.Crawford) ستمبر 1947ء تا اکتوبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل ڈی ایچ این بیکر کار (D.H.N.Baker-Carr) نومبر 1947ء تا دسمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل جے ایم فلپس (J.M.Philips) جون 1948ء تا دسمبر 1950ء تک فیلڈ رجمنٹ 5 کے کمانڈار رہے۔

63. لیفٹیننٹ کرنل ہاورڈ جونز (Howard Jones) نومبر 1946ء تا جنوری 1948ء تک اور جنوری 1948ء تا جنوری 1950ء تک 33 اینٹی ٹینک رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

64. لیفٹیننٹ کرنل اے ڈبلیو لچ فیلڈ (A.W.Litchfield) اپریل 1947ء تا ستمبر

1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ایم ای کیمس بیٹی (M.E.Kemis-Betty) ستمبر 1947ء تا نومبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ای ۔ ڈی گارنٹ E.D.Garnet نومبر 1947ء تا فروری 1948ء لیفٹیننٹ کرنل کے وصی الدین فروری 1948ء تا اگست 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل ایس ساؤتھے (S.Southey) اگست 1948ء تا جولائی 1949ء اور لیفٹیننٹ کرنل جے۔ آر۔ گچ (J.R.Gutch) اگست 1949ء تا اپریل 1950ء تک میڈیم رجمنٹ 38 کے کمانڈار رہے۔

65. لیفٹیننٹ کرنل ای جے بیلی (E.J.Baily) لیفٹیننٹ کرنل ہارنے (Horne) مئی 1947ء تا فروری 1948ء' میجر شیر جنگ فروری 1948ء تا مئی 1948ء لیفٹیننٹ کرنل اے جے روپس (A.J.Ropes)' مئی 1948ء تا اگست 1949ء اور اس کے بعد ایم اے کے ٹوانہ HAA 18 رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

66. لیفٹیننٹ کرنل ایچ اے پی ہچنز (H.A.P.Hutchins) جنوری 1946ء تا دسمبر 1947ء (دسمبر 1947ء میں ایک فضائی حادثہ میں ہلاک ہوئے)' لیفٹیننٹ کرنل جے ڈبلیو کیلور (J.W.Calver)' 15 دسمبر 1947ء تا اگست 1948ء لیفٹیننٹ کرنل ایم اے انصاری اگست 1948ء تا اکتوبر 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل جمشید خان LAA25 رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

67. میجر پی ۔ اسرلز (P.Isserlis) اکتوبر 1947ء تک' میجر ڈی ۔ ای۔ تھامپسن (D.E.Thompson) اکتوبر 1947ء تا نومبر 1947ء' میجر محمد شفیع نومبر 1947ء تا اکتوبر 1948ء' 2 انڈین سروے بیٹری کے کمانڈار رہے۔

68. میجر پی۔ ڈی۔ مورس (P.D.Morris) اگست 1947ء تا مئی 1948ء تک اور ان کے بعد فلائنگ آفیسر ایم ایم جعفری اور میجر اے بی اعوان ائیر OP کے کمانڈار رہے۔

69. لیفٹیننٹ کرنل ایم اے جنجوعہ 1946ء تا مارچ 1948ء لیفٹیننٹ کرنل رحیم اللہ مارچ 1948ء تا اگست 1949ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل پی جی برگنزا (P.G.Braganza) 1/1 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

70. لیفٹیننٹ کرنل آدم خان 1947ء تا 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل محمد گل شیر 2/1 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

71. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو ایچ آر کلفورڈ (W.H.R.Clifford) جون 1946ء تا ستمبر

1947ء لیفٹیننٹ کرنل ای اے جی ویک فیلڈ (E.A.G.Wake Field) ستمبر 1947ء تا جنوری 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل اے - ٹی - مرے A.T.Murray 3/1 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

72. لیفٹیننٹ کرنل جے اے سی ڈی اپائس (J.A.C.D.'Apice) ستمبر 1947ء تک' لیفٹیننٹ کرنل جے ایف ایس اوٹلے (J.F.S.Ottley) ستمبر 1947ء تا دسمبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل امراؤ خان جنوری 1948ء تا دسمبر 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل علی محمد 5/1 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

73. لیفٹیننٹ کرنل بڈ سنگھ (BudSingh) نومبر 1947ء تک' لیفٹیننٹ کرنل وحید حیدر نومبر 1947ء تا ستمبر 1949ء تک اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل محمد حیات 7/1 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

74. لیفٹیننٹ کرنل ایل جے ای کیولے (L.J.E.Kewely) ستمبر 1947ء تک ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل ایم جی ڈی کلو (M.G.D.Kallue) 1/8 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار مقرر ہوئے۔

75. لیفٹیننٹ کرنل جے سینٹ جان باکسٹر (J.St.JohnBaxter) مارچ 1946ء تا نومبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل الطاف حسین نومبر 1948ء تا دسمبر 1949ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل محمد نواز خان 2/8 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

76. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو گریسی (W.Graciey) اکتوبر 1944ء تا اکتوبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل سوال خان اکتوبر 1947ء تا دسمبر 1949ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل خوشی محمد 4/8 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

77. لیفٹیننٹ کرنل ایف آر کلو (F.R.Kallue) مارچ 1947ء تا نومبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل این اے کے نیازی نومبر 1947ء تا اکتوبر 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل وصال محمد خان 5/8 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

78. لیفٹیننٹ کرنل عزیز الرحمن 1947ء تا 1948ء لیفٹیننٹ کرنل کے ایم نذیر احمد 1948ء تا فروری 1949ء تک 6/8 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

79. لیفٹیننٹ کرنل ڈی ایچ ڈی گیلان (D.H.D.Gilan) اکتوبر 1946ء تا دسمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل نذر محمد دسمبر 1947ء تا جولائی 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل سلطان

شاہ جولائی 1948ء تا اگست 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل نذر محمد 8/8 پنجاب رجمنٹ کے سربراہ رہے۔

80. لیفٹیننٹ کرنل کیمپبل مائیکل جان (CampbellMeikle-John) 14 اگست 1947ء تا 22 جنوری 1948ء تک' لیفٹیننٹ کرنل میر افضل 23 جنوری 1948ء تا 21 اکتوبر 1949ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل عبدالحکیم 1/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

81. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو۔ کے ۔ اکین سمتھ (W.K.Ekinsmith) 1944 تا 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل فیدر سٹون (Featherstone) اگست 1947ء تا جولائی 1948ء اور پھر ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل اورنگزیب 2/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

82. لیفٹیننٹ کرنل فریمانڈ (Furrimond) مئی 1947ء تا ستمبر 1947ء' میجر افتخار خان جنجوعہ ستمبر 1947ء تا اکتوبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل سید غواث اکتوبر 1947ء تا نومبر 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل عبدالحمید خان ان کے بعد 3/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

83. لیفٹیننٹ کرنل اے آر جی بیکر (A.R.G.Baker) اپریل 1947ء تا جون 1947ء لیفٹیننٹ کرنل ہاروے کیلی (Harvey Kelly) جون 1947ء تا جولائی 1948ء لیفٹیننٹ کرنل شیر بہادر جولائی 1948ء اور کرنل اقبال علی خان جون 1949ء میں 4/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

84. لیفٹیننٹ کرنل آر۔ٹی۔ پرنس (R.T.Prince) 1946ء تا اکتوبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ایم اے کے درانی نومبر 1947ء تا نومبر 1948ء اور انکے بعد لیفٹیننٹ کرنل ایم اے لطیف 5/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

85. لیفٹیننٹ کرنل عبدالحمید خان دسمبر 1948ء تک' میجر ابرار حسین اور لیفٹیننٹ کرنل سردار علی 6/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

86. لیفٹیننٹ کرنل گلزار احمد دسمبر 1946ء تا جولائی 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل علی محمد اور لیفٹیننٹ کرنل گل مواز (Mawaz) 7/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

87. میجر محمد فضل خان اکتوبر 1948ء تا جنوری 1949ء اور انکے بعد میجر سعید الدین اور لیفٹیننٹ کرنل فتح خان 8/10 بلوچ رجمنٹ کے کماندار رہے۔

88. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو آئی موبرلے (W.I.Moberly) جنوری 1947ء تا اگست 1947ء لیفٹیننٹ کرنل آر جے فنچ (R.J.Finch) اگست 1947ء تا اکتوبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل خالد جان اکتوبر 1947ء تا اکتوبر 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل ملک شیر افضل 1/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار رہے۔

89. لیفٹیننٹ کرنل آئی ۔ آر گرین وڈ (I.R.Green Wood) ستمبر 1947ء تک لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید ستمبر 1947ء تا اکتوبر 1948ء اور انکے بعد لیفٹیننٹ کرنل طور گل 2/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار رہے۔

90. لیفٹیننٹ کرنل جے ۔ ایل ۔ اے ۔ بل (J.L.A.Bell) ستمبر 1947ء تک اور انکے بعد لیفٹیننٹ کرنل عزیز الدین 3/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار تعینات ہوئے۔

91. لیفٹیننٹ کرنل گپتا جون 1947ء تا ستمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل الطاف قادر ستمبر 1947ء تا جولائی 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل عتیق الرحمن اور لیفٹیننٹ کرنل احمد خلیلی 4/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار مقرر ہوئے۔

92. لیفٹیننٹ کرنل میک من (Mac Munn) اگست 1947ء تا مئی 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل کریم داد 5/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار مقرر ہوئے۔

93. لیفٹیننٹ کرنل کے ایم شیخ مارچ 1945ء تا اپریل 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل سی ڈبلیو پیرسن (C.W.Pearson) اپریل 1947ء تا فروری 1948ء تک 8/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار رہے۔

94. میجر ایل ۔ ایس ۔ کے لودھی اکتوبر 1948ء میں 9/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار مقرر ہوئے۔

95. لیفٹیننٹ کرنل محمد ایوب اکتوبر 1949ء میں اور انکے بعد لیفٹیننٹ کرنل اسلم عزیز شیخ 14/12 فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے کماندار مقرر ہوئے۔

96. لیفٹیننٹ کرنل بریشور ناتھ (Brieshwar Nath) مارچ 1947ء تا نومبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل بشیر احمد نومبر 1947ء تا جنوری 1950ء 1/13 فرنٹیئر فورس رائفلز کے کماندار رہے۔

97. لیفٹیننٹ کرنل ایس ٹی سی پارسن سمتھ (S.T.C. Parson Smith) جون 1947ء تا اکتوبر 1947ء' میجر قاضی اے رحیم اکتوبر 1947ء تا دسمبر 1947' لیفٹیننٹ کرنل صادق اللہ خان 23 دسمبر 1947ء تا 8 جنوری 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل حبیب اللہ بابر جنوری 1948ء تا جولائی 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل شوکت علی شاہ اور لیفٹیننٹ کرنل بشیر نواز ان کے بعد 2/13 فرنٹیئرفورس رائفلز کے کماندار رہے۔

98. لیفٹیننٹ کرنل نذیر احمد جولائی 1995ء تا اپریل 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل آر۔ڈبلیو۔ ہیون (R.W.Hiven) اپریل 1947ء تا اگست 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو۔ ایچ۔ پائنک اگست 1947ء تا جنوری 1948ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل غلام جیلانی اور لیفٹیننٹ کرنل صدیق راجہ 4/13 فرنٹیئرفورس رائفلز کے کماندار رہے۔

99. لیفٹیننٹ کرنل یو ایل ایم وائن رائٹ (U.L.M. Wain Wright) اکتوبر 1946ء تا اپریل 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ایم ایچ سی فرانس اپریل 1947ء تا ستمبر 1947' لیفٹیننٹ کرنل خورشید علی ستمبر 1947ء تا نومبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل عفیف خان نومبر 1947ء تا جنوری 1949ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل سلطان محمد 5/13 فرنٹیئر فورس رائفلز کے کماندار رہے۔

100. لیفٹیننٹ کرنل جے سی لیوئز (J.C.Lewis) اگست 1947ء تک' لیفٹیننٹ کرنل بختیار رانا ستمبر 1947ء تا فروری 1949ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل قاضی اے رحیم 6/13 فرنٹیئرفورس رائفلز کے کماندار رہے۔

101. لیفٹیننٹ کرنل آر۔ایف۔پل۔ تھامس' فروری 1947ء تا اگست 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل احمد جان اگست 1947ء تا نومبر 1947ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل عبدالجبار 1/14 پنجاب رجمنٹ کے کماندار رہے۔

102. لیفٹیننٹ کرنل جی اے او ماؤنسل (G.A.O.Maunsell) اکتوبر 1946ء تا جنوری 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ایچ سی اے بیکر جنوری 1947ء تا اپریل 1947ء لیفٹیننٹ کرنل کے واکر (K.Walker) اپریل 1947ء تا ستمبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل سرفراز خان ستمبر 1947ء تا اپریل 1949ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل صاحب داد 2/14 پنجاب رجمنٹ کے کماندار رہے۔

103. لیفٹیننٹ کرنل ایف ایڈم (F.Adams)' لیفٹیننٹ کرنل جے جی ڈیوس

1946-47ء ہیں' لیفٹیننٹ کرنل پیٹرک جے ای مرسن (J.E.Merson Petric) 1948ء میں اور لیفٹیننٹ کرنل محمد نواز اس کے بعد 3/14 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

104. لیفٹیننٹ کرنل ایل ایف سٹیل (L.F.Steele) اگست 1947ء تا جنوری 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل محمد زمان خان جنوری 1948ء تا مئی 1948ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل محمد صادق خان' میجر رفیع خان' لیفٹیننٹ کرنل اسماعیل خان 4/14 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

105. لیفٹیننٹ کرنل ایف جے ایف وہٹنگٹن (F.J.F.Whittington) جولائی 1946ء تا جنوری 1948ء میجر میاں خان جنوری 1948ء تا مارچ 1948ء لیفٹیننٹ کرنل عزیز الرحمن مارچ 1948ء تا جون 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد قریشی ان کے بعد 1/15 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

106. لیفٹیننٹ کرنل سی ۔ اے ۔ ایل ۔ ڈیوس (C.A.L.Davis) جون 1946ء تا جون 1948ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل سردار خان 2/15 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

107. لیفٹیننٹ کرنل سی ۔ آئی ۔ الیگزنڈر (C.I.Alexender) اگست 1947ء تا دسمبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل ایس ۔ اے ۔ زمان دسمبر 1947ء تا جنوری 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل ملک حق نواز جنوری 1948ء تا نومبر 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل خسرو الملک ان کے بعد 3/15 پنجاب کے کمانڈار رہے۔

108. لیفٹیننٹ کرنل ٹی جے ہچنسن (T.J.Hutchinson) 1945ء تا 1947ء لیفٹیننٹ کرنل جے ڈبلیو براؤن (J.W.Brown) 1947ء میں اور لیفٹیننٹ کرنل ایچ ڈی ہیری سن (H.D.Harrison) 1947-48ء میں اور ان کے بعد کرنل شیر محمد 4/15 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

109. لیفٹیننٹ کرنل پی ڈوگل (P.Dougall) اگست 1945ء تا اگست 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل راجہ غلام محمد اگست 1947ء تا فروری 1949ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل قربان علی خان 1/16 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

110. لیفٹیننٹ کرنل این جے جونز (N.J.Jones) مئی 1946ء تا دسمبر 1947ء میجر ایچ یو قریشی جنوری 1948ء تا فروری 1948ء لیفٹیننٹ کرنل اے کے اکبر فروری 1948ء تا

نومبر 1948ء پھر لیفٹیننٹ کرنل ایچ یو قریشی 2/16 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

111. لیفٹیننٹ کرنل آر سی رابنسن (R.C.Robinson) جنوری 1946ء تا دسمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد خان دسمبر 1947ء تا دسمبر 1949ء 3/16 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

112. لیفٹیننٹ کرنل ایم کے میکلوڈ (M.K.Mcleod) اپریل 1947ء تا اگست 1947ء لیفٹیننٹ کرنل نوشیروان ستمبر 1947ء تا جنوری 1949ء اور پھر لیفٹیننٹ کرنل اکبر خان' 4/16 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

113. لیفٹیننٹ کرنل محمد اسحاق جنوری 1947ء تا نومبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل اے کے اکبر نومبر 1947ء تا جنوری 1948 پھر لیفٹیننٹ کرنل ظریف خان 7/16 پنجاب رجمنٹ کے کمانڈار رہے۔

بہاولپور رجمنٹ

1 لیفٹیننٹ کرنل این ایل کالسے (N.L.Kalsey) جون 46 تا جولائی 1947ء لیفٹیننٹ کرنل کے اے شیخ جولائی 1947ء تا دسمبر 1949ء۔

2 لیفٹیننٹ کرنل لطیف یکم جولائی 1948ء کو 4 بہاولپور بٹالین کے کمانڈار تعینات ہوئے۔

سٹاف کالج کوئٹہ

جنوری 1940ء تا دسمبر 1946ء تک 310 انڈین افسروں نے گریجویشن کی جن میں 192 غیر مسلم شامل تھے۔ ستمبر 1947ء میں تمام غیر مسلم بھارت چلے گئے اور کالج بند ہو گیا۔ صرف ایک مسلم انسٹرکٹر لیفٹیننٹ کرنل آغا محمد یحییٰ خان تھے۔

میجر جنرل ایچ ایل ڈیویز (H.L.Davies) اس کے کمانڈنٹ تھے جنکی جگہ 2 فروری 1948ء کو آئی سی اے لاڈر (I.C.A.Lauder) تعینات کیے گئے۔ جس کے بعد سات برٹش افسر بحیثیت انسٹرکٹر آ گئے۔ مسلمان انسٹرکٹرز میں لیفٹیننٹ کرنل یحییٰ خان' لیفٹیننٹ کرنل اختر ملک اور لیفٹیننٹ کرنل گل مواز شامل تھے۔

سکول آف ملٹری انٹیلی جنس

کیپٹن اختر عالم اگست 1947ء تا دسمبر 1947ء' میجر ظہور الدین دسمبر 1947ء تا مئی 1948ء' میجر احسن محمد خان مئی 1948ء میں یہاں تعینات اور کمانڈار رہے۔

CQB سکول

کرنل ایچ گرانٹ ٹیلر (H Grant Taylor) اکتوبر 1948ء تا اگست 1950ء تک' لیفٹیننٹ کرنل کول کیو ہون (Colquhoun) ان کے بعد کمانڈار رہے۔

سکول آف ملٹری انجینئرنگ

لیفٹیننٹ کرنل ایس سی ایس ڈیوس (S.C.S.Davis) اپریل 1948ء تا دسمبر 1948ء تک اور لیفٹیننٹ کرنل ایچ ایل لائڈ (H.L.Lloyd) جنوری 1949ء میں تعینات کیے گئے۔

سکول آف سگنل

لیفٹیننٹ کرنل جے ایم ایس ٹلوچ (J.M.S.Tulloch) دسمبر 1947ء تا ستمبر 1948ء لیفٹیننٹ کرنل سی ڈبلیو ایم ینگ (C.W.M.Young) اکتوبر 1948ء میں کمانڈار تعینات کیے گئے۔

آرمی سروس کارپس سکول (CorpsSchool)

لیفٹیننٹ کرنل مختار شاہ جنوری 1948ء تا اپریل 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل بی - ایل - سٹینڈلے (B.L.Standley) اپریل 1948ء میں کمانڈار تعینات کیے گئے۔

آرڈیننس سکول اینڈ سنٹر

لیفٹیننٹ کرنل ایم اے رحیم' کرنل جی مرفی (G.Murphy) اور کرنل ایل ایچ کرمبلی 1947ء سے 1949ء کے درمیانی عرصے میں کمانڈار رہے۔

آرمی Equitation سکول

لیفٹیننٹ کرنل گوربچن سنگھ اگست 1947ء تا ستمبر 1947ء' لیفٹیننٹ کرنل پی لیچ (P.Lecch) ستمبر 1947ء تا مارچ 1948ء تا لیفٹیننٹ کرنل آر - این - لوٹ (R.N.Lovett) اپریل 1948ء تا اپریل 1950ء اس کے کمانڈار رہے۔

آرمی سکول آف فزیکل ٹریننگ

میجر ڈبلیو گورڈن (W.Gordon) اکتوبر 1947ء تا اکتوبر 1950ء ان کے بعد میجر ایم امین اے کے کمانڈار رہے۔

کراپس (Crops) آف ملٹری پولیس سکول اینڈ سنٹر

لیفٹیننٹ کرنل گرانٹ ٹیلر فروری 1949ء تا اگست 1949ء ان کے بعد میجر شیر محمد اس کے کمانڈار رہے۔

آرمرڈ کراپس سینٹر (ٹریننگ سنٹر)

کرنل جی ایم سٹراؤڈ (G.M.Stroud) دسمبر 1947ء تا اکتوبر 1949ء کرنل جے ایچ ویک فیلڈ (J.H.Wake field) اکتوبر 1949ء تا دسمبر 1950ء اور ان کے بعد کرنل سکندر بیگ کماندار رہے۔

سگنل سنٹر (ٹریننگ)

کرنل ایچ ایل لیوس (H.L.Lewis) اگست 1947ء تا جنوری 1948ء کرنل پی ایچ سمتھرسن (P.H.Smitherson) فروری 1948ء تا جنوری 1950ء انکے بعد کرنل محمد زمان کماندار رہے۔

پنجاب رجمنٹ (ٹریننگ سنٹر)

1. کرنل ایم سی فرائی (M.C.Frye) اگست 1947ء تا اپریل 1948ء' میجر کے ایم اظہر اپریل 1948ء تا اکتوبر 1948ء' ان کے بعد اکتوبر 1948ء میں لیفٹیننٹ کرنل اے ٹی مرے (A.T.Murray) کماندار رہے۔
2. کرنل اے جی سکاٹ لینڈ (A.G.Scotland) اگست 1947ء تا اکتوبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو گریسی (W.Gracey) اکتوبر 1947ء تا دسمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل وصال محمد دسمبر 1947ء تا نومبر 1948ء لیفٹیننٹ کرنل جے سینٹ جان' بیکسٹر (J.St.JohnBaxter) نومبر 1948ء تا اگست 1949ء اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل نوشیرواں خان کماندار تعینات رہے۔
3. کرنل جے۔ سی کاٹن (J.C.Cotton) اگست 1947ء تا اکتوبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل پی ایچ ایم کان (P.H.M.Cann) اکتوبر 1947ء تا جنوری 1948ء ' لیفٹیننٹ کرنل ایف جے ایڈل مین (F.J.Edlmann) فروری 1948ء تا نومبر 1948ء لیفٹیننٹ کرنل اے۔ ایم۔ شاہ نومبر 1948ء میں اور لیفٹیننٹ کرنل جے ڈبلیو سٹرک لینڈ (J.W.Strickland) جولائی 1949ء میں کماندار تعینات کیے گئے۔
4. لیفٹیننٹ کرنل ایس آر جی گارڈنر (S.R.G.Gardiner) اگست 1947ء تا دسمبر 1947ء میجر دوست محمد دسمبر 1947ء تا فروری 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل ایم مظفر فروری 1948ء تا فروری 1949ء لیفٹیننٹ کرنل آر ایم ایف اولیور (R.M.F.Oliver) فروری 1949ء تا نومبر 1951ء کماندار تعینات رہے۔

5. کرنل جے اے ہبرٹ (J.A.Hubert) اگست 1947ء تا دسمبر 1947ء لیفٹیننٹ کرنل اے چمن خان دسمبر 1947ء تا فروری 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل وی بی نارتھن فروری 1948ء تا فروری 1949ء لیفٹیننٹ کرنل ایس ڈبلیو پیک ووڈ (S.W.Packwood) مارچ 1949ء میں کمانڈار تعینات رہے۔

بلوچ رجمنٹ (ٹریننگ سنٹر)

کرنل آر ای فیلوز (R.E.Fellows) اور لیفٹیننٹ کرنل جے آر ویسٹ (J.R.West) 1949ء تک کمانڈار رہے۔

فرنٹیئر فورس (ٹریننگ سنٹر)

1. لیفٹیننٹ کرنل ای بی بلیک برن (E.B.Blackburn) اکتوبر 1947ء تا مارچ 1948ء' لیفٹیننٹ کرنل سی ڈبلیو پیرسن (C.W.Pearson) مارچ 1948ء تا فروری 1950ء کمانڈار رہے۔
2. لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو ایس بیکر (W.S.Baker) نومبر 1948ء تا جنوری 1951ء کمانڈار رہے۔
3. میجر اے اے قاضی فروری 1949ء تا مئی 1949ء لیفٹیننٹ کرنل جے سی ایف سنون مئی 1949ء تا جنوری 1952ء تک پٹھان رجمنٹ سنٹر کے کمانڈار رہے۔

آرمی سروس کراپس سنٹر (ٹریننگ)

کرنل ایس ایچ ووڈ (S.H.Wood) 22 دسمبر 1947ء تا 31 دسمبر 1947ء' کرنل اے بی ایم وے (A.B.M.Way) جنوری 1948ء تا اپریل 1948ء کرنل جے اے ای آرم سٹرانگ (J.A.E.Armstrang)۔ اپریل 1948ء تا جون 1950ء ان کے بعد کرنل علی اختر اور کرنل عبداللہ جان کمانڈار تعینات رہے۔

پاکستان نیوی

جدول :۔45.3 نیوی کی تقسیم (1947)ء ایک جائزہ

جہاز ٹائپ	بھارت تعداد	بھارت جہاز کا نام	پاکستان تعداد	پاکستان جہاز کا نام
(1)سلوپس	4	ستلج، جمنا	2	نربدا، گوداوری
(Sloops)		کسٹنا، کاوری		
(2)فریگیٹ	2	تیر، کوکوری	2	شمشیر، دھانوش
(3)فلیٹ	12	اڑیسہ، دکن	4	کاٹھیاواڑ
مائن		بہار، کماؤں		بلوچستان
سویپرز		لعر، روہیلکھنڈ		مالوا
(FleetMine		کرناٹک، رجپوتانہ		اودھ
Sweepers)		کونکن، بمبئی		
		بنگال، مدارس		
(4)کورویٹس	1	آسام		
(Corvettes)				
(5)سروے شپ	1	انوشی کھٹو		
(6)ٹرالر	4	ناسک، کلکتہ	2	رام پور
		کوچین، امرتسر		بڑودہ
(7)موٹر	4		2	
مائن سویپر				
(8)موٹر لانچ	1			
(9)ہاربر ڈیفنس	4		4	
موٹر لانچ				
لینڈنگ کرافٹ	تمام			

پاکستان کی آزادی کے ساتھ ہی رائل پاکستان نیوی قائم کی گئی۔ دیگر دولت مشترکہ کے ممالک کی طرح پاکستان نیوی کے ساتھ رائل کا لفظ 1956ء تک لکھا جاتا رہا جب تک کہ پاکستان ری پبلک نہ بن گیا۔ پاکستان رائل نیوی کے پہلے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل جیمز وائلڈ فریڈ جے فورڈ (James Wild Jefford) مقرر ہوئے جو 15 اگست 1947ء تا 30 جنوری 1953ء اس کے کماندار رہے۔ ان کے بعد وائس ایڈمرل محمد صدیق چوہدری نے 31 جنوری 1953ء کو یہ عہد سنبھالا۔

آزادی کی صبح آٹھ بجے ریئر ایڈمرل جے ڈبلیو جے فورڈ کا بحیثیت فلیگ آفیسر کمانڈنگ رائل پاکستان نیوی پرچم ان کے فلیگ شپ گوداوری پر بلند ہوا۔

پاکستان نیوی کے حصہ میں آنے والے جہاز جو 14 اگست 1947ء کو کراچی نہیں پہنچ سکے تھے ان کی تفصیل اسطرح ہے۔

اینٹی ایئر کرافٹ فریگیٹ	: زبیدا	مائنز سویپنگ ٹرالر	: رام پور
اینٹی سب میرین فریگیٹ	: شمشیر	موٹر مائن سویپر	: MMS129
فلیٹ مائن سویپر	: کاٹھیاواڑ	موٹر مائن سویپر	: MMS131
فلیٹ مائن سویپر	: مالوا		

ان کے علاوہ ایک اینٹی سب میرین فریگیٹ ابھی سمندر میں مشرقی افریقہ کے ساحلی علاقے کی طرف تھی جو پاکستان کے حصہ میں آئی تھی۔

گوداوری اینٹی ایئر کرافٹ فریگیٹ بمبئی سے روانہ ہوکر 24 جولائی 1947ء کو کراچی پہنچا۔ اس کے لیفٹیننٹ کمانڈر عبدالرشید اور لیفٹیننٹ اے آر خان بالترتیب کمانڈنگ آفیسر اور ایگزیکٹو آفیسر تھے۔ 22 جون 1943ء کو جب برطانیہ میں گوداوری جہاز کا آغاز ہوا تو اس وقت بھی جے ڈبلیو جے فورد اس کے پہلے کمانڈنگ آفیسر تھے اس جہاز کا نام بعد میں تبدیل کر کے سندھ رکھ دیا گیا تھا۔

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کے وقت جولائی 1945ء کو رائل انڈین نیوی میں صرف نو مسلم ریگولر کمیشنڈ آفیسر تھے جن کے نام درج ذیل ہیں

لیفٹیننٹ کمانڈر محمد صدیق چوہدری' لیفٹیننٹ ایم اے علوی' لیفٹیننٹ اے آر خان' لیفٹیننٹ ایس ایم احسن' لیفٹیننٹ ایم فہیم' لیفٹیننٹ وزیر گل' انجینئرنگ برانچ میں صرف دو آفیسر لیفٹیننٹ آئی کے امتیاز اور لیفٹیننٹ محمود الحسن اور ایجوکیشن برانچ میں ہیڈ ماسٹر لیفٹیننٹ ایم۔ آئی جان تھے۔

جولائی 1945ء اور 14 اگست 1947ء کے درمیانی عرصہ میں صرف دو اور مسلم افسروں کا اضافہ ہوا جن کے نام سب لیفٹیننٹ ایچ۔ ایچ احمد اور مڈ شپ مین ایم افضل خان تھے جو برطانیہ میں زیر تربیت تھے۔

اس کے علاوہ میڈیکل برانچ میں دس مسلم افسر تھے جن میں سے نصف نے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا۔

15 اگست 1947ء کو پاکستان نیوی میں کل 92 کمیشنڈ آفیسر تھے۔ ان کی تفصیل اسطرح ہے۔

ایگزیکٹو =63	انجینئر=04	سپلائی=11	انسٹرکٹر=03
میڈیکل =05	سپیشل =06	(کل میزان=92)	

رائل پاکستان نیوی کے تمام جہاز جو بمبئی میں تھے 17 جنوری 1948ء تک وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔= سوائے مائن سویپر مالوا کے جو مئی 1948ء میں کراچی پہنچا۔

14 اگست 1948ء کو فیصلہ کیا گیا کہ تمام پاکستانی بحری جہازوں کے پرانے نام بدل کر قومی روایات کے مطابق رکھے جائیں۔ لہٰذا نئے نام اسطرح رکھے گئے۔

نربدا :	جہلم	بڑودا :	بہاولپور
گوداوری :	سندھ	رام پور :	لاہور
دھانوش :	ذوالفقار	129 :	مجاہد
مالوا :	پشاور	131 :	غازی
اودھ :	ڈھاکہ	شمشیر اور بلوچستان کے نام تبدیل نہیں کئے گئے۔	

پنجاب یونیورسٹی پر تعینات چانسلر اور وائس چانسلر

جامعہ پنجاب کا قیام 14 اکتوبر 1882ء کو عمل میں آیا۔ آغاز سے ہی صوبے کے حکمران لیفٹیننٹ گورنر یا گورنر اپنی تعیناتی کے دوران اس دانش گاہ کے چانسلر کے عہدہ پر بھی فائز ہوتے رہے۔ اور یہ عمل تقسیم کے بعد بھی جاری ہے۔ تفصیل اس طرح ہے۔

<u>چانسلر پنجاب یونیورسٹی</u>

نمبر شمار	نام چانسلر پنجاب یونیورسٹی	لیفٹیننٹ گورنر پنجاب	وفات
-1	چارلس امفرسٹن ایچی سن (Charless Umpherston Aitchison)	1882-87ء	1896ء
-2	جیمز بروڈ ووڈ لائل (James Broadwood Lyall)	1887-92ء	1916ء
-3	ڈینس فٹس پیٹرک (Denis Fitzpetric)	1892ء	1920ء
-4	ولیم میکورتھ ینگ (William Macworth Young)	1897-1902ء	1924ء
-5	چارلس منٹگمری ریواز (Charles Montgomery Rivaz)	1902-1907ء	1936ء
-6	ڈینزل جیلف ابٹسن (Denzil Jelf Ibbetson)	1907ء	1908ء
-7	تھامس گورڈن واکر (Thomas Gordon Walker)	1907-1908ء	1917ء
-8	لوئیس ولیم ڈین (Louis William Dane)	1908-1913ء	1946ء
-9	جیمز میکرون ڈوئی (James McCrone Douie)	1911ء	-
-10	مائیکل فرانسس اوڈوائر (Michael Francis O'dwayer)	1913-1919ء	1940ء
-11	ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن (Edward Douglas Maclagan)	1919-1921ء	
		<u>گورنر پنجاب</u>	
	ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن (Edward Douglas Maclagan)	1921-1924ء	
-12	میلکم ہیلے (Macolm Hailey)	1924-1928ء	
-13	جیوفرے ڈی مونٹ مورنسی (Jeoffrey Demont morency)	1928-1933ء	

نمبر شمار	نام چانسلر پنجاب یونیورسٹی	لیفٹیننٹ گورنر پنجاب	وفات
-14	سکندر حیات خان	1932-1934ء	1942ء
-15	ہربرٹ ولیم ایمرسن (Herbert William Emerson)	1933-1938ء	
-16	ہنری ڈفیلڈ کریک (Henry DuffieldCraik)	1938-1941ء	1955ء
-17	برٹرینڈ جیمز گلینسی (BertrandJames Glancy)	1941-1946ء	
-18	ایون میریڈتھ جینکنز (Evan Meredith Jenkins)	1946-1947ء	
-19	فرانسس موڈی (Francis Muddic)	1947-1949ء	
-20	سردار عبدالرب نشتر	1949-1951ء	1958ء
-21	اسماعیل ابراہیم چندریگر	1951-1953ء	1960ء
-22	میاں امین الدین	1953-1954ء	

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

نمبر شمار	نام	لیفٹیننٹ گورنر پنجاب	وفات
-1	جسٹس بیروڈ وڈ اعل	1882	1916
-2	ڈاکٹر بیڈن ہنری پاول (Dr Baden Henry Powell)	1883-85	1901
-3	ڈاکٹر جارج رابرٹ ایلمسی (Dr. George Robert Elsmie)	1884-87	1906
-4	ولیم ہنری ریٹی گن (Henry William Rattigan)	1887-95	1904
-5	چارلس آرتھر رو (Charles Arthur Roe)	1895-98	
-6	جسٹس گوردان واکر	1905-1906	1917
-7	لیوئس ٹپر (Lewis Tupper)	Feb 1900-May 1904	
		Dec 1904 - May 1905	
		Oct 1906 - May 1907	1910
-8	پروتل چندرا چٹرجی	1904	
		1907-19ø ?	1917
-9	فریڈرک الیگزینڈر رابرٹسن (Fredrik Alexander Robertson)	1909	1918
-10	ڈاکٹر جیمز کورتھرس ری یوئنگ (Dr James Carruthers Rhea Ewing)	1910	1925
-11	جان سٹیفنسن (Lt. Col. John Stephenson)	Apr - Dec 1918	1933
-12	جو کن مینارڈ (Dr John Maynard)	Feb 1917 _ Apr 1918	
		Oct 1923 - Jul 1926	1943
-13	رائٹ ریورنڈ ہنری بی ۔ ڈیورنٹ (Rt. Rev. Henry B. Durrant)	Apr - Oct 1923	1932
-14	جفرے ڈی مانٹ مورنسی	1926 - 28	
-15	ڈاکٹر اے ۔ سی۔ ولنر (Dr. A. C. Woolner)	Oct 1928 - 1936	1936
-16	رائٹ ریورنڈ جارج ڈنس فورڈ بارن (Rt. Rev. George Dunsford Barne)	Jan 1936	
-17	میلکم لائل ڈارلنگ (Malcolm Lyall Darling)	1931	
		1937-38	
-18	برنارڈ ہنری ڈابسن (Bernard Henry Dobson)	Apr - Oct 1938	1945
-19	میاں افضل حسین	1938 - 44	

نمبر شمار	نام	لیفٹیننٹ گورنر پنجاب	وفات
		1954-58	1970
20	جسٹس عبدالرحمن	Feb 1944 - Apr 1947	-
21	ڈاکٹر چارلس ہربرٹ رائس (Dr. Charles Herbert Rice)	Apr - Sep 1947	1960
-22	ڈاکٹر عمر حیات ملک	16th Sept 1947	1982
-23	جسٹس میاں عبدالرشید	1950	1981
-24	جسٹس ایس۔ اے الرحمان	1950-52	1979
-25	ڈاکٹر بشیر احمد	16th May 1952	1957
-26	پروفیسر پی۔ کرامت	1958 - 1961	
-27	پروفیسر تاج محمد خیال	16 May - 14 Oct 1961	1961
28	جسٹس محمد شریف	1961-63	1972
29	پروفیسر حمید احمد خان	1963-69	1974
30	علامہ علاؤ الدین صدیقی	1969-73	1977
	ڈاکٹر محمد اجمل	1972	

مندرجہ بالا معلومات ادارہ تحقیقات پاکستان پنجاب یونیورسٹی لاہور کی کتاب زندگی نامہ سے اخذ کی گئی ہیں۔ وائس چانسلر میں علامہ علاؤ الدین صدیقی' ڈاکٹر محمد اجمل کے علاوہ ڈاکٹر محمد ممتاز علی شوکت کے بارے میں مزید تفصیلات کیلئے میری کتاب انساب صدیقی ملاحظہ فرمایئے۔

کچھ مخفف (Some Abbreviations)

برطانوی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے مختلف ناموں کے ساتھ مخفف استعمال کئے جاتے ہیں جو ان کے عہدہ تعلیم یا اعزاز کو ظاہر کرتے ہیں۔ برصغیر کی تاریخ کے حوالے سے چند مشہور مخفف درج ذیل ہیں۔

1. A.G.G ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل
2. A.M.D آرمی میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
3. B.C.S بنگال سول سروس
4. Bo.C.S بمبئی سول سروس
5. C.I.E Companion آف انڈین ایمپائر
6. C.I کراؤن آف انڈیا
7. C.M.G Companion آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج
8. C.M.S چرچ مشنری سوسائٹی
9. C.S.I Companion آف دی سٹار آف انڈیا
10. C.V.O کمانڈر آف دی رائل وکٹورین آرڈر
11. G.C.B نائٹ گرینڈ کراس آف دی باتھ (Bath)
12. G.C.H نائٹ (Knight) گرینڈ کراس آف دی آرڈر آف Guelphs
13. G.C.I.E نائٹ گرینڈ کمانڈر آف دی انڈین ایمپائر
14. G.C.M.G نائٹ گرینڈ کراس آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج
15. G.C.S.I نائٹ گرینڈ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا
16. G.C.V.O نائٹ گرینڈ کراس آف دی رائل وکٹورین آرڈر
17. G.M.I.E گرینڈ ماسٹر آف دی انڈین ایمپائر

.18	G.M.S.I	گرینڈ ماسٹر آف دی سٹار آف انڈیا
.19	H.E.I.C.S	آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی سروس
.20	I.C.S	انڈین سول سروس
.21	I.M.S	انڈین میڈیکل سروس
.22	K.B	نائٹ بیچلر یا نائٹ کمپینین آف دی Bath
.23	K.C	کنگز کونسل
.24	K.C.B	نائٹ کمانڈر آف دی Bath
.25	K.C.H	نائٹ کمانڈر آف دی آرڈر آف دی Guelphs
.26	K.C.I.E	نائٹ کمانڈر آف دی انڈین امپائر
.27	K.C.M.G	نائٹ کمانڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج
.28	K.C.S.I	نائٹ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا
.29	K.C.V.O	نائٹ کمانڈر آف دی رائل وکٹورین آرڈر
.30	K.G	نائٹ آف گارٹر (Garter)
.31	K.P	نائٹ آف سینٹ پیٹرک
.32	K.T	نائٹ آف تھسل (Thistle)
.33	Q.C	کوئنز کونسل
.34	R.A	رائل اکیڈمی اور رائل آرٹلری
.35	R.E	رائل انجینئر
.36	R.M.A	رائل ملٹری اکیڈمی
.37	R.M.C	رائل ملٹری کالج
.38	R.N	رائل نیوی
.39	V.C	وکٹوریہ کراس

اہم تاریخی واقعات

سن عیسوی کے حوالے سے برصغیر پاک و ہند کے اہم تاریخی واقعات اور بعض دیگر ملکوں کے واقعات جن کا براہ راست یا بالواسطہ اثر برصغیر کی تاریخ پر پڑا درج کئے گئے ہیں۔ بعض مشہور مذہبی رہنماؤں' سیاست دانوں اور تحریک آزادی سے تعلق رکھنے والوں کے نام اور ان سے منسوب اہم واقعات بھی درج ذیل ہیں۔

1310ء مسلمانوں کا میسور پر قبضہ

1316ء قطب الدین مبارک خلجی کی تخت نشینی
علاؤالدین خلجی کی وفات

1320ء غیاث الدین تغلق کی بادشاہت کا اعلان

1323ء اسپین میں بازہ مسلمانوں نے واپس لے لیا

1325ء سلطان محمد بن تغلق کی تخت نشینی

1328ء ایڈورڈ سوم کی تخت نشینی'
شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی وفات

1336ء سندھ کے جام خاندان کے بانی جام عمر کی تخت نشینی

1338ء سلطان بنگال فخر الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی

1341ء وجے نگر میں ہندو سلطنت کا قیام

1342ء ابن بطوطہ کی دہلی آمد

1349ء سندھ میں سمہ دور حکومت
سلطان بنگال اختیار الدین غازی کی تخت نشینی

1351ء فیروز شاہ تغلق کی تخت نشینی

1352ء کشمیر میں غیاث الدین علی شیر کی حکومت

1369ء چین میں منگول سلطنت کا خاتمہ
1384ء سلہٹ پر مسلمانوں کی فتح
1393ء محمد تغلق دوم کی حکومت
1398ء امیر تیمور کا شمالی ہندوستان پر حملہ
1411ء گجرات کے سلطان احمد شاہ اول کی تخت نشینی
1414ء دہلی میں خضر خان کی حکومت
1416ء دہلی میں مبارک شاہ کی تخت نشینی
1434ء دہلی میں سید محمد شاہ کی تخت نشینی
1436ء سلطنت مالوہ کے بادشاہ مسعود شاہ کی تخت نشینی
1447ء تیموری سلطنت کا خاتمہ
1450ء گجرات کے بادشاہ قطب الدین کی تخت نشینی
1451ء دہلی میں بہلول لودھی کی تخت نشینی
1452ء سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کیا
1453ء گجرات کے بادشاہ محمود اول کی تخت نشینی
1458ء جون پور کے آخری بادشاہ حسین شاہ کی تخت نشینی
1460ء مغربی بنگال کے حکمران رکن الدین باربک کی تخت نشینی
1463ء جبل الطارق مسلمانوں سے چھن گیا
1469ء خلجی خاندان کے بادشاہ غیاث الدین کی تخت نشینی
1474ء مغربی بنگال کے حکمران شمس الدین یوسف کی تخت نشینی
ازابیلا ملکہ سپین بن گئی
1479ء مصر کے خلیفہ المتوکل ثانی کی تخت نشینی
1481ء عثمانی خلیفہ سلطان بایزید کی تخت نشینی
1486ء مغربی بنگال کے حکمران فیروز شاہ کی تخت نشینی

1488ء سکندر لودھی کی تخت نشینی
1489ء بیجاپور میں علی عادل شاہ کی تخت نشینی
مغربی بنگال میں ناصرالدین محمود کی تخت نشینی
1490ء سلطان احمد نگر نظام شاہ کی تخت نشینی
سلطان برار فتح اللہ عماد شاہ کی تخت نشینی
بیجاپور کے سلطان عادل شاہ کی تخت نشینی
1492ء غرناطہ پر عیسائیوں کا قبضہ
1498ء مصر میں خلیفہ المستمسک کی تخت نشینی
بابر کی فتح سمرقند
1498ء واسکوڈی گاما کی کالی کٹ آمد
1500ء ناصرالدین خلجی کی تخت نشینی
1502ء اسماعیل صفوی کی ایران میں حکومت
1504ء سلطان برار علاؤالدین عماد شاہ کی حکومت
1505-9ء ڈی - المیڈا پہلا پرتگیز وائسرائے
1508ء اسماعیل صفوی کا عراق پر قبضہ
1509ء سلطان احمد نگر برہان نظام شاہ کی تخت نشینی
1509-15ء البوقرق دوسرا پرتگیز وائسرائے
1510ء البوقرق کا گوا پر قبضہ
خلجی بادشاہ محمود ثانی کی تخت نشینی
سلطان بیجاپور اسماعیل عادل شاہ کی تخت نشینی
1511ء گجرات کے بادشاہ مظفر شاہ ثانی کی تخت نشینی
1512ء سلطان گولکنڈہ قلی قطب شاہ کی تخت نشینی
1514ء سماٹرا میں مسلم حکومت

بحرین پر پرتگال کا قبضہ

1516ء مصر میں المتوکل ثالث کی دوبارہ حکومت

1517ء سلطان ابراہیم لودھی کی تخت نشینی

ترک عثمانی سلیم اول نے مصر فتح کرلیا

اور خلیفہ مصر المتوکل کو اپنے ساتھ لے گیا

1519ء بابر نے خوشاب اور بھیرہ فتح کرلیا

1520ء بابر کا سیالکوٹ پر قبضہ

سلطان ترکی سلیمان (عالی شان) تخت نشینی

سندھ میں ارغونوں کا دور حکومت

1521ء سندھ پر مرزا شاہ بیگ ارغن کی تخت نشینی

1522ء قندھار پر بابر کا قبضہ

1524ء سندھ پر مرزا حسین ارغون کی تخت نشینی

1526ء گجرات پر تین بادشاہ سکندر شاہ' محمود شاہ ثانی

یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔

1526-30ء بابر کا عہد حکومت (ہندوستان پر)

1527ء دکن پر برید شاہی حکومت کا آغاز

بہمنی سلطنت کا خاتمہ

1530ء بابر کی وفات

1530-56ء ہمایوں کا عہد حکومت

1534ء سلطان بیجاپور ابراہیم عادل شاہ کی تخت نشینی

گجرات کے بادشاہ محمد شاہ ثانی اور پھر محمود شاہ سوم کی حکومت

1539ء ہمایوں کی شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست

1540ء شیر شاہ سوری کی تخت نشینی

1541ء ہنگری پر ترکی کا قبضہ

1543ء سلطان گولکنڈہ جمشید قطب شاہ کی تخت نشینی

1544ء چاند بی بی کی تخت نشینی

1553ء محمد عادل شاہ سوری کی تخت نشینی' سلطان احمد نگر حسین نظام شاہ اول کی تخت نشینی

1554ء گجرات کے بادشاہ احمد شاہ ثانی کی تخت نشینی

1556-1605ء اکبر کا عہد حکومت

1557ء سوری خاندان کا خاتمہ

1558ء سلطان بیجاپور عادل شاہ اول کی تخت نشینی

1560ء کشمیر میں غازی خان چک کی حکومت

1562ء گجرات کے آخری بادشاہ مظفر شاہ سوم کی تخت نشینی

1563ء مجدد الف ثانی کی پیدائش

1566ء ترک سلطان سلیمان (عالی شان) کی وفات اور سلطان سلیم ثانی کی تخت نشینی

1567ء سلطان سندھ مرزا محمد بنی ترخان کی تخت نشینی

1572ء مغربی بنگال کے حکمران بایزید خان کرارانی کی تخت نشینی

1573ء اکبر کی گجرات کے آخری بادشاہ مظفر شاہ کو شکست

1574ء سلطنت برار کا خاتمہ اور احمد نگر سے الحاق' عثمانی سلطان مراد ثانی کی تخت نشینی

1580ء سلطان بیجاپور ابراہیم عادل شاہ ثانی کی تخت نشینی' سپین نے پرتگال پر قبضہ کرلیا

1586ء کشمیر کی مغلیہ سلطنت میں شمولیت

1587ء ہسپانوی آرمیڈا کو شکست

1589ء سلطان احمد نگر اسماعیل نظام شاہ کی تخت نشینی

1591ء اکبر نے سندھ اور احمد نگر فتح کرلیا

1595ء قندھار، بلوچستان، مکران کی مغلیہ سلطنت میں شمولیت' عثمانی سلطان محمد ثالث بن مراد کی تخت نشینی

1599ء احمد نگر کی چاند بی بی کی وفات

1600ء کوئین الزبتھ نے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی

1601ء شہزادہ سلیم کی بغاوت

1602ء بحرین پر ایران کا قبضہ' ایسٹ انڈیا کمپنی کا آغاز

1605-27ء جہانگیر کا عہد حکومت

1609ء سلطان بیدر (جنوبی ہند) کے آخری سلطان علی برید شاہ کی تخت نشینی

1611ء جہانگیر کی نورجہاں سے شادی

1612ء سورت کے مقام پر انگریزوں کے تجارتی مرکز کا قیام' گولکنڈہ کے سلطان محمد قطب شاہ کی تخت نشینی

1613ء ایسٹ انڈیا کمپنی کی سورت میں پہلی تجارتی کوٹھی

1618ء عثمانی سلطان عثمان ثانی کی تخت نشینی

1619ء سلطنت بیدر (جنوبی ہند) کا بیجاپور سے الحاق

1621ء ڈچ ویسٹ انڈیز کمپنی کا قیام

1622ء قندھار پر ایران کا قبضہ

1626ء شاہ ایران کی مدد سے انگریزوں نے پرتگالیوں سے ہرمز چھین لیا

1627ء جہانگیر کی وفات

1627-58ء شاہ جہاں کا عہد حکومت

1631ء ممتاز محل کی وفات

1632ء ہگلی کا محاصرہ اور پرتگالیوں کی شکست

1636ء احمد نگر کی مغلیہ سلطنت میں شمولیت

1638ء قندھار پر مغلوں کا قبضہ' ترک سلطان مراد پنجم نے عراق ایران سے واپس

لے لیا

1639ء انگریز کمپنی نے چندی گڑھ کے راجہ سے زمین خرید کر شہر مدراس کی بنیاد رکھی۔

1640ء انگریزوں کی قلعہ سینٹ جارج کی تعمیر

1641ء ولندیزیوں کی پرتگالیوں کو شکست اور ملا کا پر قبضہ

1645ء ملکہ نورجہاں کی وفات

1648ء عثمانی سلطان محمد رابع کی تخت نشینی

1657ء بیجاپور کے سلطان علی عادل شاہ کی تخت نشینی

1658-1707ء اورنگزیب کا عہد حکومت

1661ء چارلس دوم نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو بمبئی پٹہ پر دے دیا۔

1662ء ایران کا ہرمز پر قبضہ

1664ء فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام' شیواجی کا سورت پر پہلا حملہ

1668ء ایسٹ انڈیا کمپنی نے سورت اور بمبئی میں تجارتی کوٹھی قائم کی۔ بنگال میں فورٹ ولیم کی بنیاد بعد میں کلکتہ کہلایا۔

1672ء سلطان بیجاپور سکندر عادل شاہ کی تخت نشینی' گولکنڈہ کے سلطان ابوالحسن قطب شاہ کی تخت نشینی

1673ء فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے دریائے ہگلی چندر ناگوری کے مقام پر کارخانہ لگایا۔

1674ء شیواجی کی تخت نشینی۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے پانڈی چری کی بنیاد ڈالی۔

1679ء بمبئی میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف بغاوت۔

1685ء ایسٹ انڈیا کمپنی اور نگزیب کے درمیان جنگ کا آغاز۔

1686ء سلطنت بیجاپور کا خاتمہ

1687ء عثمانی سلطان سلیمان ثانی کی تخت نشینی۔

اورنگزیب کی فتح گولکنڈہ اور قطب شاہی سلطنت کا خاتمہ۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنا ہیڈ کوارٹر سورت سے بمبئی منتقل کردیا۔

1690ء ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلکتہ میں ایک کارخانہ قائم کیا۔

1691ء عثمانی سلطان احمد ثانی کی تخت نشینی۔

1694ء عثمانی سلطان مصطفیٰ ثانی کی تخت نشینی

بنک آف انگلینڈ کا قیام۔

1698ء انگلستان میں دوسری ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام۔

1700ء سندھ میں کلہوڑوں کا دور حکومت۔

1707ء ہندوستان میں ولندیزیوں کی ۔۔

1707-12ء بہادر شاہ کا عہد حکومت

1711ء روس ترکی جنگ، روس • شکست۔

1712-13ء جہاندار شاہ کا عہد حکومت

1713-19ء فرخ سیر کا عہد حکومت

1718ء شاہ عبدالرحیمؒ کی وفات۔

1719ء دہلی پر رفیع الدرجات، رفیع الدولہ اور روشن اختر کی حکومتیں۔

1730ء عثمانی سلطان محمود اول کی تخت نشینی

1736ء ایران کی صفوی حکومت کا اختتام۔

1737ء نادر شاہ کا اعلان بادشاہت

شاہ ولی اللہؒ نے قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا۔

1739ء نادر شاہ کا دہلی میں قتل عام، روشن اختر محمد شاہ

رنگیلا کی کرنال کے مقام پر اس سے شکست

1741ء ڈوپلے کی گورنر فرانسیسی مقبوضات تقرری

1742ء مرہٹوں کا بنگال پر قبضہ

1745ء نواب کرناٹک نے انگریزوں کو فرانسیسی مقبوضہ پانڈیچری پر حملہ کی اجازت نہ دی۔

1746-8ء انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان کرناٹک کی پہلی لڑائی

1746ء فرانسیسیوں کا مدراس پر قبضہ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی پیدائش۔

1747ء نادر شاہ کا قتل' احمد شاہ ابدالی کے دور کا آغاز۔
محمد شاہ رنگیلے کے بیٹے احمد شاہ کی تخت نشینی' افغانستان میں
سدوزئی خاندان کی حکومت

1748-54ء کرناٹک کی دوسری لڑائی۔

1748ء محمد شاہ رنگیلا کی وفات' ہندوستان پر
احمد شاہ ابدالی کا پہلا حملہ
دکن کے آصف جاہ اول کی وفات
فرنچ گورنر ڈوپلے نے پانڈی چری پر انگریزوں کا حملہ پسپا کردیا۔
مدراس کی انگریزوں کے ساتھ معاہدہ کے تحت واپسی۔

1749ء احمد شاہ ابدالی کا ہندوستان پر دوسرا حملہ۔

1751ء آرکوٹ فرانسیسیوں سے کلائیو نے حاصل کرلیا۔ انگریزوں کے اقتدار کا آغاز۔

1754ء مغل بادشاہ احمد شاہ کی وفات' عالمگیر ثانی کی تخت نشینی۔
ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضہ جات کا خاتمہ۔

1756-63ء کرناٹک کی تیسری لڑائی۔

1756ء بنگال پر نواب سراج الدولہ کی تخت نشینی
احمد شاہ ابدالی کا چوتھا حملہ اور شہر متھرا پر قبضہ۔

1757ء جنگ پلاسی سراج الدولہ اور انگریزوں کے مابین' سراج الدولہ کی شہادت

1757-60ء میر جعفر بنگال کا نواب

1759ء مغل بادشاہ عالمگیر ثانی کی وفات۔ شاہ عالم ثانی کی تخت نشینی۔

1760-63ء میر قاسم بنگال کا نواب۔

1761ء باندی چری پر قبضہ

مرہٹوں اور احمد شاہ ابدالی کے درمیان پانی پت کی تیسری لڑائی

1762ء شاہ ولی اللہ کی وفات

1763ء معاہدہ پیرس' فرانس کی کینڈا اور ہندوستان پر انگریزوں کی برتری تسلیم کرلی گئی۔

1764ء **بکسر** کی جنگ

1765-7ء کلائیو دوسری مرتبہ گورنر بنگال۔

1767-9ء پہلی جنگ میسور' انگریزوں اور حیدر علی کے مابین۔

1770ء بنگال میں قحط۔

1770-2ء کارٹیر گورنر بنگال۔

1772ء احمد شاہ ابدالی کی وفات۔

عثمانی عبدالحمید اول کی تخت نشینی۔

1773-85ء وارن ہیسٹنگز برطانوی ہند کا پہلا گورنر جنرل۔

1773ء **روہیلے** سردار حافظ رحمت خان کی وفات۔

دکن کے نواب آصف الدولہ کی تخت نشینی۔

لارڈ رابرٹ کلائیو کی وفات

1774ء بہادر شاہ ظفر کی پیدائش

1776ء بنگال کے میر قاسم کی وفات۔

1777ء ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضات پر انگریزوں کا قبضہ۔

1778ء عثمانی سلطان سلیم ثالث کی تخت نشینی۔

1780-4ء دوسری جنگ میسور۔

1780ء آصف جاہ ثانی کی تخت نشینی۔

1782ء حیدر علی کی وفات اور ٹیپو سلطان کی تخت نشینی۔

1783ء احمد بن خلیفہ نے بحرین میں خاندان خلیفہ کی حکومت قائم کی۔

1784ء گوادر کی بندرگاہ خان قلات نے عمان کے حوالے کردی۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کو حکومت برطانیہ نے اپنی تحویل میں لے لیا۔

1786-93ء دوسرا گورنر جنرل کارنوالس۔

1788ء عبدالقادر روہیلہ نے مغل شاہ عالم ثانی کو اندھا کردیا۔

1790-92ء میسور کی تیسری لڑائی۔ ٹیپو سلطان اور انگریزوں کے درمیان۔

1792ء محمد بن عبدالوہاب نجدی کی وفات

1793-98ء گورنر جنرل جان شور۔

1796ء ایران میں قاچاری حکومت کی ابتداء

1796-1805ء گورنر جنرل لارڈ ویلزلے۔

1797ء نواب اودھ آصف الدولہ کی وفات۔

1799ء لاہور پر رنجیت سنگھ کے عہد کا آغاز۔

ٹیپو سلطان کی شہادت اور چوتھی جنگ میسور۔

1801ء ویلزلے نے کرناٹک کی سول و ملٹری انتظامیہ پر قبضہ کرلیا۔

1802ء آصف جاہ ثانی کی وفات اور آصف جاہ ثالث کی تخت نشینی۔

1802-4ء دوسری مراٹھا جنگ۔

1803ء دہلی پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت شاہ عالم ثانی کو انگریزوں نے وظیفہ خوار بنالیا۔

1805ء گورنر جنرل کارنوالس

1805-7ء گورنر جنرل بارلو۔

1806ء مغل بادشاہ عالم ثانی کی وفات۔

اکبر ثانی کی تخت نشینی۔

1807-13ء گورنر جنرل منٹو۔
1808ء سلطنت عثمانیہ کے محمود ثانی کی تخت نشینی۔
1809ء امیران سندھ کا انگریزوں سے معاہدہ۔
معاہدہ امرتسر رنجیت سنگھ اور انگریزوں کے درمیان۔
1813-23ء گورنر جنرل ہیٹنگز۔
1814ء شاہ عبدالقادر کی وفات۔
1814-16ء انگریزوں اور نیپال میں جنگ۔
1816ء گورکھوں اور انگریزوں کے درمیان معاہدہ۔
1817ء بہائی مذہب کے بہاء اللہ کی پیدائش' سر سید احمد خان کی پیدائش۔
تیسری مراٹھا جنگ۔
1818ء کارل مارکس کی پیدائش۔
پہلے گورنر جنرل وارن ہیٹنگز کی وفات۔
سکھوں کا ملتان پر قبضہ۔
1819ء سکھوں کا کشمیر پر قبضہ۔
1820ء جزین پر انگریزوں کا قبضہ۔
بہائی محمد علی باب کی پیدائش۔
1821ء سکھوں کا ڈیرہ غازی خان پر قبضہ۔
1823ء شاہ عبدالعزیز کی وفات۔
1823-28ء گورنر جنرل ایمہرسٹ۔
1824ء انگریزوں کا سنگاپور اور رنگون پر قبضہ۔
1824-26ء برما کی پہلی لڑائی۔
1827ء اودھ کے نواب واجد علی شاہ کی پیدائش۔
1828-35ء گورنر جنرل ولیم بنٹنک۔

1829ء آصف جاہ رابع کی تخت نشینی۔

1831ء شاہ اسماعیل شہید کی وفات۔

1832ء مولانا قاسم نانوتوی کی پیدائش۔

1834ء گورنر جنرل جان شور کی وفات۔

1835-36ء گورنر جنرل چارلس مٹکاف۔

1836ء ریاست ٹونک کے بانی امیر خان کی وفات۔

1836-42ء گورنر جنرل آکلینڈ۔

1837ء مغل اکبر ثانی کی وفات سراج الدین ظفر بہادر شاہ ثانی کی تخت نشینی۔

1838-42ء پہلی افغان جنگ۔

1839ء رنجیت سنگھ کی وفات۔

عدن پر انگریزوں کا قبضہ۔

سلطنت عثمانیہ کے عبدالمجید خان کی تخت نشینی۔

گورنر جنرل ولیم **بنٹنک** کی وفات۔

1842-44ء گورنر جنرل ایلن بوروغ۔

1842ء گورنر جنرل لارڈ ولزلی کی وفات۔

1843ء سندھ کی برطانوی ہند شمولیت۔

سکھ سردار دلیپ سنگھ کی تخت نشینی۔

1844ء بہائی مذہب کے عبدا لبہاء کی پیدائش۔

افغانستان کے امیر عبدالرحمان کی پیدائش۔

1845-46ء پہلی سکھ جنگ۔

1846ء انگریزوں نے 75لاکھ روپے کے عوض۔

ریاست جموں و کشمیر کو گلاب سنگھ ڈوگرہ کے ہاتھ فروخت کردیا۔

1848-49ء دوسری سکھ جنگ۔

1848-56ء گورنر جنرل ڈلہوزی۔

1848-96ء ناصرالدین قاچار کی حکومت۔

1849ء مصر کے شیخ محمد عبدہ کی پیدائش۔

پنجاب کی انگریزی سلطنت میں شمولیت۔

1851ء مولانا محمود الحسن کی پیدائش۔

1852ء برما کی دوسری لڑائی۔

1853ء برار اور جھانسی پر قبضہ۔

1854ء ناگپور پر قبضہ۔

1855ء مولانا احمد رضا خان بریلوی کی پیدائش۔

1856ء اودھ پر قبضہ اور واجد علی شاہ کی گرفتاری۔

1856-58ء گورنر جنرل **کیننگ۔**

1857-58ء جنگ آزادی ہند کا آغاز۔

1857ء آصف جاہ خامس کی تخت نشینی۔

ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا خاتمہ اور بہادر شاہ ظفر کو رنگون میں قید کردیا گیا۔

1858-62ء وائسرائے اور گورنر جنرل **کیننگ۔**

1858ء گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ۔

1860ء گورنر جنرل ڈلہوزی کی وفات۔

1861ء انڈین **کونسلز** اور سول سروس ایکٹ۔

1862-63ء لارڈ ایلجن۔

1863ء مولانا اشرف علی تھانوی کی پیدائش۔

1864-69ء وائسرائے اور گورنر جنرل لارنس۔

1865ء انگریز ڈپٹی کمشنر بلتم نے ساہیوال شہر کی بنیاد رکھی۔

1867ء دارلعلوم دیو بند کا قیام۔

1868ء مولانا ثناء اللہ امرتسری کی پیدائش۔

1869ء بہادر شاہ ظفر کی وفات۔

1869-72ء وائسرائے اور گورنر جنرل میو۔

1869ء نہر سویز کی تعمیر مکمل ہوئی۔

1870ء روس کے لینن کی پیدائش۔

امام شامل کی وفات۔

1872-76ء وائسرائے اور گورنر جنرل نارتھ بروک۔

1872ء مولانا عبید اللہ سندھی کی پیدائش۔

برٹرنڈرسل کی پیدائش۔

1875ء سوامی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔

1876ء قائد اعظم کی پیدائش۔

ترکی کے سلطان عبدالعزیز کی معزولی۔

1876-80ء وائسرائے اور گورنر جنرل لٹن۔

1877ء ملکہ وکٹوریہ ہندوستان کی ملکہ - دہلی دربار، علامہ اقبال کی پیدائش۔

1878ء مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محمد علی جوہر اور آغا خان سوم کی پیدائش۔

1879-81ء دوسری افغان جنگ۔

1879ء مولانا قاسم نانوتوی کی وفات۔

راج گوپال اچاریہ کی پیدائش۔

1880-84ء وائسرائے اور گورنر جنرل رپن۔

1880ء شاہ عبدالعزیز بن سعود کی پیدائش۔

1881ء آغا خان اول کی وفات۔

1882ء لارڈ رپن نے لوکل سیلف گورنمنٹ کا ریزولیوشن جاری کیا۔

تعلیم کے بارے میں ہنٹر کمیشن کا قیام۔

1883ء کارل مارکس کی وفات۔

1884-88ء وائسرائے اور گورنر جنرل ڈفرن۔

1885ء آغا خان دوم کی وفات۔

مولانا شبیر احمد عثمانی کی پیدائش۔

سوڈانی لیڈر مہدی سوڈانی کی وفات۔

انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس بمبئی میں ہوا۔

1885-86ء تیسری برما کی لڑائی۔

1886ء بالائی برما پر قبضہ۔

اودھ کے واجد علی شاہ کی وفات۔

1887ء دیو سماج کی بنیاد رکھی گئی۔

1888-93ء وائسرائے اور گورنر جنرل لینز ڈاؤن۔

1888ء مولانا ابوالکلام آزاد کی پیدائش۔

1890ء عطاء اللہ شاہ بخاری کی پیدائش۔

1892ء انڈین کونسلز ایکٹ پاس ہوا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی وفات۔

1894-99ء وائسرائے و گورنر جنرل ایلجن۔

مولانا شبلی نعمانی نے ندوہ العلماء کی بنیاد رکھی۔

1895ء لیاقت علی خان اور مولانا داؤد غزنوی کی پیدائش۔

1896ء آصف جاہ سادس والئ دکن۔

1897ء سبھاش چندر بوس کی پیدائش۔

1899-1905ء وائسرائے اور گورنر کرزن۔

1901ء جنگ بوئر میں برطانیہ کی فتح اور جاپان سے اتحاد۔

شاعر خواجہ غلام فرید کی وفات۔

1902ء شاہ عبدالعزیز نے ریاض فتح کرلیا اور مملکت سعودی عرب کی بنیاد رکھی۔

1903ء مولانا مودودی کی پیدائش۔

1905ء بنگال کی تقسیم۔

شاہ فیصل اور جاں پال سارترے کی پیدائش۔

1905-10ء وائسرائے اور گورنر جنرل منٹو دوم۔

1906ء آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام۔

1907ء مسلم لیگ کا پہلا سالانہ اجلاس (کراچی)

لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی پنجاب سے بے دخلی۔

1908ء مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات۔

1909ء منٹو - مارلے اصلاحات (آئینی اصلاحات)

1910-16ء وائسرائے اور گورنر جنرل ہارڈنگ۔

1910ء انڈین ایکٹ جاری ہوا۔

1911ء دہلی دربار۔ تقسیم بنگال کی منسوخی' دہلی ہندوستان کا صدر مقام۔

1912ء لارڈ ہارڈنگ پر بم سے حملہ (دہلی)

1913ء قائد اعظم نے مسلم لیگ کی رکنیت قبول کی۔

1914ء مولانا شبلی نعمانی کی وفات۔

1914-1918ء پہلی جنگ عظیم۔

1916-21ء وائسرائے اور گورنر جنرل چیمسفورڈ۔

1916ء مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان میثاق لکھنؤ۔

1917ء انقلاب روس۔

مونٹاگ سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا کا برطانوی حکومت کی انڈیا کے بارے میں ترجیحات کا اعلان۔

1918ء جنگ عظیم کا خاتمہ، قائد اعظم کی رتن بائی سے شادی۔
سلطان عبدالمجید ثانی کی وفات۔
مونٹاگ - چیمز فورڈ رپورٹ کی اشاعت۔
1919ء امان اللہ خان والی افغانستان کی تقرری۔
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی منظوری
سانحہ جلیانوالہ باغ (امرتسر)
خلافت کمیٹی کا قیام۔
1919-21ء تیسری افغان لڑائی
1920ء لیگ آف نیشنز کا قیام
کلکتہ میں عدم تعاون کا ریزولوشن کانگریس نے پاس کیا۔
سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ اور اتاترک کی میثاق ملی کا قیام۔
مولانا محمود الحسن کی وفات۔
جرمنی میں نازی تحریک کا آغاز۔
1921-26ء وائسرائے اور گورنر جنرل ریڈنگ۔
1921ء چیمبرز آف پرنسز کا قیام۔
برطانیہ کی مدد سے اردن میں ہاشمی خاندان کی حکومت کا آغاز۔
مولانا احمد رضا خان بریلوی کی وفات۔
بہائی مذہب کے عبدالبہاء کی وفات۔
پرنس آف ویلز کا دورہ ہندوستان۔
1922ء گاندھی جی کی عدم تعاون کی تحریک کے نتیجہ میں گرفتاری۔
مصر پر برطانیہ کا قبضہ۔
1923ء سپیریئر سول سروس کے لئے لی کمیشن کا قیام۔
ترکی میں خلاف عثمانیہ کا خاتمہ۔

1924ء ایران میں قاچاری حکومت کا خاتمہ
روس میں سٹالن برسر اقتدار آئے۔
مدرسہ قاسم العلوم کی بنیاد مولانا احمد علی نے رکھی۔
1925ء ایران کے رضا شاہ پہلوی کا شہنشاہ ہونے کا اعلان۔
1926-31ءوائسرائے اور گورنر جنرل اروِن۔
1926ء حجاز میں ابن سعود کا اپنی بادشاہت کا اعلان
1927ء آئینی مسائل کے حل کیلئے سائمن کمیشن کا قیام۔
بٹلر کمیشن کی تقرری۔
1928ء مجلس احرار کا قیام
نہرو رپورٹ کی اشاعت۔
دہلی میں آل پارٹیز کانفرنس۔
سائمن کیشن کا دورہ لاہور۔
لالہ لاجپت رائے کا انتقال۔
1929ء خان عبدالغفار خان نے خدائی خدمتگار کی بنیاد رکھی۔
قائداعظم نے چودہ نکات پیش کئے۔(دہلی)
شاہ افغانستان امان اللہ کی معزولی۔
مصر میں اخوان المسلمین کا قیام۔
روم میں ویٹی کن سٹی کا قیام۔
کانگرس کا ہندوستان کی مکمل آزادی کا مطالبہ سول نافرمانی کی تحریک کی بنیادی رکھی گئی۔ لاہور کے نزدیک دریائے راوی کے کناروں پر آزادی کے جھنڈے لہرائے گئے۔
مرکزی اسمبلی میں بھگت سنگھ کا بم سے حملہ۔
لارڈ اروِن کی گاڑی پر نئی دہلی کے نزدیک بم کا حملہ۔

1930ء سائمن کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت۔

مسلم لیگ کا اجلاس اور خطبہ الہ آباد میں علامہ اقبال نے پاکستان کا تصور پیش کیا۔

1930-31ء پہلی گول میز کانفرنس۔

1931ء گاندھی۔ ارون پیکٹ۔

بھگت سنگھ، سکھ دیو، اور راج گرو کو پھانسی۔

سوڈان میں سنوسی تحریک کا خاتمہ۔

برطانوی دولت مشترکہ کا قیام - مولانا محمد علی جوہر کی وفات۔

شریف مکہ کی وفات۔

لندن میں دوسری گول میز کانفرنس

انڈین پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ پاس ہوا۔

1931-36ء وائسرائے اور گورنر جنرل ولنگٹن۔

1932ء چوہدری رحمت علی نے پاکستان کا نام تجویز کیا۔

لندن میں تیسری گول میز کانفرنس۔

فارن ریلیشنز ایکٹ کا نفاذ۔

برطانوی وزیر اعظم کا اعلان کمیونل ایوارڈ۔

سلطان ابن سعود نے اپنی ریاست کا نام سعودی عرب رکھا۔

افغانستان کے نادر شاہ کا قتل۔

1933ء وہائٹ پیپر کی اشاعت۔

1934ء انڈین سٹیٹس (پروٹیکشن) ایکٹ کا نفاذ۔

1935ء گورنمنٹ آف انڈیا بل کی اشاعت۔

وائسرائے ریڈنگ کی وفات۔

فارس کا سرکاری نام ایران رکھا گیا۔

1936-44ء وائسرائے و گورنر جنرل لن لتھ گو

1936ء صوبہ سندھ کی بمبئی سے علیحدگی۔
--- مصر پر شاہ فاروق کا اقتدار۔
1937ء ہندوستان میں انتخابات منعقد ہوئے۔
برما کی ہندوستان سے علیحدگی۔
معاہدہ سعید آباد اور ایران' افغانستان اور ترکی کا اتحاد
1938ء مولانا شوکت علی کی وفات' اتاترک کی وفات۔
1939-45ء دوسری جنگ عظیم۔
1939ء وائسرائے ہند نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا۔
تمام کانگرس وزارتوں کا صوبوں میں استعفے
لیگ آف نیشنز کا خاتمہ۔
1940ء لاہور میں قرارداد پاکستان کی منظوری۔
کانگرس کا رام گڑھ اجلاس۔
1941ء سبھاش چندر بوس ہندوستان سے باہر جانے میں کامیاب ہوگئے۔
محمد رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران بن گئے۔
مجلس احرار کے چوہدری افضل حق کی وفات۔
1942ء پنجاب کے وزیر اعلیٰ سکندر حیات کی وفات
کرپس کی اپنی تجاویز کے ساتھ ہندوستان آمد
کانگرس نے کرپس کی تجاویز مسترد کردیں۔
کانگرس ہندوستان چھوڑو تحریک
1943ء شام کے اضلاع پر مشتمل نئی مملکت لبنان کا قیام۔
اٹلی کے مسولینی کے اقتدار کا خاتمہ۔
مولانا اشرف علی تھانوی' مولانا الیاس کاندھلوی اور مولانا عبیداللہ سندھی کی وفات۔

1944-47ء وائسرائے اور گورنر جنرل ویول۔

1944ء ایران کے رضا شاہ پہلو کی وفات۔

1945ء ہٹلر اور مسولینی کی وفات۔

ڈیسائی - لیاقت فارمولا کا اجراء۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اراکین کی رہائی۔

اقوام متحدہ اور عرب لیگ کا قیام۔

پاک و ہند کی آزادی پر غور کیلئے شملہ کانفرنس کا انعقاد۔

1946ء اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا قیام۔

لندن سے ہندوستان میں پارلیمانی وفد کی آمد۔

برطانوی وزیر اعظم کا کیبنٹ مشن ہندوستان بھیجنے کا فیصلہ اور کیبنٹ مشن کی آمد۔

اور مئی میں کیبنٹ مشن کی تجاویز کا اعلان۔

16 اگست کو مسلم لیگ کا راست اقدام ڈے۔

2 ستمبر کو کانگرس نے عبوری حکومت بنائی۔

9 دسمبر ہندوستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی کا آغاز لیکن مسلم لیگ کا بائیکاٹ۔

1947-48ء گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن

1947ء 20 فروری برطانوی وزیر اعظم ایٹلی کا اعلان کہ وہ جون تک ہندوستان چھوڑ دیں گے۔

22 مارچ ماؤنٹ بیٹن کی ہندوستان آمد۔

18 جولائی انڈین انڈی پینڈنس ایکٹ برطانوی پارلیمنٹ نے پاس کیا۔

14 اگست ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کی آزادی۔

15 اگست بھارت کی آزادی۔

قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان۔

1947-64ء جواہر لال نہرو وزیر اعظم بھارت۔

1947-51ء لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان۔

1948ء قائد اعظم، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی وفات، گاندھی جی کا قتل۔
بھارت کے گورنر جنرل راجگوپال اچاریہ مقرر ہوئے۔
حیدر آباد دکن پر بھارت کا قبضہ۔

1949ء سبھاش چندر بوس کی وفات۔
مصر کے حسن البناء اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی وفات۔
سر اکبر حیدری کی وفات۔

1950ء تیج بہادر کی وفات، برطانوی فیلڈ مارشل ویول کی وفات۔

1951ء لیاقت علی خان کی شہادت۔
چوہدری رحمت علی کی وفات۔
مفتی کفایت اللہ دہلوی اور حسرت موہانی کی وفات

1952ء برطانوی سٹیفورڈ کرپس کی وفات۔

1953ء سعودی عرب کے بانی عبدالعزیز ابن سعود کی وفات۔
روس کے سٹالن کی وفات، سید سلیمان ندوی کی وفات۔

1956ء علامہ محمد اسلم جیرا جپوری اور مولانا حبیب الرحمان اور مولانا ظفر علی خان کی وفات۔

1957ء مولانا حسین احمد مدنی، سر آغا خان کی وفات۔

1958ء مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات۔

Performance of British India Railways in 1945-46 ضمیمہ نمبر1

(i)	Gross Earning per mean mile worked	59327
(ii)	Gross Earning per mean mile worked per week	1141
(iii)	Gross Earning per train-mile.	13.0
(iv)	Total working expenses (In Thousand of rupees)	16,93,072
(v)	Working expense per mean mile worked per week.	792
(vi)	Working expense per train mile	9 00
(vii)	Percentrage of working expense to gross earning (%)	69.52
(viii)	Net earning in thousand of rupees	742843
(ix)	Net earning per mean mile worked	18,125
(x)	Net earning per train-mile	3.96
(xi)	Percentage of Net earning on total capital outlay (Rs. 87,26,797) (%)	8.51
(xii)	Mixed train miles (in Thousand) steam	21232
	Electric	2
(xiii)	Total including miscellaneous train miles (in thousand)	
	Steam	179236
	electric.	2870
(xiv)	Passengers mileage of Passengers (in thousand)	4,13,35,766
(xv)	Freight ton - mileage of goods (in thousand)	2,91,66,453
(xvi)	Average miles a ton of goods was carried (miles)	289.8
(xvii)	Average rate charged for carrying a ton of goods one miles (pie)	7.65
(xviii)	Average miles a passenger was carried (miles)	
	1st Class	190.4
	2nd Class	64.2
	Inter Class	59.6
	3rd Class	37.6
	Total	39.6

(xix) Average rate charged per passenger per mile (pies).

1st Class	16.4
2nd Class	9.61
Inter Class	5.17
3rd Class	3.49
Total	4.03

(xx) Calculations of Contributions & General Revenues accruing to Railway Reserve Fund during the year 1945-46

	Commercial	Strategic	Total
(i) Receipts	2284603	24726	2309329
(ii) Expenditure	1879920	47405	1927325
(iii) Surplus	404683	(22679)	382004
Payment to general revenue	342679	(22679)	320000
Transferred to Railway reserve	62004	-	62004

(xxi) The Gross traffic receipts of the Indian Govt Railways (including worked lines) amounted to Rs 225.74 crore or an increase of 9.36 crore over the previous year 1944-45.

(xxii) The output of railway owned collieries during 1945-46 was 3583521 tons (An increase of 21 7 % over output of 1944-45)

During the year 1945-46 the output of Railway collieries represents 37% of the total coal consumed on locomotives on Indian Railways

کتابیات

1- بازار اور دوسرے مضامین' ڈاکٹر مبارک علی' نگارشات لاہور

2- مغلیہ دور حکومت ہاشم علی خان خوفی' نفیس اکیڈمی کراچی 1985

3- لکھنؤ کا دبستان شاعری ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی اردو مرکز لاہور 1955

4- قول حق اکبر شاہ خان نجیب ابادی پروگریسو بکس لاہور۔ 1987

5- کارل مارکس' فریڈرک اینگلس نو آبادیاتی نظام' سائنسی سوشلزم لائبریری ماسکو۔

6- دکنی کلچر محمد نصیر الدین ہاشمی' مجلس ترقی ادب لاہور۔ 1963

7- برصغیر میں مسلمان معاشرے کا المیہ' ڈاکٹر مبارک علی' نگارشات لاہور۔ 1987

8- مسلم ثقافت ہندوستان میں' عبد المجید سالک ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔ 1982

9- برصغیر میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا آئینہ' محمد اسماعیل ذبیح' علوی پبلشرز کراچی۔ 1989

10- برصغیر میں مسلمان معاشرے کا المیہ' ڈاکٹر مبارک علی نگارشات لاہور۔

11- برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار' ایچ۔ بی۔ خان

a قومی ادارہ برائے تحقیق و ثقافت' اسلام آباد۔ 1985

12- برصغیر میں اسلامی کلچر' پروفیسر عزیز احمد' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔ 1990

13- روزنامہ پاکستان 11 اگست 1991ء

14- اسلام کا نظریہ تاریخ۔ محمد مظہر الدین صدیقی' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔ 1952

15- لب تاریخ سندھ' خداداد خان۔ سندھی ادبی بورڈ' حیدر آباد۔ 1959

16- تاریخ آزاد ہند فوج' امداد صابری' فکشن ہاؤس لاہور۔ 1996

(17) Indian & Pakistan year Book 1948 & Times of India whos who 1948

(18) History of India from 1526 to 1951 made easy, G.C Mahajan, Atma Ram & sons, Dehli

(19) India & Pakistan, O H K Spate, Methuen & Co Ltd,

London, 1954 (1963)

(20) The Musalmaans of the sub Continent by Zafar Imam, 1980, Vanguard Books Lahore.

(21) Census of Pakistan 1951, by E H slade, Govt of Pakistan

(22) The people of India by Herbert Risley, 1908 Calcutta, Reprinted in Pakistan 1977, Ab Biruni Lahore

(23) Pakistan An Introduction, Herbert Feldman Oxford University Press, 1968.

(24) Britain and India. R Coupland, Longmans, Green and Có Ltd, London (1600-1941)

(25) The last days of the British Raj, Leovard Mosley, Weidenfeld and Nicolson, London, 1964

(26) The last years of British India, Michael Edwardes, Cassell & Co. U K, 1963, NEL 1967.

(27) The partition of India & Mountbatten, Latif Ahmed sherwani, Council for Pakistan Studies, Karachi, 1986

(28) Young Pakistan Rafiq M Khan & Herbert S Stark, Oxford University Press, London 1951

(29) The world Armies, Chris Chant, David & Charles, Newton Abbot, London.

(30) British in India, K K Aziz National Commission on Historical and Cultural Research, Islamabad, 1976

(31) Squeezing of Pakistan Redcliff Award, Dr Nasim Hasan Shah, Pakistan Times 14-8-1995.

(32) The second year Pakistan 1948-49, Pakistan Publications, Karachi, civil & military Gazette Lahore

(33) India Divided, Rajender Parsad, Hind Kitabs, Bombay, May 1946.

(34) The transfer of Power K Sarwar Hasan, Pakistan Institute of International affairs Karachi, Dec 1996.

(35) Pakistan versus India, Comparative study, M Javed Iqbal, Nov 1979, Krachi.

(36) Pakistan Development, Social Goals & private Incentives by Gustar F. Papanek, Oxford University press Karachi, 1968

(37) Sikh of the Punjab, Dr Sarfraz Khawaja, Modern Book Depot, Islamabad, Nov 1985.

(38) Economic History of Pakistan, Islamic Book service Lahore, Dr Anwar Iqbal Qureshi, 1978

(39) The case for Pakistan, M Rafiq Afzal, National Commission on Historical & Cultural Research, Islamabad, 1979

(40) Story of Pakistan Navy, 1947-1972.

(41) The Great Divide, H.V Hodson, Oxford University press, 1985

(42) National Georgraphic Jun 1984

(43) Dictionary of India Biography, C E Buckland, 1905, Sang-e-Meel Lahore, 1985.

(44) The partition o the Punjab 1947, National Documentation Centre Lahore, 1983

(45) Pakistan 1957-1958. Pakistan Publication Karachi, Aug 1958

(46) India & the Indian Ocean, K M Panikkar, Mysore Publishing Horse, Mysore, 1945 & 1962

(47) Protugese Trade with India in the 16th Century, K S

Mathew Manohar Publications, New Dehli, 1983

(48) A Dutch chronicle of Mughal India, Brij Narain & Sri Ram Sharma, Sang-e-Meel Publications, Lahore 1978

(49) North Western Railway Mechanical Manual 1935

(50) Loco Guide Bari Changed Ratta, Atma Ram & sons

(51) The Pakistan Army 1947-49 Gen Shavakat Raza

(52) Colliers Ency Clopaedia Volume 12, Macmillan education company, New York 1990.

(53) Prelude to partition M Davide Page, Oxford Uiversity Press, 1987

(54) India since 1526, V D Mahajan, Chand and company New Dehli, 1995

(55) Democracy and Economic change in India, George Rosen, University of Claifornia Press, USA, 1967

(56) Freedom at Midnight, Larry Collins & Dominique Lapierre, Avon Books, New York July 1975

(57) Canal irrigation in British India Ian stone Cambridge University press, Camberidge, 1984

-58 تاریخی فیصلہ از عبدالواحد قریشی ۱976ء نیشنل بک فاؤنڈیشن کراچی۔

-59 پاکستان کیوں ٹوٹا' ڈاکٹر صفدر محمود' جنگ پبلشرز 1990

-60 اشاریہ نوائے وقت' پاکستان سٹڈی سنٹر' پنجاب یونیورسٹی لاہور
سرفراز حسین مرزا' دسمبر 1987

-61 تاریخ آزاد ہند فوج' امداد صابری' فکشن ہاؤس لاہور 1996

-62 پاکستان ٹوٹ جائے گا' منیر احمد' تخلیقات لاہور' اپریل 1996

فہرست جدول (Tables Index)

-4 آب پاشی

-5 کانیں اور معدنیات

22- فلم انڈسٹری

23- لیبر

38- برصغیر کی تاریخ کے حوالے سے چند اہم واقعات

39- برصغیر کی ریاستیں

40- پنجاب کی تقسیم

انساب صدیقی

کے بارے میں قومی اخبارات کی آراء

تبصرہ کتب

نام کتاب :۔ انساب صدیقی

مصنف :۔ منصور احمد صدیقی

صفحات :۔ 330

کتابوں پر تبصرہ

انساب صدیقی

انساب صدیقی

تالیف

منصور احمد صدیقی

تاریخ، نسب اور سیرت کے موضوع پر اپنی نوعیت کی منفرد تحقیقی کتاب ہے۔ جس میں خلیفتہ الرسول حضرت ابوبکرؓ کے اجداد و اولاد اور ان کے قبیلہ قریش کی شاخ بنی تیم کے علاوہ خانوادہ صدیقی سے تعلق رکھنے والے مشاہیر اور پاکستان میں آباد اس خاندان کے افراد کی تفصیلات شامل ہیں۔

تفصیلی شجرہ جات نے اس کتاب کی علمی حیثیت کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ قبیلہ بنی تیم اور قبیلہ قریش کے شجرہ جات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ انسان العرب، قبائل عرب کی تاریخ و نسب نامہ، انساب بنو تیم، اسماء الرجال بنی تیم، مولائے بنی تیم پر شامل تفصیلات اس کتاب کا اہم حصہ ہیں۔

عربی، فارسی کی مستند قدیم کتابوں کے ساتھ جدید دور کی کتابوں سے بھی استفادہ کیاگیاہے انداز بیاں سادہ اور عام فہم ہے۔ محققین، علماء اور طلباء کیلئے یہ کتاب انتہائی دلچسپی اور معلومات کا باعث ہے قومی اخبارت، محققین اور علماء سے سند حاصل کر چکی ہے۔

صفحات : 330

قیمت : 150 روپے (مجلد)

ملنے کا پتہ : مکتبہ تنویر القرآن

5 - حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

منصور احمد صدیقی کے قلم سے دوسری کتاب

لسانی و مذہبی تنازعات

(اعداد و شمار)

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کی مطابق دنیا کے اسی ممالک میں لسانی تنازعات نے خانہ جنگی جیسی صورت حال پیدا کر رکھی ہے۔ اسی طرح مذاہب کے اندر مسالک کی تقسیم سے انسانی تعلقات متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ اقتصادی اور سیاسی محرکات اپنی جگہ لیکن انسانی تعلقات کا یہ پہلو بھی معاشروں اور قوموں کی ترکیب و تقسیم کا باعث بنتا رہتا ہے۔

سماجی علوم، طلبہ ماہرین کے لئے یہ تقسیم در تقسیم ایک خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ عامتہ الناس کی دلچسپی بھی اس موضوع میں کم نہیں کہ ہر شخص مختلف حوالوں سے اپنے تشخص کی پہچان چاہتا ہے۔ اور لسانی و مذہبی یک رنگی اور رنگا رنگی ہر شخص کیلئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

مصنف نے مستند حوالوں سے اقوام عالم کی لسانی اور مذہبی تقسیم کے اعدادوشمار نہایت دقت نظر سے یکجا کئے ہیں، عالم اسلامی میں مذہبی و لسانی تقسیم اور مسلم اقلیتوں کے کوائف پر ان کی نظر گہری ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس حوالے سے پاکستان کے مختلف اضلاع کی قدیم و جدید آبادی کے اعداد و شمار بھی یکجا کئے ہیں۔ ہمارے ملک میں جہاں تحقیق اور ریکارڈ مزاج کا حصہ ہی نہیں یہ کام پتھر نچوڑ کر چشمہ نکالنے سے کم نہیں۔

صفحات : 192

قیمت : 100 روپے (مجلد)

ملنے کا پتہ : مکتبہ تنویر القرآن

5 - حق سٹریٹ اردو بازار لاہور